فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

تمت

بعون صانع بیچون کمال فضل خلاق زمین و زمان

از فنون کتاب مستطاب فارسی انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی کتب
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چہارم

[illegible]

بزبان اردو ترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً الکاظمی نسباً لکھتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرائے نامدار اوگل سرسبد گلستان ذوی الاقتدار منشی مانی گوہر اعلیٰ نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شرطین ابتدائے مجلد اول مین لکھ آیا ہون اونکا بھی مع شیٔ زائد لحاظ ہے اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوائے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے امید ناظرین باتمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین **فن اول** شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے **مقالہ پہلا** فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلون پر **فصل پہلی بیان عام حمیات کا** حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح اور خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوس وقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب سے پہونچتا ہے اوس وقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس مرتبہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوس وقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جیسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین یہ تفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگون نے اول قسمین حمی کی تعداد مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض۔ اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین اونمین حمی عرض مین داخل کیا ہے۔ اوکی مراد حمی مرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفونیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے باعث عفونت اور تپ کے بیچمین کوئی تیسری شے ایسی نہین ہے کہ واسطہ

پس سلو عفونہ خود مرض نہین ہی بلکہ وہ سبب ہو مرض کا یعنے حمی عفنہ کا بخلاف حمیات ورم کے اسلیئے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہی پھر اوسکی جہت سے تپ بھی عارض ہوتی ہی اور تا بقائے ورم تپ بھی رہتی ہی پھر جو کہ سبب تپ کا بیان بھی عفونت خلط ہی مگر اوس سے پہلے پیدایش مرض ورم کی ہوتی ہی بعد ازان حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی۔ اس تقسیم پر بنا بر تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صحیح ہوتا ہی کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگرچہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہو جاتی ہی اس صورت مین لازم آتا ہی کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب ابتداے حدوث حمی کا ہوگا بلکہ منظر اوس عفونت کے جو ورم مین ہی یعنے ورم سبب حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت ہوا ان بھی تم مرگئے پھر کیا ضرور ہی کہ تم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار دین۔ اور معترض یہ بھی کہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہی بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہی کہ وجود حمی ورمیکا تا وجود ورم ہوتا ہی تو ہم کہینگے یہی حال حمیات عفونہ کا بھی ہی کہ تا بقائے عفونہ حمی عفنہ باقی رہتی ہی یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونو مین کچھ فرق نہین ہی خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دو ناموں سے موجب مناقشہ ہی اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کیطرف لیجایگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی بر طبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدہ حمیات عرض ہین **تمہید تمثیلی** اب مناسب ہی کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اونکی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا ہین جنمین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہی۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہی۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبیعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہواے حمام سے دیجاتی ہی۔ حرارت غریبہ جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہی ان تین چیزون مین سے ایک مین ضرور ہوتا ہی اسلیئے کہ انسان کے بدن کی کوئی جزو ایسی نہین ہی جو ان اجزاے ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل اولی سے ہماری یہ مراد ہی کہ جسوقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جائے تو اوسکے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزونکی حرارت بجھائی جائے تو مشتعل اولی کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہی کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزونکو گرم کردے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جسطرح شورش اور حرارت حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہی خواہ دیوار کی دھوئین یا ان بنرکی ہو نگیک کو آگ گرم کردیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی۔ اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقدار خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون مین لگ جانے سے دیوارونکو گرم کردیتا ہی خواہ گرم شوربا یا اور کوئی طعام دیگ مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہی ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے پہل ارواح بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اوسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی چیز گرم حمام مین پہونچتی ہی خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہی اس جہت سے ہواے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہی بعدہ ان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیئے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اوسکے

اگر مادہ لطیف ہے جیسے ارواح اور ابخرے ہیں تو یا بین وجہ کہ تپ بہت جلد رفع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ تپ باقی نہیں رہتی اس شرط سے کہ اس
تپ کا انتقال کسی حمی عفنیہ یا تپ دق کی طرف نہو جاوے - اس تمثیل میں جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئیں وہ حدود تامہ کے قریب ہیں اور گویا
ہر ایک حمی کی تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی چونکہ ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو فصول سے مقید کرکے تقسیم
کریں کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہیں کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات تابعہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے - مثلاً کہتے ہیں کہ حمیات بعضے مادہ ہوتے
ہیں اور بعض اقسام غیر مادہ ہوتے ہیں - بعضی تپیں نزشہ یعنی دیرپا ہوتی ہیں اور بعضی غیر نزشہ ہوتی ہیں بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہیں یعنی اونکا دورہ
شب کو اور بعضی نہاریہ کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہیں - بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہیں یعنی اونکے اعراض مہلک و مخوف نہیں ہوتے اور بعض
حمیات میں اعراض متبدیہ اور ردیہ ہوتے ہیں - بعضی تپیں حارہ ہوتی ہیں کہ اونمیں سوائے حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہیں ہوتی ہے
بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے بعض حمیات بسیط ہیں - اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہیں **مستعد حمیات
کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں** اطبا کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہیں جنکا مزاج گرم تر ہو
بالخصوص جنکے مزاج میں رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے
اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونمیں بھی استعداد حمیات زیادہ کی ہے - مگر ابتداءً اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت
جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ محرقوں کی طرف ہوتی ہے - ان دونوں
مزاجوں کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگونکو ہے جو رطوبت اور یبوست میں مساوی ہوں اور حرارت اونکے مزاج میں غالب ہو ایسے
لوگونکو ابتدا میں حمی بخار حار عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے - پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہیں جنکی
بدن میں حرارت برودت برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکی ابتدا میں بجز حمی عفونیہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہیں ہوتی
ہے - اور جن لوگوں کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہیں وہ تپ سے حمیات سے دور رہتی ہیں خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ نادر کبھی
عارض ہوتی ہیں - **فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کے واسطے بھی اور امراض
کے اوقات اربعہ ثابت ہیں ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا
وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنے ابتداے حمی سے تا زوال اور صحت اعتبار اوقات
اربعہ کیا جاتا ہے - اور بطور جزئی بھی ہوتے ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے - خوف و خطر ہلاکت مریض کا
اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر اوقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض اوسکے بیمار ہلاک نہیں ہو سکتا
ہاں اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج میں خطا واقع ہو خواہ مریض تخولی الملاح نکرے - وقت ابتدا
بطور جزئی ہر نوبت میں ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنے تفرقات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو میں بھرا ہے وہ حرارت اصلی
کی گنجایش کو ایسا روک سکے کہ حرارت غریزی میں اختناق پیدا ہو - اور ابتدا اسکے کلی کا زمانہ وہاں تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر نہو کہ
طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہو جاوے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید
نہیں ہے - ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض میں زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح
سونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس میں روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہی کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون ہی — اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہی
بایں وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہی — کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہی پس لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا
کا اس مرض مین نہین ہی — اسیطرح اکثر جو بکہ اول روز تپ شدید مین یعنے حمی حادہ مین ایک جسم سطح جیسے غمامہ کہتے ہین بالاے بول نظر
آتا ہی خواہ کوئی اور علامت نضج کے بروز اول پائی جاتی ہی جب بھی یہی خیال ہوتا ہی کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا مگر واقع مین ایسا نہین ہی
اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہی مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہی کہ محسوس نہین ہوتا — تزید یعنے صعود کا وہ زمانہ ہی
کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہی اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرے اگر غالب ہوئی تو آثار نضج کے ظاہر ہونیکی امید
بہت ہو قوت مرض کی بڑہتی ہی ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہوتا مترتب ہوتا ہی — توقف یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہی کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت
محاربہ عظیم ہوتا ہی اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہی اسیوقت کو بعضے منتہا کو
ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہین — اور انتہا کی مدت آن تو نہین جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہی ایک ہی نوبت ہوتی ہی مگر شناخت اس
نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اسمین ہوتی ہی کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہی دوسری
نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہی — کبھی ایسے تپ مین اشتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہی اونکے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہی اوس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہی پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہی — البتہ
امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے کبھی متجاوز ہوجاتا ہی کہ بیشتر امراض مزمنہ مین چند نوبتین ایک صورت کی اعراض مین ہوتے ہین
اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پھر جو نوبت آخر والیسے نوائب کا ہوتا ہی اوسمین آثار نضج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ
پر غالب ہوئی ہی خواہ برداشت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہی اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو — انحطاط کا وہ زمانہ ہی جسوقت حرارت غریزیہ
بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو منادب کر دیتی ہی اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہو اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہی پھر
اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوکر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہی تاکہ فنا اور متحلل ہوجاے — اور چونکہ اطراف خارجیہ مین
اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہی اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہی
— یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہی کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور
حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب غلط گمان کرتا ہی کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہی یعنے مرض نے طبیعت
کو بالکل مغلوب کر دیا ہی — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہی اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہی
— منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہی جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ
منتہی زمانہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہی اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہی مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل
نہین کیا اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باوجود اسکے مرض مہلک و پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار
امراض حادہ مین کیا جاے — جو امراض نہایت حادہ نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہی اور اوسکی
مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہی جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم سا اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اونکا
زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہی — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا کی بیس روز کی ہوتی ہی پھر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہی اور اس سی بھی زیادہ برسون کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہی — امراض حادہ کی مراتب جو بالتفصیل مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اور سرعت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مریضان کو بیان کرین گی سبب سے حمیات کے اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینون ایک ہی نوبت مین گذر جاتی ہین اور دوسری نوبت سی اونکا انحطاط شروع ہوتا ہی اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہوا ورنہ دوسرے نوبت مین آثار ہلاکت کے ظاہر ہوجاتی ہین — جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتی مین بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہی — اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہی —

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کی

خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کی — اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سی پہچانے جاتے ہین ۱ کبھی بلحاظ نوع او قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کی جاتی ہی مثلاً تشنج جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سی ہین پس اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سی زیادہ نہوگا — اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم مین داخل ہی انکا منتہی ساتھ دن سی زیادہ نہین ہوتا — اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی سال بھر تک اور اس سی زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض ہی سی بھی ہو سکتی ہی چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونی نوبت کا قصیر ہو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہی جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹہ سے لیکر چوبیس گھنٹے تک ہوتا ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اسکا منتہی قریب ہی اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظت مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہی جیسے غب غیر خالص — اگر ایسی امراض ہون کہ اونمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین — اور اگر مادہ مرض کا غلیظ بارد ہو خواہ مائل طرف غلظت کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۳ کبھی عوارض یعنی آثار تب وغیرہ سی بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہی مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سی نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جاوی کہ چہرہ دبلا ہو اور شریف لاغر ہوجاوین تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہی اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہی اور دوسرے مین بعید ۴ کبھی باعتبار احوال قوی کے شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہی اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جاوے تو مرض حاد ہی اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہتی ہو مرض غیر حاد ہی اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین انمین جو امراض پیدا ہوتے مین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہی اور بارد سن مین خواہ دونون بارد فصلون مین یعنی خریف اور شتا کہ انکی بیماریونکا منتہی دیر مین ہوتا ہی — اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۶ کبھی معاینہ نبض سی شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہی اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہی اور منتہی قریب ہی اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہی اور زمانہ بقا مرض کا بہت تھوڑا ہی ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہی مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی ہر نوبت مین زمانہ تقدیم کا محفوظ بنظام دائم ہو اور جسقدر زمانہ تقدیم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر بقدر بڑھتا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہی اسلیے کہ بعض مرض ایسے ہوتے ہین کہ آخر اوقات یعنی زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہی مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب بارہ بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہے

شروع ہوکر پھر وہی تین بجے اوترمی یہ صورت ایسی ہو کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر بھی ہو اور جسقدر روز بروز مقدار زیادہ ہوئی ہو اصل مقدار
اول چیز مین گھنٹون پر پہونچ جاتی ہے مثلاً کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ ایک قسم کی تپ مثلاً تپ خواہ حمی سوداویہ کہ اوسکی چند نوبے بتفاضل مذکور
بسبیل تقدیم ہون اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہو اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت
بھی دلالت صریح اوسکے زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت
مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد مقدم ہونے نوبت کی چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اونکے اوس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے
لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی ۹
اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی
زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر ہو تو مرض کی ابتدا ہی اور اگر کسیقدر گھٹ
جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہو اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جاویگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی جواب مین اختلاف
ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی نہ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہو مثلاً اگر کسی نوبت
مین عرق زیادہ برآمد ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئی کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے
نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تھا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا
ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہو اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہو کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین اور کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نمود نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہم نے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور
نضج ہو اور کسیقدر نضج کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نضج مین کثرت ہو خواہ اسکی رسوب واقع ہو کہ بالطوبت
نضج برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہو۔ ایضاً اگر نضج یا علامات نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نضج
کے اول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہو اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہو بعید ہونے منتہی کی۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت
یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہو جسوقت نبض مین انقباض پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطوء
ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً ناک گوشہا اور اسی طرح کنارہ مینی بھی سرد ہو جاوے
اور یہ سردی اوس وقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ ابتدا نوبت مین
رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہو اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہو حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گھری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہو پلکون پر بوجھ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلا ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھانا دشوار معلوم ہوتا ہو۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے
دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہو اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہو اکثر ابتدا نوبت مین بشدت
لرزہ آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہو دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین۔ کان گونجنے لگتے ہین۔ چھینکین بہت
سی آتی ہین۔ سب جوڑ بدن کے کھچتے ہین۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائی نوبے مین ہوتا ہے یا انتہائی نوبے مین۔ وقت صعود
خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ مین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہو اور عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے
اور حرارت تمام بدن مین منتشر برابر ہو جاتی ہے۔ اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہو چکی ہے

اوسمین زیادتی ہوتی جاوے اور بڑھتی جاوے — انتہاے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جبقدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑھین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاے — انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور تراوم مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہے پھر جسب تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے کے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسکے بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے — اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ہین بیان کیے ہوتے نزدیکی موت کی بھی پیدا ہوتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت نکھرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے — اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کی بالتفصیل شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتی ہین پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اسکے بعد برد اطراف اور برد ہوجاتا ہے پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہوکر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہانتک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتے کہ تپ زائل ہوجاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی باعث فصل بارد اور بلاد بارد بھی کرتے ہین اور ضعف حرارت غریزیہ اور کھڑا ہونا جلد کا بھی طول مدت مرض کرتے ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بنج کلی جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین — خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزین — خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین — یا انفعالات نفسانیہ جو بوقت غضب اور خوف وغیرہ کی ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ مورث حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے — کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی — یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا استعداد اور اشتعال اولی اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھکر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاویگی — ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کر دیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کرینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجاویگی — بعض کم فہم آدمیون نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی — یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ بعض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی — حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضا اصلی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چھ روز تک رہتی ہے اور پھر زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اس عمدگی اور صفائی

ست ازالہ نہو سکتا — حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہی مگر شناخت بہت ہی مشکل ہی اسیطرح ابتداء مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہی اور علاج آسان ہوتا ہی گرم خشک جنکا مزاج ہی وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور انھین ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہی اگر تدبیر علاج مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ وہ نیک وہ لوگ جو کہ ہین اور ان تدبیل سو تدبیر کرے تو لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے حمی دق ہو جاتے ہین اگر یہ سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہو جاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچی — پھر جسکا مزاج گرم تر ہی اوسکی نسبت حمی یوم مین بہانسے تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہی کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ طلب سمجھ کر تبرید کے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہی اسوجہ سے حرارت زیادہ طبیعت کے اخلاط تک مشتعل ہو جاتی ہی اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہی — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہی اونکے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہی وہ مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین — گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بھوک ہو اور پھر اوسے بھوک کے اوسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اوسے عارض ہو جاتی ہی اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہی پھر اگر اوسکی بھوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ دیجاے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہو جائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین

بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہی کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہی اور حمیات یومیہ کا نضج یا عدم نضج تقاضا نہین ہوتا اور تقاضا کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہی کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور سردی اطراف اور حرکات اندرون جسم مین پایا جانا اور نبض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہوتی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتداے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتداء مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہی اور یا اندیسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہی اور تھوڑی سی دیر کانٹے کے چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہی انکا سبب بخار ہی ایک گیوس اروی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہی اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہی اگر یہ نہین کثرت انجرہ کی موجود بخارات جو بدن مین اور عضلات مین چبھتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہی — ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہی اور لذع یعنی سوزش تیز نہین ہوتی ہی بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہی اور جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہی اگر بول اول روز مین تپ کے بانضج ہو اور نبض مین از روے حال نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہی کہ بول مین حمی یوم بہ لحاظ رنگ کچھ تغیر نہین کرتی اسلیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہی اور ثقل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہی کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ شکلاے یہان کیا مطلب ہی اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہی اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوسکے سطح بول کے ہوتا ہی کہ اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہی — اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہی اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول مین کر دیتا اوسکی نشان سے ہوتا ہی جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہی سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوتی ہین یا انکے فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہی اور صغیر کر دیتا ہی بروقت اس تپ کے اور حمی یوم مین کثر یہ ہوتا ہی کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہی تو اختلاف

منتظم ہوتا ہی اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہی جیسے تعب شدید خواہ احتشا مین التدع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہی کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہی خواہ کوئی برودت شدید جو کثیف اور دلاک کرے پہونچی ہو یا حرارت سے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہوا ہو کہ خواہ بیداری مفرط یا ہم و غم انمین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو- کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوتا ہی اور انقباض مین بطور واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر- سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہی اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخارات کے زیادہ ہوتی- اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہی البتہ بالقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہی- جب نبض کی کیفیت سمجھ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت مین دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتون کے نسبت دریافت کرنے کے بعد بھر آسانی ہوگی جب حمی یوم زائل ہوتی ہی فورًا نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہی جیسے عادت اس نبض مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہوجانا اچھی علامت ہی- مجملًا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسطرح کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہی کہ حمی یوم ہی اور یہ بات ضروری نہین ہی کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر رقیق نامین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہی مترجم کہتا ہی مراد شیخ کی یہ ہی کہ جید کا متصل لازم و مبیہ کی تقسیم سالبہ کلیہ نہین ہی بلکہ بیان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہی اسی جہت سے موجبہ متصلہ الطرفین کو باطل ہی متن یہ ہی علامت حمی یوم کی خاص ہی کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہی اور زمانہ اوسکی ترقی کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہی- یہ بھی علامت حمی یوم کی ہی کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تشنگی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہی تو اوسکا ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہی یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہی- اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہی خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہی اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہی یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہی اور مقدار مین اس پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہی اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہی گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہی اور بدبو بھی نہین ہوتا- اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہی- ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنیکا یہ بھی ہی کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہو اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہی اسوقت مریض کو فورًا حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر ہوجائے تو وہ حمی یومیہ ہی

فصل چھٹی بیان منتقل حمی یوم کا

کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہوجاتی ہی جسقدر بدن کے اخلاط مستعد عفونت ہوتے ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ بھی موجود ہونگے اور پیدا ہوجائین کہ مریض بھوکا رہتا ہی خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجین اور تدبیر مین

خلط واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اوسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بھوکا رکھنا تجویز کیا اسواسطے جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہی خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہی اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہی وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین اگرچہ وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی عارض ہو جاتی ہی — اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج سعوط کی تھی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اغلاط محتبسہ مین ہوتا ہی ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جاوے

علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کیطرف

دلیل اوسکی یہ ہوتی ہی کہ اب بدون آنے ہوئے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہی تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آوے مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاوے — اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہی اوسکے زمانہ انحطاط کے بہ نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بھی ہو اور نبض حرارت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاوے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کے بھی نبض مین باقی رہا کرین اور صداع سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہوگیا ہی خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہی — اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی مطبقہ کے حدت سے بڑھکر اور فساد کا منطنہ ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف نہوگا جب دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہی اوسوقت جلد مقام شریان یعنے خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہی باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہی اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتے ہی بہت تیز ہو جاتی ہی — اور نبض مین استمرار حال رہتا ہی یعنے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے ہر حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہی اور صغر بھی بڑھتا جاتا ہی — اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہو جاتی ہین — اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہی اوسکی طرف ہو اوسوقت نبض مین امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جاویگا — اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہو جاوے گی — بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہی کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہی

فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا

سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اونکی یہ ہی کہ اچھی غذا سریع الہضم اونکو دیجاوے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہی کہ محموم علیل ہی اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہی اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قدرت نہین ہوتی — مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہی جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دیا جاے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع بھی ہو جاوے اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کئے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہی جیسے اگر حمی یوم سہری خواہ استحصافی ہو

خواہ دمی ہو پس مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہی کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ دیجاے سواے اون اشخاص کے جنکو ہم پیشتر ذکر کر چکے ہین یعنی مثل
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے - آب سرد کی بابت ابتداے تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہی آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف
نہوگا بلکہ آب سرد بتدریج پیوے کیونکہ واسطے انفس حالت ہی لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جاے خواہ حمی شدید ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین - حمام کا استعمال قرین مصلحت ہی اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہی مگر جب کہ تپ کا زوال ہو جاے اور
چند اغراض صالحہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہی اور عرق بخوبی برآمد ہو جاتا ہی اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہی تو آب بر
آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی رفع ہو جاتی ہی پس تبرید بھی کرتا ہی - اگر سقطہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہی تو استحمام سے وہ بھی
برطرف ہو جاتا ہی - البتہ جسکی تپ سددی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہی کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہی
استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہی مگر آخر مین جب انتہاے سام ہو جاے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہو چکیں اوسوقت استحمام
واجب ہوتا ہی - جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اونکا یا وہ احتراقی ہو اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہی -
کل اصحاب حمیات یومیہ کو بار دو ٹھہرا ہوا ہے حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین - ہان جسے بوجہ استحصاف
اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا کے حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہی تا ایکہ عرق برآمد ہو - تمریخ یعنے کوئی چیز چکنی مثلا بطور مسح کے ہو
یعنے بدن سے کوئی شی جسم پر گرائی جاے خواہ بطور طلاء کے ہو تو یہ دونون صورتین مضر ہی ہین کہ مسامات بند کر دیتی ہین اور جو حق بخارات بذریعہ
مسامات چلے نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ بدن مین برآمد نہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہی خواہ وہ تپ
بوجہ سدہ ظاہر ہونے کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تخففیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنے مالش بھی
کرین البتہ مسامات کھلجاوین گے - بایہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہی کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہی اوسکی تحلیل ہو جاتی ہی اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ
اور دلک کے خشک ہو جاتی ہی - جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہی سواے اوسکے جو تپ یا امتلا کی وجہ سے
خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسیطرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو - **فصل آٹھوین بیان مین اصناف**
حمیات یومیہ کے اقسام حمیات یومیہ کے بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین
اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیے جاتے ہین - احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور
سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ہے - احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال
اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہی - اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین ہین جو اقسام کہ حرکات
اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی اور تحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہی اور حمی خرشیہ اور جوعی اور عطشی ہی
- اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی ہی اور تخمی اور ورمی اور تقشفی - جو حمیات یومیہ امور
خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہی جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہی خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسکو
استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین - اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین -
فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان کبھی بہت حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہو جانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ
رنج اور غم کے حرارت بڑھکر حمی مذکورہ عارض ہو جاتی ہی **علامت** اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ ہر لمس اوسے بخوبی احساس کر لیتا ہو اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہو — اور حرکت آنکھ کے غوض یعنے پستی عارض ہوتی ہو اور حلقے آنکھونکے بیٹھے ہوے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوت کے پیدا ہوتی ہو — پھر سے پر زردی ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہو اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہو اور کبھی نفس بھی اندر کے عملا جسکی بھی پیدا ہو جاتی ہو **علاج** اسکا ہو کہ آبزن مین داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہواے حمام مین اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہو — اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدنمین کرائی جاے — اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہو اتنا حمام نافع نہین ہو — اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اون طلاؤنمین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو نفیس عرق ہین داخل کیے جائین — شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اوسکو پلایا جاے کہ اوسکے واسطے بہت اچھی ہوتا ہو

فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور عنیف روح کو ایسی ہوتی ہو کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہو یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہو **علامات** اس تپ کے مشابہ علامات حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے نمایاں ہوتی ہو مگر بطرف خارج کے ہوتی ہو اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہو تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہو **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہو

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین کبھی بہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہو جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہو — مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہو نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرو رفتگی پر ہوتی ہو اور نبض کے شہوق اور انخفاض مین اختلاف ہوتا ہو مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہو اور چہرے کا رنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہو **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی یوم ہمیہ کے ہو

فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بہت زیادتی حرکت روح کی بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت با فرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہو کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہو جاتی ہو **علامت** اس تپ کی چہرے کا سرخ ہو جانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہو اور چہرے پر ایک ابھار ابھرا ہوتا جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہو اور یہ ابھار اس تپ مین ہوتا ہو اور آنکھین دونون سرخ اور شاید آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہو اور کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہو اس وجہ سے کہ اونکے بدنمین کوئی خلط متحرک ہوتی ہو خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہو اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہو — بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بوقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہو اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہو — نبض اس تپ مین ضخم یعنے گندہ اور ممتلی وشاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت مین متواتر ہوتا ہو **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سننا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تعجب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکیطرف مشغول کرنا اور حمام مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو — اور مالش بہت سے روغن کی بدنمین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہو اگر روغن سے کیجاے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از روغن ہو اوسکی مالش چندان مفید نہین ہو

غذا ہو بارد رطب ہوا انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ انکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے
کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے —
علامات اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہو جائین اسقدر کہ آنکھین کھل نہ سکین اور آنکھین منھی ہوئی
نظر آئین بوجہ تحلیل رطوبات اور روح کے اور بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئین بجہت فساد غذا کے
اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ
تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرا بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور بعض بعض اوقات چہر نیکا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے
عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسے حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا
اسمقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا
ثبت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تودیع یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند
آجاسے اور بستر پر چھڑکے بارد رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے
زیادہ ہو اور غذا ایسی جنکے کیموسات یعنے ہضم اول جید ہوا جیسے چوزے مرغ خانہ تیتر وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو رطب
ہون کی کرین اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخیلر ملانی چاہیے بشرطیکہ درد سر نہو **فصل چودہوین**
حمی یوم نومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک
سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو یا بخلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جاسے وہ بخارات متحلل
نہین ہو سکتے اونھین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے — **علامت** اس تپ کے پہلے سے
خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص جبکہ اسقدر سونا خلاف عادت ہو — امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے
وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہوا سے حمام بن تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال
کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل بحرارت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل**
پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامات**
اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون
سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے — **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی**
یوم فزعیہ کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو
غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت روح کی فرح اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے
اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت
بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت
حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تہور آنکھ کے [illegible] ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور
جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسے سنانے چاہیین کہ دل خوش ہو باسے شراب بھی

[illegible]

فصل سترہوین حمی یوم یعنی ...

[illegible]

فصل اٹھارہوین حمی یوم استغراقی کا بیان

[illegible]

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جنسے اطلاق طبیعت اور دوانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائین اور ان چیزونکو ہم اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کر چکے ہین ۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے بسرعت ہضم ہو اور زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نقول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہونے استعمال کرین بلکہ شیر گرم نقول کا بھی استعمال جائز نہین اسلیے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہان قبض درکار ہے منجملہ تراکیب مستحسنہ قابض سے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن نارین خواہ کدو کی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اوس مین ڈبو کر نچوڑین کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جاوے اور اوسکو معدہ پر رکھے اور قابض اور جگہ پر ایسی چیزون سے ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل ونیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** جب کسی مقام پر کیون نہو کبھی روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ متحجر کی وجعیہ کہلاتی ہے **علامت** اسکی یہ ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور اوس قسم کے اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جسطرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جب شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطر کی تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کبھی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جاوے نہیں ہے لیکن وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہیں ہے جسمین سقوط قوت کا ہو تا اس تپ کے ۔ اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب بشدت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا ہیجا اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دروی ہونے مین ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج ہے اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید ہے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ۔ اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاوے اور تپ شبیہ حمی ذبول کے باقی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت بخارات بدنکی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوس سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاوے اور اوسکے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جاوے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاوے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے ۔

فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بنسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجہ ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت تو بھی بخارات کی فرو نہو گی تو ضرور تپ پیدا

نہ کی حاجت ٹھنڈا پانی پئے اور آب آلو و تمر ہندی خصوصاً آب انار کہ نہایت استعمال کریں اور آبزن سے ترطیب بدن کی شدید کریں اور اگر غسل
ہو نیکے بعد یہ گمان ہو تو آب سرد سے غسل کریں **فصل تپ یوم سدی** کے بیان میں جو سبب بدن کے مسام تنگ ہو جانے کا
ہے یہ وجہ تنگی بدن کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ مواد بخارات کا بہت کم ہو اور کثرت کرنے بند ہو جاتے ہیں جیسے بدن کے دلدار ہونے سے برودت
غسل کے اور تپش تمنٹ پانی میں نہانے سے جیسے پھٹکری ملے پانی سے کوئی نہائے اور آفتاب کی سوزش سے جو حرارت بدن کی ہوتی ہے
جیسے پیشاب کمیت سے پوست میں ہو جاتی ہے اور کبھی اسکے باعث حرارت اور انکے سوا تپ میں بھی ہوتا ہے اور گوشت و چمڑے میں بھی اور جو
ایسے گوشت میں ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سدی تپ جس سے مراد مسامات کا سدہ ہے مراد نہیں ہے اس قسم کے
سدہ ہونے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو تمام حرارت جب ہوتا ہے اور زیادہ دیر تک احتباس سے احتقان بخارات پیدا ہو کر اندر تنفس
میں کمی کی وجہ سے ارواح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخارات گرم زیادہ جمع ہوتے ہیں کہ تحلل نہیں ہوتے ان وجوہ سے حرارت منتشر پیدا
ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجزاء میں یعنی روح میں رہتا ہے حمی یوم سبب پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت
روح سے تجاوز کر کے خون تک پہنچے سونوخس عارض ہوگی اور آئندہ اوراق میں اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اور حمیات خلطیہ
میں فرق یہ ہے کہ سونوخس میں عفونت نہیں ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائد کا اثر یہ تپ ہے۔ اگر یہی اشتعال حرارت جسکے حمی
یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اور اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی ہو اور عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جائے تو اقسام
حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو بوجہ کثرت اخلاط و خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے
یا بوجہ غلظت اخلاط کے ہوتا ہے۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شئے اسباب سدہ سے نفس اعضاء میں جو بمنزلہ
انفس میں واقع ہوئی ہو مانند تنگ مجاری تنفس میں یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت متکثف اعضاء میں پیدا ہو خواہ ایسا
ورم پیدا ہو کہ راہوں میں تنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب انفس اعضاء میں حادث
ہو جائے جنکا ذکر قانون کلیات میں ذیل موجبات سدہ میں ہو چکا ہے اور اس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ یہ حمی حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ جسکا
انتقال دق کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ بدن اس تپ میں کثیر المادہ ہوتا ہے۔ اسی حمی سدیہ میں
تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور احتم کے ہوتا ہے۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عدد
اسمیں بدشواری پہچانا جاتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہیں ہے۔ یہی تپ
ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز تک بعد زائل ہوتی ہے اور بسبب کثرت تپ جاتے ہیں اور قوی ہوتے اور
ان میں تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو۔ اگر سبب کم ہوں تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور ابتدائے
مرض میں شناخت مرض میں خطا واقع ہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض
سدوں کے جو علت مرض واقع ہیں اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبتیں مقرر ہیں۔ اور یہی تپ اکثر منتقل
بطرف ورم حارہ و قرحہ عمریہ کے ہوتی ہے اس وقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ عفونت کی طرف منتقل ہو گئی۔ حمی سدی اگر بعد فصد کے باطن
جانب میں بدن کے درد پیدا کرے میں ابادہ فصد کے کوئی چارہ ہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ زائل ہو جائے اور درد قائم رہے
علامات حمی یوم سدی کے ــ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہر ہو اور بدن میں آفت نہ ہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طویل لانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ نمایان کے واقع ہوا اس تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج ہون - فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسپر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی مونہہ کی اور تیرہ ہونا رگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہون گے - اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدے پڑکر پیدا ہوئی ہے اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور تیرہ ہی رگونکی خون سے اور پھولنا مونہہ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت خون کے ہین بدنمین ظاہر ہونگے اگر سدے بہت سے ہین یا لکین نبض صغیر ہو جاویگی اور اگر افراط سدونکی تو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس تپ کا یہ ہے اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوتی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے - اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے - اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف ہو جاوے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین انتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجراے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین - اگر بدون دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنے مثلاً خوف ہو پہنچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاوے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی اگر کرنا چاہے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدے کی کرین اور مجاری کو مواد خام سدونکی آلایش سے پاک کرین - قبل استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط و فضلہ بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط ان مجاری مین بستہ ہو جاتے ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتے ہین اگر مواد غلیظ نہین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون - علاوہ برآن فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو (جو مورث بستگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاے - اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا واقع ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کر کے کچھ اسکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی - تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال توکسیطرح جائز نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذا ہونے کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے - اگر یہ کشک شیر مین آمیز کر کے کھاوین تو کچھ مضائقہ نہین ہے - بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ واجب ہے خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسیقدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو سے ضعیف ہے - اور دلیل بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرونکے بعد عدیم نضیج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہے اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بھی ہے یا نہین - اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوں بدستور تدبیر کو جاری رکھے تیسرے روز جب اوس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہو مریض کو حمام میں داخل کرنا چاہیے اوسی وقت جسمین نوبت کے وقت ہونے کا گمان ہو خواہ پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت میں باقی ہو اور اوسکے بدن میں روغن کی مالش اور جو چیزیں باعتدال بخار ہوتی ہیں اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزیں آرد باقلے سے مشر کے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہو خواہ ہمی ایسی ہوئی اور زراوند ساییدہ کہ اسمیں کسیقدر شہد اور پانی ملایا جائے - اگر اوس سے زیادہ تیز چیز سے حرارت کیجائے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کنف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی - اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت میں کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور تشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن وسکے حمام میں نہ ٹھہرنا چاہیے اسلیے کہ یہ شدہ اوس قسم کا نہیں ہے جسکی حمام تنقیح کرے اور فصول سے نہ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزیں نہ دینی چاہیئیں جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہیں کرسکتا ہو بجائے غذا کے ایسی تر چیز پلانا چاہیے جس سے تفتیح معدہ ہو جائے جیسے پتلا آش جو کہ اوسمیں پانی زیادہ ہو اور جو کہ چھنے ہوں اور خوب پکایا جائے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو گر پچھلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب فصد سے اسکے بدن میں کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اگر اور دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمای عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ میں آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی استلائی کے بیان میں

کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہیں جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح میں ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً ایسے بدن کو صفراوی مزاج ہوں اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہوں اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور انجرہ دخانی اور تحلیل ہوتے ہیں اور متعفن ہوتے ہیں اور انمین کھٹی ڈکاریں کم ہوتی ہیں - زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہیں جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہیں خواہ حرکت زیادہ کرتے ہیں یا دھوپ میں زیادہ ٹھہرتے ہیں اور بعد تخمے کے حمام میں نہاتے ہیں اسوجہ سے انمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکے بدن میں کسی قسم کا درد ہو یا چینک ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا میں ہو - اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن میں کم تپ استلاے تخمے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت خفیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہیں پیدا ہوتی ہے - میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سوائے تخمے کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہو جاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہو جاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بسبب استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے - انمین سے جسکی طبیعت میں حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونوں کے علاج میں فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمے کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور شاید وہ اسہال کبدی میں مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے - اکثر اعراض حمی استلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حماے مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہیں کہ دونوں کی آنکھیں اور چہرہ نہایت سرخ ہو جاتے ہیں اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے قارورہ سرخ ہو جاتا ہے مگر نہایت درجہ بہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جاڑے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور پھر جاڑے یوم کا ملاتی ہے
لیکن بعض اس تپ میں صحیح رہتی ہے - علامتیں اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ حشائے دخانی کیطرف پس جب ڈکار
صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگوں کا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جگنے کے عارض
ہوا ہو انکے چہرہ پر بھر بھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں علاج اس تخمے کا مریض دو حالت سے خالی نہیں یا اوسکی طبیعت
نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجائے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ میں
باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائیں اوسکے بعد ایسی غذا دیں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کریں کہ ثقل یہ ہوا کس مقام پر
ٹھیرا ہوا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور مسہل سے مناسب ہے یا پینے کی دوا دینے تاکہ دفع اوسکا سہل ہو جائے اور اگر معدہ سے اوپر پہنچے
اور ترشے اور ہضم ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے مطابق ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھیرا
ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تو تپ کیطرف کچھ التفات نہیں کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جائے
اور ہضم ہو کر اوتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا نطول اور ضماد ہاضم
جو باب ہضم میں معروف ہیں ضماد لین جو باب اطلاق میں بیان ہو چکے اونکا استعمال کرتے ہیں - جسوقت غذا منحدر ہو جائے
یا تو بجنسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت مسہل کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بیکار رکھتے ہیں کہ پھر شب باشان تخمے میں باقی نرہے
اوسکے بعد غذائے سبک سریع الہضم جیسا کیموس کھلاتے ہیں اور اگر بھوکا بیمار ہو جائے تو خفیف امتلا اسی تدبیر سے دفع ہو جاتی
ہے - اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شئے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو مناسب ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا
چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہو جائے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ میں کمی ہو تو اوسوقت حمام میں لیجانا چاہیے اور
بعد حمام کے غذا دینی چاہیے مگر اسکے ضعف قوت سے بہت تنگ حالی واقع ہو اوسوقت حمام نکرنا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے
اور تقویت معدہ کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کی باب اسہال میں مذکور ہو چکی ہیں اون میں سے
ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ لیشمی کپڑا روغن زیتون جسمیں تھوڑی سی افسنتین شریک ہو بھگو دیں بار روغن مذکور میں بعد اوسکے اوسے نچوڑیں تاکہ
اکثر روغن اوسمیں سے جدا ہو جائے اور معدہ پر رکھیں - اگر دوا شکم مستعمل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شئے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کریں جیسے بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال میں
اونکے واسطے کچھ قباحت نہیں - کبھی قیروطی بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہیں روغنوں کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں
جس وقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے - کبھی احتیاج اون قوی ضمادوں کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ
کے باب میں کیا گیا - اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی بیمار مریض کو دل خوش کرتا ہے - اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم
مثل زردہ مرغ خاگی خواہ سماک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذاؤں میں بیشتر کسیقدر فواکہ عصارات مثل شربت انار خواہ انگور یا رب تابعنہ کے
دینی چاہییں - اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جائے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط الشہوت کے باب میں بیان کی گئی خصوصاً
اون غذاؤں سے جسمیں سرکہ کی شرکت ہو - جب ان تدبیروں سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح تجربی ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ کسی جوارش
قوی کا استعمال کرائیں جو ہاضم اور مقوی ہو اور منضج سدوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازاں انکا اعراض تپ کے زائل

ہوجاتے ہین - فصد کے بارے مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ بزمانہ انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے - سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون داخل ہون - اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی چاہیین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جاے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل پچیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین

ندوفی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور دو تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین - مگر ظاہری اورام جیسے دل خواہ اور کوئی خراجات یعنے پھوڑے کی قسم سے جو اعضا سے ظاہر مین پیدا ہوسکتے ہین - خصوصًا اورام اون ہڈیون کے جو اعضاے غددی مین ہوسکتے ہین - خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام خوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے - خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورمون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے - اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو یا دوان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو - پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی - اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہوجاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین - اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہون کہ اون اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلا اور سدے وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین - اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون - اور انھین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کے تبعیت پیدا ہوا ہو - اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہے - انھین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بھری بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہوتا ہو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور سفید رنگ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہے - ان حمیات کے بعد یعنے زمانہ منتہے مین اند کے بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے - بول کا رنگ سپید مائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہے کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے - اور غذا اگر کسی قدر ہضم ہو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے - اور جو چیزین مطفی حرارت ہوتی ہین اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے - جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جاوے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہو اور اوسے نام کرنے کا خطرہ نہو - بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تاثیر کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہون اونمین سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھبیسوین حمی قشفیہ کے بیان مین [۲۶] یہ تپ بھی بوجہ متخلل ہونے شدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدن کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر ہون اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہوجاتی ہے - اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائین کھاتے ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی تر چیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسے حالات اونھین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہین

علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جاوے اور بھوسی اور آرد باقلا بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور لعبہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے - اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفاے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب مین پانی کی امیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام مین بار بار نہلانا مفید ہے

فصل ستائیسوین حمی حرّیہ کے بیان مین [۲۷] یہ خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور شدت آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اکثر پہلے اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اوسکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہے - کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے - مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا ابتدا اولی دماغ مین ہوتا ہے اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے سر تک گرمی پہونچ جاتی ہے - سواے حمی حمیہ شمسیہ کے قطیہ اور حامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جبکہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس و نبض اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن مین ہے اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمین حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعلق ہے وہان محفوظ رہتی ہے

علاج آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین نطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصًا روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالین تو بہت نفع مین کرےگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائین اور یہی تدبیر کرتے رہین تاآنکہ تپ اوتر جاوے اور اوترنیکے بعد حمام مین لیجانا چاہیے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہین شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے - مگر اسکا خیال رہے کہ ہواے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے - گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ تکمید کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہی جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سر پر سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی ہی** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہین اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہی جس طرح حمی یوم تشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہی اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہی - یہ سردی اور احتقان بخار اوسی قدر موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم امیز شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہی **علامات** سبب یعنے برودت پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور غمی اور وجعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہی بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہی کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہی مگر بشدت برودت بطی ہو جاتی ہی اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہی اور آنکھین اندر کیطرف دھنسی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہی اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہی اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہی کہ جو حرارت مسامات کیطرف تحلل ہوتی ہی بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہی **علاج** ایسی تپ مین بہت سے کپڑے ڈالنے اور اوڑھائے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائے گرم حمام مین ٹھہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تر رہین اور اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور شام جوش دیا ہوا اور حمی تشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسے اپنے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین - اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو دوائین کہ توسیع مسامات کرتے ہین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے - اور سبک غذا دینی چاہیے - اور خوشبوئین اور سونگھین - سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہی اسلیے کہ تعرق اور ادرار کرتی ہی - روغن کی مالش بدنین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہی بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل انتیسوین[29] بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہی** جسکے بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہی اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہی اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی ہی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہی - اور یہ تپ اکثر منجر بحمی عفونت ہو جاتی ہی **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھر کھرا ہونا جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہی اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہی کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی - اور حرارت کے زیادہ ہونیکی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہی اوسمین ہوتی ہی وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہی اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدنمین لاغری اور آنکھونمین غور یعنے فرو رفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج اسکا بھی مناسب ہی مگر شراب البتہ اونکو دینی مناسب نہین ہی جب تک یقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے - ہان اگر سردیکا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اس سے جو سدہ پڑتا ہی فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہی -

اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی انکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کی وجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا امالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم شمسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار سبرداب معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت اور تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت باردہ رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کر کے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جایگا عام طور پر **بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طرح کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی — عفونت کے پیدا ہونیکا سبب غذا کی ۱ — ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودہ خواہ ۲ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت تمام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب ہے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے — ۳ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزیہ اوسمین پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کر دے بسطرح کھیرا ککڑی اور وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵ خواہ جوہر غذا کو ردی نہو مگر پخت اور طبخ مین ردائت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اوٹھے پکائی جائے (۶) خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اوس سے ردائت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صادق اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہو چکا — کبھی (۷) سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو بسبب بحبست ردائت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اوسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور ردائت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہو جاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے — اور یہ

اسباب قوالدہ میں ہیں اور سدہ کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہی کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی
ہی مثلاً ہوا بائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ نالے اور گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہی کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہوجاتے ہیں —
اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہی — اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہی خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو — اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہیں پھر جب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہوجاتی ہی — اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہی خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات نا روا بے وقت سرزد
ہون خواہ حالت امتلا معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون یا بوقت استحمام کرے خواہ دھوپ
میں چلے خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدے میں امتلا موجود ہو — اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے یا اگر معدہ اور جگر کے
گرم کرنے کے واسطے ضماد سخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اوسکی تلافی نکرے اور پھر اس تقصیر کا تدارک
نکرے — یہ سب امور ایسے ہیں کہ انکی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہی — عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہی اور کبھی کسی خاص
عضو میں پیدا ہوتی ہی خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بسبب اوس عضو میں پہونچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور میں ہو
خواہ اوس عضو میں درد ہو — جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہی وہ یا تو صفرا ہی اوسکے لائق بحال یہ ہی کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور
حدت لیے ہوئے — خون بھی لائق عفونت کے ہی اور اوسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متبخر ہونا
چاہیے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہوگا اور ضباریت لیے ہوئے — صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہی خواہ اوسمیا
صفراویہ — خون کی عفونت سے مطبقہ — اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جیسے ایک تراہی کہتے ہیں سودا کی
عفونت سے حمی ربع خواہ خمس وغیرہ پیدا ہوتی ہی — خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہی اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہی لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہی اور کبھی خارج عروق — اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور یہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہانسے قلب تک متصل ہوتی
پہونچتی رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہوجائیگی لیکن تپ بلغمیہ کو بوجہ
عفونت خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہیں ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن میں کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہی — اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق
میں متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہی اور مقلعہ نہیں ہوتی اور اثنا میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہی بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہی — مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہیں — پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
پر ہو خواہ اکثر جو رگیں متصل قلب کے ہیں کہ اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان
رہیگی — اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل با قلب میں عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے — عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ میں نوبت ہوتی ہی اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہی اوسکی دلیل یہ ہی کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہی زمانہ خلو نوبت میں اوسپر عفونت طاری ہوتی ہی اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوئی ہی فنا
ہوجاتے ہیں اور متحلل ہوکر اونکی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہی اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور رمادیت کے نہیں ہی بعد فنا اون
رطوبات کی حرارت بھی زائل ہوجاتی ہی اور تحلل ہوجانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہی کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتے ہیں

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہوجاتے ہین۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہو کہ جیسے بول و براز وغیرہ تر چیزین مزبلہ اور گھورے وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہو یہانتک کہ جب بالکل سڑکے بانس ہوجائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہو پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہو اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہو اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہو تو اوسمین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہو تاکہ رطوبت شی متعفن کے جو حامل حرارت ہو باطل نہو۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہو اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجائگی تا اینکہ پھر دوبارہ (محل عفونت مین کہ بوجہ بقا رساوت کے کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہو) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئے تھے وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھین دو وجوہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہو کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نضج کرسکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہو کر زیادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اوسکے منقطع ہوجاے اور مادہ بالکل فنا ہوجاے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نپاے اور بقیہ تپ کا ایسا ہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کے بعد وہان پہنچ جاے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجائیگا۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و تدبیر کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے جو فن طب مین بیان ہوتا ہو۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہو دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہو اسلیے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہو اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہو اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہو اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہو تو اوسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہو اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہو۔ یہ حمیات جنکے واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہو الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہو اسلیے کہ جو مواد موجب تپ ہوتے ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہو۔ اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہو مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہو کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہو اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہو۔ کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہو مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھالے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہو زمانہ مدت کا طویل ہوجائیگا اور ضعف مین غذاے نامناسب بھی جیدہ ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلع ہو یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہو اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرے اور نافض سے شروع ہوتی ہو اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہو جو تپ برد اور قشعریرے سے اکثر ابتدا کرتی ہو اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہو خواہ بوجہ حدت کے خلط عفن مین لذع پیدا کرتی ہو کیونکہ حرارت تپ کی تپ کی طرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہو خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہو۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہو خواہ ہواے بارد کی تاثیر سے

بردہ ہوتا ہی - جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہو اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولیٰ ہی اکثر لذع خلط سے کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ ہر عضو بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین - ایسے حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہی کہ جو حرارت موجب عفونت ہی رطوبت کو تحلیل کرتی ہی کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہی عرق ہوکر اور مادیت باقی رہجاتی ہی - اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے نہو تو اوسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہی - لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تفتیر تو ہی مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی - اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاسے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہی اور اس تپ مین برد اطراف بُری علامت ہی - کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہوجاتا ہی اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہی مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہی - اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب ہوجاتی ہی کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہی - اسکی مثال ایسی ہی کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر پس جب اوسپر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوس کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جس قدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اوتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور انحطاط بھی پلٹ کے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا — ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ ہین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تاوقتیکہ ایک تپ زائل ہوجاے - اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہی اور انکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا - حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین - طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہی خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہی خواہ ضعف قوت کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہی اور ضعف حس ہوتا ہی خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلل نہونے دے - اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہی — اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہی — بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب ثقالت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہی بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی جس طرح مادہ ربع کا — اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہی کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوا بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہی - لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہی اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہی - بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہی جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اوسکے وہ حرارت مقلعہ تپ کی ہی جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت مادہ کی ہو - مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہی اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہی جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاے - نبض کا اختلاف حمیات عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہی اور کبھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہون یہ بھی منشا اختلاف نبض کا ہی اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہی — کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہی انھین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد و تشدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتداے نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاسے کہ ان

صورتوں مین صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہی - کبھی نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہی بسبب رطوبت مادہ لینہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دمویہ کے یا اگر ورم عضو نرم مین ہو مثلاً نفس کے بکا ورم حمی ذات الریہ اور اسیطرح لثیر غشی - نرمی اسوجہ سے بھی نبض مین آتی ہی کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہی اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہی اوسوقت نبض مین نرمی آجاتی ہی - ابتدا نوائب مین نبض ضعیف ہوتی ہی اور انضغاط یعنے تنگی نبض مین پیدا ہوجاتی ہی اسلیے کہ قوت یکسر متوجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہی اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہین ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑہاوے

عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ کا

حمیات عفونت پر سب سی دلیل تو یہ ہوتی ہی کہ اسباب عفونت جو مذکور ہوچکے اونمین سے چند خواہ کوئی حمی یا موجود ہوچکا ہی خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ مین مذکور ہوچکے ہین سرعت نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہی - اسلیے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخارات دخانی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہی حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہی خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہین ہوتی بلکہ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہی کہ تھوڑی سی گرمی بدن مین ظاہر ہوتی ہی اور اسکو ملیلہ کہتے ہین اور ہاتھ پانون ٹوٹتے ہین اور ماندگی اور سستی بدن مین پیدا ہوجاتی ہی انگڑائی اور جمائی آتی ہی بیداری اور خواب مین اضطراب واقع ہوتا ہی تنگی نفس مین اور رگین کہنچی جاتی ہین اور سر بھی اسیطرح - اور درد سر اور دہمک پیدا ہوتی ہی - یہ کیفیات جب دیر تک رہین تپ عفونت کی پیدا ہوجاتی ہی اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کردیتی ہین اور رنگ چہرے خواہ جسم کا زرد ہوجاتا ہی اکثر ہمراہ ملیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہوچکا کثرت فضول اور بلغم بینی کے اور متلی اور پیشاب زیادہ آتے ہین اور براز بھی اسیطرح مگر بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بھر بھراپن پیدا ہوتا ہی اور جسم مین تناتر یا اسباب ظاہری وخارجی کے پیدا ہوتا ہی کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع ہو جب نبض مین انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہی اور انضغاط کے یہ معنے ہین کہ نبض اندر کو ڈوب جاوے اور شعر مین اسقدر تخلف ہو کہ اونمین نبضات کبار قویہ واقع ہون اور سرعت نبض کی قوی نہو - نبض مین اختلاف زمانہ ابتدا و تزید مین پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہی - اگرچہ حمی غب مین بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف تجربی ظاہر نہین ہوتا - یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہی کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہی اور تری بھی بدن پر نہین آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہی - اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہی - نبض کا عظیم ٹہرنا بالاستمرار دلالت کرتا ہی طول تزید پر - یہانتک علامت مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہی - پھر اگر تپ مقلعہ ہی نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہی اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہی اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہین - اور اگر تپ لازم ہی خواہ اوسمین تفتیر ہو یا نہو - اوسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تر مشابہت نہین ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہین ہوتا - اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہی خصوصاً بروقت منتہی کے - اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہی کبھی مادہ غالب ہوتا ہی اور کبھی طبیعت - اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہی کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہی نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہی اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہی صغیر

اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ گو صلابت کا نبض میں ہونا کچھ ضروری نہیں ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو
کسی عضو میں خواہ کسی حصہ سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت
نبض کے ہوتی ہے واقع ہو اور سو وقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی۔ نزمانہ ابتدا اور تزیدمین اختلاف نبض کا سرعت
اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں خواص دلائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گویا اختلاف حمی غب میں بوجہ
نفت اوسکے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور
اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور بشیتر حدت اوسمین بھی پیدا
ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلکہ ہیں اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جاوے نجات کمتر
نصیب ہوتی ہے اور جس وقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاوے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل
نہیں ہوا بلکہ ایسے طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا
اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقدر اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے
کہ اوترتی نہیں اور جو احوال مقدمہ میں بیان ہوئے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنے اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس
تپ کا اور شدت اختلاف بوقت تزید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر **چند امور
مشترک اور چند امور خاص کا بیان**۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت اکثر دو روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدا سے
نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا استداد کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے
اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ یہ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ تپ خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے
اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر باوجود اسکے اسمین خوف
ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سباک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے
غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھکر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اینکہ معالجہ خواہ
تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور
حرارت اوسکی بہت اور تمام مگر نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی
رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہے اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی
تپ کے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور با انیمہ
بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا
بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان
اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر
بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوس وقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی
دشوار ہوتا ہے سوا تے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے جسقدر مادہ بلغمی خالص

ہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہاں اگر ادویہ اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہو اوسوقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہوسکتا ہی - ربع سوداوی حادہ نہیں ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ سرد ہی اسی جہت سے طولانی ہوتی ہی اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہی اور تپ غب خالص کی مدت کم ہی ہر قسم کے ربع میں اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہی اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہی اور مدت بھی اوس میں اسقدر نہیں ہوتی ہی کہ جسکے پیچھے اعراض شدید پیدا ہوں - ربع اور غب دائرہ ہوا منفرد و تدبیر سے اور دستوں کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہی - تپ محرقہ صفراوی تدبیر امور مذکورہ بالا سے دفع ہوتی ہی اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہی اسکا جاننا ضرور ہی کہ زمانہ ابتدا غب میں طولانی ہوتا ہی اور زمانہ انتہا کا مطبقہ میں اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ میں اور انحطاط اور انتہا دونوں کا مواظبہ بلغمیہ میں طولانی ہوتا ہی علاوہ بران اکثر یہ بات ہوتی ہی کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کر دے الیکہ سیقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہی - لیکن ہین اگر اوسکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً نائبہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہی انجام کار منجر بہ دق ہوجاتی ہی علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہیں جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہی اور طبیب بوجہ خطائے تجویز کے حکم غذا کا نہ دے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت کریگا میں کل تو وہ طبیعت کے بطرف نضج ادہ ہوگی تو وہ ضرور منجر بہ دق ہوجاتی ہیں یا جن تپوں میں سرد پانی دینا واجب ہی اور منع کیا جاتا ہی اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے اوس میں خامی پیدا ہوتی ہی اور باوجود سرد پانی کے ترک کے لحاظ حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاسکا اوسوقت فوراً منجر بہ دق ہوجاتی ہی جب وقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خامی رہنا مادہ کا اسقدر ضرور ہو خواہ اس مقام پر مقدم ہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دیں اور سرد پانی بھی پلائیں اور اس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے

اعراض حمیات کے دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہی کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض تپ میں موجود ہوتے ہیں مثل درد سر و ہذیان و بیخوابی وغیرہ کے اونکو دیکھنا چاہیے اور مرض بلد اور فصل و مزاج اور سن اور عمل اور قوا اور بیماری اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے میں کیسا ہی اور نوبت کیسی ہوتی ہی اور اشتہائے طعام کیسی ہی پیاس کی کیا کیفیت ہی سوء تنفس کو نہیں ہی اور ان بالجملہ اعراض مقارنہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہیں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہی ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہی کہ ابتدا میں لذع شدید پیدا ہوتی ہی پھر ضعیف ہوجاتی ہی اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت میں ترقی پیدا ہوتی ہی ایک قسم کی ایسی حرارت ہی کہ اوس میں بالکل لذع نہیں ہوتی ہی ایک قسم میں تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہی اگر تپ بلغمی ہی اور ایک قسم میں یبوست پائی جاتی ہی - بعض اعراض ایسے ہیں کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہیں مثلاً ابتدائے نوبت میں نخس یعنے کانٹے سے چبھنا یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا - بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور ہذیان اور پھر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا - کچھ اعراض نضج اور تغیر نضج پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر ذکر کیے ہیں - کچھ اعراض ایسے ہیں جو بحران پر دلیل ہوتے ہیں جنکو آگے ذکر کرینگے - کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہیں ان سبکو آخر میں اس فن کے بیان کرینگے - سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی - لاغری - بدرنگی و بیرونقی و رنگ کے بھی بہت احکام ہیں مثلاً جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے جو صاحب کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور حرارت غریزی یعنے روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بھربھراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمامے تخمی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کھلے ہوے ہون اوسپر دلیل ہوگی۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کے ایسے ہین جنکا وقت زمانہ منتہے مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بجہت اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہے پیدا ہوتا ہے بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پھریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوائل حمیات مین اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنیوالی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین معین ہوتی ہے۔ جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہ بھی ہین کہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوے ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہے اور کبھی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کے لرزہ وسردی پھریری ہوتی ہے یا نہین یا دس کون چیز کسوقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور تدبیر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے۔

بیان نافض اور بردا اور قشعریرہ اور تکسر کا

قشعریرہ یعنے پھریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اوس سے یعنے ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے۔ برد یعنے سردی اسطرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہے کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جسقدر مادہ نافض مین لذع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا۔ خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت بر وعضو رئیس کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

سکے جدا خلط کو منتشر کر دیتی ہی یا اوسکی یہ وجہ ہے اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہین لاحق تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہی - کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہی - بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہی اور تپ نہین ہوتی ہی اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہی کہ بعد اسکے تپ آئے - جو مادہ اندکی اور کسل میں بجانب قلب پیدا کرتا ہی جب وہ کثیر ہو جاتا ہی مگر متعفن نہین ہوتا ہی تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہی اگر اوسمین عفونت آ جائے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے - کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اوسکے ہضم کیواسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہی تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہی - نافض اور برد تپ سے بیشتر واقع ہوتا ہی اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہی اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل کے دوسے ہی اسلیے کہ عضل عصبی لحمی ہی اور گرم مزاج ہی اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہی پھر جسوقت اس خلط مین عفونت شروع ہوتی ہی اور گرمی پیدا ہوتی ہی جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہی اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہی - کبھی لرزہ تپ کے بیشتر اس جہت سے آتا ہی کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہی اور قوت دافعہ جو عضل مین ہی قوی ہوتی ہی جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہی - کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہی اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہی اوسیوقت اسی سبب سے برد ہوتا ہی ایسے وقت مین لذع اور برد ساتھ ہی ہوتا ہی برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہی اور لذع اندکی جلد مین پایا جاتا ہی - کبھی اورام باطنیہ کے نضج کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہی لرزہ پیدا ہوتا ہی - کبھی لرزہ اور پھر پھری اللازم ہوگی تو صحت پر دلالت کرتی ہی اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہی مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق مین آیا ہی مگر یہ لرزہ اگر بالنضج مادہ اور بوقت بحران متعلق ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا ہی کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہی کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہی —
ایک قسم کا وہ لرزہ ہی جو موت پر دلالت کرتا ہی یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے و نیز بعد سقوط نبض کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہی - پھر پھری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین - تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران اکثر موبان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین - مشائخ کی تپین اکثر مدقوقہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین - کبھی تپ مین طول اس جہت سے ہوتا ہی کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ خلط یا ورم موجود ہوتا ہی مناسب ہی کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پاؤن اوسکے پھیلا دین اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہی بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین - تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہو جائے اور تپ تخفیف ہو اوسکا نام حمای مدقوقہ ہی - کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہو جاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا ان دونون بیماریون کے مناسب ہی وہ سکنجبین مین گلقند ملا کر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو - سر مندانے سے تپ مین چونکہ کثیف جلد ہوتی ہی بخارات سر مین بچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہین اور تپ مین شدت ہوتی ہی

عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہی کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید اور

ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہی اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہی کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے اور نضج مادہ ترقیق اور غلیظ دونوں کا ہوتا ہی غلیظ کا نضج یہ ہی کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کریں اور رقیق کا نضج یہ ہی کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ کریں مترجم کہتا ہی آخر میں اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ میں ہیں آتے ہیں متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہی اور خلط کی خواہش مستوجب نضج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی ہوتی ہی ان دونوں میں تناقض ہوتا ہی مثلا تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہی اور نضج خلط استعمال گرم دواؤں کا چاہتا ہی اسواسطے کہ اکثر دواے نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہی بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نضج اور استفراغ کی قوت کمتر ہی ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کریں کبھی تناقض مقتضا اور مادہ میں اس قسم کا ہوتا ہی کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہی کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے اور مادہ کے نضج میں کثرت استعمال سے مانع ہوتی ہی اور اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا دینا چندان ممنوع نہین ہی پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہی کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہوجائیگا جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد پیدا کرکے خود بھی فاسد ہوکر متعفن ہوجاتے ہین - بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہوجاتی ہی کہ بارد المزاج بھی ہی اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہی جیسے سکنجبین سادہ - ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت اور حدت ہوتی ہی کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہی خصوصا اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کرسکے اور اذیت مرض پر صبر کرسکے - اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہوسکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اسطرح پر کہ خلط کا نضج کیا جاے اور غذا ترک کیجاے اور تبرید ایسی نہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے - اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہوجاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ ہونا چاہیے - ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسی دواؤن کا استعمال ہوسکتا ہی - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہی اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہی کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہی اور حماے عفونت مین فقط علاج نفس مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہی گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے نہو مثلا مرض حار مین اجزاے حار نضجیہ یا مستفرغہ دیئے جائین - غذا قوت کی دوست بھی ہی اور دشمن بھی ہی دوست تو اس وجہ سے ہی کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہی اور دشمن اسوجہ سے ہی کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہی اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہوکر مخالفت قوت کی کرتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونوں کی غذا میں ہی پس نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ اوس قاعدہ کے بیان کے واسطے لکھتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی نجاے تدبیر لطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسی طرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہو اس صورت مین فصد ضرور ہی خصوصا اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زرد رنگ ناری ایسا ہو کہ بعد فصد کے غلبۂ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے میں حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصًا اگر فصد کی وجہ سے خشکی پیدا ہوئی ہو اور ایسے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور عناب کا تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزائے طبیعت نرم ہو تو شربت بنفشہ مرجانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلیین طبیعت ہے نہ اسہال اور نہ سخت مسہل۔ مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جائے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت میں مناسب کا لحاظ ہو بعض حقنے جو مشترک النفع اور سبک ہیں اونکے اجزا یہ ہیں روغن بنفشہ آب برگ چقندر روغن بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا میں جب ان اجزا سے تلیین کیجائے پھر بار بار ان دواؤں کی بہ نسبت ضعیف تر دواؤں کی حاجت ہو گی اور ابتدا میں قوی دواؤں کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں احتباس ہوتا ہے تلیین کے بعد ادرار کرانا چاہیے مثلا سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی میں جوش کر کے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنے پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤں سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلا روغن بابونہ کی مالش کیجائے اور سپید شراب آب شیرین جو شیر گرم ہو ان چیزوں سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہیں ہے پھر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ مادہ معدہ کیطرف مائل ہے مثلا متلی ہوتی ہو اور سانس اور لیٹی ہانپی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم میں ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر سیلان خلط کا طرف اعلے کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اور یا نیچے کی طرف معلوم ہو اسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزائے مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا میں تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصًا اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزہ میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونیکو طرف احشا کے اور نضج اخلاط کو منع کرتی ہے اور بوقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہے میں بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اسیکہ خلط میں خامی اور غلاظت ہو اور سوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہوا اور پھر کچھ تپ کسی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پانے سے ہو جائے پھر نفع نہیں ہوتی خلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اوسکی رقت کے اوسمین غلاظت پیدا ہو جائے تنہا سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہو اور کسی عضوے باطنی میں ورم نہو یا انمین اعضا میں سدہ نہو اور یہ نہیں کہ مریض کے خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فورًا تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جولوگ لاغر اور نحیف ہیں اونکا حال بھی انہیں گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی کی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضائے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال اوس کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بنظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہی - اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو نہ ذلک حرارت اور پیاس کی کمی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اس تپ کا
نضج دق ہونا بگمان قوی مظنون ہوجاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا
بہ نسبت دق کے آسان ہی ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہی اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہی بلکہ پیاس بجھا دیتی ہی اور سدہ
لانیوالی بھی ہی اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہی مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہی اسیطرح جلاب
جسمین پانی زیادہ ملا ہو وہ بھی مفید ہی - جس مقام پر آب سرد کا پلانا جایز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ مسامات بند ہوجائین
گے اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا اثر پیدا کرےگا دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر
ہوتا ہی - آب سرد کا یہ قاعدہ ہی کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہی اوسکے فعل کو فاسد کردیتا ہی اور دشواری لقمہ او تاریکی اور دشواری سانس لینے کی
آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہی اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہی - جس شخص کو حالت
صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہی کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر
ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہوچکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا
مریض اوسمین بھیگ جاے - زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور
شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو - جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتداے
مرض تپ مین ہو چکے اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہی او بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور
خشکی پیدا ہوتی ہو اور مادہ کا بیان اوپر ہو چکا یا استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہوجاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ
کرنا جایز نہین ہی خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہی تو جو خلط کہ مادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی نکل
جاتی ہی اور اکثر خلاط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کھینچ جاتی ہی اکثر استفراغ بلا نضج وقوع ہو - جس شخص کا یہ مذہب ہی کہ نضج خلط سے غرض
یہی ہی کہ خلط غلیظ رقیق ہوجاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہی تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے
کلام کو گوش دل سے سننا نہ چاہیے اسلیے کہ نضج کے لفظ کے معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہی غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرتا ہی
تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہوجاے جو شے رقیق اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ غلیظ تر اور بالزوجت دار اور چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز سہل الدفع نہین ہین بلکہ
رقیق مین کسیقدر غلظت آنے کے بعد اور غلیظ مین اندک رقت قوام ہو کر اور لزوجت مین کسیقدر تھہراؤ اگر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہی
- اگر یہ شخص ہو سنکر انضاج رقیق ہی متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق مین ہین سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو
کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون
کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہی معاینہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی مین نہ پڑتا - پھر یہ منکر نضج غور
نہین سوچتا ہی کہ ابتداے حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کردیتی ہی رسوب پیدا ہوتا ہی
اور کیا اسکے نزدیک یہ رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہی مرض کا مادہ نہین ہی اور اوسکے دفع سے رخصت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر رسوب
محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہی تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوایل مرض مین اخراج اگر مسہل
کھا کر طبیعت [illegible] مہربان ہی کیون عاجز ہوتی ہی اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہی کہ خلط مین رقت پائی جاے تو اونکے حمیات موہیہ

خواہ منفرد ہو یا مین ضرور ہی کہ دستور محمود دیا جاوے پھر جب طبیعت کا یہ حال ہو کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجاوے اور دفع
سہل القبول ہوئے اخراج مادہ نہین کرتی اسیواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہو اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا اور پیروی طبیعت کی
لازم ہو یعنے ضرور ہو کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہوں ممتنع ہو
خواہ نہایت دشوار ہو کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہ ہوگا یا ہوگا تو مادہ مناسب کے ہمراہ خلط صالح بھی
نکل جائیگی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے جس قدر نسبت ابنیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کیے اونکے اقوال کو نسبت وجوب انضاج
خلط رقیق کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل و تفحص ونکے حسن و قبح مین کرکے بعد از ان اونکا قوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر عامل
خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور و تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ
تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسیلیے تو مناسب یہی ہو کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہو کہ اس شخص نے چند تجربات
کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہو پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کے انضاج کی ضرورت نہین
حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہو کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی نہین چلتا
بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہو جو ہمنے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہو — اگر مادہ مین
ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آوے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ
مہلت نضج کی نہین ہو یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوگی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل از انکہ اس مادہ مین نضج
آوے ہلاکت مریض کی ہوجائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہو بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت
اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہو بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور
طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہو کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور
اسکا استفراغ کردینا چاہیے — فصد کا استفراغ ایسا نہین ہو کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاوے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہو انتظار نضج سوائے خون
کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہی — اگر ابتدائے مرض مین فصد نہو تو پھر انتہائے مرض مین ہرگز نکرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہائے مرض مین فصد سے کیا
واسطے بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہو مریض ہلاک ہوجاتا ہی اگر انتہائے مرض مین فصد ہوئی — اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین
ہو اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو — اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتدائے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہی مگر
انتہائے مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نکرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے
کہ مناسب طبیعت کی حرکت مین مدد دے اور اگر طبیعت متحرک ہوچکی ہو اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہائج رکھتا ہی جس مقام پر
اوسنے لکھا ہی امر مناسب ہو کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہو استعمال دوائے مسہل کا مگر اونکیا دور مرض
ہیجان ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہو کہ مرض ہیجان نہین ہوتا — مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب مین تجویز کیا گیا ہو مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہو جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہو اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ
رکھتا ہے جسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہو — پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسبات کا
ضرور ہو کہ یا تو جب تیز اور حار کے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت مجتمع اور اجتماع کے ہو استفراغ کیا جاوے گا مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور بدورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ کرنی چاہیے یہان تک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کھلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہو جاے بجہت تنگ ہو جانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذاے لطیف سے مگر یہ کہ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالکر دینے کا مضایقہ نہین اس لیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی سے تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت لقوت دفع کردے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دینے سے تمین کفایت ہو جانے زیادہ اسہال نہو سادہ کثیر کا یکبار کی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری راے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے - بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالح بھی نکل جاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین ساز و سامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی او بکار آمد ہو اور چونکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانون کی تحمل اور برداشت مین ضعیف ہو جاتی ہے — درد سر اور تپ جب باہمی جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ درد سر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر مین تسکین ہو جاے دودھ پیتے ہوے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی مان کے دودھ کی اصلاح ایسی دوا دینے کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے - اگر قارورہ یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیے - اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تفتیح سدہ نہو اور براہ صاف نہو جاے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنئی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تفتیح کے آش جو اور ملناس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین یعنے شہد کو گلاب مین پکا کر فقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب بعضیہ مین جو مشابہ کاسنی کے ہے دھو کر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندھ لین - ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جبتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنے اوجھ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضایقہ نہین ہے آب انار مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو - کبھی مسہل مین تھوڑا سا پودینہ بھی داخل کر دیتے ہین تاکہ قوت نافذہ دوا مسہلہ کی بڑھ جاے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جاے کبھی ایسی دوائین جنسے تبرید اور یکبارگی حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے وشنیا طباشیر تخم کدو کاسنی - ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہین دوسرا

نسخہ - شیرخشت دو درم ترنجبین پانچ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سب تینون پانی یکجا کر کے
شیرخشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر ایسا اونکا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچے بعد اوسکے کافور دیرہ دانگ سقمونیا ایک درم
پیسکر ملادیں قوام کو آگ پر سے اوتار کر حشر کرتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متخلل نہوجاے اور اتنی دیر تک رہنے
دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہوجاے مقدار شربت دو درم سے ڈھائی درم تک - یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور سکر
طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور ملائین لیکن کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال
کیجاے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایک دانگ کے مسہل ہو **مترجم کہتا ہے** مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت
بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی یعنے قند بھی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دو جو اور سقمونیا بوزن ایک دانگ ملانا چاہیے
اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے
ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی راے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریحاً
ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے **متن** یہ دوا سے مرکب جو مثل ریوڑی کے بنائی جاے نہایت مرغوب طبیعت
پر کر نہوگی - جس شخص کو فصل گرما مین تپ سوداوی سے عارض ہوجانے خواہ اور ایسی جگہ جو کہ ان کے خشک ہے یدن وغیرہ کے ذریعہ
سرد ہوہی جاوے اسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت منفذ سنے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رکھے اور آئیندہ
اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاوے - قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپون کے موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا
استعمال ہوسکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پیدا ہوا ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے
جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی
تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط بطور عادت کے تدبیر کرنا علاج اس حال کا
ہوسکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** - مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس شخص کے مزاج
مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذا ایسے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی
کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہو مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے - جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست ہو ہرگز
غذا نہ دینی چاہیے تاوقتیکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہوجاے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلاے تپ ہون اونکا وقت
نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت
خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہوجاویگا اسیلیے
ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجاے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہوجاے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا
معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت
غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل
حالت صحت کے تجویز کیجاے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائین خواہ جلاب یعنے تھوڑی شکر کو گلاب مین

پکاکر بجاے غذا کے کھاتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا ہو جاے جسکے مزاج سرد تر
ہون جیسے تھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد انکے آش جو جیسے صاف نکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہی کسی جانب مائل نہین ہی
۔ جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور بطے کبری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک و چوزہ ہاے مرغ اور
اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور
بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی شوربا مین
کہ میٹھا ہو گھل جاے۔ غذاے غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو۔ آش جو سے بہتر کوئی غذا
محمود مین کیا اسواسطے نہین ہی اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہی اور ملاست دار لیس لیسا مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہی
اور ترطیب پیدا کرتا ہی اور غذاے نرم ہی۔ اور تپ کی حرارت کے مخالف ہی کہ سرد مزاج ہی تشنگی کو فرو کرتا ہی سریع النفوذ ہی کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا
ہی جوش کے راستے گذرتا ہی اور اوسمین لیس نہین جاتا اور نہ مری مین تھمتا ہی اور بلغم لزج کی جلا کرتا ہی اور اچھی طرح پکایا جاے نفخ شکم نہین پیدا کرتا
ہی۔ قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا
ہوتی ہی۔ وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تھی اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہی اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین
بہت اچھی طرح ہوتا ہی اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہی اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہی اور شہد کی حرارت پانی کی
شرکت سے جاتی رہی اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہی کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہی اگرچہ قلیل کیون نہو۔ بکثرت غذائیت مین ماء العسل کے بعد سکنجبین
عسلی کا مرتبہ ہی کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہی اور جلا بھی زیادہ کرتی ہی اور بہ نسبت ماء العسل کے اوسمین گرمی اور ضرر عطش
کا بھی کم ہی۔ اب اس زمانہ مین بجاے شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہی بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہی اگرچہ بہ نسبت
شہد کے اوسمین جلا کم ہی۔ اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاے وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہی۔ لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار
کرنے سے اکثر تیج امعا جیسے خراش روده مین پیدا ہوتا ہی اور امراض حادہ مین تیج کا نہایت خوف ہوتا ہی۔ ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر
اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد مین لکھتے ہین۔ تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہی اسلیے کہ پیدایش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو
کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی۔ زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہی کہ
اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہی لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہی خصوصاً بحران کیوقت
تلطیف زیادہ تر مناسب ہی اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہی چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہی سواے
زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہی ایسی حالتین بعد
قضاے حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی امر مانع پیدا نہو جاے۔ تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر
حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہی۔ مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہی جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنے ابتداے
مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہی مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہی تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاے اسلیے کہ غذاے سنگین اگر بدفعات دیجاے قوت پر
چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہی۔ گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہی اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہی۔
مگر تھوڑی تھوڑی غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا اکثر کے ہضم پر دفعتہ قوت کو امکان نہین ہی اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعتہ دفعتہ ہوتی ہی مناسب ہی

کہ بدل ما یتحلل استعمال کیا جاتا ہے تو سال بھر دن کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کمتر دینے غذا سے
فربہی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتہً دیا جاوے چونکہ قوت بحال
خود ہی غذا ہضم کریگی اور تدبیر غذائی سے دفع حرارت حاصل ہوگا اور ترقی کی زحمت سے نجات ہوگی ضعیف کی فصل چونکہ زیادہ ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور تقلیل مادہ ہو سکے بلکہ ایسی تدبیر کا ہے جسمین دونوں امرون کی رعایت
ہمیشہ قوت بھی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولی ہے مجملاً یہ حکم
عام ہے کہ جس وقت قوت میں ضعف پایا جاوے غذا ابتداءً کھلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی روز بروز ہوا کرتی تو
ہر غذا میں جسقدر ممکن ہو تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی تحمل نہیں کیا کرتی تو جب مرض اور ضعف پایا جاتا ہے
اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت میں ضعف درجہ غایت ہوا کوئی حال سود مند نہیں ہو سکتا اسلئے کہ حافظ مریض
کی بہت قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ قسم حاذق کے قوت تابت ہو جائے
تو بہتر ہے سکا۔ طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تمہید کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہو تو اوسکا
منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے دن یا ساتویں دن تک ہو جائیگا اور اسمیں صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتدا اور انتہاے مرض
کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہ ہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نہ کرنا چاہیے بلکہ مادہ کے نضج
اور دفع پر اعانت کرنا ضرور ہے اور رعایت کثرت کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا
کی بھی نوبت آجاوے خصوصاً اسوقت بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمیں منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہیں ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی میں قریب مزمن کے ہو تو پھر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلیے کہ بوجہ
بعد منتہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجائے مگر ہمکو اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں ہر وقت
منتہی کے تلطیف جاری رہے یعنی تدبیرات غلیظات بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جائیں تاکہ قوت زمانہ منتہی میں محفوظ رہے اور جب منتہی
آجاے تب قوت بطرف دفع مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نہ رہے اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک
ہفتہ تک فاقہ کرانا بے خوف و خطر کرسکتا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام میں۔ پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو تو غذا
آب جو پر اکتفا کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنی اوسکے حاد اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت
تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی میں ہر گونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی مددگار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کے نضج کی حاجت نہیں ہے بروقت طبیب کو اختیار ہے طبیب آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس
قول کا مقتضی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی غلطی ثابت کرچکے ہیں۔ ہان اگر امراض حادہ میں خوف سقوط قوت
کا ہو اسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیماریون کے ابتدا میں خلط صفراوی زیادہ ہو تو تدبیر لطیف اور ترک غذا اوسکی
مناسب نہیں ہے خصوصاً گرما کی حرارت میں کہ یہان اگر انھین غذا نہ دیجاے گو تپ کیوں نہ ہو تو اس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ شتہ مین بھی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو وہ حال سے اونکی کیفیت خالی نہو گی اگر ضعیف القوی ہین تو بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا اور بہت جلد مرجائینگے اور اگر قوی تر ہونگے تو بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہوجائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بینی باریک ہوجائیگی اور آنکھیں اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پاوے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اور اوسکو تحمل زیادہ فاقہ کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین ہین۔ بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور بشرکت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ انکے فم معدہ کی تقویت ہوجاوے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بنرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے — اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونھین غش آجاتا ہے اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہے اگر اونھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تھوڑی شرابین پانی زیادہ ملا کر پلائین صفرا وی قے انکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بعد اسکے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد از استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکھائی جاوے اونکے ضعف درد سر اور وجع معدہ مین تسکین ہوجاتی ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکے ایسے شبان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہے خصوصاً انہین جنکے اعضا مستحکم ہون اور رگین موٹی اور مونہہ رگون کے چھپے ہوے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دھوکھا ہو جاتا ہے کہ بوجہ قوت اور صابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہے کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی تو قوت بالکل ساقط ہوجاوے گی پھر ناچار اوسوقت غذا وافر تجویز کیجاتی ہے اسلیے وہ خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تھا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر منتہے مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اس ہری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلے خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نبض مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بیچینی اور ہذیان مین گرفتار مواد فاسد انکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور انکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین

قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا

آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ملجاوے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہوجاوے علاج مین وہی بکار آمد ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاوے۔ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ کا یہ ہے کہ مثلاً اسکرجہ پانی مین ایک اسکرجہ جو بڑے یعنے چھٹا ایک بھر جو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجاوے مثلاً سوا سیر مین ادھ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاوے یہ وہی آب رقیق ہے جس مین

غذائیت کم ہو اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی کرتا ہو اور نضج بھی اچھی طرح سے کرتا ہو اور تبرید اسکی معتدل ہو۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہو جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہو اور آرد جو اوسمین داخل ہوجاتا ہو اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند نہیں ہو کہ خوب اچھی طرح پکایا جاے بلکہ اسیقدر پکائین کہ جو پھولکر پھٹ جائین اور پھولے نہ بہت پختہ ہو کر لزوجت پیدا ہو یعنے زیادہ پختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہو ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہو اور غسل امعا اور نضج اخلاط اسمین کمتر ہو اور بیشتر سرد مزاج معدہ مین ترش ہوجاتا ہو اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ یعنے سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جید نہین ہوتی آب جو کبھی اسطرح بناتے ہین کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو خواہ مقشر یعنے بھوسی مین جو کے ہین وہ بھی داخل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین سکنجبین وہی عمدہ ہو جو اسطور سے بنائی جاے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعدازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرا مین اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پاے بلکہ شکر کمائی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کو ہلکی کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر گھل کر سرکہ سے ایکذات ہوجاے اور جوش نہ آنے پاے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اوتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعدازان دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجاے۔ سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہو اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جاے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجاے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہوجاے تو کرفس تخم بادیان وغیرہ مستحنات سے بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر بھی ترش ہو تو فلفل یعنے مرچ سیاہ داخل کرین خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہیے۔ اگر بعض کو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوتے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون الیسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہو یس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہوچکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہو پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط او کھڑ چکے ہین اونہین آب جو دھو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر قوت معدہ سے اوتر چکی ہو تو غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہو۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہو تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہو کہ تمام بدن اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہو لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو تدبیرین از قسم تلیین اور ادرار اور تعریق اور نضج کرنے مادہ کی اور اوسکے بعد استفراغ بذریعہ دواے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ تک اوپر مذکور ہوچکین اونہین محفوظ رکھکر اور حسب محل ہر ایک کے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سر دست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھانے خواہ پلانے اور مشروبات بارد بالفعل اور بارد المزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہو اور دوائین سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کرسکتی ہین اور لعاب اسپغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقاء یعنے خرفہ منہ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہو اور رب السوس منہ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہو۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جاے بہت ضرور ہو اور بہت نافع ہو ورنہ تھوڑے زمانہ مین قشف یعنی ...

ہوجاتا ہی مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ وہ پھر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہوگئین اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا
بھی دشوار ہوگیا آخر وہان باردہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس دفع ہوا اور دواے مشروب کے پلانیکا موقع
ماء الجبن تپ کا علاج کیا گیا۔ متن یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیار تنکہ و خرفہ روغن گل مین ملا کر تھوڑا سا کافور شراب کر چقندر لیتے ہین بہت نفع پاتے
ہین۔ ہوا سے مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہو اور جہان تک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین
نہ ہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دیے جائین اور پنچ بھی اوسی جگہ جمائی جائین اور اگر مکان تمام توطیار ہو تو اوسمین ہندی مٹی سے کہگل کیجائے جیسے ولایت
مین طین حر اور ہندوستان مین پینڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کہگل مین کوندل کی روئی پڑے اور شراب چھڑکی جائے تو بہتر ہی۔ اگر مکان مین
فوارے جاری کیے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب شیرین خنک اونمین روان ہو اور حلیت حوض پر بچھایا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا
جاوے اور حوض پر ایک جال باریک گیرین کے جاوین سب بچھا ہوا بچھونا بوریا سے تیری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا
ہو اور گلاب اوسپر چھڑکا ہوا جابجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیان
جنمین پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمین عرق گلاب و نیلوفر
او عرق پڑا ہو اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا سا عطر بھی خواہ شراب عطر ٹپکا کر رکھے جائین پھر تو اعلی درجہ کی تدبیر ہوا سے مکان مین پیدا
ہوگی۔ غذا کی تبرید تو ابھی ہمکو چکی ہی اور اگر باوجود تبرید غذا کے تلیین بھی درکار ہو تو آب کدو و تربز اور خیار شنبر بینے بھنا ہوا بالخصوص
زیادہ مفید ہی اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی۔ اونکی پیاس کی تسکین کے
لائق فقاع ہی پینے در بھرو اسطرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو اوس دہی ماء الجبن مین بساوین جسکا مکھن نکال چکے ہون اور خوب اوسے
صاف کرلین۔ اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش
بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کرین۔ طلا او ضماد بارد بطلب عصارات کے جو اوپر مذکور ہوچکے مین مفید ہوسکتے ہین
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گیس کر اور تھوڑے سے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہی۔ سرد تر چیزون سے نطول
موضع جگر پر عظیم النفع ہی اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہی۔ اگر
تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہی کہ سر پر
گرم یہ پانی خواہ سرکہ کا نہ دین بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائین اور دوا کی قوت اور ضعف
بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھین۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر مین شکایت نہو استعمال نطول او طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہی
۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہی کہ ککڑی وغیرہ کا دودھ سر پر ڈالا جائے کہ بیشتر سر مین
ورم پیدا ہوتا ہی اور بعد ازان مریض ہلاک ہوجاتا ہی۔ بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جسمین آفت سے سالم رہے اگر یہ بخارات سے
ممتلی ہو یہ ہی کہ بخارات صفراوی ہون جنمین یبوست غالب ہوتی ہی کہ ایسے وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہی تو کسیقدر
فائدہ ہوتا ہی اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنون کی خشکی اور تری سے ہوسکتی ہی اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ چھینکی
غالب رہی اور نتھنے تر ہین ہرگز تطلیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نکرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہی بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جاوے - اگر موتھر خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے لگی اگر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین
خواہ اور ادویہ جنسے رعاف پیدا ہوا اونکا استعمال کرے - جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاے تو اوسکا لحاظ رہے کہ ہر وقت براہ ہونے عرق
کے اور متحلل ہونے بخارات کے ہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہو کر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن
اگر مرض مین طول ہو جانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہوا وسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی
حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنے خراش امعاء سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہو گیا
تو قوت مین ضعف ہو جایگا اور بعد خراش امعاء کے طبیعت متفکر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعاء کے کہ فضول امعا کیطرف گراے اور وہان سے
براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہ بھی ضرر
پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین حتے کہ شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکے بخارات
بطرف سر کے صعود کر کے دماغ کو اذیت دیتے ہین - شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع پر نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ
رقیق کو کسیقدر غلیظ کر کے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے

جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتے ہین اونکا بیان

جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان
حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے - یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۱
نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے تھرتھری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط چھوٹنی
۶ قے شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جاوے ۸ خشکی زبان ۹ تشنگی بحدیکہ اوسپر صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے
گہری نیند ہر وقت رہنی ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھرکھراہٹ آجاوے ۱۳ چھینک پے درپے آئے جس سے بےچینی ہو
۱۴ درد سر مین شدت رہنی ۱۵ کھانسی متواتر آئے گو دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع بقری پیدا
ہونی ۱۸ جوع کلبی ردی عارض ہونی ۱۹ ہچکی پیہم آئے

لرزہ اور تھرتھری اور سردی کی تدبیر

اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون
اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد یا قشعریرہ
بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ رادعہ حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے - اگر یہ
تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاؤن باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن
سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے - اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو
یا تپ کے اطراف کا باندھنا جب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملٹھی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے
بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الایچی اور جندبیدستر اور سداب یعنے تیلی اور شیح یعنے دمسنہ اور فودنج یعنے پودینہ کوہی
اور بلبوہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطول مرکب رائی اور مینگ سے کر کے استعمال
کرتے ہین اور کبھی یہ دوا مین یعنے الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین - آب
جرجیر یعنے ہالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کے ساتھ اوسمین پکائین اور بدن پر ملین اسیطرح جوشاندہ حبق یعنے
پودینہ کوہی خواہ اوسکے ہونٹا عرق نچوڑا ہوا جنجبیل بستہ روغن چنبیلی سویا خشک کندہ اور زیرہ اور تلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

لیکر شراب انگوری مین پکائین نرم آنچ سے اور جبکہ نصف وزن اوسکے روغن لیتے ہو الکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جاوے اور روغن باقی رہے اوسے مالش کرین۔ ایسا قوی روغن جاڑہ مین ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنی کٹھ اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بلسمی خواہ روغن بادام تلخ اسطرح پر کہ ایک اوقیہ روغن مین یعنی دو تولہ نوماشہ جبہ رتی مین تین درم خواہ ساڑہے دس ماشے مرچ ایک او دانق یعنی چھہ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین۔ اور کبھی افسنتین کو روغن مین پکاکر خواہ روغن زیتون مین کرفس پکاکر استعمال کرتے ہین اور روغن زیتون گرم مین بیٹھنا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہے۔ اکثر منع لرزہ کے واسطے دواے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اوسکے بخارات پر سر جھکاکر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور مادہ غلیظ تر ہو جانیسون فو تیخ تخم کرفس مصطکی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکاکر پلائین اور بجوز ایسے پانی سے کرین جسمین شیح اور قیسوم فو دنج شبت اذخر یعنی گندہ بیس اور سداب مرزنجوش یعنی نمامروا اور قسط اور گرم دواؤن کے بیج پکاے گئے ہون۔ جتنی دوائین ہین اور بار قوی ہے لرزہ کو تسکین دیتے ہین۔ شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اخرس وغیرہ مین قسط شیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملاکر پلایا جاوے۔ یا غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین۔ غاریقون بلغمی لرزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجاوے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹاوے اور قلق وغیرہ دفع کرے۔ ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلاتے ہین اور ابہل یعنی ہیوار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور زراوند اسکے ایسا ہی جو کرفس کو ہے ہمراہ ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے۔ مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم اندروماخس اور معجون کموفی اور فو تنجی اور غلافلی اور شربت شہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو سبب تجربہ لرزہ سے ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو جب اٹھاتے ہین اور سوا انگال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ مین خفت ہوتی ہے خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے۔ سیعہ مرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر گتین مین اتنا لرکہ گولی بقدر باقلے کے بنائین۔ دوسری گولی جاوشیر جند بید ستر دو تو یعنی تخم گزر بستری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر یہ ترکیب مذکور بالا گولی بنائین۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان مکوے کراثی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال بزرالبنج زعفران زراوند جند بیدستر فرفیون وقردمانا خواہ زنجبیل ہر ایک ایکدانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندھین اور بقدر ایک بندق ہمراہ گرم پانی کے کھلائین۔ کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل مین ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک ورد میان آسے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتین کے پلانے سے شفا ہوجاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل قنطوریون وقیق عصارہ قثاء الحمار فرفیون جند بیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال گوند آب سداب مین گھولکر گولی باندھین **تدبیر افراط عرق کے حمیات مین** جو عرق بوقت بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہوتا امکان اسے بندکرنا جائز نہین اگر حد ضرورت سے بڑھ جاوے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جاتی ہے کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعے سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین اگر یہ تدبیر عرق کے بندکرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ پھر جھولہ دستکرنیکے گوارہ مین ہلائین کہ ہوا ساعت بساعت پہونچے اور مقام سرد مین اسکی جگہ تجویز کرین۔ جسقدر پسینا برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور اوسکا ہوتا ہی اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہی اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہی یونہی تفتیح
مسام سے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہی — مدہنین۔ دہن گل کی مالش ضرور ہی بشرطیکہ قوی ہو اور
روغن بید اور گلنار فارسی یا اینکہ ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین بہی خواہ مازو خواہ کچھ بہی اور کیتھا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار
یا انگور قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکایا جاے — اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوپر
سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہی اور آب
انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہی اور آب حی العالم کا بہت مفید ہی
— اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہاے باردہ طلاء استعمال کرنے چاہیئین اور
صمغ عربی بھگو کر لگانا مفید ہوتا ہی خصوصاً اگر ایسی قابض چیزین مثل صندل اوسکا خورد داخل ہو طلی مخصوص اس طلا کے بعد پنکھے
وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا دین پھر اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤن کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے
خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے —
رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر توشیح بتیکہ بحران تب کا ہوا ہی اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے اور تا بقدر جاری
رہنا اوسکا بہتر ہی اور جسوقت رعاف کا بند کرنا منظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندھکر اونمین پچھنے
لگانے چاہیئین اوسی نتھنے کی طرف جدھر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنی چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون —
اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہوسکے تو پچھنے لگانے نچاہیئین اور جو قطورات باب رعاف مین لکھے ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز
کر کے ٹپکانا چاہیے — اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سر جراسے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہوچکا ہی —
کبھی اصحاب ربع کو اوند کے رعاف ہوتا ہی تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلکر اوسکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے
بہت جلد ہوتی ہی اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جاے گا **تدبیر قی مفرط
کی جو حمیات مین عارض ہو** بحرانی قی کا بھی بند کرنا درست نہین ہی مگر اسکی کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قی
کرائی جاے تو متلی اور قی دفع ہوجاتی ہی اور اگر رعایت خلط موذی کی کر کے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلاکر قی کرائین تب بھی بند
ہوجاتی ہی — کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہی اوسوقت بجاے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہی — اگر خلط متشرب
ہو یعنے تھوڑا تھوڑا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہی کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاے اور اگر متشرب
نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہی اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہی بعد اوسکے آب
انار مین سے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہی اگر اوسسے قی کروے تو قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال آ جاے
اور حرارت مین سکون آئے — اسیطرح جو شربت پودینا اور دانہ انار سے بنتا ہی وہ بھی مفید ہی — کبھی قی کو فقط معدہ کو ٹھنڈا
کردینا خارج سے باز رکھتا ہی — عود و انگبین اور قی کی مسکن ہی کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہی اگر مادہ قی
کا متشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہی اور تشرب زیادہ پیدا کر کے زیادہ تکلیف دیگی —
لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہی اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہی اور کبھی معدہ کو

قوی کرکے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کردیتی ہے — اگر صفرا کا بذریعہ قے برابر ہونا مداومت کرے اور شربت سنو استعمال تو ابقی کا وجب ہے خصوصاً ضماد بہت سود مند ہوتے ہیں مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور بادو وغیرہ سے شراب میں پانی ملاکر بنائیں خواہ سرکے میں پانی ملاکر طیار کریں — سوداوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں تر کرکے معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو دوا دیہ باب حبس قے میں بیان ہوچکیں اونکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرحکا جو مناسب ہے باب اسہال میں جداگانہ بیان سب امور ہم بیان کرچکے ہیں زبان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھونکر جوش دیں اور پانی پھینک کر دانہ اناردے ترش کرکے تناول کریں **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کرکے اسطرح ملیں کہ میلے یا خون ہیں اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائیں اور لعاب بیدانہ منھ میں رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو خواہ روغن گل اوسمیں شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہے — نزلہ کی لو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین میں اسی کتاب کے جو حب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے **مترجم کہتا ہے** اوسکا نسخہ یہ ہے تخم خیار ۵ درم کتیرا ۲ درم ہمانی بہیدانہ سب کتیرا لعاب کو بیسکر اور گولی طیار کریں اور سایہ میں خشک کریں — منھ میں چبانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی — پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور پیاس جو بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو تو قصہ کہانی کیطرف مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر نہ ہو کہ اوسکا صدمہ دیر تک رہے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو — اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائیں اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ میں کمی ہو خواہ فرو ہوجائے درمیان دونوں کے پچھنے لگائیں اور گردن کے نقرہ میں بھی محجمہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک میں پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چمٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا تر چیزوں کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور لفاح اور تیلیسی کا جو دور سے چھڑکی جاسے کہ یہ سب تدبیریں نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہیں خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہیں یہ سب باتیں ایسی ہیں جنھیں ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے پھر جب تبرید مخدرات کی دماغ میں پہونچتی ہے بہت سے چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سے آدمی آواز بلند باتیں کرنے لگتے ہیں اور اطراف دست و پا ایسی تدبیر سے گرم لگائے جاتے ہیں کہ آسانی کھل جائے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے کہ اوس سے ایذا ہو بیچ اور بتکلف اوسے آنکھ بند کرکے سورہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور پھر اوسکی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعۃً بجھادیتے ہیں اور یکبارگی سب چپ ہوجاتے ہیں اور گرمی اطراف کی فوراً کھولدیتے ہیں اور پھر اوسے سونے دیتے ہیں — اگر تو بت میں اس تنویم کیوجہ سے غفلت خواہ سکون ہوجائے ہمیشہ اوسکا منھ دھولائیں گے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اوسکی جڑ یعنے بیروج الصنم سے — اگر حافظہ بورتی شور اور تیز زیادہ ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک و اقحوان اور خشخاش کو پانی میں پکاکر منھ دھولائیں اور اوسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھیں **درد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر یہ درد عارض ہو تو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے جیسے کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل و طبرزد کے ملنے سے یعنی ایسا نمک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو صلاح کرتے ہیں ۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہیں کہ اسطرح پھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہیں ہوتی — اگر زبان میں
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ منہ میں بہستان خواہ گٹھلی الو بخارا کی
رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ میں شہد سے زیادہ شیرین ہے اوسے منہ میں رکھکے چوسیں —
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند میں طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصری کی
بنی ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملاذ ارباب استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین آمی جید الا عبد العلی الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب
بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں شاید
مصری اور قند وغیرہ ولایت میں کم ہو بنتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو عادت سے اسقدر کم بخوبی
ہندوستان کی چیزوں سے واقف ہوچکا ہے **منہ** الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم کے بقدر باقلے لیکر
لب اندر کے ساتھ زبان پر رکھیں کہ ترطیب کامل کرتی ہے اور خشکی دماغی زبان برطرف ہوتی ہے ۔ مریض کا منہ اکثر اوقات کھلا
رہنا اور چپت لگنا اچھا نہیں اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے **چھینک جو آوے**
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف ایذا ہوتی ہے اور بخارات سے سر ممتلی
ہو جاتا ہے اور قوت میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر یعنے پھوٹتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجاے
اور اونکے منہ کھولدیے جائیں اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجاے اور اونکے سر کھینچے جائیں اور پشت بناست کی طرف یا
نیچا سے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائیں اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائیں جائیں اور اونکے کانوں میں روغن
بیگرم قابل بحرارت ڈالے جائیں مگر ان روغن کی حرارت مزاج تخفیف ہو بہت گرم ہوں اور انکے منہ اور ناک یعنے جبڑے کی ترطیب روغن سے
ترطیب کرنی چاہیے اور اونکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شی رکھی جاے کہ جھکے رکھنے سے تشنج پیدا ہو اور دفعۃ سونے سے
جھکا نشنہ جائیں اور نہ کسی طرح کا غبار اور دخان بلکہ جو شی کہ اوسکی بو میں تیزی ہو اوس سے اوکی حفاظت کرنی چاہیے اور سعوط کا اور طین مختوم جو طین
ماکولی ہو اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہیں ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو**
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھیں خصوصاً رانوں کو اور پنڈلی وغیرہ سے خوب کس دیں اور قدموں کی مالش کریں اور شیافات ملین کا
استعمال کریں جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر دا دیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں تقویت سر کی کریں اور کوئی شی
مانع از قسم تلا اور کہانسی وغیرہ کے نہو جو بنانہ گل سرخ اور بنفشہ و جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو ترطیبا دینا چاہیے اسیطرح بشرطیکہ
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے میں دردسر کے
کافی نہوں او سوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کریں مثلا بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کریں جیسے خشخاش وغیرہ اور دودم

ہوتی ہی پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہی بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہی اور تواتر او صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہی
اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہی اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہی مگر سرعت اسکی نبض مین ربع کی سرعت
سے زیادہ نہین ہی کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطو مین اول مرض مین ہوتی ہی مگر اختلاف مین شدید اور نظام
مین ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے
صحیح دلائل ہین۔ بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہی اسلیے کہ سدد کی کثرت ہوتی ہی اور برودت زیادہ ہوتی ہی اور قاعدہ برودت کا
ہی کہ جسم ترکا رنگ سپید پیدا کرتی ہی اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہی اور قوام مین کدورت آتی ہی اسلیے
کہ نضج ناقص ہوتا ہی اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوجاتا ہی پھر حسب قوت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاے اور جسقدر
مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہ جاوین جو مادہ مضابغہ بول کو اوترنے نہین سپید ہوجاتا ہی پھر بعد اس کیفیت کے
جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہوجاے سرخ ہوجاتا ہی یہان تک کہ پھر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہوجاوین مادہ مضابغہ کے
نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہی۔ براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی برآمد
ہوتا ہی۔ سائر جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہی کہ اٹھارہ گھنٹے تپ رہے اور چھہ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک
نہو جاے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بھی ہوتا ہی کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہی کبھی سن اور فصل
اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہی اور اسباب سابقہ کا الیسا تمتع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی یہ ہی اور
سحنا اور ثقیل رنگ چہرہ کا جیسا مکو ہو انتفاخ رصاصی اور تہیج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل تام
اس تپ کے ہین۔ کبھی طحال اس تپ مین بڑھجاتی ہی اور تپ سے پہلے حمی موکارین بہت سی آتی ہین۔ علامات بلغمی لازمہ کے
اور اس تپ کا نام لثقہ ہی سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ او ترتی نہین ہی اور نہ متشابہ او ترنے
کے ہوتی ہی اور ابتدا مین اسکے لرزہ اور بعد اوسکے پھریری نہین ہوتی اور روز سے نہایت متشابہ ہوتی ہی۔ اور نہ چھہ گھنٹے کی خفت ہوتی ہی خواہ
اس سے کچھ کم و بیش بر خلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پھر بھی اوسمین جو بقیہ حرارت رہتی
ہی بہت پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر نہین ہوتی ہی چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین
اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی
باسما مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی انفیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی قسمین ہین کہ
جنمین جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہی کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہی اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی
ہی اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہی۔ اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص ہی
حمی غشیہ خلیطہ ہی اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہی حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی
جسکا نام انفیالوس ہی اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہی جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہی اور جہان وہ بلغم موجود ہی اوس جگہ سردی
ہوتی ہی پھر جب اوسمین عفونت آجاتی ہی اوس سے بخارات اوٹھتے ہین اور اون بخارات مین جز لطیف حار صفراوی کی جو شرکت
ہوتی ہی اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور جو شی غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہی وہ سرد رہتی ہی

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی ہے چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہوگیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اون سے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور یہ بھی پہچان ہے کہ اول اس تپ مین سردی اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہاے بلغمی کے اول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بالکل متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین لرزہ بشدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادے کے کبھی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور نقض اسمین کثیر اور شاذ نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی تعفن خواہ کمی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد اور ایک اصل سبب کے جائز نہین ہے اور نہ اقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب انا بھی اوسکے اور ایک مادہ کے واسطے کافی ہے - اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے - یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفراے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ جبکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن مین نہین ہوسکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہین پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصًا اگر خارج مین اکثر جگہ بلغم خام زجاجی موجود ہون اور اونمین عفونت واقع نہ ہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ سردی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کرسکے - یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے - لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکے مکانمین سخونت واقع ہو اوسوقت بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہیگا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم لکھ چکے - یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچاے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہیگا - اس قسم خاص کا نام طیقوس ہے اور لیفوریا بمنزلہ جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے - لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال** معترض اس مقام پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی کی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام جسم مین پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اوسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہی **جواب** اس اعتراض کا یہ ہی کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط معتبر ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد و تر ہی اوس سے مراد یہ ہی کہ پانی جسوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل و وزنی کی تعریف کیا کرتے ہین جو نیچے کی طرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہی کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو - اور ان حمیات مین حال یہی ہی کہ حرارت قلب تک آ کر پھیلتی ہی اور شرائین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہی مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہی کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہی جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہہ سرد ہو جاتی ہی مگر ضرر اوسکا اشتعال ہی مین تو جملہ اقسام مین ہوتا ہی **وہ تپ جسمین گرمی سردی دونون جگہہ ہو یعنے اندر اور باہر** ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہی تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہون ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف اوسکے گرد پہونچیگا اور جہان خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تم ابھی بیان ہو چکا ہی کہ جو عضو غیر معتاد ہی برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہی **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہی جو تخمہ مین بوجہ کثرت مقدار کے مستغرق ہو جاتا ہی اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب و ضعیف کر دیتا ہی اور اکثر اس بلغم کو فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہی جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہی قوت حیوانی و طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہی اور اوسے متحیر کرتا ہی اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی نہین ہوتی - اور اگر آسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہوکر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت ملائم کرتا ہی کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہی یا غشی کا اختناق ہو جاتا ہی - اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہی کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جائے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی - اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہین پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیسا ضرر نہین پیدا ہوگا - مگر با اینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہی اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہی - اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہی اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہین ہین کہ جز بدن ہون اور انکے جز بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہی اب ایک یہ اور خرابی ہی کہ اگر بہ تکلف غذا اسے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہی وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی - اور اگر غذا قطعاً ترک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی - اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہی کہ ایک سردی پیر بطرف قلب کے گرتی ہی اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہی اور نبض صغیر ہو جاتی ہی اور ربطی اور متفاوت ہوتی ہی اور پھر جب طبیعت کوشش کر کے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہی اور جب عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کے قلب تک پہونچائے ہین وہ طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہی اسوقت قلب ضرر سے اوس شی بارد کے جو سبب غشی کا ہی نجات پاتا ہی لیکن اب اوسکی حرارت نے قلب کو ضرر پہونچایا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہی خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت انبساط وغیرہ کے - علاوہ یہ کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور ربطی اور تفاوت غالب ہوتا ہی - قارورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہی ویسا ہی ہوتا ہی کچھ تغیر و تبدل یا فرق نہین ہوتا - اور تپ میں چہرے اور بدن کا

ڈھیلا ہوتا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے — رنگ ان بیماریوں کا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائل اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی نرم ہوتا ہے
اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹھ کا رنگ ایسا کبود ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹھ کا رنگ — آنکھوں میں تیرگی
سبزی لیے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہو جاتی ہیں بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مخنوق کی ایسی ہو جاتی ہیں —
شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے — کبھی مریض کو گھٹی تو بھی ہوتی ہے — اگر
اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے — کبھی صفرا کے
غالب اور غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے
بلغمی تپ کے شل ہوتے ہیں حمی مخشیہ دقیہ رقیقہ یہ تپ مادہ ہے بعض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت
میں کر دیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا تو وہاں بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی
نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے — اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات زجاج صفراوی سے ہوتی ہے جنمیں رقت اور غوص زیادہ
ہوتی ہیں اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اون میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور ان لوگوں کے بدن میں جنکا مزاج نہایت گرم
خشک ہے — اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے**
نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہوں اور رات کو خفت اور کمی ہو جاے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو
سکون ہو یہ دونوں بدن میں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور رنگ عارض ہونے کی زیادہ تر اسمیں یہی خوف ہے کہ دق
کیطرف منتقل ہو — اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور
باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدنمیں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہیں ہوتا
جب تو حمی پیدا ہوتی ہے — باینہمہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اور سکے
تو میں منہ پر تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی
ہے اور تپ کے منتہا اور انحطاط دن کی گرمی میں اور ابتدا اسکی سردی میں جاگنے مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق میں پڑ جاے — حاصل یہ ہے
کہ یہ تپ عسیرۃ البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ
یعنے ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مادہ بھی مختلف ہوتا ہے کبھی
بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالحہ اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں تین چیزوں
میں مشترک ہوتے ہیں تلئین معتدل — اور قے کرنا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا — اور جیسے تین دن اس
تپ میں گذرتے ہیں کہ انمیں مادہ نضیج ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازیں متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر
نہیں ہوتا — تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمیں بھی جمیع اقسام یکساں ہیں بلکہ مشتر آب جو پر تین روز ابتدا
میں اقتصار کیا جاتا ہے باین امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہے کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر
یقیناً دریافت ہو جاے کہ منتہے دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی — علاوہ بریں گرسنہ رہنا اور ایسی حالت میں ریاضت
کرنا بشرطیکہ ریاضت سے زیادہ ضعف نہو جاے اس مرض میں بہت نافع ہے — بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف روز منتہیٰ تک توجہ کرینگے پھر

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہے ہوتا جائیگا تلطیف بڑھائی جائیگی مگر مقتضاے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف نہ کرین پھر حسب تجویز ظاہر ہو جاے کہ منتہا دور ہے تا مافی اس ضعف قوت کی تغلیظ بیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہے کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہے کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ وار اوسکے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے جس مادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوسکے - اور جب سات دن سے زیادہ زمانہ گذر جاے پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور قوت معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا جاے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے - باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہے - اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہاے مرغ وغیرہ جو خون خالص پیدا کرتے ہین نہ دینے چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہو جاے پھر گوشت وغیرہ کھانا مضر نہین ہے - پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جاے تو کچھ فرق محسوس نہین جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے - اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنے بلغم شور اور شیرین کے تئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اوسمین دواے سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنے مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنے زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اوسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بھی استعمال کرنی چاہئین - مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی خالی از فائدہ نہین ہے - کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلیین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجاے - خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل امین ہے - اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلیین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے المناس بڑھادین اور شکر خواہ قند شریک کردین - گلقند جسکی ساخت شیر و ترنجبین یا جو لبلاب کے پانی مین نکالا گیا ہو اس سے ہو وہ بھی قوی ہے زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اسلیے کہ اوسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے - اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دواے تربد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دواے تربد کا زنجبیل مصطکی دس درم ہر واحد سے لیکر ایک کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کرلیتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہین ہے - مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجاے اور پہلے ان دواؤن سے تلیین کیجاے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہو جاے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکھین کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جاے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین - اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب لوبیا اور ترمس کی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین - اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو ان دواؤن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کرین اگر مادہ صفرا کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملا مین مسہلات کی مدد کیواسطے حقنے کا استعمال کرین جو ان اجزا سے

بتایا ہے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن گل کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب شرب اور مولی جو سکنجبین بزوری میں ترکی ہو اور
مثل اسکے اور چیزیں سب سے ذکر آئیں۔ اور اگر قے کی حاجت ہو تو مثلاً اسکی زیادہ ہوتی ہو خواہ فی الحقیقت منہ کا بہت تغیر ہوتا ہے تو حب فجل
جسکا نسخہ قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ قے باوجودیکہ معدہ میں ضعف
پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے۔ ذکر ہے کہ اس میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہ ہو جائے۔ اگر کسی شخص کو قے بدشواری سے آتی ہو خواہ نہایت اوپر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس مرض کی ابتدا میں قذف
لینے کو عارض ہو خصوصاً اگر ابتدا میں واقع ہوا ہو اسکا روکنا مناسب نہیں ہے اس واسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بسبب قذف کے
بے طاقتی ہو جائے اور ضعف زائد کا خوف ہو اس وقت شراب سیب اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں مذکور
ہوتی ہیں بند کر دینا چاہیے۔ اگر معدہ میں عارض ہو یہ لخلخات نہیں بالونہ جز مصود ہو استعمال کریں اور ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور دونوں
پنڈلیاں بقوت اور مضبوط باندھیں۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو اسکا اصول اور اس میں جوش دے کر پلائیں اسقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اس میں
شریک کریں اگر معدہ میں ترش ہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہو تو ماء العسل شریک کریں۔ آب جو کا پلانا اس وقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ
رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں اسلیے جو رگ بدن میں ملنے والی چیزیں نہیں تحلیل ہے مگر مناسب
نہیں ہیں اور نہ ایسی جیسے لطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزیں خلط
رطب کو گرم کر کے احشا میں تری پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا میں ہوگا۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ اوس میں خامی اور خلط
پیدا ہوگا۔ جسوقت بول میں سرخی اور علامات ظاہر ہوں مگر نہیں کچھ خوف نہیں ہے پھر اس وقت تو یہ استعمال سکنجبین کی طرف کی جائے۔ دلک بدنے
بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم میں غلظت اور لزوجت زیادہ ہو اسکا زیادہ تر مفید ہوتا ہے۔ بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ گڑ کا جالہ
اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے۔ جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور یہی زمانہ انتہا میں اکثر تو یہ طبیب کو فم معدہ
کیطرف اور اسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جیسا کہ وہ دوائیں ہیں جو پودینہ اور مصطگی اور افسنتین سے مرکب ہوں۔ اور قے کا
استعمال جیسا اوپر ذکر کیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا میں اگر
پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور اسمیں وہ چیزیں ملائیں جو فم معدہ کی تقویت کریں اور اونمیں اگر کثیر کی قوت ہو مثل افسنتین
اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی
ہے مگر پیاس کی شدت ہو۔ اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید میں دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا بھی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا۔ بلیلہ زرد ممبرا عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک
پانچ درم زعفران مصطگی ہر یک چہارم درم سب کا قرص بنائیں اور ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں۔ اگر ظہور نضج کا ہونے
لگے اعانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور برسیاوشان سے کرنی چاہیے۔ اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہے
تو قرص فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب جو رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں۔ کبھی نضج کی اعانت قوی مفتحات
محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مفتحات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کیواسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے
ہاں مفتحات کے استعمال میں قوت اور تپ دونوں سے تین چیزوں کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید ہو مفتحات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویان لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہئین جب چودھوان روز گذر جائے تو استعمال لطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور جاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی قسم ورد مین تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑھائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جائے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حارغریزی اور ادرار پیشاب کلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین وغیرہ اسکے بعد اگر سردی ابتدائے نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ بدلنے گذر گیا ہو گرم پانیمین تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ اس سے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ تطول کرنا چاہیے اور انکا تجویزات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جائے۔ کبھی ستہ یلزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک تین درم کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد بدستور معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جائے۔ جب نضج کامل ہو جائے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور ربید کبیر بیت اوسکو پلانی چاہیے۔ اگر مادہ سبب کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص ورد کبیر انکو پلائے جائین آب رازیانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دواء مدر کی استعمال پر جرات کیجائے اور صبر جو غافث ڈالکر طیار ہو خواہ ادویہ یعنے خوشبودار چیزین مثل فلفل دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو۔ استفراغ کرنے کے واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچ درم غافث کمافیطوس تین درم بادآورد شکاعی ہر ایک چار درم انیسون تین درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جائے۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج الجمر درم عصارہ غافث پانچ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک چار درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات درم قرص بنا کر استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم زبیب خستہ برآوردہ سات درم انیسون مصطگی ہر ایک تین درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنے ستلو تولہ مین جوش دین تا کہ ثلث باقی رہجائے اور چند روز نہار منھ اوٹھکر مریض پیا کرے قرص جید جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے پانچ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون پندرہ درم قرص ورد بیس درم تربد بیس درم ان سب اجزاء سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی صمغ غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم گوشت چیکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے چار درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین پانچ درم قرص ورد تین درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے دو درم پیسا کر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث پانچ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے تین درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے چار درم گلسرخ پانچ درم جوش دیکر بیرون تین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے دس درم انیسون تخم کرفس ہر واحد دو درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد پانچ درم تھوڑی تمری درم جوش دیکر چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ پلانا چاہیے ایضاً لکڑی غافث کی شاخ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد پانچ درم زبیب دس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہاں ڈالنا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمین سفر غالب ہو مناسب ہے بنا

غاریقون اگر مین عدد یا نیم درم کے اندازہ پر استعمال کیجائے طول کہ اس مرض کی منفعت کرتی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جائے اوخیسم اوخکن اور بنفشہ درم کے حب الشفع پر سفوف بناکر کھلائین یا شہد کے ساتھ کھلائین — اور اگر مسہل کی ادویہ کو گولی بناکر مصدوم کو دیجائین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑھانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور منفطحال کے گل بیج گیر اور سنواو قند ریوان اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑھ جاتی ہے — اگر بوجہ ضعف ذواتہ طحال کے سدے اور جسلبان پر جلیہ پڑ جاتا ہے اور بالخصوص بعایت شدت تپ کی بھی اہم اگر ایسا ہو تو زیادہ تسخین سے بچنا چاہیے جو ادویہ مستفرغہ اور بیندگور بالا سے قوی تر ہین اگر انکی اس مرض مین حاجت ہو بعد تنقیح — انمامجملہ یہ ہے کہ جب تر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انکے مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل یہ ہے حب مصطگی ایک ماشہ عصارہ افسنتین ربع درم شحم حنظل الکیا اگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین — ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکے نسخے قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر لعوق بقدر قوت پلائین — غافث اور افسنتین پرسیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برکردہ ہموزن لیکر لعوق حب پلائین — اگر مریض متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو اور یہ ملطف ادویہ اور عرق نکلنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہوتی ہین یہ ہین خیسانہ صبر کا ہمراہ شہد کے — جب مرض مین انحطاط ہو جائے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے — غذا ان بیمارونکی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین تھوڑی سی مقدار مری یعنے آب کامہ کے بھی شریک کیجاتی ہے خصوصًا آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہاے مرغ اور چکور وغیرہ کہ یہ غذا بعد انحطاط مرض کے — ضرور ہے کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی — اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین — اور ابوار دینے وہ غذا کہ بقولات کی جنس مین ترش چیزین ہین ملا کر پختہ کرین مثلا چقندر اور قرے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کھلائین یہ بھی غذا بہت مفید ہے — اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سوسیکی یا صعترکی اور انجدان اور سیون کی نانخورش بھی عمدہ ہے جن ترکاریون مین تبرید اور ترطیب ہے انکے استعمال سے احتراز واجب ہے — غذا کا وقت یہ ہے کہ باری نوبت مین کمی ہو جائے خواہ تپ اوتر جائے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے — سونے کا انداز یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ تر زمانہ بیداری سے نہو تاکہ تنقیح مواد بروقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بروقت بیداری کے — حمام انھین بہت مضر ہے اگرچہ انحطاط کے عنقریب نہین کرتا زیادتی قے کا تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت بیہ اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش دس درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد پانچ درم پودینہ سات درم دو رطل پانی مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی ہون تاکہ نصف پانی جلجاے — تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اور اسکی دوا اور تدبیرات پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور مکرر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے کھلائین اور بخورات مقویہ دماغ اور رائحہ خوشبو جیسے دماغ معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو — اور اگر تھیم یعنے بھر بھرا پن

منھ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہی انیسون انک فسول ہر ایک پانچ درم بادام مقشر
زعفران مروکوہی ہر ایک چار درم تخم کرفس رازیانہ تگاوقہ اذخر ہر واحد تین درم عصارہ غافث سات درم سنبل الطیب ایارج فیقرا سات
درم گلسرخ دس درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین - اور کبھی احتیاج ہوتی ہی امروسیا کی جو دوائے مرکب ہی اور دواء الملک
اور دعا - لوزمر یعنے بادام تلخ کی قرص ہی کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بھی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہی مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم
کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار درم طباشیر پانچ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایکدرم سے دو درہم تک ہمراہ دوستکرم
کا قند کے جوشاندہ رازیانہ ایک دو اوقیہ کے - نانخواہ کو شہد سے ملاکر معجون کرکے استعمال کرنا مین ایسی وقت بہت منفعت ہی جب
مرض مین طول ہوا ہو کبھی جب سردی مدتمین دیر تک رہتی ہی دلک کی حاجت ہوتی ہی اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ دونون مونڈھون سے
اور دونون رانون کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتھ مین گرمی پھیل جاے اور پانون مین بھی اسیطرح حرارت منتشر ہو جاے
اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پھر اسطرف دلک کے انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہی اوس تک گرمی پہونچے پھر اوس عضو کی مالش چھوڑکر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے —
ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور سوسیہ کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب روغن ملنے
سے فراغت ہو جاے تو اوسے پونچھ ڈالنا چاہیے تاکہ بشدت کرب پیدا نہو - کچھ مضائقہ نہین ہی کہ پہلے خالی مالش بدنکی
کرکے پھر تیل کی مالش کیجاے - معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ اوسکے معدے کے سرے پر
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہی کہ رازقی یعنے رائے بیل کے پھول کا تیل ملین - اور
ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہی کہ بابونہ کسیقدر مصطگی شراب مین پکاکر دو چند وزن مجموع کا شہد ملاکر ضماد کرین
اور اگر سقوط شہوت ہوگیا ہو تو بہتر یہ ہی کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میفختج (یعنے دوشاب انگور جسمین جوش آچکا ہی اور اوسکے
دو ثلث جل گئے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اور جسمین خرما جو پختہ نہو اور خرمائے خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کرین علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہی جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہی وہی علاج
لثقہ کا بھی ہی فرق اتنا ہی کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بنرمی ہوتا ہی اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب مسہل پر اقتصار کرین
خواہ بارالعسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا - کبھی ان کو
ناخورش شبت یعنے سویا خواہ ناخورش کبر کی مفید ہوتی ہی خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون اونکی غذا کی تدبیر مین بدستور سابق
ایذان اور بیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجائے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہر حال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ
کے واسطے لکھی گئی ویسی یہان بھی کرنی چاہیے - دوا جید انکے واسطے قرص عشرہ ہی جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ قرابادین
مین مذکور ہوگا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہی گلسرخ چھ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد سے چار
درم مصطگی تین درم کہربا تین درم انیسون ہ درم ایضاً قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہی غافث چار درم گلسرخ [illegible] طباشیر
اڑھائی درم ایضاً غافث تین اوقیہ یعنے ساڑہے آٹھ تولہ گلسرخ نصف رطل یعنے تیرہ تولہ سنبل الطیب بھی اسی قدر.

لعاب شیرہ بادیان قریب ہے گیا۔ تو یا ایضاً قرص رستین اسکا نسخہ یہ ہے مصطگی ساڑھے تین درم تخم کرفس انیسون عنزروت بادام مقشر ہر ایک تین ماشہ اور عصارہ غافث
مصطگی سنبل الطیب ہر ایک ستر درم علاج القبالوس اور لیقوریا کا ان دونوں تپوں کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے
ہے جسکا اوپر بیان ذکر کیا اور یہ دونوں تپیں طریق علاج میں قریب قریب ہیں۔ ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سکنجبین عسلی اور شکری سے کیجائے اور
کبھی ان دونوں کے علاج میں رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہے اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے
بعد اسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزوری مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی طرف انکے بالکل پلانے تک پہنچتے ہیں اور جوشاندہ صبر تک پہونچتے ہیں اور
قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور کبھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہیں۔ ان دونوں تپوں میں معدہ کی رعایت پر
توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہ ہو جائے اور بادیان اور سویا اور فوتنج کے پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزاء ان دونوں
تپوں میں یہ ہیں ہلیلہ سیاہ و بلیلہ و ترید شکر۔ بہت زیادہ نفع ان تپوں میں اون حقنوں سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہوں کہ اونمیں اسطوخودوس
اور قنطوریون دقیق اور سویا اور بابونہ اور خشک سوئے گوکھرو اور اکلیل الملک اور مری اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لیقوریا کی زیادہ تر محمیت
کرنی چاہیے بہ نسبت القبالوس کے علاج حمی غشیہ غلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکے علاج میں یہ ہے کہ استفراغ
مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کریں خصوصاً اگر طبیعت خود بخود مجیب نہ ہو حقنہ کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو امعا اور
قریب کی رگوں میں ہے کرنا چاہیے۔ اور باقی مادہ جو جسم کی رگوں میں ہے دسیوں لطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ جالینوس
نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیماروں کی استفراغ ماننے سے عاجز ہو کر سوائے دلک جزائے قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے
اچھا طریقہ مالش کے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونوں رانوں سے پنڈلیوں تک شروع کریں اوپر سے نیچے تک اوترے اور ایک میں رومال
سخت کپڑے ایسی اختیار کریں کہ جلد کی چھیلنے والی ہوں پنڈلیوں کی مالش کے بعد دونوں ہاتھوں کا دلک اسطرح کریں کہ دو شانے سے کف دست
تک مالش کیجائے جسکے جلد سرخ ہوجائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کریں پھر پنڈلیوں سے مالش کریں اور ترتیب اول کو محفوظ رکھیں
جستقدر ہو اس تدبیر کا تحمل ہو سکے اوسکے نصف مقدار میں استعمال دلک۔ ونصف زمانہ میں اوسکی ترمیم سیلانے کی تدبیر بشرط امکان
کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اسکے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ میں سختی آجائے نکرنی چاہیے۔
ملطفات میں سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا زوفا یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز
ہے۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ جید و بہت نقصان جالسکے اسہال حسین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل
اور نافع ہو وہی باقی رہجاتا ہے۔ سکنجبین عسلی بھی بالکل نفع کرتی ہے فصل گرما میں خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد مالکے
یہ دوائیں دینی چاہیے۔ جاڑوں میں ضرور ہے کہ سرد پانی تپ میں اور گرم پانی پر اقتصار کریں اور شربت حار کا پینا انکے واسطے ہر حال میں افضل
ہے مگر نظر بضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہوسکتا ہے۔ بہت مناسب انکے پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور
شراب انگور ابتدائے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہو اور دیا گیا تو یہ ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشایخ میں کہ ضرور قوی ہوتی
ہے اور بعد منتہا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہے۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت
دیکھے کہ نبض میں وقفہ ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی میں روٹی بھگا کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشا
مانع نہو اسلیے کہ ورم احشا یعنی اوجھ کا ورم جب اس تپ میں پیدا ہو پھر علاج کی توقع باقی نہیں رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے مگر بہ مشکل

ہے کہ جس وقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہوا ور ورم احشا میں ہو اوس وقت کھانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے
ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ ہر وقت غشی کے بھی محتاج رہتے ہیں مگر بعد کھلانے کے دلک بھی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کھا
سو رہنے کے مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو
تو دو تین جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دینا ہے۔ حمام ان لوگو کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا
میں خوف سیلان اخلاط کا ہے جیسے اور قلب اور دماغ کی طرف صعود ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا تنقیح اخلاط کو منع کرتی اور انمیں انجماد کرنے کا سبب
پیدا کرتی ہے۔ اس مرض میں کسیقدر بلا صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ
میں حاجت باری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا جیسے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا اور جب ہے
اور اوسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دینا مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار میں بھگو کر برف
میں سرد کرکے کھلائیں اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب خیار کہ چاہیں بھی دینے جائز ہیں۔ اور اگر واسطے بڑھ جانے قوت کے جو بوجہ مانع
کے اسکو دینا ہے جو چیزیں بدلے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور ترش انار کی ریوند سے بنائی جاتی ہے اور اسکی حاجت ہو اور خصوصا آمن جینیا
تیزابیہ کرکے کھلائیں بہت نفع کریگی تا بیہر حمی لیلی اور نہاری کی انکی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچھ فرق نہیں
ہے۔ ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طیطرطاوس ہے۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اسباب ربع
کے وہی ہیں یعنے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کرتی ہیں اور اسطرح کی چیزیں اور سپر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں
اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تفل خون ہے اور یہ سودائے طبیعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر
حراقی میں بھی ایک تو سودائے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودائے سوختہ
کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودائے طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اسلیے کہ سودائے طبعی متعفن
نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہیں ہے کہ سنا جاوے بلکہ جو رطوبت ہے اوسکی شان یہ ہے کہ متعفن ہو جاوے گو استعداد تعفن کی کسی میں
کم ہے اور کسی میں زیادہ۔ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اونکے
بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آجاوے اور جب سوختہ ہو کر راکھ ہو جائیں اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اونکا زائل جسمیت
کے خود بخود ہو سکے (ورنہ استفراغ صناعی طبی کیا جاوے اور سودا متعفن ہو جاوے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین
کی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب فضلا سودا کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن
ہوجاتا ہے اور پھر گو بندر ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے۔ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ
مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسواسطے
کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہے ہوتا ہے۔ جو ربع کی سلیم
قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے
امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسکی بالکل سے بے خوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ میں خطا نہو
سال بھر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور بیشتر یہ ہے کہ بہت تک بھی خواہ اس سے کم بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے

علی گیلانی اس تمام پر بنا فخر کرتے ہیں کہ مین نے ہزارون بیمارونکا جو مریض ربع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں ان کو صحت
حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو
الا مہارت اہل فن کی اور شیخ کی ہے اور حذاقت اطبا ماہرین سے ہو جیسے مین نے بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کیا ہون مترجم
کہتا ہے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب و سلب حواس کے تجربہ کیا تو فقط چند دن یعنے دو یا تین روز میں ہوئی مریض ربع کے
ہاتھ پر بعد ہر یعنے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونون پاؤن بیدانجیر کی پتی کا جب
ہر بار باندھے اور مریض بالطبع رو بہ صحت کے گھبرا رہا چند روز اس تپ اور لرزے سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ میں بعض احباب سے بارہا
امتحانا چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نائبہ غب وغیرہ میں
یہی تدبیر ٹھہری ہوئی ہے اور نہایت جلدی کی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاذ ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا
خاص میرے واسطے اور نسخے اوشمار کی تھی دو کم ترک الاول للآخر **متن** حمی ربع جو طولانی ہوا اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے یہ بھی
مشہور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل میں غلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا بہت
ہے **علامات** معلوم ہو کہ حمے ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے بہت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر تند و تاب
قریب ختم نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہو جاتی ہے جیسے تپ بلغمی کی — تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہوا اور
بدن گرم ہو جاوے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بنسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ
بڑی دیر میں مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بتدریج بھڑکتی ہے یعنے دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی
لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے — ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ
ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع مادہ کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی
ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے — اور اسمین تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے
گویا ہڈیان ٹوٹی جاتی ہیں — اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بر دانت بجتے ہیں — مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ
میں ہوتا ہے — اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداے متعفن سے مظلم اور
تاریک اوٹھتا ہے — مگر یہ تاریکی بوقت نضج کے زائل ہو جاتی ہے اسلیے کہ برودت مادہ کی بعد نضج کے کم ہو جاتی ہے اور جیسی ابتدا
میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی — علامات ربع یہ ہے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ
ضعف طحال اور درد ہو تلی میں **ایضاً** علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور
غذاے بارد یابس کا استعمال اور بدن کا نحیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لی ناکہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے
اور گرم خشک مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں — دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ جسمین
تپ شروع ہو کر اوتر جاوے اور اتنا ہی گھنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹے
۱۵ ہوتا ہے اکثر فصل صیف میں جو تپ ایکدن درمیان کر کے آتی ہو چار دن میں وہی تپ ربع ہو جاتی ہے — اکثر وہ حمیات

جنکا مادہ مختلف ہوتے ہین اونسے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام مین اونکا فعل ہوتا ہے سبب اسکا اختلاف اخلاط باقیہ
کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہ جاتے ہین پھر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار تر مدینے خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوجاتا
ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سوداے بلغمی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ
ربع جب ہوتا ہے بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر مین نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہے۔ اکثر تو
یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر علامات خون کے ہیدا
ہوتے ہین کہ منھ مین حلاوت اور اشتہاے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو
یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر دلالت ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے
اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی
کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا اوسمین نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع
کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پیسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس مین التہاب بلینے
بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر
دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوئی ہے۔ نبض اس ربع مین مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ
یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہے اور
کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو تو نبض مین اختلاف زائد پیدا
ہو جاتا ہے اسلیے کہ فصول مین غلاظت ہے اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل
دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض
ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتداے نوبت مین
اوسکا بطوء زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداے نوبت کی عظم اور تواتر
اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ ادرار اور غلیظ ہے لیکن منتہا کے
وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا ہونیکی
علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو مگر بول ابتدا مین سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین بعضے جید نہین ہوتا
اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت
بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے
ہان اگر سوداے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے
دموی سے ہے یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے پیدا ہے کہ جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب
جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا مین
لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا جو ان مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوتی ہو

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور حرارت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوگا ہر اگر سبب سے حاجت
کی ایسی ہے سودا وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کے ساتھ خون کو نکالتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تیسرے
یبوست اور برودت غالب ہوتی ہے اور تجربہ ایک خلط فاسد کی بطرف خارج کے ہو کر ایسے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے - ایک یہ بھی حکم شرکت
اقسام ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا جیسے بالکل پاک
[illegible] کرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے - اور استفراغ سے پہلے [illegible] کرنا چاہیے
اور مقوی اول مرض میں نکرنا چاہیے - استعمال مرطبات کا یعنی جو دوائین مزاج کو مائل برطوبت کرین واجب ہے اور اگر شربت وغیرہ مرخی بوجہ
ضعف معدہ کے مناسب نہون اونکی عوض اسی فائدہ کے حقنے استعمال کرنے چاہئین لیکن حقنے کی دوائین قوی نہون تو [illegible] کا حقنہ
بوقت مقتضا کے البتہ جائز ہے اگر طبیب [illegible] جرأت چاہا تو ابتدا مین سودا کا اخراج کی بہت قوی حقنون سے کرکے [illegible] کرے تو
کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر صواب تدبیر ایسا ہے کہ نضج کا انتظار کرے بعد نضج کے اور اس صفت کو بھی سو تدبیری سے قیاس [illegible] نہ جاننا
چاہیے - ہر روز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور طاقت کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے [illegible] چاہیے - ہر روز گوشت یخنی وغیرہ
جنہ مرغ کا ابتدا مین تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے - سواے نوبت
کے ہر روز گلقند گرم پانی میں حل کر کے دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درم گلقند بیس درم سکنجبین ملا کر استعمال کرین - اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر
سودا صفراوی ہو تو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت [illegible] صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً لبلاب [illegible] وغیرہ اور اگر سودا بلغمی
ہو تو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے جس سے کہ [illegible] اخراج بلغم کا ہو مثلاً [illegible] شریک کرین اگر سودا سودا ہی ہو تو ایسی دوا [illegible]
بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے - یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ماء الجبن مین جب قوت کی [illegible] اگر
استعمال کرین اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو [illegible] آرام [illegible] کافی
ہوتا ہے اور گلقند اور [illegible] اوسکا صاف پانی خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصاً اگر معدہ میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے
افضل ہے اسیطرح اگر [illegible] سودا بلغمی ہو [illegible] گلقند کا استعمال [illegible] بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام
اور بعد طعام [illegible] نہایت مناسب ہے بالتخصیص ہر روز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سودا [illegible] بلغمی ہو بہت مفید ہے اور قی کا نافع ہے فقط
ابتدا [illegible] بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کہ ابتدا [illegible] اوائل نضج میں بھی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے
کیا جائے جیسے [illegible] خشکی زیادہ پیدا کرے [illegible] ترک غذا سے خشکی پیدا ہوا اور ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا
کرے ایسے کہ اوس سے اکثر ابتدا مین اسہال ہوگا [illegible] زیادہ [illegible] البتہ ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف
پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ضعیف مین [illegible] شروع ہو [illegible] سکنجبین کے [illegible] اون راہوں کے
جن راہوں سے اخراج [illegible] فضول کا [illegible] چاہیے اور اس فصل کی [illegible] زائل ہو جاتی ہے - استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
[illegible] اول [illegible] نوبت مین تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیے - اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے
اسلیے [illegible] استعمال اس فصل مین دشوار ہے [illegible] قرص کا استعمال کسیطرح درست نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ [illegible] چیزین جو [illegible]
[illegible] ہضم [illegible] اور [illegible] جنکا [illegible] ہے اس مرض مین کبھی [illegible] ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت [illegible] کی ہے اور رطوبت سودا کی

کی یبوست کی ضد ہے اسلیئے یہ سبب ہے جسوقت ضرر کا خوف نضج مین نہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت
کا نہو ہے زمانہ خواہ کوئی ایسی چیز شریک کریکے جو بعد از طب ہو دیجائے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی کرے ایسی
چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کیساتھ ہو سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے غلظ سودا پیدا
ہوتی ہے اور نضج مین تاخیر بھی واقع ہوتی ہے سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کا پانی خربوزہ شفتالو کبھی ایسی چیزون سے
اجتناب اوسکی جہت سے برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور میٹھے خربوزے مین نضج مین ہے یا بخوف ادرار جسکی جہت سے خون
مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شئی مین ایک ایسا بھی جز ہے جو
عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ گرم غذا جس مین
گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ یبوست نافع ہے خصوصًا جسوقت اوسکی گرمی کی تعدیل کرلیجائے اور مادے کے نضج مین اس غذا سے
کچھ اعانت نہ چاہی جائے اور سرد تر غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملا کر کھلائین شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شوریت
اور تیزی اور تقطیع ہو کچھ ضرر نہین بشرطیکہ حرارت کے بڑھجانیکا خوف نہو اور آخر مین چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور
چاہیے۔ قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ ان چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ میٹھے پانی مین ہو
قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد ہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام
کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین کے محتاج الیہ
مین اختلاف ہے اور مجففات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ اونمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تجفیف کے محتاج الیہ
مجففات نہین ہین۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضائے
حال کے ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جائے کبھی قے سے تنقیہ کرنے مین آب
ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی
وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کے بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتے ہین اور قے کراتے ہین
منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلا کر قے کرائین تا کہ مضرت برد اور لرزے اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد
کھلا کر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا
چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے۔ قے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیئے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے
اگرچہ قے نہ آئے۔ قبل از نوبت کے قے کرانا ہر حالت کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے۔ ایک
عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جائے کچھ نہ کھائین
اور نوبت کے دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر مادے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف تمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر
ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو حالت مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن
قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی رہتا ہے اور اسواسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین استحمام نے رقت پیدا کر رکھی ہے
علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دوا نہ دے جنسے یبس زیادہ ہو اور انکے نشہ میں مانع ہو اور بسفائج شاہترہ و بلیلہ کابلی اوسمین داخل ہو۔ قسم ربع کے علاج کو جلد قبول
کرتی ہے۔ اگر سوداے صفراوی ہو تو تبرید اور ترطیب مین زیادتی اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانی مین نہلانا اور ایسے ہی
پانی سے نہلانا اور جب ہر روز تلیین طبیعت کی ایسی چیزوں سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمین تھوڑی سی بسفائج اور سکنجبین
افتیمونی شربت ورد آب لبلاب بالتماس حال ابتدا مین کرنی چاہیے پہلا مسہل شیر تو بعد میں دن کے ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ
سوداے صفراوی مین ابتدا بڑی دن کے ہوتا ہے لب استعمال اس تلیین ثقیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف
اتقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مرطبات ادہان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ
افسنتین اور اکلیل الملک معدہ پر سے زیادہ ... کرنی چاہیے۔ زیادہ نافع کرنا جبکہ ہر روز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب تبرید
ہے اگرچہ ہر روز نوبت تھوڑی سی غذا ... تغییر کرنے والی ہو ... جو اس قسم نافع ہین اونمین ایک یہ
جوشاندہ ہے کہ بلیلہ افتیمون ... سکنجبین جسمین ... بھی جوش دیگیا ہو ... جوشاندہ بیمار کو پلائیں۔ کبھی ایسے بیمار کو حلتیت
یعنے ہینگ بھی پانی مین گھول کر بیمار ... ہین اگر ... ہو تو ... اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور ازیا
انجیر وغیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر تلیین کی حاجت ہو ... ہین پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور رفتہ
رفتہ افتیمون تک نوبت اجزاے مسہلہ کی پہنچ جائیگی اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اسکے ذریعہ سے قے کرائینگے خواہ مثل سکنجبین
... دواسے تاوقتیکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤن سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہان تک
کہ خولنجان خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے ... روغن قسط ... کریں
کبھی قے کرانے مین سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیسکر مولی
مین داخل کرکے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑ کر استعمال
کراتے ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداے سوداوی ہو یعنے خالص ... خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا مین اگر طبیعت
ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی ... ہے کہ ... عسلی خواہ ... شکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین تپ کے استفراغ
ایسے جوشاندہ سے کرانا چاہیے جسمین بلیلہ زرد بلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہو اس وقت بھی فصد کا محمود موقع
رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قے خواہ القوت یا بہ تر کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہو ... جیسی جا
ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون
کرنا چاہیے۔ جو دوا مین ایسے وقت قابل استعمال ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجرارمنی مغسول
مغسول حجر لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت
ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ
مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہوچکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور
حلتیت اور دواءالکبریت پلاتے ہین اور ربع سیاہ تنہا یا نمین بیس کے پلانی چاہیے اور ... کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ
ایک دن ناغہ دیکر دیتے ہین۔ اوائل مین اس تپ کے ... قبل استفراغ کے ... ایسے اوقات کے دین کہ اونمین فاصلہ بعید ہو ...

کبھی کبھی استعمال کریں اسی طرح سے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز دواؤن کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے
جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تب مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بہت سی قسم کے امراض پیدا کریگی
وقت شفا جاڑون کی فصل مین اور آخرین مرض کے اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون - جالینوس کہتا ہے مین نے ایک
خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ انکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اسکے بعد عصارہ افسنتین اسکے بعد استعمال تریاق کا
کیا ہے مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تو نہایت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جاے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے حمام لینے مہیا نا جو
ایک طور خاص پر پسینہ کو طیار کرے ہین اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اوسکے کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اسمین قوت تلطیف کی
زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دولہ حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر
تب مین تیزی نہو اور مادہ سوداے صفراوی نہو - بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہا کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک
پانچدرم اسقولوقندریون ایک بونطباشیر ہر ایک پانچدرم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ
کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے چار درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا
بوجوہ کثیرہ سے نافع ہے - جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجاے اوسوقت قرص تاکیش ۲ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون
پندرہ درم انیسون پندرہ درم عاقرقرحا قسط انقاع اذخر پانچدرم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ۶ الگ معجون بنائین مقدار شربت اس معجون
کی سات درم - کبھی آخر مین اس تب کے جب مرض بقیہ رہجاتا ہے اس غرض سے کہ تب کی اذیت کم پہونچے اور کثرت حرارت مین
تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہوجاے یہ دوا پلاتے ہین بزرالبنج بیردج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلا کے سازین قبیل یہ
بھی دوا ہے فودنج بستانی چار مثقال تخم اونگکن حبش ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار
شربت اس دوا کی ایک درم - یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی ماتھری ثوم بری
بیخ لہسن اور آس تازہ ہموزن سب پانی مین بھگو دین اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آے اور صاف کرکے بقدر ایک
اوقیہ کے پلائین ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے پانچدرم سعتر بری غافث ہر ایک سے سات درم نانخواہ چار درم شکاعی تین درم
زبیب دس دانہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاے تب پلائین - یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب
فودنج ہر ایک سے ایک درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک سات درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت شہد ۲ الگ
معجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک یونصینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار جبہ جبہ درم آب کرفس مین قرص بنائین **ایضاً**
ربع بلغمی کے واسطے مر پانچدرم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جندبیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم
تخم کرفس کرویا یعنی زیرہ رومی چار چار درم حاشیا اور سنبلیخہ مبیعہ ہر ایک $\frac{1}{2}$ دو درم سیسالیوس اندروخون معجون ہر ایک سے $\frac{1}{2}$ ایکدرم
- اگر لرزہ مین شدت ہوجاے نیم گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آے تقویت اس دوا کی جو دوائین اوپر
مذکور ہو چکین ہین اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے - تجربہ اوس الطول سے جسمین سرنج و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرکے بہت سے
چادرے اوڑھانا سخونت کو جمع کردیتا ہے **بیان اون تسخینات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

بلیلہ کابلی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم کرفس انیسون انیسون بادیانہ ہر ایک دو درم اسکا جوشاندہ بنائین یہ نرمی سے اسہال کراتا ہے۔ یا کشمش دس درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات درم شکاعی قنطوریون ملیلہ ہر واحد چھ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچ درم پانچ رطل پانی میں جوش دین جب ایک رطل باقی رہجاے استعمال کرین حب خفیف اگر پانچ و نمین ایک مرتبہ استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور مجرب ہے افتیمون تربد ہر ایک دس درم کو یا انیسون ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم سبفایج چھ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچ درم ایارج فیقرا گیارہ درم کوٹ چھانکے پانی میں گولی بنائین مقدار شربت ½ ایکدرم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچ درم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت ½ دو درم اگر تپ کے ساتھ طحال میں ورم ہو تو نفع کریگی اور نرمی سے اسہال کریگی اسقولوقندریون پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم شکاعی بادآورد کمافیطوس ہر ایک پانچ درم عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم تمر الطرفے بھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ کمتین درم خواہ اس سے معجون بنائین یا گولی تیار کرین **تغذیہ اصحاب ربع کا** اسلوب یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک جہانتک لطیف کیجاے اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اس طرح پر ہو کہ گوشت اور زرجات جیسے ان چیزون سے جنمین لسابیت اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کرے گی اور اسمین خفت پیدا کرے گی اور انکی مدت مرض مین کمی ہوجائیگی۔ بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سماک رضراضی خواہ تیمبرشت خواہ چوزہ ہاے مرغ اور تیہو وغیرہ کے کھائین جب ایسی غذا تین ہفتہ تک دیجاے اور ان تین ہفتوں کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے۔ اب چوتھے ہفتہ گذرجائین اور مرض مین نقصان پیدا نہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کھلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزغالہ یکسالہ جس طرح کا گوشت نرم ہوگا ہو جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو سخت جسم کی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کی جو خلط سوداے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف غلیظ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ بستگی طبیعت کی صورت نہو بلکہ رواقی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو عمدہ اور صالح ہو اکثر ایسی غذا دی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر روز نوبت دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ مشیتہ مین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کے دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف ہو۔ پھر بھی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی دوسری چیز کیطرف سو کا مادہ مرض کے نہجاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے **علاج ربع لازمہ کا** حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اسمین نہین ہوتی۔ انمین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید سے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماءالاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشورہ سرد جو شہد سے شیرین کیجائین ازانجملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ ازانجملہ یہ بھی ہے کہ اس مین اجازت

گوشت کی بہ نسبت ربع منفردہ کے کمتر ہو۔ **حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہی** اور کچھ لوگ **ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہیں** یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداوی ہوتا ہی مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اور کمتر ہوتا ہی اور اکثر سودائے طبعی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں۔ سدس اور سبع اور انکے سوا وہ تسع وغیرہ انکی نسبت **بقراط** کا یہ حال ہی کہ ذکر کرتا ہی اور قائل انکے وجود کا ہی اور **جالینوس** کا بیان یہ ہی کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تپ ان اقسام کی نہیں دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہیں گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی۔ **جالینوس** نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہی کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاوے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو بکھانے اور پینے کا امور میں واقع ہو ٹھہر یگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اوسی طور پر چند سے کرتا رہے اور اگر تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہر آئے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کریں اور اصلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض ہوگی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہی اور عدد ات اونھیں تدبیرات کے ہیں پھر ایسے ادوار نہیں ہیں جنکا دورہ ہوتا ہی پھر اسکے بعد **جالینوس** نے یہ بھی کہا ہی کہ ایسے حمیات کے امتحان میں ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاوے تاکہ مخلوط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جاوے جو مستلزم وجود حمیات کے ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہی اور گویا اوسکی رائے میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہی تو اوسکا سبب خواہ اصل و موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہی مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوتا ہی اور پھر چونکہ محال ہونا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے بیّن اور بدیہی نہیں ہی اور بخوبی واضح نہیں ہوا ہی تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہی **مترجم کہتا ہی** کہ مراد شیخ کی یہ ہی کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع میں ہر چوتھے دن ہوتا ہی اگر پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیوں پیدا کیجاوے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہیں تجویز کیا باوجودیکہ ربع میں اوسکی نظیر موجود ہی اوس سے صاف یہی پیدا ہی کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہیں تجویز کرتا ہی بلکہ محال جانتا ہی **متن** وہ باتیں جو **بقراط** نے ان حمیات کے بارہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ حمی سبع طویل ہوتی ہی اور قتال نہیں ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہی اور یہ بھی قتال ہوتی ہی۔ یہ بھی **بقراط** نے لکھا ہی کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہی اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہی خواہ بعد سل کے ہوتی ہی اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہی وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہی اور کہتا ہی کہ میں نے اس قسم کی تپ نہیں دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہی کہ وہ حمی خماسی کو جامع الحمیات کہتا ہی اوسکی یہ وجہ ہی کہ سل سے اوسکی مراد دق ہی یعنے لازم کو ذکر کیا ہی اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول میں موضوع قضیہ مہملہ کا ہی کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہیں مراد لیا ہی اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم میں جزئیہ کے ہوتا ہی اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اسطرح خبر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہی کہ جوار الحمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہی اور اس قول کے معنے کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہی یہ ہیں کہ حمیات میں جسوقت اول ہوجاتا ہی اور اذیت بڑھ جاتی ہی اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہی اکثر استعمال

ان تپونکا اعتماد اسے زیادہ ستکتہ ہوتا ہو اور تجربہ و مشاہدہ باقی ہین اور ایسے حمیات کی نشان سے یہ بات ہو کہ اخیر مین ایک اسلوب وار پر
شہر جاتی ہین اکثر جو اسلوب ایسا ہی ہوتا ہو کہ تپ لث پیدا ہو اسکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بھی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف
منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہو کہ اخلاط اور رطوبات مین کثرت ہو لیکن اگر غلیان زیادہ ہوجائے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر
ہو چکے ہون اور رمادیت اخلاط کی تدریجے جسمین غلظت نہ باقی رہجائے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور ہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی
ربع سے زیادہ بطئے اور دیر مین ہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تھا اس سے خمس پیدا ہوجائیگی اور ایسے ہی قیاس
مین یہ احتمال بھی ہوسکتا ہو کہ اوسمین استعداد ایسے اشتعال کی ہوجائے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کی قبل از دق ہونیکے
بیان ہوئی — پھر چونکہ دق جسوقت پیدا ہو تو قلیل پیدا ہو کچھ دورون مین ہو کر اور اخر وقت مین اخلاط موجود در بدن مین تھوڑی رمادیت
مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہو چکا ہو اب اس تپ عفنیہ کے
پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ بڑھیگی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کا احتراق اس خلط مین بھی پیدا ہو گیا
جس مین سے مقدار قلیل آتی تھی یا اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اسکی زیادتی رداءت کی
اور کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہوسنا اور روبہ بند ہونے کی سبب ہوگی — ضرور نہین ہو کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ
کسی بلد مین نہو تو ان امراض کے وجود مطلق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہو اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود
پایا جائے تو اسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جائے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہو
اسکی یہ وجہ نہین ہو کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہو کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہو بہ نسبت
قلت اور غلظت کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کھنچتی ہو اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہو کہ بعض ابدان مین سوداے غائیہ بہ نسبت مقدار بدن کے نوع
اسکم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو — کسی معترض کو یہ منصب نہین ہو کہ ہمارے اس دعوے
مین یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہو اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اسکی جہت سے ایک دو نوبت
اسکے غب کے پیدا ہو مثلا ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہو مگر کوئی
بھی ایسا ہی جواب دعوے کے نقیض سے براوہ تجویز لازم ہوگا مجرد تجویز اور فرض محض اس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور نہ
سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اسکا مشاہدہ کیا ہو کافی الابطال دعوی مین نہین ہوسکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہوسکتی ہو
جسکا مشاہدہ مثل ابقراط [illegible] نے کیا ہو — مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہو کہ اوسنے حمی السبع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ
تو مین نے چند بار کیا ہو اور اسکے معالجہ مین مجھے باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سواے اور خلط بھی ہو

علاج اصناف ان حمیات کا — حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہو اور اسکے علاج مین حاجت فاقہ اور تلطیف تدبیر کی
زیادہ ہو — اور نیند ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہوجائے اور نضج بارے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہو
کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین تضاد ہو اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہو جائے
چونکہ حمیات ایسے نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک
مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذائیت

سر پہونچا او سوقت سے کہ تپ اوتر جاوے اور کسیوقت جائز نہیں پھر بعد زوال تپ کے پینے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی
ہو بکری کا دودہ سر پردوہا نا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتونکا دودہ اگرچہ نہین استحالہ رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اوسوقت
دودہ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تبریدات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بھی ضروری ہے البتہ مرطبات کا استعمال اوسیوقت
کیا جاتا ہے کہ بخار رہتا ہی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین استحالہ بخارات رطبہ کا ہونا سبب ہو کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ
کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو پاشتگام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے **کھانسی جو محموم کو عارض ہو**
کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے موخمہ مین گولیان کھانسی کی اور لعوق خشخاش
جنکی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جس قیروطیون کے استعمال سے تبرید و ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ
قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاوے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی**
اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین سوء مزاج ہوتا ہے اور اونھین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ
دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط اور مادہ کو جو معدہ مین
ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردین خصوصًا اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شی کھٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور بیشتر سقوط
اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونھین قواعد سے جو طریق علاج بالضد مین
معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبہ اشتہا ساقطہ ہوتی ہے رکھنی چاہئیں اور سونگھانی چاہئین جیسے جو کے ستو پانی
مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلائی جاوے اور
تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کھٹے فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور یہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے
کھلانے چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو
قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائے جائین
اور اونمین کسیقدر افسنتین اور ایلیا بھی بہ نسبت اور بوزن معلوم شریک کیا جاوے اور پالش خوشبو اور ہان کی معدہ پر بہت مفید ہے **بولیموس**
جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوس کا
علاج مشمومات یعنے سونگھانیکی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکرکے سونگھانا چاہیے اور مصوصات جو ایک
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون و سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو
انکے دماغ تک پہونچائی جاوے اور اطراف مین بندش کیجاوے اور کان انکے زور سے کھینچے جائین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت
دماغ کی نطولات مبردہ سے کیجاوے جو ترطیب بھی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی
ہے اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ و دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حس معدہ تک
پہونچتی ہے ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے
بطلان حس ہو جاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان**
جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد مجیل ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ سر تک بخارات

خبیثہ جو کہ مریض کو مبتلائے سرسام کر دیں گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزوں سرد مزاج اور شیرینی
سے کریں **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت
پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بوقت نوبت کے سیب کی روٹی کا گلاب آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائیں
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہوں مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے - اگرچہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی ہر وقت
غشی سے ہو تھوڑی سی - مثلاً دین اکیدم شراب کہنہ ملا کر کھلائیں اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول مائی تحلل ہو چکے
ہوں پلائیں - فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے - اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے - اور قے کرانی بھی نافع ہے - دونوں پنڈلیوں کا باندھنا اور
ہاتھ پاؤں کا گرم پانی میں رکھنا مفید ہے - اور جیسے ہی غشی سے افاقہ ہو مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جبکہ ستو جسمیں دانہ انار
بھی شراب ہوں ٹھنڈا ہے ٹھنڈا ہے فوراً کھلانے چاہیے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگوں کو یا بوجہ تروشما
تشنج اور خشکی عضل نفس میں یا بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گاؤ گیر دماغ سے حلق میں اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض
ہوتی ہے یا اوس پٹھے میں جو دماغ سے اعضائے تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا النفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسے مرہم سے کرنا
چاہیے جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کریں اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل
کریں اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کریں اور مالش گردن میں ایسی چیزوں کی کریں جنسے تبرید اور
ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے - **شدت کرب جو
محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمیں ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکے قلب
تک پہنچتی ہو ایسی صورت میں معدہ کی تبرید اون غذاؤں سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہیں اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اونکی
ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہاں اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کریں بچھونے پر کونپل اور شاخیں سرد مزاج درختوں کی
اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھیرنے چاہئیں - خواہ ایسے موقع سے جسکے قریب نفوحات ہوں یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو
اور سرد چیزوں سے نکالا گیا ہو - اکثر کرب میں ان لوگوں کو حقنہ ہائے بارده نافع ہوتے ہیں جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب
حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے گئے ہیں **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے میں
دشواری اگر حمی مطبقہ میں پیدا ہو فصد کر کے تھوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو کے سبز بخیہ کرکے غذا دینی چاہیے
اگر اس تپ میں کسیقدر اشتہاء طعام میں جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا
جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو معمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل
مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے
ہیں اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہیں ایسے وقت میں چاہیے کہ انکے ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھے جائیں اور آب
سرد پینے نہ دیں **بیان عام حمی صفراوی کا** - صفراوی تپ کی تین قسمیں ہیں غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ - غب دائرہ
یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفرائے غلیظ سے جسمیں آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر اختلاط
دونوں خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونوں ملکر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ ہو اور یہی اتحاد فارق ہے

اقسام غب دائرہ - غب خالص - غب غیر خالص - شطر الغب

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے گر دونون جدا جدا ہوتے ہین اور اس تپ یعنے غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادوں سے ہو یعنے بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہو جاے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے — اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیر پا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلاپن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے — محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگون مین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین — اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین — پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان و منھ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہوجاتا ہے بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ بہت قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہو کر سمٹ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے — غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور تپ ربع مین امر بالعکس ہے — القانف کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے — پسینا غب مین بروقت رہا کرنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ غلیظ قوام نہین ہوتا — مگر اینکہ غب غیر خالص ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے — حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جاے التہاب کی زیادتی نہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے — جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری بدون گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سرگران بھی ہوتا ہے — پیاس اور غضب اور دلتنگی تو لتا سکیا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور ہر وقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے — مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باایہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین سوا ے

ایک اختلاف خاص سے کہ جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع
نہین ہوتا - ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نجائے نبض مین تشناغط یعنے تنگی پیدا ہوتی ہے لیکن بعد ازان قوت اور
سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا امتزاد نہین ہوتا - غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سحنہ
یعنے انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ گذشتہ نوبت غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہے - اگر دو غب
مرکب ہوجاوین ہر روز ایک تپ کا دوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسے غلط واقع ہوگا بلکہ واجب
ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جو نے اور نوبت کو ان دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے - غب کے بیمارون کو
کبھی بیداری اور وحشت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شئے جوش مین آرہی ہے
فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت
بارہ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہوجاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت
کا زمانہ اکثر ساٹھ گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے
حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین - اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو ساتھ دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور
بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ تلاقع ہونے تو خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہوجاتی ہے بشرطیکہ تو خواہ اسہال
سے تنقیہ کل مادہ کا ہوجاوے - اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر ساتھ
دورہ سے زیادہ طول ہو تب غیر خالص سمجھنا چاہیے - اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے - غب خالص
کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور متعین نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص مین
تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے - اسیطرح اگر چہ نوبت پنجم پر نضج واضح باکمی اور ہلکی اعراض کے واقع ہون غب
خالص خیال کرنی چاہیے - بجملہ علامات حمی کی طولانی ہونیکے ابھی بیان ہوچکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اور چبھنا کانٹون کا
پایا جاوے اور وقت اوترنے تپ کے عرق کثیر برآمد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے مین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اگر مریض
پانی پیتا ہے اوسکے بدن مین ایک قسم کا بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برآمد ہوجاتا ہے - غیر خالص
مین سرگرانی زیادہ اور استداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے جسقدر زمانہ
شبانہ روز کی گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلاً اگر تیس گھنٹے نوبت ہے تو اٹھارہ گھنٹے سکون اور
فترت ہوگی اور چھتیس گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی چھتیس گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خالص
سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن مین تقصف یعنے دبلا پن اور
ذبول ظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت
اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کی اور تزید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی بہ تو یا اور برابر نہین ہوتی بلکہ زیادتی
وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہوجاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین **غب لازم کا بیان** شناخت اسکی
یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غب دائرہ کے

بیان ہوسے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہی جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہی
ہمکو اس رائے مین کچھ خدشہ ہی آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے **علاج غب خالص کا** پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین بطور
عام بیان ہوسے اونمین یاد کرے کہ جو کچھ از قسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضروری ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین
مسہلات قوی خواہ استعمال ہلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہی اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت جو ہمنے بیان کی ہی کہ
مرض نضیج ہوا ہو اوسوقت مضایقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بقدر بارہ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب
بھگو کر صاف کرکے شیر خشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انارین اور شکر سے اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال
آلو بخارا ہمراہ ترنجبین یا شیر خشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا
ہی یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کرین اور حقنہ ہاے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب
برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہوچکا ہی تعیین اوزان وغیرہ سے - اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہی اسلیے اچھا ہی
کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بعد تلیین کے دیجاے حاصل یہ ہی کہ مسہل کا استعمال ابتداے غب خالص مین اتنا مضر نہین ہی جسقدر اور حمیات مین
اگرچہ حاجت خواہ غذا و مسہل کا عظیم ہو اگر ممکن ہو تین دورے تک صبر کرین تو بھی کرنا چاہیے - اور اسیطرح اگر مرض نضیج ہوا ور بدون فصد
کے خوف ضرر زیادہ ہو اس حالت مین فصد کرنا چاہیے پس جو خطا مدبر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہی
بنسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی - اور بروز نوبت واجب ہی کہ مرض مین کسیطرح کی تحریک نہ کیجاے مگر کسی ضرورت سے
اور غذا نہ دیجاے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور اوراد اول کا تبرید جات تخمہاے مبرد دے کیا جاے - واضح اسکا یہ کہ ہر وقت نوبت
آنے کے مریض اگر مستعد ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شی بہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہی کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد
آب جو - مگر یہ تدبیر اوس دن کی ہی جو روز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہی اسیطرح پانون کا گرم پانی مین
رکھنا مناسب ہی بعد نوبت کے تاکہ ابقاے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے - مجھے پسند ہی کہ ابتداء ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرجات اون
بزور باردہ کے جو مدر مین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے - اگر تدبیر
لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہوچکا کرنی چاہیے اور جسقدر
منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم ٹکڑے کھلائین خواہ اوسکو
چھانکر رقیق کرکے کھلائین - اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شلغم بنایا جاتا ہی - اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہوجاتی ہو تو اوسوقت دوسری قسم
آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیے - پھر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی برنج کرنس اوسمین جوش کرکے ڈالین کہ قوی ہوجاے
گی اور اگر معدہ کی حدت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی خالص نہو موجب تجویز ماب بقراط کے تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو
مین شریک کردین - اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجاے کہ بحران قریب ہی فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے - فواکہ جو
لائق ایسے محموم کے ہین انار شیرین اور سیخوش اور آلو بخارا پختہ اور خام او ترلوز اگر بہم پہونچے تو نہایت نافع ہی اور لذیذ بھی ہی طبیعت کو نرم
کرتا ہی اور مدر بھی ہوتا ہی اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اور پسینا بھی نکالتا ہی - اور کبھی کچری جسے اہل دہات پھوٹ کہتے ہین
ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی - ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہو مناسب ہی - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غذا ایسے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پاتے ہیں اور خصوصاً مرض اور دماغ بڑھانا ہے جیسے بجھیڑ کا شیرہ لیکن ملتی ہو خواہ زندگی
بنیہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہیں جسطرح کشک
شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں جیسی اندا قراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدا غب میں مگر اسکا التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ
کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت آوے اور اوسکی آمد یافت ہو جاوے اور بول میں نضج معلوم ہو
جیسے سوب مجموعہ پیدا ہون جیسا کہ کلیات میں بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسپر غالب آچکی ہے کہ جسطرح نضج
کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے اور سقوط کیگی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر
ماہی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جود و انحراف توجہ طبیعت ہو اوسسے ہرگز
بینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو تو طبیب کو اجزاء اسہال دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا
جتنے کہ ہانگ جانب میں شریک کرکے خواہ جو شاندہ ہلیلہ زرد اور تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع تخم کاسنی اور رازیانہ المناسس کے
ہمراہ مع بیہ ستا اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔
قرص طباشیر مسہل بھی ایسے لوگوں کے مناسب حال ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم
سقمونیا ایک دانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مبردات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید
ہو اور استفراغ ہو چکا ہو تو مسطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب نقطۂ آب بارد
جاریہ گرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت
غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا
ہو۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبودار تر ہو کہ اوسمیں بآسانی عرق برآمد ہو اور رطب میں حرارت حمام سے
التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملاکر بدن میں بخوبی مالش کیجاوے۔ دیر تک حمام میں ٹھہرین بلکہ بہت جلد
نکل آئین دیر تک ٹھہرنے سے تو جسم یا بیٹا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اوسمیں غوطہ لگانا اور اٹھا ٹھہرنا جب تک
بالکل ہی پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کیل وغیرہ اوڑھکر
بیٹھین کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پائیگا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھانا مناسب
۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا ثوت
جیسے باقیماندہ کیفیت سکر کی تو ضعیف ہوتی ہے شی محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی بدولت جب اوسمیں سرایت
کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسخین باقیماندہ کی تمام رگ میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے۔
اگر اعراض شدیدہ مثل پیاس اور صداع و سہر اور بیخوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر
حرارت باقی رہجاوے کہ لازمہ ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مبردہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمیں ترنجبین جوش کرکے داخل
کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازمہ کا بعینہٖ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازمہ کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے
اسلیے رعایات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمیں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دونونکو ہنگوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے۔ اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم مین زیادہ ہی اور نرم عقنہ آیندہ مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہی کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جائین خواہ جو اوسکے قریب بہ مسہل ہین اونسے بھی احتراز واجب ہی ہان بقدر ضرورت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سواے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی تلیین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہی —

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہی وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات باردہ اوسمین شریک ہین۔ اونھین امور مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دی جاتی ہی اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہی— خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انحطاط کا اکثر نہین کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہی اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہی اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہی اور حمام بلغم نایختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہی جو موضع عفونت پر گرہ بارہ اور وہ جگر کے رہی اور متعفن خلط سے ملتا ہی اور بقدر لطیف متحلل ہوتا ہی اور کثیف باقی رہجاتا ہی۔ یہ بھی فرق ہی کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین جو قریب بغذا ہین جیسے آب جو ہو چیتا ہوا یکدن چاہیے اور ایکدن نچاہیے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص مین غذا ایسی جو اندک شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہی اور ابتداے مرض مین غذاے غلیظ بھی درست ہی بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہی— پھر جب تلطیف غذا کیجاے تو بڑھتے بڑھتے اسقدر تلطیف ہوسکتی ہی کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہی۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذاے غلیظ کا موقع ہو اور تلطیف کرین تو غذاے لطیف دینے سے بھوکا رہنا بہ کالنسب ہی بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین۔ تبرید بھی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہی۔ اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص مین جائز ہی۔ اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہی اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے — اور آب جو مین ادویہ منضجہ مثلاً مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہی غب غیر خالص مین جائز ہی جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہوچکا ہی۔ بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بھی قوی تر چیزین آب جو مین پکسکتی ہین تا اینکہ بیشتر زوفاے خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہی جقندر اونکو بہت سودمند ہی اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاے۔ اور آب نخود آب جو مین ملاکر بھی مفید ہی اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہی بخلاف غب خالص کے۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہی کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہی یعنے آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہی کہ بلحاظ اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاے۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہی تو پھر معالجہ مین تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہوجاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہی۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قی کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہی۔ جو مسہل اول مین اس تپ کے دیا جاے اور مزاج اوسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہی گلقند کو پانی مین پکائین اور سکنجبین اوس مین داخل کرین اور شیرہ گلقند اور سکنجبین مین املتاس بھی

شریک کیا جاتا ہو اور اس سے قوی تر یہ ہو کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ایسے امراض میں حقنہ کا استعمال
مجھے زیادہ پسند ہے جو بہ نسبت اور قسم کے اسہالات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں۔ گوکھرو بابونہ تخم خطمی گل بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا
تربد اور ان اجزا میں املتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مرکبات میں سے ایک ہی حقنہ کی حاجت
ہوتی ہو جب کمی بعد کمی ہو کہ غب خالص سے جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ
ہوگی۔ نضج کی مدد کرنا چاہیئے کہ سکنجبین جسمیں کسیقدر گلقند شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد بروز علامت نضج کے طبیخ
افسنتین دینا چاہیئے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین
کے بھی نافع ہو۔ اگر چند روز سے تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہو اسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور
اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جائے پھر بعد استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور شاہترہ و غافث کا بھی فشردہ دینا چاہیئے کہ اب
زیادہ تنقیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہو اور اطراف شراسیف کی تسخین کا بیرونی سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے اور اگر شاید تسخین
کریں ہو سکتا ہو۔ یہ دیاقیلیون اور اسکے ضماد نضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی جگہ کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیرات
کے بعد جب تبین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیئے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراسیف
میں داہنی طرف پائی جائے اور اس سے خوف کیا جاتا ہے۔ اور یہ مستفرغ جسے اور ایسے وقت میں یہ تریاق ہے پانچدرم تمر ہندی سات درم آب برگ کاسنی
یا کاسنی اور غافث میں تر کرکے تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ایک پانچدرم کوٹ کر آب کرفس میں گولی باندھکر خشک کریں اور دو درم مقدار شربت
تجویز کریں۔ اس قبیل سے یہ نسخہ مجرب خاص ہوتا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچدرم تخم خربزہ تخم خیار
تخم کرفس اونٹ کٹارا ہر ایک دو مثقال ترنجبین ایک درم املتاس چہار درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان تیس عدد انجیر زرد
دس عدد گلقند دو تولہ آب فالسہ سے بھی بیخ پندرہ درم سب کو جوش دیں اسقدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہو اور
ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اسمیں سقمونیا بقدر ڈیڑھ دانگ کے اضافہ کریں اور پلائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہو اور ایک
وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اسکی اس طرح سے درکار ہوتی ہو کہ خلط لزج جب حاصل ہوتی ہو کو تقویت نکالنے
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائیں جب مقدار کم کرکے استعمال کریں پیدا
ہوتی ہو کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہو اوسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہو اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہو کہ بوجہ اسہال
سے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہو کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہو اور بہت سی بھی استعمال میں
آتی ہو تھوڑی اگر پلائی جائے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سلاقات جیسے جوہر واہین عصارہ اولی
کسی چیز کی ہیں اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ کام نہیں ہوتا ہو۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد
کے ہو اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر مناسب کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لیں یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال
کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر پلائیں۔ خواہ ہلیلون اور سقمونیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلقند موصوف کے ہمراہ
پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت دیں۔ یہ دوائیں داخل کریں حمی محرقہ جسکا نام قاوسوس
ہو محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہو کہ اسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہو

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد و نواح معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہی - دوسری قسم محرقہ کی بوجہ
بلغم شور کے ہوتی ہی جسکی عفونت نواحی قلب کے عروق مین ہوتی ہی بنابر قول بقراط کے جیسا کتاب اپیذیمیا مین لکھا ہی - بلغم شور کی پیدایش جیسے
کلیات مین بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے بآمیزش صفرا کے جادہ کی ہوتی ہی پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہی اوسکی رمادیت بلغم کی ماہیت سے ملکر شوربت پیدا کرتی کی اسلیے
کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور ناریت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہی مترجم کہتا ہی غرض اس بیان سے یہ ہی کہ
چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہی اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہی کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا اردی کے ہی اور جسطرح
غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا اردی سے ہوتی ہی یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہی اوسی سے پیدا ہوتی
ہی **متن** چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہی غب کی - بیسے مشایخ کو
اور صف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہی اگر شاذ و نادر کبھی عارض ہوے تو ہلاک ہو جاتا ہی اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون
وجود سبب قوی کے جو دفعتہ اونکی ماہیت کو فنا کرے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف
شدید کے متحمل نہین ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین - مترجم نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہی ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا
ہی کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہی اور اشتہاے طعام اور استمرا بھی اوسکا جوانون سے
زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا سیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیڑھیون پر بلا اعانت خود
چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا - اسی وجہ سے قید بقاے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہی **متن**
جوانان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہی مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہی اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہی کبھی لڑکون مین جب یہ
تپ پیدا ہوتی ہی تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی یعنے بخوبی اوٹھتے ہوے معلوم ہوتے ہین
اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے بقراط نے فصول مین بیان کیا ہی جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط
جو اس تپ کی وجہ سے ہوتی ہی بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین - شاید مراد بقراط کی یہ ہی کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہی اور حس بھی
زیادہ گرم ہو جاتا ہی اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہی کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے
ہوتا ہی کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہی - اکثر تپ محرقہ کا زوال قی خواہ روانی شکم اور رعاف سے
ہوتا ہی **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہی اور اعراض مین شدت ہوتی ہی کہ نیلا زبان
مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہی بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہی - پسینا سواے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا - پیاس بہت ہی بیتابی
کی ہوتی ہی بقراط کہتا ہی کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس تپ
مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہی جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوی نرم گوشت مثل الغالع اور مری
سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہی اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہی اور پیاس بھی زائل ہو جاتی ہی - حرارت تپ محرقہ کی
اگرچہ جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہی اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور خشکی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم
ہوتی ہی - محرقہ صفراویہ مین اعراض بہت شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور اضطراب یعنے سوزش اور رعاف اور درد سر
اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھوں کا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفرا خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہونی اور لڑکون کو جب یہ تپ عارض ہوتی ہی

دودھ مونھ میں نہیں لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے مونھ پھیر لیتے ہیں اور جسقدر وہ دودھ پیر پلایا جاے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے
علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے
اسلیے کہ مہلت اس تپ میں کم ہے مگر بہتر استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے۔ فصد سے کبھی محرقہ میں بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگرچہ فصد
بمقدار کثیر برامد نہوا ہو کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ میں کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے۔ کہ تپ محرقہ لطیف تدبیر
کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جاے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے دینی چاہیے۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر حافظ بھی
درکار ہوتی ہے پھر اچھی جسم غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل ہو خصوصاً جس
شخص کے بدن سے اجزاء کثیر کھلتے جاتے ہوں اسلیے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس یعنے سقوط اشتہاء طعام بھی عارض ہو جاتا ہے۔ اور ابتدا میں
اس تپ کے تسکین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اونکے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی
ہے کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کے اعراض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تھوڑا آب
زلال تمر ہندی اوسمین قدرے کافور داخل کر کے پلاویں اور پھر وہ سو رہے۔ میں ایسنکو آموات تبرید قوی کیواسطے سکنجبین یا شیرہ تخم
خیار خیار شیرہ تخم کاسنی اور آب تربوز انکے واسطے بہت سودمند ہے۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہیں اونکا لحاظ کر کے
پلانا چاہیے پھر اگر مانع نہو یہانتک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جاے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ امتلاء ذہن کے باوجود
نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاے جب اونکی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے
۔ جو اعراض اس تپ کے شدید ہیں اونکا معالجہ جیسا یہاں مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے۔ افراط رعاف سے ایسے بیماروں کو بچانا ضروری ہے کہ
محرقہ میں رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ بہیم سانس چلنی بھی اس مرض میں بہت بد ہے فوراً الخانہ وغیرہ سے اسکی تدبیر
کرنی چاہیے اور اطراف سینہ میں اینکے کسی طرح تشنج پیدا نہونے پاے۔ اونکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب وکافور وغیرہ لگا
نا چاہیے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کاہو و کنار و تخم کدو سے علاج کرنا
چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم ہیں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص
کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے
پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک اڑھائی
درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل سفید درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کافور
دیڑھ دانگ ان دواؤں کو پیسکر پانی میں قرص بنائیں۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ وتربوز و ککڑی اور خرفہ ہر ایک
دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم بذریعہ پانی اور گوند کے قرص
بناویں مقدار شربت دو درم۔ جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہوا اور بخوبی خفت ہو جاے پھر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہیں حمی
محرقہ کی دوسری قسم جو بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمیں جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اوسی قسم
میں حمام کی اجازت بھی ہے **حمی دموی کا بیان** ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے
اسلیے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خون ہ

بڑا ہو جاسکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور فی نفسہ بھی یہ قول درست نہیں ہے زیادہ تر وجہ تحت غلط کا اس مذہب میں یہ قول منشا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آسکتے ہیں — ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاے جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاے راکھ ہو جاتی ہے — دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسے حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی عین جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے — اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہیں — اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفراوی کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہو گی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے — علت دوسرے فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح ہر وقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرکے اوسکی حالت نا ملائم کر دیوے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاے اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو — پس اگر اسقدر تغیر ہو جاے کہ خون کا صفرا ہو جاے اوسے عفونت نکہیں گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے موضوع بحث سے خارج ہوا — تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزا رقیق اور کثیف بعد عفونت تمیز ہو جاتی ہیں مگر نہ جزو رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے یعنے متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجوباً اسکا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شی عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شی کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے — یہ تین مفسدے اوسوقت پیدا ہوتے ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے — اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ الکیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا ہو جاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعۃً خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو — بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نکر اب ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے

اور اکثر غلیان اس تپ کے مادہ کا بوجہ وقوع سدون کے باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سدون کے محتقن
ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو اسباب حمیات یوم کے اشتداد سے زائد ہون اور سونوخس کا
نام کبھی باشتراط شائبہ قریبہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شائبہ فقط وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور
حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اوسکو فرق یہ ہے کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہو چکا
اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہے فقط غلیان اور
جوش خون مین ہو گیا ہے۔ اور یہ تپ بلنسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن
اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کے منتقل ہو جاتی ہے جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی
یہ بھی راے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہین ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن
ہو جائین کے پھر ترکیب کیونکر ہو گی۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اوسکے
فکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کے
معالجہ مین بکار آمد ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے
پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرنے کے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت
کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت پیاز بھی ہوتا ہے کہ بکثرت خواہ کہ شاداب اور تر کھائے جائین کہ مستحیل
بطرف عفونت ہو جائین۔ خواہ خلط خام یعنے بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کردے جسطرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے
کھانے سے پیدایش مائیت کی خون مین خواہ پیدایش خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا
نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام اس
تپ کے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی
اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا اخلاط موذی اور متعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے
جو نازوال حال آمدہ یا باقی رہے اور بیشتر سات دن تک یکسان اعراض مین رہتی ہے اور ردی سب سے بدتر وہ قسم ہے جو روز بروز اعراض مین زیادہ
ہوتی جاے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر
ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے کبھی اس
تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی جب زیادہ تبرید کے غشی طبعی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے
کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے۔ جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہو اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا
و باوجود اسہال کے پیٹ ایسی نہ پچکے اور نفخ بہم پہنچا اور اوسکے ساتھ تمامیل عارض اور اسہال کسی قسم کا نافع نہ بخشے بعد اوسکے چہرے کا رنگ
سبز یا مبہوت تو یہ امور علامات موت کے ہین علامت حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھونکا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور
منتفخ یعنے ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور نبض کی امتلا ہونی اور قارورہ کا سرخ آنا اور پسینہ کا بر آمد نہونا سواے یوم بحران کے اور اکثر رگ
ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور معاً جزئیے حدۃ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور دشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہی یہ علامت زبون ہی اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہین اور لہاۃ یعنے کوے مین ورم ہوتا ہی — اور آنسو
روان ہوتے ہین - اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہی مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہی اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہی
کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی — نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہی اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم
مختلف بھی ہوتی ہی مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہی — اور اس تپ کی حرارت
حرارت محرقہ اور غب کے حد تک نہین پہنچتی ہی — یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہی اور اگر خون مین
عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہی اور وہ نہایت مشابہ محرقہ
سے ہی — خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونھین چیزون سے ہوتی ہی جو چیزین اس تپ مین بر آمد ہون ہمراہ بول اور براز
اور عرق اور نفث وغیرہ کے — سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہی مگر حرارت
مین اوسکی لذع کمتر ہی اور اذیت کم ہوتی ہی اور التہاب اور لہب اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے
ہوتا ہی — حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوئی ہی اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہی خواہ قریب برابر کے ہوتی ہی یعنے
اگر کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہی وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہی — علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین
جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہی یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین
کے ہین اور علامات جدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور
نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے — اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت بیان اوپر معلوم ہو چکا یہ ہی کہ علامت نضج کی دیر مین پیدا
ہو اور چہرہ دبلا ہو جائے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کے اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو فترہ
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہی اسپر کہ بدن مین خلط خام بھری ہوئی ہی ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام
پیدا کرتی — اس تپ کے بحران کے علامات یہ علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج نہوا پھر بحران بروز
ہفتم نہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہی **علاج حمی دموی کا** اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہی کہ اسقدر
خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جائے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کر لی جایے
اور اوسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی
پیدا ہوتا ہی خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہی — اور دوسری غرض یہ ہوتی ہی کہ مادہ تپ کا نضج دیکر
اوسکی تحلیل کیجایئے — استفراغ اس مادہ کا تمہ کی فصد سے بڑھکر کوئی نہین ہی جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور فصد
کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہی البتہ اگر تخمہ ہو اوس وقت اوسکے خوف سے تامل کرکے پہلے
اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پھر فصد کرانی چاہیے — پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجائے یہانتک
کہ مریض قریب بغشی ہو جائے خواہ غش مین پڑ جائے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی
ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ اور
تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چندمرتبہ کھولنی مناسب ہی اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کردے اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب بحد غشی مرض نہین پہنچنے پاتا کبھی جب پوری
فصد ہوچکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ ہیم نکلے اور
رُک نہ جاوے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض
ہوتی ہے اوسکا تدارک غذاے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو مطمین رکھنا ہر وقت ضرور ہے
اون اجزاے سے جو معروف ہین مثل آب انار ترش خواہ تُرش اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلئین کی حد شیر خشت اور تمر ہندی تک ہے
اور حقیقت شیاف جو ابھی ذکر ہوچکے ہین اور کبھی بروقت تنقیح کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس
وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ
دونون شانون کے بیچمین پچھنے لگانے چاہیئین۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعہ
اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہوچکا۔ تبرید اس تپ مین ایسا احتراز سے کرنی چاہیے جو تنقیح کرین اور صفرا
قطع ہوجاوے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہوئی آب انگور کے
ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اوسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے
خوب ہوسکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی مین پکائے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی
یعنے ۱⅔ رطل باقی رہجاوے اور شکر سے قوام کیا جاوے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی
بہت مفید ہے خصوصاً سرکہ تند مین اگر مسور کو پکائین جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال
نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ
کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا
جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدنکا سبز ہوجاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف
ہوجاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو دوائین بلغمی تپ کے ہین اون سے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے
تھے یعنے پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی علاج
اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت
اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک
کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ پیدا بڑھ جاتی ہے۔ تنقیہ
اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی ہو اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہون۔ اور منضجات
ایسے دینے چاہیئین کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر مین اس تپ کے قرص
طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۵ جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیارین چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ
ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ چھانکر قرص بنالیا کرین دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گل سرخ تین درم
عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خرپزہ تخم خیار طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم

ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم انکا قرص بنائیں ۔ غذا اس تپ میں مزورات غذائی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف تبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے ۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں ۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کشمیرا اور لوبیا اور حماض یعنی چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات ابرد اور مسکن غلیان خون ہوں ۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف یعنی جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا

حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ میں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں ۔ کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماریوں کی اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے ۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بنسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے ۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور اکثر تپ بلغمی اونھیں کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہیں خواہ مشایخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اونکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض میں نہیں اور صغر پیدا ہوتا ہے

علامات بلغمیہ دائرہ کے اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمریوس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمیں برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعۃً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر راست بڑھتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی بعد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اوسوقت برد تو اس حصہ سے خلاف پیدا ہوتا ہے جسمیں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے ۔ زیادہ تر برودت خواہ لرزہ شتی کے دورہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے نہیں ہے جو بسبب حدت کے نخس پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شے نرم کی ہے اور یہ تپ بدنمیں گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو تو تپیں ہوتی ہیں اونمیں برد نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

بڑھتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر تھرتھری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا — اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتین اوائل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہین اور کبھی اوائل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت سے پہلے بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہوتا ہے — مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہو کر آتی ہے اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزونکا بھی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسیطرح اثر کرتی ہے کہین کوئی جز گرم ہو جاتا ہے اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے — پھر ہو گرمی حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہے بتزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا دفعۃً انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی — اسیطرح اس تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین — کل بلغمی حمیات مین نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا بر آتا بھی ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شائع نہین ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل سے اس تپ کے ہے — پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیمار کو زیادہ ہوتا ہے — اور چہرہ کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور [illegible] لنگ لون کے یہی کیفیت رہتی ہے اور اکثر سرخی رنگ مین بوقت [illegible] پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات مین بوقت [illegible] کے رنگ مین سرخی پیدا ہوتی ہے — نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر

جیدہ رقیق ہو اور سرعت الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور غلیظ مادہ کی تکرست اور نما مین زیادتی پیدا کرے۔ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ فربہ اور تخم ترب جسمین خربق داخل ہو اور جوز القی اور بجوے کے بیج سے ترکرا مین اور استفراغ مسہل مین ایارج کا استعمال کرین اوسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے۔ بروقت اس استفراغ کے تعریق بدن کیجاوے اور ویسے حمام گرم مین نفع کرتی ہے مگر آب حمام کا استعمال نکیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو **تپ دق کا علاج** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضاے بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے اغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور انھا اطاقتین کا نام ہے۔ ایک قسم کی رطوبات یہ بھی ہین جو رگو نمین مخزون رہتی ہین۔ اونمین سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضاے اصلیہ مین پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہے اور جو اعضا مین پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن مین حاصل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اومین سے ایک حصہ بعد تغذیہ اعضا مین کی نمی کیواسطے باقی رہتا ہے۔ بعض رطوبتین ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک کھینچ جاتی ہین اور اوس عضو تک پہونچ جاتی ہین جسکی جز متحلل کا بدل بنین گی اور اوسکے قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین زیادتی پیدا کر کے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہے اور ابھی یہ بستہ نہین ہوئین ہے۔ اونمین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ سے اعضاء متشابہۃ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا مین تفرق ہو جاوے او تفتت یعنے ریزہ ریزہ ہونا اور تشرب یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ مین بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے ہین ہمنے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے **متن** مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے۔ جسوقت اعضاے اصلی حرمتی سے پیدا ہوتے ہین خصوصًا قلب مین اشتعال اولی پیدا ہوا ہے اوس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہے۔ حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اولی جو قلب مین پیدا ہوتا ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصًا قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو افطیقوس کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے۔ جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے مین مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین فارسموس کہتے ہین اس درجہ کے واسطے امتداد ہے اور تین زمانے ہین ایک ابتدا اور وسط اور انتہا کے

پیسے ہوتے ہیں پھر جو شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جائے جان بر نہیں ہوتا اور اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی اگرچہ شیخ نے
اسباب ہے خصوصًا اس آخر درجہ کو بھول گیا کہ اوسکا وقت باریک ہے کیونکہ جب دوسری رطوبت فنا ہو چکتی ہے اور تیسری کی رطوبت میں
اشتعال پیدا ہوتا ہے جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلائے پس تحلیل اور جفاف کا ہوا اوسکو
ملتفت ہو تفتت کہتے ہیں اور یونانی میں تحلیل اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے اسطرح نوبت نہیں ہوتی الا نوبت کے اوقات
متعدد ہیں۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق دق کا یا ان رطوبات سے ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اور اسکا استعمال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق
ہو یا اعضائے اصلی جو سخت ہو گئی ہیں اونسے بھی کہ اوس سے متعلق ہے اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائیں کہ فعل دق کا اسطرح پر ہو کہ فنا اوس رطوبت
کا کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنی متعلق جواہر اعضا میں موجود ہے پھر یہ بڑی تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہ ہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون
رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اور اوسوقت یہ قول صحیح نہ ہوگا جیسے۔ فنا رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اور اس رطوبت قریب
الانعقاد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق ابتدا ہی سے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور اسی
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دق ابتدا تو عارض ہوا اسطرح پر کہ اعضائے اصلیہ میں پہلے اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح میں اس سبب سے
اشتعال نہ ہو جیسے حرارت بھی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح میں عفونت عارض ہوئے اور اوسکے سبب دنوں بعد اعضائے اصلی میں عفونت پیدا
ہوتی ہے یہاں اگر لی البتہ یہ سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتدا اعضائے اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور
کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا تو دق پیدا ہوگی اور اگر ضعیف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا
کرتی ہے کبھی اوسمیں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمیں دھوان اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے حمی عفونت ورمی اور اکثر دق
کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلیے کہ عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بسبب تلطیف غذا کی اوسمیں حاجت ہوتی ہے اور سینہ پانی کی قطعًا
مخالفت ہوتی ہے اور حرارت جانب قلب کی طرف اعضا سے کم ہو جاتی ہے خصوصًا ان اعضا کی بیماریوں میں جو گرد قلب کے ہیں جیسے حجاب
الحاجز اطراف طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کھانے کی
اجازت دیتا ہے یہ بھی انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچاننا
دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنی
ذبول میں یقینًا قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا ذکر۔ **علامات دق کے** نبض دقیق صلب متواتر
ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جائے تو حرارت سوزش سے
کمتر گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ کوئی حرارت جدید اوسمیں مشتعل ہو اور کبھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی
دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بقوت اور تند ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مسام سے زیادہ گرمی اوس جگہ میں جہاں
عروق اور شرائین میں ہوتی ہے اور اون بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ میں وارد ہو حرارت
میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہوتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اسی خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے
منع کرتے ہیں اور بہت بیمارونکو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی
تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی ڈالنے سے زیادہ ہو اور سیلانیت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی

علامات قویہ مین سے ہی۔ نمذات سب قسم کی حمیات اور خصوصًا النقہ مین یہ بخر کی پیدا ہوتی ہی مگر واجب نہین ہی کہ یہ بخر کی ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکت کا واسطے طبیعت کے ضرور ہی۔ دق مین یہ بخر کی ایسی نہین ہی جو اور حمیات مین بعد تغذیہ کے پیدا ہوتی ہی اور نہ ابتلو دورہ حمیہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہی بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہو اوسیوقت یہ بخر کی پیدا ہوتی ہی۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہی اوس سے آگاہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہی کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہی اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہی۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہی کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جاوے اوسکا کیا حال ہی مگر اوس مریض کو نقطہ بروقت کھانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اوسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہی۔ حمی یوم کا منتقل ہونا طرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہی کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ میں انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جاوے اور تیسرے دن ایک برابر رہے اور شدت کرے پھر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کے ساتھ اوسکی علامت یہ ہی کہ جب تپ اوتر جاوے اوسکے بعد حرارت یا ایسے بعد انحطاط کی باقی رہی اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا نام ہی۔ اور اگر ابتدا ذبول مین وہ ہیئت پیدا ہو۔ اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ نبض مین بروقت ابتدا نوبت کے تضاغط واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ یہ کبھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر حمی دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہی یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبھی فاسد ہو جاتا ہی بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم و منھہ پر بھی پیدا ہوتا ہی **علامات ذبول کے** جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑھ جاتا ہی خصوصًا اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو تحلیل نہو سکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہی اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہی اور بعض کی وہ قسم ہو جاتی ہی جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بعلت پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بجائے ذنب الفار کی مستی ہو جاوے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر چلنت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور تیلیے چھلکے سے پیدا ہونگے اور آنکھہ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹھہ جائینگی اور بر از خشک مثل چکنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائینگے خصوصًا چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائینگی اور دونون کنپٹیان بیٹھہ جائینگی اور کھال پیشانی کی کھچ جاوے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہی اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہی پلکون پر ایسا بوجھہ ہو جائیگا کہ اوٹھہ نہ سکینگی آنکھہ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حالانکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال بڑھ جائینگے جن بہت پڑینگے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹھہ سے مل جائیگا گویا ایک خشک جلد ہی دونون جلدین ایک ہو جائینگی اور اسکے ساتھہ سینہ کی بھی جلد کھچ جائیگی پھر جسوقت ناخن ترچھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو ناخن جھلنے لگتے ہین پھر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہی **علاج** دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہی منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتا ہی اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فاعل کے ضد ہوتا ہی مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تجفیف کا بھی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کریں اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے
کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ مثل تبرید کی ہے جیسے شراب پلا کر اوس سے ترطیب حاصل
ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوسکے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور
اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر ہو جو خالی از یبوست ہو اوس حال کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینی
چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لیس تو چاہیے
ہے کہ اوسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی
کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاج کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال
محموم کے یقینا ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے
پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے گینگٹے کی کھلائے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ جانتا
ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ
کے نہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاری بھی استعمال کرانا چاہیے قرص کافور کا بھی استعمال مناسب ہے
اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جاتی ہین اور ہوائے مکان کی تبرید جتنی کی بابت دق مین بھی کرنی چاہیے اگر
بوجہ ضعف کے متحمل ہوائے سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید دقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے
ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو بچھانے چاہئین خانے جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور خواہ سرد اور شاہسفرم یعنے تکسی پر گلاب
چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد
کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضائے تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل
خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور تنعم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے بھوک اور پیاس سے
بچانا چاہیے۔ ضماد مبرد جس کا استعمال دقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصًا
سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اوسکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اوسمین اجزا قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض
جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوسمین
گرمی آجائے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہووے۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے
کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا دو حال سے خالی نہین کہ عضو مین ضعف آجائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہوگا تو نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرکے
باسانی تنفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لینی سے بھی ہوتی ہے اور نیز اوسکے بھی اور آبزن اور مروخات
یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگھنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے **ادویہ مبردہ کا بیان** ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت
غالب ہے جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بجنسہ شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
اوتار کر کہاڑ ڈالنا ضرور ہے اور سر و پانؤن اور نمک شیرین اور خاکستر سے اوسکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہو جائیں اور نہ پوست جیسے لوبیا اخروٹ اور تخم وغیرہ جو کچھ سب ترش ہو جائے بعد ازاں آش شعیر میں پکانا چاہیے — خواہ مادہ
گاو کے دودھ کی چھاچھ میں بیٹھ چلے دیے ہیں۔ خواہ حصار ابقولات مشہورہ کے حاوی برد اور حمیات کے بیان میں مذکور ہو چکے — خواہ
لعاب اسپغول کہ یہ بھی مرطب ہے — سرکہ میں تصمغ بہت ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیے استعمال ذرا نون مانہ کے
واسطے صرف قدر قلیل مناسب ہوا اور مرطبات لینا ملا کر پلانا چاہیے۔ گدھی کا دودھ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے
تبرید بھی پیدا کرے تاہم ایک گروہ اطبا نے اوسکو گاو کے دودھ پر اسکی مناسبت دی ہے گرادسی مریض کو مادہ خر کی دودھ موافق ہوتا ہے
کہ سوائے تپ دق کے کوئی اور مرض سل میں مبتلا ہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اوسکے معدہ میں ہو جو عفونت پر آمادہ ہو۔ پھر اگر دودھ
پلانے کی ہر امر مسلم ہو تو اوسکے بہت جامد اور معدہ میں دہی بن جانے کا چارہ ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اسی ضرر کو
دفع کرتا ہے — اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہو تو ہرگز نہ دیں اور اسکا استعمال ترک کر دینا چاہیے اور اجزاے مسمکہ سے اگر خون زیادہ
ہونے کا خوف ہو چند روز تک ٹھہرنا مناسب ہے — اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور کبھی دودھ کا بھی
استعمال جاری رہے بعد ازاں پھر از سر نو وہی حالت جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور اب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے —
دوائیں تبرید محض کرتی ہیں اور ترطیب مطلق میں ہوں جیسے قرص کافور یا قرص ... اور انکے یہ قرص بھی بکار آمد
ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیارین کہربا ہر واحد تین درم ان اجزا سے قرص تیار ہوں مقدار شربت
دو درم ہے اور یہ قرص ... اقراص ایضا قرص اول با رنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد
چار درم خشخاش پانچ درم گلسرخ ... تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد چھ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ... ہر واحد سات درم رب السوس
... درم لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص طیار کریں — مزورات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور فستقیات اور سعوطات مبردہ ... اونکا
بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر دو مزورات ہیں ... کدو اور خشخاش ... بہدانہ اور بنفشہ ...
بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسے چاہییں کہ پھیلتے ہوں ... جیسے کسی چیز سے بنائی جاتی ہیں
کہ جسمیں گلاب خواہ کتان یعنی السی ... ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اوسکے اندر بجائے روئی کے ریشہ کتان ...
... ڈھیلی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ اونکے اندر پانی بھرا رہے جیسے مشک اور پکھال
وغیرہ مگر اونکی ساخت ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور ہلکی ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہ پائے
اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمہ کی ہوا ... کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی تر چیزیں
اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ ... ڈال دی جائے ... اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جیسے مدقوق کے
مزاج میں ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اونکا بیان تو اوپر ہو چکا —
اسی طریقے استعمال دودھ اور چھاچھ جسکا مکھن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال روغنات
تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کام آتی ہیں — دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سل معدہ میں اوپر بیان
ہو چکا ہے تاہم اونکی تحقیق ... ہوتا ہے کہ کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدھی کے دودھ کا نہیں
ہو سکتا ہے اور اوسکے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اوسکی ... چرنے کے واسطے سرد و تر گھاس اور ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزین تازی کی جائین ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائین - یہ سب تین دودہ کی خصوصاً شیر مادہ خر دق کو زائل کردیتی
ہین اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود نہ ہو خواہ عفونت متوقع بنسبت کسی مادہ کے ہو اور احتمال ہین
دودہ کا بیراے دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہی - اور عورتون کا دودہ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہی اوسطرح پلانا
چاہیے اور اچھا جو بلا شک طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہی - مناسب یہ ہے کہ دس درم سے شروع کرکے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ
تک بڑھادین اگر قوت ہضم کی ہو - اور قرص جتنے تبرید حاصل ہوتی ہی اونکا بھی دودہ خواہ چاء مین شریک کردینا جائز ہی اور جو وزن ابتدائی
دس درم کا مذکور ہی خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہی اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہی بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم بھی
ہوسکے - اور آبزن نہی افضل ہی جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور بابونہ اوسمین اثر القبول اور حشائش بارد رطب کا ہو اور
اوسکے استعمال سے بدنمین اسقدر خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھے اور اگر آبزن
تمتنا کرنے کا کوئی مانع ہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہی مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہی - اور ابتدائے
دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہی اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہی مگر تھوڑی سی برودت
مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہی جسکی اصلاح آسانی سے ہوسکتی ہی اور اگر ضعف بدنمین زیادہ ہو اور ابتدائے دق مین بھی خوف اس بات کا
ہوتا ہی کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑجائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہی اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے تب بھی بہ نسبت دق
کے مدت اوسمین دیر مین آتی ہی اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہی - اکثر یہی مناسب ہوتا ہی کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین اوسکو
دق شیخوخت عارض ہو - آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی سو اب اسی تدبیر مین ہی کہ بقدر گرم آب زن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ اتنا
بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہوسکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہی اسواسطے کہ تکلیف
اور الم اوسوقت ہوتا ہی کہ دفعتاً خلاف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو - ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہی کہ اوس
توانائی کی جہت سے تحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہی - اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جائے بہتر ہووے - استعمال آبزن کا بآسانی کرنا چاہیے تاکہ
قوت ساقط نہو جائے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دینے بہتر ہی اور اگر بدن پر بواسطہ کھولنے مسامات کے دودہ وغیرہ کے بعد پہلے آبزن
کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدنمین پھیل جائے یہ طریقہ بہت اچھا ہی
اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہی جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن
کدو مین بنایا جائے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے استعمال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور
اس برودت کا تحمل بھی ہوسکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہی اور اگر پہلے تیل کی مالش کرین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال
کرین جب بھی اچھا ہی مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہی - اس تدبیر کا
عمدہ وقت یہی ہی کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو - اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعتاً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے
یہ طریقہ بہت کامل تر ہی اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہی اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بنسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم
ہی مگر منفعت بھی اوسمین کم ہی - جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جائے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ سوئیکا پانی سرد ہوتا ہی کہ اوسکی سردی
شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہی - اگر خالص دودہ کا دہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودہ مین اگر

ضعیف ہو مقدم کرکے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاے یہ بھی بہتر ہے اسلیے کہ دودھ دہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہی دودھ کا
جو قابل منشے کے بدن پر مین رہی تیزون دودھ مین جو اہر سکے گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائین۔ مناسب یہ ہے کہ سرد تیلونکی مالش
بعد کل بدن اور مفاصل پر کرکے رات اوسی طرح پڑے رہا کرین۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونیکی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی ہو کہ پسینا آجاے خواہ اور کسی طرحکی گرمی بدن مین پیدا کرے اور تھوڑی سی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل دے اوس حمام مین جانیکا مضر
نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات مین نفوذ
کرجاے ایذا ندے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام
نہوا ہو جب بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذاے ہضم شدہ کا بدن مین پھیلنے کا وقت ہو۔ اور پھر حمام مین
جاکر زیادہ ٹھہرنا نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حاجت ہے کوئی چیز ترطیب کرنیوالی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے
کھاے جلد اسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودھ سے بنائین جاتی ہین۔ اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے
توڑ خواہ گدہی کے دودھ پینے سے کرے۔ ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پھر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ انکو آنے جانے مین
سیڑھیونکی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہو چنانچہ اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کر دیا ہے اور کچھ دوبارہ یہان بھی بیان کرتے ہین۔
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری وار سواری پر بٹھاوین جسمین بچھونے نرم بچھے ہون اور بے تکان لیجائین تا اونکو سلپنے بیت اول
حمام کے پہونچین اور اسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اوسپر اوتارلین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہو۔ بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اونکے کپڑے اوتارلین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس زیادہ نہ ٹھہرائین جو
زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچھونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند نفس اور ٹھہرے رہین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹھہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کر سکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اوسکے بدن پر رکھین یا ایسا کپڑا جسکے
رونگٹے ہون بدن پر اوڑھا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری مین سوار کرین اور سینے کو رومال وغیرہ سے پونچھین پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کرکے غذا دین **تغذیہ اصحاب دق** کا غذا اون لوگونکو بمنفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے ۔۔
غذا آب جو خواہ جیا گیہون کی روٹی جو سرد پانی مین بھگوئی ہوئی ہو اور دودھ خواہ پر مذکور ہوچکا بشرطیکہ اوسکا ہضم موجود ہو خواہ جھاجھ گاے
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور موافق اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ مین ترلوز ہندی مناسب ہے۔ اگر توجہ اور رغبت
طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا خیر کا کچھ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک نڈالین۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو بشرکت
سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور چھوٹے گوشت کا بنائین
۔ اور کبھی شراب قیوح پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو۔ اور کبھی معصوصات یعنے شوربے ترش جو گوشت سے
ومان اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے پختہ کرین ہموضات ملاکر اور ملام ترش یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاے خواہ ترش لیمو
گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے لیسے وقت اور کبھی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب نوا کہ کے

ہمراہ چارہ نہین ہوتا مگر فواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے - اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر
جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوس وقت ماء اللحم جوزہ فالکی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پہ لاکر یگا اور ماء اللحم طرح
بنائین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے جوزان اوسکے آب سیب ملائین اور دوسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے
پیگرم پکائین - سرد پانی جسکی برودت زیادہ ہو خواہ اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر انگلہ دی کا ضرورت مانع نہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف
کے نیچے کسی جگہ ہو - خواہ یہ ہین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کے ہین
اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعض طور علامات
نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہے اسی طرح استعمال آب سرد کا جائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے
ہو اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب لبہ امراض ضعف قوت کے قوت کی مرضی اور سست
کرنے والے امراض سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوس وقت ضعف سست بد
قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہو اور اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہوگا دوسری قسم دق کی یعنے
دق شیخوخت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ قسم بسبب ماذ خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسیکا
نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہوجاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت
شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جاے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اونکے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت انکی بہت
جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی ذکر ہوا ہے ڈال دیتا ہے **تدبیر**

اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اور بیان کی گئی
از انجملہ اسہال بھی ہے اوسکا معالجہ بہت ضروری ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق
حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آٹے کو مین بھنا ہوا جھلانا چاہیے خواہ گوندیا سویق نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا
چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوے ڈالے گئے ہون خواہ ارہر کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی
رہی ہو خصوصاً باجو کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی پانچ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا
ہر واحد تین درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائین اور ابزرو کا پانی بھی جیسے ہم اسکے ساتھ ملین اور
سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی بھنگ بھی شریک ہو بہت نافع ہے - اگر استمال
منجر بریح ہوا یعنے خراش امعا ہو جائے جو مقالہ اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اوسکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت**

عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ مستمر پر چلتے ہین - دق شیخوخت کی معنے
یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجائے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر رطوبات کمتر ہوتی ہین اور کبھی برودت غالب
آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ یہ تین حالت سن شیخوخت کے ذبول اور یبوست کا مشابہ ہوتا ہے
جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین
گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارضی ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آجائے بر وقت ضعف بدن کے لیکن قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یبوست پیدا ہوتی ہے - اور منجملہ اسباب یبوست کے سرد پانی غیر وقت میں پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ جو وقت تب بھی ہو جسوقت غذا ہنوز ہضم نہ ہو جاوے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے کھینچنے پر مستعد آمادہ کیا ہو ایسے اوقات میں سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر قلب کی طرف صعود کرکے اوسکے مزاج کو سرد کر دیں یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے بگاڑا ہے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کر اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد مشروب خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جاوے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہو تو وہ ہر گز نہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ہے سو تا علامات اس مرض کے بیماروں میں علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہیں اور استعمال حرارت حمیات التہابیہ انکے بدن میں نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر کا ملمس سرد پائے جاتے ہیں اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہیں ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر طبعی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض میں تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہو گئے ہیں علاج دق شیخوخت کا طبیب جانے اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہوا ہو امید کرتا ہے کہ اسمیں استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی - تاہم انکی معالجہ میں یہ ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے کرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا تو قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کہ کلہ پائے اور بھنے گیہوں ہوں اور جو بیسہ کے پکائے گئے ہوں اور انجیر خشک و گکھرو بابونہ اجزائے حقنہ میں داخل ہوں نصف سطل یہ اجزا اور دوا اوپر روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملا کر استعمال کریں - ذیک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے - شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے مثانہ میں نہایت مضر ہے - اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جائے اور جلد پیٹ معدہ سے اوتر جائے اور اوسمیں لزوجت نہو جیسے ماء اللحم مزورہ بیضہ نیمبرشت کی خواہ شراب رقیق خوشبودار تھوڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں - واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے باب دق میں بیان ہوئی اوسکی یہاں بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کریں اور خوشبو ہوں اور ضمادات اور مرخات اور ضماد کمین وغیرہ جنسے دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہیئں حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہیں جیسے حمی جدری الحصبہ حمی وبا ہوا میں ایسا تغیر جسکا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا پانی میں ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بگڑ جاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت میں نہیں ہوتا بلکہ بجہت ملنے چند اجسام ارضی کے خبیث ہونے میں اور پانی سے ملجاتے ہیں اور مجموعہ کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں - بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جسکیطرف ہوا میں بخارات ردی کو روانہ کرتے ہیں اون مقامات بعیدہ سے جنکے تالاب کا پانی کہنہ درختوں کے سایہ میں سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ

ف [illegible]

جنابے کی وجہ سے پہلے ہو سڑنے پیدا اون تغیرات سے جیسا مردے بوجہ وبا یا قتال کے خواہ اونکے کشتون کے غیر مدفون پڑا رہنے میں
ہونے میں اور یہ ایسی بلا ہے کہ ہر ہن وہانکی ہوا اگر اس مقام قریب کی ہوا کو خراب کر دیتی ہے ۔ کبھی سبب وبائی قریب وس مقام کے ہونا
جو بائین وبا کا باعث ہو اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ بخار کاری اونکے جزئیات پر نہیں ہوتی ہیں آسیب وجہ
کا عفونت کو پہونچ جاتے ہیں ۔ جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کم ہیں بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوائے
مرطوب سے پیدا ہوتی ہیں کہ غلیظ صفراوی ہوا سے یابس میں زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس غلبہ سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتی ہیں ۔ اور
حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے یابس رطوبت سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب میں اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہیں مگر اونمیں حدت کم ہوتی ہے اور مدت
اونکی بقا کی زیادہ ہے ۔ اور صیف یابس میں جسمین پانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہیں مگر اونمیں حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا لیلات
صحت خواہ ہلاک کی جہت پر جلد ہوتا ہے ۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو ۔ اور جملہ تغیرات کا جیسے استحالہ
کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جیسے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے اور اوسکو تخصیص ہم نہیں جانتے کہ وہ کون موجب اس تغیر کی
ہے ۔ اگرچہ یک ہم ایسے ضمن اوسکے ہونے کا جو سبب کے ہیں اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو اوپر
احوال معلومہ کے ہم بیان کرتے ہیں ۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم ہو کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے
ہوتے ہیں اور جب قوی اور قابل ہوا ہی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا میں اسطرح کی پیدا کرتے ہیں کہ بخارات اور دخان اوٹھکر ہوا
میں مل جاتے ہیں اور ہوا میں پھیل کر حرارت ضعیف الجو کی ہوا میں اثر کرتی ہے ۔ پس جب ہوا اس کیفیت پر پہنچتی ہے تو قلب پر ناگوار ہو کر
اوسکو طبیعت حرارت کے مزاج روح قلبی کو متغیر کر دیتی ہے اور جو رطوبت کہ قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت
جو خلاف اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے ۔ پس یہی کیفیت پیدائش حمی
وبائی کی ہے اور خلق کثیر میں یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے ۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل
قبول فعل نہ ہو تو بیکار ہے فاعل فعل اور انفعال میں اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا بدن کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہے اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہیں ہوتا اور جو بدن بوجہ کثرت جماع کے خواہ
ایسی اور چیز کے ضعیف ہو گیا ہے یعنی بسبب ایسے حمیات کے ہوتے ہیں خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جاتے ہیں اور بکثرت
حمام کا استعمال ہوا ہو وہی ابدان تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں **علامات حمی وبائی** تپ ظاہر میں نرم ہوتی
ہے باطن میں اوسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر ہلاک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ
میں سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور ایسا تواتر اکثر نفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوئے بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پیاس بہت
غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی ہے کبھی تسلی اور بشرط اشتہا ایسی ہوتی ہے کہ اگر بھوک پر صبر کرے بمقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ
سقوط اشتہا کے ہوتا ہے بہتر ہے بدل غذا سے بیکر ہیں اور اوسکا بیمار کھانا میں ضرور ہلاک ہو جاوے اور وجع فواد یعنی درد فم معدہ میں ہوتا ہے اور
بہت شدید عارض ہوتا ہے اختلاج بڑھ جاتی ہے اور تشنج یعنی ہچکی اور کرب عارض ہوتا ہے ۔ کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت
ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہنچتی ہے اور بخیر شراسیف یعنی سل تحت ان ہوا کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور
نیند کا جدا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیاں گلابی رنگ کی خواہ سیاہ رنگ برآمد ہوتی ہیں اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو

بسبب جلد بجھنے کے ہیں اور مثانہ وغیرہ میں ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید
ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور قئی خلط بھی
آتی ہیں اسہال نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بخلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور تین بہت اور بدبو اور آمین
کیفیت ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط کے تحلیل کی پیدا ہوتی ہے۔ بول مائی اور مرد سوداکی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر قے سوداوی بھی
عارض ہوتی ہے اور غثیان تو بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ
بلا سے ابتدا کرتی ہے اور کبھی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر غسل مرتشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے
کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خوار جو اسکے قریب بیٹھ کر احساس کرنا چاہیے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں
بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باایں ہمہ بہت جلد ہلاک ہوتی ہے کہ طبیب کو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت سکے جنس اور قارورہ
وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر تعجب یہ ہے کہ مریض مر جاتا ہے اکثر ان میں سے جنکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو یا کہ بلکہ
نفس ہمراہ اور اعراض شدید کے ہو مر جاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ تا اب تک عفونت مستحکم ہوگی علامات
وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں ہیں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستارہ بکثرت زیادہ ٹوٹنا اول حریف میں آئیں سکے مہینے میں اگر اس مانند
میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو بند ہو وبا کے ہوتے ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آئندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے
ہیں اگر ہوا سے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے یعنے مثل شتا میں دکنہا اور تر ہری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر
ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا میں مخالفت پیدا ہو اور ابر گھرا ہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار
آلودہ ہوا اور خشک غبار چھایا ہوا اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل ہوا کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو بافصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور
اسکی تاثیر باثمت اور رداءت بہت زیادہ ہے اور اسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت
چلے اور ہوا میں کدورت آجاے اور پیدا ہو رنگ پر دہ بعد اوسکے صاف ہوا اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور انکو سرخی
ہم سنگ اور بچہ کرمی کی شدت ہوا ابر گھرا ہے اور گرد رت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری
وغیرہ کی امید تو ہی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہوا اور کدورت زیادہ ہوا اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں
اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرے ہوں اور نیازک یعنے ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہو چکے
ہوں تو بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوائیں پہر میں چند مرتبہ بدلے اور ایک دن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برآمد ہو دوسرے روز
گدلا ہوا اور آفتاب پردۂ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقیناً کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک
بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں از انجملہ یہی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
میں سوراخ کر کے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندھکار ہتا چھوڑ دیں اور تاریکی اونکے ابر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ
کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بیضہ وغیرہ
اوسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مشاہدہ میں جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات الطبع گوشت مردار کے جمع ہو جاتے ہیں

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تدبیر پر ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجائے اور تخفیف بذریعہ فصد کے و اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا ہو جاے پھر اگر فاسد خون ہو فصد کرنی چاہیے
اور اگر سواے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاے اور ہواے
مکان کی بخوبی اصلاح کیجاے ۔ مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہو کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد ذات کے رکھے جائین اور کنول و
کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائین اور تخلخ اور خوشبو جو فواکہ سرد ایکحانہ قسم کا فور اور صندل و گلاب وغیرہ سے تیار ہو
دھیا کیا جاے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکان مین چھڑکاو کیا جاے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری
ہون اور نہرا ہون کے ذریعے سے چھڑکاو کیا جاے تو بہتر ہو ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ مقدمہ مین بیان کیا جاتا ہے ۔ قرص کافور اور
ربوب باردہ اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہوا اور گلاب جسمین معتدل چاشنی ہو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہو اور سرکہ اور پانی بھی جو
بہت سرد ہوا اور سرکہ کثیر المقدار ہو وغیرہ پلایا جاے بہت نافع ہوتا ہے ۔ اور تھوڑا سرکہ پید پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہان تک
نوبت پہونچے کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور بدن اطراف اور بیداری طویل اور التہاب ذہن عارض ہو اور سینہ اور اوسکے اوپر کے کپڑے مثل
صندل وغیرہ اوپر کا اوتھین اور پھر نیچے کیطرف تحیین اور سوت ملیسی یا در حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور لوٹھانی چاہیے ۔ اگر اشتہاے
طعام مین سقوط پیدا ہو تب بھی کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ اسیطرح ہوا ہے کہ اس حالت مین جبات ایکے اگر غذا دیدی ہو اور بالکراہ کھلائی
لی ہو طبیعت اوسکو قبول کر لیتی ہو اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوسپر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور لطیف تجویز کرنی چاہیے اور
مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہو گی اوسکی رداءت بکثرت مضر ہو گی اور امتلا
بھی غذاے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ۔ ہواے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کے بھی ہوتی ہے اور بیمارونکی نسبت بھی ہوتی ہے
صحیح لوگون کے واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح
پیدا ہو جیسے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچہ مضر نہین ہے ۔ مسلمات ہوائے یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط شیرین
سیعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل ملک البطم اذن شہد زعفران سک سرو تو عواشنہ فاسعد لوز خام اصل وج ترکی شاہ بلیط و ام
تلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سیرے اور مینگ سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا جو بیمار
اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب و آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور ریباس خشک
ہو دھونی دیجاے اور دھوئین کا دور سے لینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے حفاظت
منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے ۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور
نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شراب کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی کرے اور ہوا کو اونہین دواؤن سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہو چکین
اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور وہ پھر کو غذا تناول کرے تنہا ولکرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملا کر
پکایا جاے اور بلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ مین ۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً کبر جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین پڑی ہو
کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو دفع کرتی ہے ۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح ہی بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جاوے اور باقی تدابیر جو کہ بھی عمل مین آتی ہین ادویہ واجو صبر و مر و زعفران اور
مکی سے بنائی جاوے - ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہی کہ بہت نافع ہی **چیچک کا بیان** کبھی خون مین ایک قسم
کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہی از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہوکر قبض غلیان اور جوش مین اجزا خون
کے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہی کہ خون مین جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذائے طمثی
خواہ حیض کے خون سے اس خون مین ملا ہوا ہی اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہی اس خون سے کم کر دیتا ہی خواہ جو چیز ناقص
اس خون مین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہی بوجہ استعمال غذائے ردی الجوہر کے جسمین حکّار و قدر زیادہ پیدا ہوا در حرارت ایسی ہو
کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوش مین لائے تا اینکہ اس خون کا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو جیسے
طبیعت عصارہ انگور مین فعل کرتی ہی کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہی کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہوجاتا ہی اور جوش بمنزلہ رغوہ
اور کف کی اجزائے ہوائی سے ہوتی ہی اور جو شے ثقیل اجزائے ارضی کی ہی اوس شراب سے کم ہوجاتی ہی - کبھی غلیان خون کا سبب
ایک امر خارجی ہوتا ہی کہ خارج سے وارد ہوکر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مثل مجموع اخلاط اور
خون مین پیدا کرتا ہی اور آواز جاگر کھانے اور بیج بجانے کی جیسے بوقت جوش کے اوٹھتی ہی پیدا ہوتی ہی جسطرح بوقت تغیر فصول
خصوصًا بوقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ و اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی سے تبدیل کر دے -
جدری اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاے اوسیطرح
جدری اور حصبہ کے حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین - جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہی
اوسکے بعد چیچک کی پیدایش ہوتی ہی - جو بدن گرم تر ہی اوسمین استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہی خواہ جس بدن کی رطوبت مین کدورت
ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو - غذاؤن مین بھی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہی خصوصًا
اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذائین گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصًا اونٹنی
او گھوڑی کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاوے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعدہ شراب بکثرت پی جاوے یا اور گرم ہوا اونکا استعمال ہو تو چیچک
ضرور نکلے گی - چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکون کو عارض ہوتی ہی اور اوسکے بعد جوانون کو اور بڈھون کے
بدن مین چیچک کم نکلتی ہی مگر ایسے ہی اسباب قوی ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدن مین رطوبت زیادہ ہی اوسمین
نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہی - فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہی اور
ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصًا جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی
کسیقدر باقی ہو - جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہی نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہۃ الاجزا ہین ظاہر مین ہون
خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پھیپھڑے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہی - جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہی پہلے بدن مین
کھجلی سی اوٹھتی ہی پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل باجرے کے اوسکے بعد سب دانے نکل آتے
ہین اور پیپ سے بھر جاتی ہین بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہی اور خشک ہو کر لیشہ رنگ برنگ کے ہوجاتے ہین اوسکے بعد پپڑی گر جاتی
ہی اور صحت حاصل ہوتی ہی - کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور شرا کیطرف ہوتا ہی اور کبھی اسکا انجام بیلہ کیطرف ہوتا ہی اوسمین بدن مین جمع ہوتا ہی

ـــ اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ قلقونش کی سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت متفاوت مثل خاکستری او بنفشی
او سپیدی بھی ہوتی ہے اسلیے کہ جدری کی بہت سے اقسام و الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ
ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز او بنفشی رنگ کی جدری خبائث ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی مائل
ہو خباثت اوسکی بڑھ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر خصوصاً اگر چیچک بڑے دانے نکلین
تو کم مین تھوڑے ہون نکلنے مین آسانی ہو کہ جسمین تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تیسرا
دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ۔ ایک قسم کے دانے جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اور سپید
اور صاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کے ساتھ آثار ہین ۔ بعد ان سپید چیچک کے دانونکی اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانے
بڑے ہون اور ساتھ مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانے آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانے مل جاتے ہین سطح جسم پر بہت
سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور انکے اجتماع سے ایک شکل عظیم یعنے پھیل جانا اور گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بڑے ہوگئے ہین اسطرح وہ بڑے
دانے ہوے کہ ایک چیز دوسرے انکا وہ بھی ناقص ہین ۔ سپید دانے چہرے کے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدائے مرض مین
گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن آخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری
ہوجائیگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے ۔ ایک قسم بری خوفناک جدری کی جسمین
ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہے کہ اوسکے حال مین اختلاف ہے کبھی دانہ نمودار ہوجاتے اور کبھی اندر چھپ جاتے ہین خصوصاً اگر بنفشی
رنگ کی چیچک ہو اور بجوف ہو یعنی جلد کے اوپر نہ ابھرے اور نہ اوسکے بخوبی ابھرنے کی امید ہو کہ بہت ضعف قوت کے اور کسی
عضو کے سبز ہو جانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے ۔ اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانون کے ہوا ہو قوت
ساقط نہین ہوئی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہے مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین ۔ پہلی تپ ہو کر چیچک کا نکلنا اسمین سلامت
زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل کے تب تپ عارض ہو ۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت
خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہے اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے
مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے ۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی
جاے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجاے اور جدری یا حصبہ سرد ہو جائنگی اوسوقت مریض قریب
بہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسے قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر سے ہوا ہو ۔ اگر چیچک کا مائل
انخفاق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہوکر یا حکہ یعنے خراش رعاف یا اسہال مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے ۔ اگر
بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر چھپ جاے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی موت قریب ہے ۔ اگر خون کا پیشاب ہوا اور اوسکے بعد سیاہ
پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہوجاے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا اسہال یعنے جیسے گوشت کا پانی اس رنگ
کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین ۔ حسیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ
ان دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے ۔ اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت اور دوبارہ جمع ہو
ابدا یا دو دفع کا ہو ۔ اور قوم اندرے ساتی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانے چہرے اور سینہ اور پیٹ پر بہ نسبت ہتھیلی اور قدم کے زیادہ نکلتے

ہین اور یہ قسم ردی ہی اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہی جو اطراف مین دفع نہین ہوتا **علامات ظہور جدری کے** کبھی جدری کے ظہور سے
پیشتر پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہی اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہی اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہوتا ہی رنگ متغیر ہو جاتا ہی
اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہی آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہی انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہی آواز بیٹھ
جاتی ہی تھوک گاڑھا ہو جاتا ہی سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہی مونھ خشک ہو جاتا ہی کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہی پانون کھنچنے
لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہی ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہی حصبہ گویا ایک قسم
جدری صفراوی کی ہی ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین - جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہی اتنا فرق ہی کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہی
اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاے خصوصًا ابتدا مین حصبہ بہت
کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہی - ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہوجاتے ہین - حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آنکھ مین حصبہ
بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہی علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تہوع یعنے اوبکائی آنا حصبہ مین زیادہ ہوتی ہی
اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باتین جدری مین بجہت امتلاے خون ناشی ہوتی ہین جو کثیر ہوتا ہی
اور حصبہ مین خون کی حرارت شدید ہوتی ہی مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہی جسقدر جدری مین ہوتی ہی حصبہ اکثر اوقات یکبار کی نکل آتی ہی
اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہی - جو جو علامات سلامت مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور
اور بروز ہو اور اوسمین نضج جلد ہو وہ سلیم ہی اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہی اور جس قسم کی حصبہ مین نضج بدیر ہو غشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہی اور اگر دفعۃً نکلکر غائب ہوجاے وہ بھی ردی اور غش آور ہی - جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کے جمع ہوجائین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاے خون کے ہو - زمانہ اخراج خون کا روز
چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلاے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاے پھر
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہی اور اگر ناک کی رگ
کھولی جاے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جائیگی اور اوسکے
واسطے اوسمین آسانی ہوتی ہی - اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاے کسی جانب مادہ کے فساد کا خوف ہی اسیطرح جو
شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب مادہ کے ہوجانے کا خوف ہی اول مرض جدری
اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض پیدا
نکرے اور خون کو غلیظ نکردے جیسے نان خورش عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شکوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین تلیین
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہی کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک رہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہی - اور کدو سے جو
غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہی - بلکہ ابتداے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہی اور جمیع ملینات سے
تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی لیے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت باسانی ہو جاے اور زیادہ اسہال سے
احتراز واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین - کبھی اول ظہور مین جدری کے تین درہم رب گذر لیمو کا رب ہمراہ قرص کافور
اور شراب شکوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہی - اگر دریافت ہوجاے کہ مرض مین طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبریدکا استعمال بیشتر سبب خطاے عظیم کا ہوتا ہی اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہی اور اعضاے رئیسہ
پلٹیگا اوس چیز کا جسے گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہی شدا التہاب اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہی اور اکثر غشی عارض ہوتی ہی - بلکہ ایسے وقت
مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو نملیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد بستگی کو کھولدین جیسے رازیانہ کرفس ہمراہ شکر کے
یا طبیخ عصارہ کے لیے انجدان کے پتون کا عرق تخم خطمی کے شکر سے شیرین کرکے پلائمین یا جوشاندہ اصول بدون مکا جنہین زیادہ حرارت نہو کبھی
ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہی اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت
ہی اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہی اس مرض کی نجات پانے مین - ایسے وقت مین یہ بھی ایک نسخہ نہایت نافع ہی کا کہ معمول ہی پانچ درم
عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم نصف رطل یعنے ستر تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجاے تب پلائمین - اس سے بھی مادہ جلدی
نکالنے پر مدد ہوگی یہ دوا بھی انجیر زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد پنج درم آدھا سیر پانی مین جوش دین جب ایک ثلث
باقی رہے صاف کرکے پلائمین حرارت قلب کو دور کریگی اور باہر نکالدیگی اور خفقان کو منع کریگی - ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور
کپڑے سے اوڑھانا واجب ہی تاکہ تفتیح مسام ہوا اور بسہولت خصوصا جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جلدی رہے جو
تدبیر پسینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہی اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مواد کہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتے
ہین بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا یا خیش مین داخل کرنا جیسے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنیکے واسطے پردے کتان کے
چھوڑے گئے ہون بہت برا ہی - کبھی فصد کی مضرت اسطرح ہوتی ہی کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ سے مادہ مستعد
بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہی پس مناسب ہی کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین - اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اندر یا سے
وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ
تک پہنچتی ہی تخمیس کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے - اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو تو خیش یا ہوا
اوسکے بارہ مین سید داخل کیجاے کہ نہ پڑے تو پھر کچھ مضائقہ نہین - اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے جلدی
نکلنے پر کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑہتا جاے اور زبان کی سیاہی ساتھ
باعث زیادہ ہوتی جاے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کردینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے - جدری اور
بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائیگی اور
اسہال ردی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی مخالفت طبیعت سے کہ اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے - حوض عدس مسلم
کے بھنی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دیکر کے کھاتے ہین اور دیتے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجاے اور آب انار خواہ
آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کرکے کھلاتے ہین - سوا انکے جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتداے
مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گنار خصوصا اور شراب شگوفہ خرما خواہ
خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ - شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور
قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت حب کے توڑنے سے جو ترش اور مکدر ہوتی ہی اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہی اور ابتداے
مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہی نسخہ رب کدو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

ایک چینی ہیکر بقدر نصف سیر کے صندل لیکر سرکہ تقطیر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک
پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اسکے بعد نچوڑلین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ آب انگور زیادہ
ہو بہتر ہی بعد اسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو پکانے کے ذریعہ سے آلائش دہی اس سے پاک کرین یا مثل ماء الجبن کے اسطرح
پکائین کہ اس سے اینٹ دہی کی پھٹنے تو جدا ہو جائے بعد اسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنے دربہ طیار کرین اور
ترش کرین بعد اسکے پھر اس دربہ کو ذریعہ پکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزا آ
بی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنے جنگلی
سیب ہی) آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو بگڑ گیا ہو اور آب گندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ ہو آب خوبانی حماض
ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاہ بلوط یا ایک انگور عصارہ درخت فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ عنبر ہر ایک سے
تین حصے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ و تاکنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز
برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود و برگ زعرور برگ گل عصارہ برگ
عصا الراعی یعنے لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ بو دینہ چہارم حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سیب اور
اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین اور سوس چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار ترش جز داخل کرکے پکائین تا کہ نصف
باقی رہجائے بعد ازان آنار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور تین سو درہم یعنے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ... ماشہ
کافور خوب ہیکر ظرف سے کے چینی مین بھر کین اور اسکے اوپر دانے مذکور بار جستی ڈالین اور اسکا منہ خوب تنگ سرپوش سے بند کرین
کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہی اور خوب سا ہلائین اور بہتر تو یہ ہے جس برتن مین
اچار وغیرہ رکھا جاتا ہی جیسے مرتبان وغیرہ اسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اس سے کافور کے اڑجانے سے اطمینان ہو اور مقدار
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہی بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی
شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کامل ہو جائے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتوان دن
گذر جائے تو تدبیر مناسب یہ ہی کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانوں کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضروری
ہی لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہی اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا و
الم پہونچاتا ہی مگر بڑے دانے کے سوا اور دانے توڑنے ہون یا نہون انپر نمک ملنا ضروری ہی اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اسکے بعد تلطیخ کیجائے اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی کرنی چاہیے کہ ورم پیدا
ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہی مگر بعد فقیح کے تلطیخ ضروری ہی اور تلطیخ کا طریقہ یہ ہی کہ پانی مین نمک گھول کر اور کسیقدر زعفران بھی داخل
کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہی اور اگر پانی مین حماض اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین یہ بہت خوب
ہی خصوصاً اگر اسمین صندل کافور بھی شریک کرین تلطیخ سے فقیح بخوبی پیدا ہوتا ہی اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہی اور

بہت جلد گر جاتی ہی — جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا بہت نافع ہی — اور جاڑون مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے — اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جبکہ تدبیر بروقت تنقیح کے اور بروقت اہتمام اُسکے خشک کرنے کے مریض کے سولانے مین اہتمام زائد کرتا ہی اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا چھونے بُرادہ چاہیے اور بہتر طریقہ یہ ہی کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین یکا کپڑا جھونا جھرجھرا ہو اور نگین ہو اور اسکے اندر سے اثر ان دواؤن کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن سے لٹنے بھی تجفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہی کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہی تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہی کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہی — جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پہونچاتی ہوں اور کسیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین انمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین — اور اگر جدری سے زخم پڑ جاوین مرہم ابیض خصوصًا اسمین تھوڑے سے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہی اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سرکنڈہ کا خواہ بید سادہ کی تیلی جدونکا خواہ زعفرور کا مرہم ابیض مین ملائین اور قشر بیضہ سفیدہ کاشغری اور مردار سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہی — اگر ناک مین خشک ریشہ پڑ جاوے تو قیروطی نافع ہی روغن گل خالص اسمین تھوڑا سا موم اور اقلیمیا ملا کر استعمال کرین — اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ مین جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہی — اور بروقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن یا دوا اور داخل جسم ہو جاتی ہی اسکا استعمال ضرور ہوتا ہی مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہی

بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے

جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہی وہ یہ ہین آنکھ اور حلق پھیپھڑا انتڑیان یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑ جاتا ہی — آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہی اور کبھی اُسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہی اور حلق مین خنیق خناق عارض ہوتا ہی اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہین کہ بلع یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہی اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہی جو مہلک ہی — اور تھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہی اور پھیپھڑے مین جدری کے دانے ایسے پڑ جاتے ہین کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہی اور اگر ان ششون مین قرحہ پڑ جاوے سل پیدا ہوتی ہی — امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہی کہ اُسکی تلافی اور مداوات عسیر اور دشوار ہوتی ہی — آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہوا اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہی سپیدہ خصوصًا سرمہ سیاہ جو آب کشنیز مین پرورده کیا جاوے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ تخم رمان سے یعنی وہ دانے جو انار سے زرد زرد برآمد ہوتے ہین وہ بھی جیسے خصوصًا اوائل مین اور اگر جدری ظاہر ہو جاوے پھر اسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہی — یہ بھی کہتے ہین کہ سپید رال سے اکتحال بہت مفید ہی — آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن پستہ (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ مین کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہین) غبار چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہی اسے دور کر دیتا ہی اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہی اور شیاف ابیض بعد دانے اُبھر آنے کے آنکھ مین بہت مفید ہی — منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چباوین خواہ توت شامی چوسین اور توت کے رب کا غرغرہ کرین خصوصًا اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہی تھنون کی حفاظت کیواسطے مامیثا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہی — اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لعوق عدس سے اچھی

نہین ہی کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین - اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور سورجبہ قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہی کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہی - اور اسہال کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہی کہ اسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہی واجب ہی کہ استعمال قوابض کا کریں اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا بیان** - اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا تفصیل کرینگے اور بیان پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہی اور نشان چیچک کا بھی مٹاوتی ہی لکھی جاتی ہی منجملہ ان ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی اور آرد باقلا اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب صنوبر وت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوے اور چاول صوف کیے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی اصولی ہوئی بذریعہ صراف کے اور مرداسنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادھان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے منہ سے نکلتا ہی جسوقت تم کو بعد بین اور جانین کہ نہایت مفید ہی اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور بحارہ فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر انہین سرایت کر جاتی ہی اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چوہا ہو جسا بین تخم ترب آرد ترب سوکھا یا ہوا اور ترمس کھانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہوا ارہر شش اور شراب خوشبو پاکیزہ مفیدہ ہہرشت شوربا ہے مرغ اور کبک اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو - استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہی - مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور ریگنی بھیس کی منشیکہ پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموعہ سے طلا بناکر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین ہیکر عضو ناوقت بدرات کو لگاکر صبح کو بنفشہ پانی مین جوش دیکر دھو ڈالین اقریطین حکیم کا نسخہ ہی خشت جدید پرانی ہری اصول قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج ساختی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر ادویہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** او مراد حمیات وبیہ مین بیان ہو چکا ہی کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری جبتک انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہی اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کی طرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہی اور امتلاے اخلاط جو بدن میں ہو رہا ہی وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہی اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہو کر محتبس ہو جاتے گوشت نرم مین - مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین انکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہی - بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حجاب سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہی اور اس ورم کا مادہ اخلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین - اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا سوراخ جسکے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہی اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور ردی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہی اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہی - کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہی

اسیطرح اگر ورم اعضاے لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضاے غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوگی
خواہ جو ورم قریب بہت سراشین ہو اسکی تپ شدید ہوتی ہی اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اسکی تپ ضعیف ہوتی ہی اور یہ سب حمیات
بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہی اسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہی اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہی اسیقدر
ان مواد کو حرکت ہوتی ہی اور جیسا جذب حرارت اور المکایہ اورام کرتے ہین اسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہی پس ہر خلط کے لائق
جیسا دورہ لائق ہو ویسا ہی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہی اور تپ باقی رہجاتی ہی یہ دلیل
اسپر ہی کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہی ــ یہ حمیات اور اورام اگر دیرپا ہون انجام مین دق پیدا ہوتی ہی خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور
مجانبی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون **ذکر علامات اور احکام حمیات**
و اورام کا حمیات اور اورام جو اعضاے باطنی کے ورم سے پیدا ہون انکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ایک علامات اور
اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہی ــ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ــ اور بعض علامات
مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے ــ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے اور ورم
پر دلالت کرتا ہی اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل
ہین جیسے سرخی قارورہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہی کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہی اور جمیع اعضا سے گرمی عضو ماؤف
کی زیادہ ہوتی ہی اور گرمی خلاف عادت اس عضو مین ہوتی ہی اور جیسے تشنج کہ اعضا عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہی ــ اور مثال دوسری
قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ مادہ مرض کا صفراوی ہی ــ اور تیسری قسم کے وہ اعراض
ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دین خواہ اسکی ہلاکت پہ منذر ہوتے ہین ــ کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہی
اور اسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اسکے مفرد ہونے مین مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی مین اور انکی
رگون کے بڑے ہونے مین خواہ باین وجہ کہ بعض اعضاے باطنی قریب بقلب ہین اور انکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہی جیسے جگر اور ریہ تو قلب سے
دور ہون انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا
کے اورام سے حمیات مفرد پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلط خواہ مثل غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات
کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہی اور پھر ہرتی بھی موجود ہوتی ہی اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہی کہ یہ حمیات اورام
ہین یا حمیات عفونت ــ خاص علامات انکے حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص
زیادتی حرارت کا زائد حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی
رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو تو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اس تپ کے جو تابع ورم اس عضو کے
ہوتی ہی قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہی اور جو چیز بہ تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا
کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن بھی پیدا ہوتا ہی ــ حرارت اگر بیان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے
تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اسوقت حدت بھی ہوجاتی ہی ــ حدت نہونے کا سبب یہ ہی کہ عفونت
انکے تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہی جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہی اور نہ اسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہی فقط

عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر کھنچ جاتا ہے۔ بعض حمیات ورم باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتداء میں صغیر اور بوقت تنقی کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی حسب اقتضائے عضو ورمادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہو چکا بعد اسکے فشاری خواہ موجی ہوتی ہے بہ طبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کے۔ اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف باطن کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجع کو انکے مقام میں جذب مادہ کا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازاں کہ اصل ورم کا علاج ہو جسکے لیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اسمیں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کے ضرور ہے۔ حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیند رآرد جو بید کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جائے پھیر بدل دیں اور کبھی زیت الناق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھوکے یخ میں سرد کرکے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے۔ کبھی اصناف مفردہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ۔ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو۔ ایسے ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے۔ اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے۔ اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں۔ دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب طبعی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہوگا۔ اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائیگی۔ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترطیب بر سبیل مساوات ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں ہوا ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتداء غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا بلغمیہ دائیہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال میں چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائیگی۔ کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھریری پیدا ہو کر سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو۔ جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانتا ہو اسکی نسبت نہایت بعید ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن ترکیب

تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کے جسکا مادہ بلغم یا خام ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج
اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا انافض اور قشعریرہ کی بار بار بر آمد ہوتے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات نوبت
ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اکثر مفردہ ہوئی تو یہ امور بیشک ظاہر اور واضح ہوتے ہین اسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات
عفونت سے بیان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہون یا منترہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سانح کا قطعاً وہم وگمان نہین ہوتا
۔ اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہوجاتی ہے اس طرح کہ جب نوبت ایک تپ کے تورًا دوسری شروع ہوجاتی ہے جیسے کہ زمانہ
ابتدا جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اسوقت یہ تپ مرکب
متشابہ ہوکر سونوخس کے جو غلیان خون سے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہے مشتبہ ہوجاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف
دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے انکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا
ہے ۔ اور اگر نوائب متصیر الوقت ہون اسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان
دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے یہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے
ترکیب ہوئی ہے انکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اسوقت کثرت عددی بدون اتصال لاحق کے
نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسمین حادہ پہلی دفع ہوجاتی
ہے اور مزمنہ باقی رہتی ہے ۔ دونون تپ مفردہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری منترہ اور کبھی شطر الغب کے
ہمراہ دوسری ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے ۔ اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال
ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور حمی
بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے ۔ کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب اور طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی منترہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف
ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون ۔ لثقہ تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب
ہو اور جیسے دو مفردہ مرکب ہوجاتے ہین اسی طرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین ۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ مین
ترکیب نہین ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق ہین ہو اسمین ممکن نہین ہے کہ جس شے مین عفونت
واقع ہون مختلف ہو بلکہ جسقدر مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اسکا ہر جگہ ظاہر رہے گا ۔ یہ رائے
ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہین ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے
اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہے اور اسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کے اور اس
عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل
عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اسکو غلبہ ہو اور بالاصالة متعفن ہو اور دوسرا جزو اسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو
اسکے امتداد رغلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑھائی اور اتفاقاً اسکی عفونت
بالاصالة بھی ہو اور وہ اتباع بھی ہو پھر لگے واسطے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا ۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین متداخلہ
اور مبادلہ اور مشابکہ ۔ متداخلہ وہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاوے ۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور تیسرا یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں۔ اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق آئے تو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں بافراط برد اطراف ہو اور تعریش یعنے سکڑا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے اور دونوں کی ترکیب بر سبیل مشابکت ہوتی یعنے دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بر سبیل مباولہ کہ ایک کے اترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنے ابھی ایک تپ اترنے نپائے کہ دوسری شروع ہوجاوے۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اسکے بعد دوسری قسم کی شناخت کہ اسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہوجاتا ہے جسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں۔ کبھی شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب ہے خارج اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور سوائے اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چندان فائدہ نہیں اسلیے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہوجاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہوجاتی ہے اور بحران اسکا دیر میں ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہے یعنے اسکی مدت میں کمی ہوجاتی ہے اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم سازج کے جلد تر ہوتا ہے۔ کبھی شطر الغب کا زمانہ بطول ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حاد پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق ہو اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہے ہوجاتا ہے علامات شطر الغب کے خاص تر علامات اور اولی شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفردہ کے بعد اسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونوں مادوں میں تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہوں۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے جیسے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیے کہ بدستور نقا اور خالص ہونا تمام اور کامل اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکت سے ہو خواہ از قسم مشابکت نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت مداخل کا ہوتا ہے اسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہوچکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اتر جائے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے۔ اور منتہی اس مرض کا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی

بلغمی سے کم ہوتا ہے اور بہ نسبت اسکے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا ہے اسلئے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً
اول مرض میں اور انکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلئے کہ دست تھم بسبب نزاع دو وزن
مادون کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برآمد ہوکر یہ تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن
دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلفہ سے ہوسکتا ہے کبھی تغیر عادات سے اور کبھی بذریعہ اعراض کے
عادات کے راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی کی کثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات
کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تدبیریں ایسی کین کہ انسے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور اسکے جسم میں عفونت
بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے
اسمیں یہ بات پیدا ہو گئی خلاف کے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت
مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوگی۔ اور اعراض کے ذریعے سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی ہے کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ قے
کیطرف سے نکلتا ہے اسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اسکے علامات بھی دریافت کرین اور
پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ کب لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نوبت کے معلوم
کرین۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت غب کے عظم میں کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت
میں زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ میں دیر دیر نضج پاتا ہے اور رقت بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی
ہے۔ اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور نہ انتظام ہونا نوائب کا جیسا کہ
مذکور تھا اور بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب دونوں خلطوں میں سے ہو اسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہوں انسے ہو سکتی ہے۔ اگر
بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت میں طول ہوگا اور قشعریرہ کم ہوگی اور قبض اغلاط یعنے تنگی اعضا میں خصوصاً نفس میں قوی تر ہوگی اور اطراف
سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہے گی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی کم
اور بول میں سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برآمد ہوگا۔ سن اگرچہ خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے گو سن میں
حرارت ہو اسی طرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہوسکتی ہے اگر بارد ہو۔ صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو نوبت
کا زمانہ قصیر اور اطراف جلد جلد گرم ہو جاتے ہونگے اور پیاس کا غلبہ اور قے صفراوی کی کثرت پسینا کے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے
قشعریرہ لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہ ہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے
اسی طرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونوں خلط برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں
در رفقہ قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہ ہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلئے کہ اسمیں برد اور لذع
دونوں مفقود ہیں۔ اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب غیر تام کہتے ہیں اور
اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور شدت بھی ہوگا اسلئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن میں کوئی شے
مقابل مادہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا گو لرزہ ضعیف
ہوگا اور شدید برد اور قشعریرہ کر کر واقع ہوگا تا اینکہ منتہی میں مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت اشتعال اور تشنگی کی زیادہ ہوگی

وجود کہ اطراف میں برد موجود ہی اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ بھر بھری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقینا ہوگا۔ غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہی کہ اسمیں خفت قبل وقت ثبنی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہی کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار تعرق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ التہاب حدت صفراوی کی اس سے ہوتی ہو۔ اور مسہل کے استعمال میں انتظار نضج کا ضرور ہی مگر ملین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہی کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ارلباب ہمراہ گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین اور شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرکے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاوے پھر اگر استفراغ دوائے قوی سے کیا جاوے ہو سکتا ہی اور کچھ خطر نہیں۔ اور قی کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہی مثلا آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ادرار ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمیں اعتدال ہو۔ اگرچہ شاذ و نادر مسہل قبل از نضج کے جلدی کرکے پلائے جائیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا از مانہ نزدیک سے زیادہ منتہی ہو مگنا فی ذ کو اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاوے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل افسنتین و غیرہ کے ہی مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم حمیدہ رومی سے ہو اور اگر ساتویں روز سے واسطے جلدی کرکے استعمال کی جاویگی خلط کو متحرک کریگی مگر استفراغ نکرسکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور قلق پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے لطیف جز مراری اور تلخ کے مادہ کو خشک کریگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھے گی۔ اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج اس وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کرلیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاوے اور جسے جنبر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھا کرتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکا کھایا بلکہ ایک شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہی مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہی اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہی اور اسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہی کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتی اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑنا ہی جسکی رو سے یہ لازم ہی کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کرکے دوائے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہی جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوائے حار اور بارد کے کرسکتا ہی ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نرہے اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہی اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہی۔ اس معترض سے اور چند وجوہ سے خطا کی ہی ہم اپنی کتاب میں انکے ذکر تفصیل سے طول طویل نہیں کرتے بلکہ باختصار انکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی انکی خطا ہی جو کہتا ہی کہ جالینوس کو جب تنہا کہ اسکے وقت استعمال ان ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی ہو جیسے کرفس اور شبت سے سو یا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تیزی ممکن ہی اسطرح سے کہ انکی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہی کہ انکی حرارت

ٹوٹ جاتی ہے اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی ہے اور حسبقدر کہ لطیف اسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کہ فن کی تلطیف سے گو بقدر زائد ہو کم
نہیں ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہنچا
دیتا ہے اور افراط حرارت کو قلقل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے بگھو دیتا ہے نہ کہ قوت ملطف قلقل کی اسمین تحویل
نفوذ کرے بعد ان سب افعال کے نہایت تعجب مجھ سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ قلقل
تپ میں التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو قلقل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اس نے قلقل کی
آمیزش اس افسنتین جو میں تجویز کی ہے — ادویہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص کب
ود کے ہیں اقراص جیدہ جنکا نفع جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہیں نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم
زرنجبین تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص طیار کریں نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید
کے ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم خیار صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کثیرا زعفران
سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور نیم دانگ اسے قرص طیار کریں قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے
خصوصاً اگر باوجود التہاب اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر ایک
تین درم ریوند چار درم طباشیر گل سرخ مع بوتری کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم خیار بریشتہ چھ درم طین رومی سات درم قرص طیار کریں
قرص نسخہ دیگر گل سرخ چھ درم زرشک صمغ عربی تخم خیار ہر واحد چار درم سنبل الطیب نافہ طباشیر نشاستہ تخم خیار تخم خیار
ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر
قرص طیار کریں حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دیں خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر سقوطری
بلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب اجزا ہموزن زعفران لبہ نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی میں گولی باندھیں مقدار شربت
دو درم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جید کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ
غافث عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی میں گولی طیار کریں مقدار شربت
دو درم ہمراہ سکنجبین مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ میں اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر ابلی دو درم سے تین درم تک
اور اسیقدر چنیا جو ایک بیج گٹھلی ہوتی ہے ملا کر استعمال کریں شادی میں دونوں مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا
وزن زیادہ کریں اور اگر صفرا زیادہ ہو چنیا زیادہ کریں بعون اللہ بہر الساعت حاصل ہو — متن نکس کے بیان میں کہ مرض اول کسی
بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو — اصل مرض سے دوبارہ اہتمام مرض کا بہت
ہی تجویز مناسب نکس کے معالجہ میں یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہ ہو علاج میں عجلت نہ کرنی چاہیے خصوصاً ملینات وغیرہ
اسلیے کہ نکس اکثر ضعیف اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہیں کر سکتی اس جہت سے اندیشہ
ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے فن ثانی پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کے اور احکام بحران کے
بیان میں اس فن میں دو مقالہ ہیں ہم اس فن میں احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزیں ایک ایک سے نسبت رکھتی
ہیں از قسم دلائل جملی بیان کرینگے اور علامات جید اور غیر جید کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتیں ہیں جنسے پیشین بینی معرفت کا ہے

پیشین بینی اس سے یہ مراد ہی کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہی اور جس طرح آل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو ایسے حیلے سے حکم لگا دے بسبب پہچاننے قوت کے اسطرح پر کہ ثابت رہے گی یا ساقط ہو گی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہو گا یا ہو گا **مقالہ اولی** بحران کا بیان اور طریقے استدلال سے بحران پر اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام — بحران کے معنے لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اسکو بحران کہتے ہین — بحران کے دلائل ایسے ہین کہ انکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہی کہ آیندہ کیا ہونے والا ہی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت مدبر مثل سلطان محافظ کے ہی بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کی ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ انکا شمار نہین کیا جاتا ہی اور کبھی ان دونوں مین جدال و قتال بشدت ہوتا ہی اسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے دوڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اٹھے اور دہل اور طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکے کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہی کہ گویا آن واحد مین ہو جاتا ہی جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہی یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہی کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائین اور رہنے شہر بالکل خالی ہو جائے یا غلبہ ناقص ہوتا ہی کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہی ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہی اور جس طرح بادشاہ بروقت غلبے کے دشمن باغی پر اسکو دفع کر دیتا ہی اور کبھی اسکا دفع کرنا قرار واقعی ہوتا ہی کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائین یا کمسے اسقدر دفع کرتا ہی کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجائے اسی طرح پر حال قوت بدنی کا ہی کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور انکے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہی مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہی بلکہ اس طبیعت کا فعل مقید رہوتا ہی کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقالی ہی اور جو مرض زائل ہوتا ہی ۱۰
اسکا زوال یا بطور بحران ہو جاتا ہی جیسا بیان ہوا یا بر سبیل تحلیل ہوتا ہی یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا تحلیل ہو کر بتدریج فانی ہو جائے — زوال مرض بطور تحلیل امراض مزمنہ مین ہوتا ہی یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے ہمیشہ علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے — اسی طرح جو مرض مہلک ہی اسکا ہلاک یا بر سبیل بحران ہوتا ہی یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہو جائے — افضل وہی بحران ہی جو تام ہو اور طبیب اسپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہو گیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو ان اعراض سے جنکا اندازہ یعنے خوف وہی کہ یدن قبل اس روز بحران کے ہو چکی ہی اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو — جو بحران ہی یا جید ہی یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہی یا ناقص — بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے — کبھی ناقص کو لفظ بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہی تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہی اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہی — بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہی اگر انداز اس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور یہ لذا رجیہ اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہی — جملہ ذات ان بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض مین
ہونی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اُن امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو
— ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہی کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور اگر رقت اس سے کم ہو
مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو تو بذریعہ
اسہال و قے کے بحران ہوگا — معلوم کرنا چاہیے کہ مخاطات یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریون کا بحران
ان چیزون سے ہوتا ہی اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہی کھل جانا اور جاری
ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہی لیکن یہ بات اکثر انھین لوگون کو ہوتی ہی جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد
ہو — جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہی جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ایکہی
مرتبہ مین پریشان کردیتا ہی اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہی اسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اسکے بعد وہ بحران ہی جو
بذریعہ ادرار بول کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے
ہین اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین — کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہی اور اکثر
بذریعہ خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین
انکی موت واقع ہوجاتی ہی اسلیے کہ بعض خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہی چند اقسام کے ہوتے ہین دمل دبیلہ طاعون مثلاً
حمرہ نار فارسی اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون — کبھی بحران تام یا ناقص بستگی عضل اور عصب سے ہوتا ہی اور کبھی
بذریعہ خارش اور اسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہی — ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل و دوالی انتفاخ
اطراف وغیرہ کے ہوتا ہی — اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہی جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج
و استرخا و وجع الورک و درد پشت و زانو و داء الفیل و دوالی پیدا ہوجاتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو بحران
بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہی عافیت مریض
کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہوجانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہوجاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص
ہوجانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہی — انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہی جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال
مین عمدہ یہی بات ہی کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو — جس طرح مستدل یا مخبر کو ممکن ہی کہ لڑائی
کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا مشورہ تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب
کو بھی ممکن ہی کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے
قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات
محاربہ شدید کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدل کا درست نکرچکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر
تیار ہو تو اسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت ادبار حالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
ساز و سامان نادرست ہو اسوقت حال بالعکس ہوگا اسی طرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آئندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی - بحران تام بر وقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہی اور کبھی شروع انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سرد زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہوجاتی ہی اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہی پہ جاکہ زمانہ انحطاط کو ہو پہنچے - اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس ہوا کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرلئے تا اینکہ پسینا شروع ہو اسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے - یہ بھی جاننا ضروری کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہو کہ اگر اسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہی اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اسوقت کے جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے پس مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہی اور ثقل مادہ کا بعید ہی جیسی طبیعت قائم ہوتی ہی بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہی یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اسی شی کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہی اور یہی حال ہی طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین - اسی طرح اگر دلائل حاضرہ کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہوجاوے کہ مبادی بحران کے قبل چودھوین دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہی گو جید ہوجاوے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرارا بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہی تو بحران تام نہوگا - خلاصہ یہ ہی کہ حرکات بحرانی قبل اس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہی یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کرے - مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہی اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہی کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہی اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین قائم ہوتا ہی - اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہوسکے یہ نشانی موت کی ہی اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاوے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہی یہ بھی جاننا ضروری کہ بحران کسی مرض مین بروقت راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کے بہت کم واقع ہوتا ہی ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایکمرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا - افضل بحران وہی ہی جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اسوقت کے منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرحکا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا اسپر اعتماد نہین ہی - بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور از جانب دینے اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہی - اور حاصل یہ ہی کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہوتی

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامات بحران ناقص سے کے ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہر گز بحران نہین ہوتا
رہی یہ بات کہ موت کس طرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی ہی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہی جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال
ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ بحران سلیم امراض کا اکثر ہر ہوتا ہی اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت
مضطر نہین ہوتی پھر اسکو یہ ممکن ہوتا ہی کہ مقابلہ مرض پر باوقت اتمام نضج کے کمر کرے اور امراض قاتلہ اور مہلکہ مین بحران متقدم ہوجاتا
ہی اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلیل مادہ بتدریج ہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاے
اگر اسکا استفراغ محمود واقع ہو یا خروج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہی اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہین
ہوتی — جس تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہی یا جس ذبول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہی اُس سے مثل اعراض خوفناک پیدا
نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض
زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور انمین سکون عارض ہوتا ہی اور بعض امراض انکے برعکس ہوتے ہین ابتدا مین
سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کریگی جسطرف
مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہی اسوقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب وہان نہ
پاے اور کسی اور طرف آوے کہ برخلاف خواہش طبیعت کے رجوع کرے — یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہی اور طبیب بوجہ ناواقفی کے
اسکو یوم ششم تجویز کرتا ہی حالانکہ واقع مین وہ دن ہفتم ہوتا ہی اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہی کہ مریض پر بوقت اول مرض جو ناصحیح تھا اسلیے طبیب اُسدن کو
مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم کو بحران قرار دیتا ہی اور یہ غلطی تجویز کی ہی ایسے کہ بحران جید ششم دن کم ہوتا ہی اقسام تغیر مرض
کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو
تیسری قسم یہ ہی کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہی کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو
پانچوین قسم یہ ہی کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متنبہ ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ
صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ لفظ بحران کی بنا بر
قول اس شخص کے جسکا قول مستند اور معتبر ہی زبان یونانی مین مشتق ہی فعل خطاب سے معنے وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان
صادر کرے گویا اسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جاے اور بعد اسی حکم کے مقدمہ اوقات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی
اسکی سماعت سے برطرف ہو قول کلی **علامات بحران** کے ذکر مین بحران سے بیشتر دیکھو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ اگر
اگر دن کو ہو یا بحران ہی کم چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہین
جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بے چین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہوتا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات
آنکھوں مین اور طنین اور دوی یعنے کان کا گونجنا اور پھڑ پھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً
بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج پھڑک پیدا ہوتی تشنگی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین درد جگر مین
اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہی اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور پشت مین درد اور عضل بطن مین اختلاج
اور مروڑ پیدا ہوتا ہی اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہی کہ اسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہی اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہو پیدا

ہوتا ہی اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہی اور بحران پر دلالت کرتی ہی اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند
ہو جاتا ہی جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہی جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری پس دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف
دفع کیا ہی سو جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنے تقدم علامات کا یہ ہی
کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہی وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہی کہ انکی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی
ہی اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے سو جو اختلاف بسبب مادہ کے
ہوتا ہی اسکی مثال یہ ہی کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کریں
کہ مادہ دموی ہی طبیب کو اسوقت امید یہ ہوتی ہی کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہی تو
اسوقت اکثر یہ ہی کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کریں
اور اکثر جب صفرا دموی ہوتا ہی اسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی اور اس سے پہلے خیالات عین یعنے آنکھوں میں چنگے سے
زرد و زرد خواہ نارنجی آنے لگتے ہیں اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہی کہ فورًا
صحت حاصل ہو جاتی ہی جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاے
رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہیں انکی طرف مواد کو دفع کرے گی جیسے بطرف اخشاء کے اور اس وجہ سے افعال میں
اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط
ذہن اور درد سر پیدا ہوا اور جو چیزیں ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے
متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے — اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اسکے دفع کی
دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اسوقت تمام اعضاے ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ
صورت عروق اور پسینا برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہی یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اس جانب کو انجذاب
کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہی اسوقت بدون اسکے کہ اعضاے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا اسلیے
کہ بعض اعضاے رئیسہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاے نفس میں ہو کر ضرور گذریگا
اور اعضاے دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت
گرنے مادہ کے فقط اعضاے رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی جہت مرور مواد کی اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہی جیسے فم معدہ جسوقت
ارادہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہی یہ ہو کہ نیچے کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاے رئیسہ میں سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا
ہو سکتا ہی کہ اسمیں فساد دیر میں پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مبرز سے — ہر طرف
بہ نہیں راہ دفع بحرانی کی ہی جیسے معدہ میں راہ قریب اسکے مادہ کے واسطے یہ ہی کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے
رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول نکلنے کے اور جانب معا کی واسطے اسہال کے — اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک
راہ جداگانہ ہی پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس قسم
کا بحران جو متوقع ہی وہ خاص فلاں جہت میں ہونے والا ہی اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ بعلی ابتدا و میلان مرض

اس ردی مادہ کے اٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچے گا اگر بحران ردی ہو ۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اسکو صلاحیت دلالت
کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑنے گا ۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو
مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس جہت کی
واضح ہوتی ہے جدھر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد خراسیف میں اوپر کیطرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ
کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ
اور علامات شریک نہ کیے جائیں ۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی
اور پیدا ہوتی تھی مخالف میں اس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات
بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قے یا رعاف
۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اسکا بحران بادلنے تھنے سے بذریعہ
رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے ۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران اسہال یا قے یا عرق کے ہوگا ۔ یا مثلاً حمی
محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے ۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے
نحو مناعب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کی وجہ سے پیدا ہو کہ اسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے
ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نفثات الریہ اور لبرغش کا بحران رعاف سے ہوتا ہے ۔ مگر
ذات الجنب کا حال یہ ہے کہ نفث دم اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران تام
سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے انکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اسکا شروع ہو کر
اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے ۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران
کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں
ہوتا ہے اسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں
یعنے اس دن نہ ہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا بس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور
سہو و تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں انکے بعد بسبب لا اتصال بحران ضرور ہو جاوے گو اکثر یہی ہے کہ بحران
ہوتا ہے ۔ بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت سے بنے راہ بحران پر بھی دلالت
کرتے ہیں ۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا انکے
بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا ۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر
سوائے قرب زمانہ بحران کے اگرچہ انکا وقوع میں وقت وقوع علامت بحران ہی ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص میں
قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور
غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے ۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض
بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبۂ طبیعت کے دلیل ہوں اور اُن دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہیں
ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہی کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہی بدشواری طبیعت اسکے زور کو روک سکتی ہی
مگر یہ ضرور نہیں ہی کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاوے مگر اینکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے
پر — ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہی کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور جسم گھٹنے تک
ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکایک آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہی کہ ایسے وقت
طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہی اور بتمام وکمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہی پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہی
اسکو گرادیتی ہی اور پچھاڑ ڈالتی ہی اور دفع کردیتی ہی – کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے
طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہی اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے بآسانی نہیں ہوسکتا
اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہوجاوے اسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ فوراً ان علامات بحران کا بالاتصال دو
[illegible] اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہی اسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جب ان قران کے جنکو ہم بیان
کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہوجاوے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ
نبض میں عظم پیدا ہو اور انخفاض نہ ہو تو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے – یہ بھی جاننا ضروری ہی
کہ خشکی اور گھبراہٹ ہونا بدن کا ایام مرض میں بیروا قع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہی اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال
ہوتے ہیں یا انکا بحران ردی ہوتا ہی – کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماری کے
دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ کسی فصل خاص میں اُنکے بحران یکساں ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے
ہیں کہ اکثر اُنکے بحران رعاف سے ہوتے ہیں پس اُنکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہی مع اور علامات
موجودہ کے کہ شاید اکثر اُنکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے – یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک
ہی واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہی کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع
ہوگا – اور سواے عظیم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہی کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی
اور اسی کی دلالت یہ بھی ہی کہ بحران بذریعہ قی خواہ اسہال کے ہوگا – خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع
کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجاوے اسوقت نبض شوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین میں یا
پیدا نہو اور قبل ازاں کہ نبض قوی ہوجاوے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور جسوقت دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اسوقت دونوں
باہم پیدا ہوجاتی ہیں جیسے قی اور عرق خواہ رعاف اور قی – اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام
تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے باب میں کیجاویگی **علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران میں**
اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور کبھی جب علامات قی کے پیدا ہوں
اور درد سر عارض ہوجاوے وہاں بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہی – ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل

کنپٹیوں اور ٹینپوں اور کری میں پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اُس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور
شراسیف میں اوپر کیطرف بلا درد اور سر میں اشتعال پیدا ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض میں شدت
ہوتی ہے اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا برطرف ہو جاتا ہے تفصیل علامات
ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ میں پڑ جاسے اور بارق
سکے ساتھ نون ہتھنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اُٹھتی ہوئی معلوم ہوں اور منہ میں تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا
اور اگر فم معدہ میں درد پیدا ہو خواہ تلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئیں اور خفقان سدی
ور انضغاط اور انخفاض نبض میں پیدا ہو پھر اُسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر مؤکد ہو جاتے ہیں خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن میں
لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اُمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے
پیدا ہو ایسی صورت میں حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ نہو اور با انہمہ رنگ
چہرہ کا اُسوقت زرد ہو جاسے اور رنگ میں سقوط پیدا ہو — اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکوں کو ہوتی ہے بہت ضعف عصب کے
تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات میں بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشائخ میں چونکہ انکے قوے میں ضعف ہوتا ہے
مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر کی
پیدا ہوں خواہ جہت طحال میں تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ عروق کے (جو طحال میں ہیں اور
قریب بجہت مینی کے ہیں) مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب مینی کے ہیں انکے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال
مینی سے نہیں ہے — اور مریض کو سرخ ڈورے چمکتے ہوئے اور باریک نظر آئیں اور چہرہ خوب سرخ ہو جاسے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی
ایک جانب سرخ ہو جاسے اور دفعۃً خون رواں ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جاسے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک میں کھجلی اُٹھے اور
اشتعال حرارت کا سر میں شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جاسے اُسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور
عادت اور مزاج کی ونیز جملہ دلائل سے ظاہر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر
اسکا اندازہ لینے خبر ہی بنا بریق اور خیالات خطی سبب سے ہوتا ہے جو بہ شکل زرد رنگ و آتش کے ہوتے ہیں اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے
آنکھ کے معلوم ہوتے ہیں اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی میں ہوتا ہے — اور کبھی جانب جھکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اٹھنے کے
ناک میں دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنے خواہ بائیں نتھنے سے ہوگا خواہ دونوں نتھنوں سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت یہ
کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم میں و یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد میں یبوست پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہے جبکا سن تیس ۳۰
برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران قے میں جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد
سر کے ہمراہ اور چشم کے آلام مثل درد گردن اور خنیر گردن کے بھی ہوتے ہیں اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ
علامات موت کے نہوں وہ بھی وقوع رعاف پر معین استدلال ہوتی ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے
لہذا علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص ان علامات مشترکہ سے جنکا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسے ہیں کہ

انمین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہی جیسے تنبو اور طنین گوش اور کری اور تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون جگر خواہ طحال سے بادجع اور اشتعال سرکا — اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد شراسیف ولمبے خواہ انکین جگر کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد و قم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہی انکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہی اس سبب سے کہ اکثر پشت پا ہی مادہ سے بھر جاتی ہی اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہی اسوقت اعضاے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہی اور ضیق نفس عارض ہوتا ہی — بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کے ایسے ہین کہ انمین تقابل ہی یعنی اگر ایک علامات قے مین ہی اسکے مقابل دوسرے مین رعاف پائی جاتی ہی جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوہ کا علامات قے مین ہوتا ہی خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہی اسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنی زردی علامات قے مین ہی اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ انمین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہی اور اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہی اسکے مقابل کوئی علامات قے مین نہین ہی

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہو جاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو — اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جاے — اور بالنسبہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اس گرمی کے جو اور ایام مین تھی — اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو — اور بول مین دلائل پر غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز جب بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے — اسیطرح اگر کسی مرض حار مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اسوقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے — خلاصہ یہ ہی کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہی — اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گویا وہ غسل پر تیار ہی یا آبزن کرانے پر مستعد ہی یہ بھی دلیل ہی کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا — رنگین ہو جانا بول کا بدلالت اولی اسہالات پر دلیل ہی کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہی کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو — بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے — اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز طلیق ہوتا ہو اور تری غالب ہو اسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے — اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اسی وقت متوقع ہوتا ہی کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور [illegible] حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو

علامات میلان مادہ کے اعضاے بول کیطرف اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسی طرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ناحیہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہی کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین رسوب پیدا ہونا اور اسکا قوام ہر روز غلیظ ہونا اور اسمین رسوب کا موجود ہونا — جبکہ دلائل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہو گا

جیسے ہمنے بیان میں براز کے ذکر کیا ہے — یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ میں زیادہ ہوجاوے اور روانی شکم
مین کمی اور پسینا بھی اُسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی
سخت ہو اسی جگہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصًا جب ان دونوں میں **علامات**
سیلان مادہ بطرف براز کے بند رہ جاتے ہیں — یعنے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جب یہ جانا جائے کہ فضلہ
دموی ہیں ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں پیچ سا پیدا ہو
اور اسفل شکم میں بوجھ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہوں بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب میں یعنے اسفل شکم میں نفخ پیدا ہو اور مراق
حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاوے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور نیچے شراسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر
بستے ہوئے روہشت پیدا ہو مگر بتیز یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوجاتا ہے پس علامات بحران براز کا ضعف
کرتا ہے خصوصًا وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم میں ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصًا
جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی کا
عادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصًا جو شخص جو کہ سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے
اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بحران کے تری اسی میں بول سپید رنگ اور رقیق ہوجاوے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ حرکت
امعا میں پڑجاوے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برآمد ہوگا — بحران بذریعہ اسہال کے
باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اُس بحران کے جو بطریق رحم** ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا پائے جاویں
اور استفراغ اسہالی بھی نہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور قطن یعنے تہیگاہ میں بھی ثقل معلوم ہو اور ران درد بھی معلوم ہو اور مدت ذکی
پیدا ہو اُسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھلنے رگ مقعد کے** — جملہ علامات مذکورہ بالا کا موجود ہونا
وہ عادت مریض کی بسطور رہی ہو کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہے اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور بالخصوص نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور
نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران
انتقالی کے بھی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا
بند ہونا اور نضج میں تاخیر خواہ عدم نضج قطعًا باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصًا امراض سلیمہ میں جو دیرپا ہیں اور جنمیں نضج نہیں
ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تعیین جہت انتقال کی اسپر دلیل درد موضوع خاص کا ہے اور پھول جانا رگوں کا اُن
مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کی ہیں جیسے آبط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ
کے — یعنی وہ جہت خود دلیل انتقال بمیہ ہوتی ہے جسمیں کوئی عضو ضعیف واقع ہے — یا درد مفاصل میں ہونا — خواہ
الیا درد جسے جس سے متعب ہوا کسی عضو میں پیدا ہو — شراسیف میں اگر تمدد ہو اور درد کرین اس سے خاص کسی مقام کا
انتقال کا استدلال نہیں ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں
سیلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بارد میں اور
سن اکتہال میں کثیر ہوتا ہے سردی میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہے اور حق

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہی کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہی۔ بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ جس کا سن پچاس برس
ملکہ تیس برس سے تجاوز ہوجاوے اسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہی اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے
دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ابدان مین اور بوجہ کثرت کے اکثر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی
و شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاے رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اور یہ چیزین ان اسباب سے
یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہین سے یعنے زمانہ کہولت کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہین اسکے بعد تغیر
عظیم طاری ہوتا ہی خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو بعید ہوتا ہی اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہی **علامت انتقال کے بطرف اسافل**
جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین سے یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہی اور دونون ورک
یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہی کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال عالی کی طرف** اعلے کی طرف
کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہنچتی ہی بعد ازان کہ ضیق نفس اور تغیر نظام مین اسطرح
ادھر ادھر اور پھر پھٹ گیا اور بیٹھا ہوا ہوا اور مٹ جانا دفعتہ ہو اور اختلال عظیم سر مین پیدا ہو اسطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج
کے ہوتا ہی جو کان کی جڑ مین پڑتا ہی۔ اسی طرح ہوا رہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین دھمک رہے اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے **علامات
انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہی کہ انتقال اسکا کسی مرض مزمن کی طرف
ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو
انذار خراج پر ہی اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ
سیلان سبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کے زیادہ انبساط مین آئین اور شریان خواہ تنگ آئین بعد ہوا ایسا کہ سکون انکی حرکت مین
نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہوجاوے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اٹھے جسے یہ علامات مجموعاً عارض ہون
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہی اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو
اکثر اسی مین خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہی جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن
اسباب وقوع خراج سے ہی۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کے نضج کو بدیر قبول کرتے ہین مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون
اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہی اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ بعض آدمی خلاف اس جہت کے
کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کے بول اکثر نائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی
قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اتمام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی ہی اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے
بڑھ جانا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہ جابجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہی اور حمیات اعیائی
یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور تحیین کا نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہوا امید خراج کی
مفاصل مین ہوتی ہی خصوصاً بروز بحران کے۔ منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہی کہ جو بحران دیر مین واقع ہوا ہی بحران تام نہوا ہو جو
بحران دیر مین ہوا معاودت اور علامات کی نوبت یعنے ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہون کہ آئین اور کوئی بحران بھی ہوگا۔ حمیات
اعیائی کا بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو ان مفاصل مین خراج

کی بسیر ہوگئی ہیں جب پیدا ہوا ہی خواہ محنت کے سبب سے بحران واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل
ہوئی ہو گر گرمی نہ ہو محنتین میں واقع ہو وہ ماندگی ہے تیرہی مین اکثر ہوتا ہی اسلئے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہیں ہوتا اس وجہ سے کہ
حیات مین مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہی اور نرم گوشت جو پیچھے محنتین کے ہی ان بخارات کو قبول کرتا
اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہی — اور جو اعیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہی —
اکثر بعد خراج کی ہوتی ہی اور جو علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہین یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہی لہذا مادہ خراج کا
بول دفع ہو جاتا ہی — اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اکثر اتر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہی جیسے ربع
ربع گراینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو — خلاصہ یہ ہی کہ جو لرزہ معاودہ ہو بذریعہ بخارات مادہ کے ہر روز استفراغ کرتا ہی بہت
سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ تپ کے باقی رہ جاتا ہی کہ جس سے خراج واقع ہو — یہ بات اسوقت ہوتی ہی کہ فقط لرزہ تپ
ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اس سے خراج کی توقع کیجائے — اور ادرار بول کا
بھی جب ہوتا ہی تو خراج کمتر واقع ہوتا ہی — جو خراجات امراض مزمنہ اور مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین اکثر
ہوتے ہین اور جو امراض حادہ مین انکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین انمین خراجات اوپر
اور نیچے دونون جانب کے اعضا مین واقع ہوتے ہین اور اکثر حمی مین خراجات بیخ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجون کے
بحران اکثر تام ہوتا ہی اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہی **بیان احکام خراجات کا** جو خراج کہ
قاطع سے پیدا ہو اور غائب ہو جاے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اسکا حال دو امر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ
اسی سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہی اسی واسطے اسکو جدید کا شمار
نہین کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاے دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف کے دفع ہو — ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہی کہ
جسکے سبب سے مرض مین خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اسکا سیلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم
اور ماتر کے دبانے سے بیٹھ جاے اسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو گر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہی ایسے
کہ بارد ہی اور ضرر اسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہی کہ اسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو
انکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہی اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہی
— خراجات مین سے کم ضرر اسی خراج کا ہی کہ جس طرف اسکا سیلان ہوا ہی وہ عضو سافل ہو اور سینہ سے نیچے کے اعضا مین بھی عضو
خسیس ہو رئیس نہو اور گنجایش اس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنجایش مین کمی نہو اگر مادہ بہم
پوری گنجایش نہ پاے گا جہان سے آیا ہی جسوقت طبیب ابال استعمال رادعات کا کرے گا وہ ویسا ہی بپردہ سے اسی طرف
پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین پہنچنے جہان سے آیا تھا اس حال سے کہ اسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی
حرکات سے اسمین حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کر دیتا — بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات
ہین جنکا سیلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی عضو
ہو ضعیف ہو اور اسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہی جسکا

خصوصیت سیلان عرق کی ہو۔ افضل ترین خراجات جنمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہی وہی خراج ہی جسکا منھ کھلجاسے جیسا کہ اگر منھ نہ کھلے تو اُس سے زیادہ وکیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہی **علامات وقوع تشنج کے** لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہی اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہی اور جتنا لڑکا چھوٹا ہی بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہی۔ جوان لوگ جسوقت انکی آنکھون مین حول پیدا ہو اور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور منھ کج ہوجاے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اُسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہی اگر باینہمہ ورم گرم خصوصاً سر و گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامت سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہی کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اسکا اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہی اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید یہ ہین کہ نضج تمام ہوجاے اسکے بعد وہ دن جنمین بحران ہو ان ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی پیش از وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہی اور بحران استفراغی ہو انتقالی او خراجی نہو استفراغ بھی اُسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہی اور ایسی جہت مین ہو جدھر سے اُس مادہ کا نکلنا مناسب ہی اور اُسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو۔ کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہی مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران کیا جاتا ہی جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جاے اور اختلاف کم ہو اور استوائے حال پیدا ہو یہ بہت علامت بحران جید کی ہی کہ اُسپر اعتماد کیا جاے اور اگر باینہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت او خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے مین کچھ شک نہین ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین پیدا ہوجائے امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہی بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہی پس واجب ہی کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا مناسب ہی نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ انکے ہمراہ نبض کی صحت اور استوائے حال اور قوت بڑھتی جاتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون او بیمار ہوجائے پس اگر نضج اسکے بول مین ابتداے مرض مین ظاہر ہو اُسکی ہلاکت سے بیخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہون انکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہی کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق المستعجل کہتا ہی۔ ردی ہونا یعنے بحران کا پہلے مذکور ہوچکا ہی ایک علامت ردائت بحران کی

ہی کہ دور باحوری مین واقع ہوا ور نبض اشد دن سقوط اور صغر کی طرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضروری کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اُنکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر نہایت رد ہو کر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادے کے ہی کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہی نہ اسکی تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو ہون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہی کہ اُسپر بھی نہایت رد ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت خود بخود ساکن ہونے مادے کے ہوتی ہی نہ اسلیے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طبیعت نضج ان کا بھی کرتی ہی اور بوجہ اپنے ضعف کے اُس مادے کے دفع سے عاجز ہوتی ہی **احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں** جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے علامات ردی پیدا ہون تو ایسی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہی معرفت پر خیالات ان اسباب کے جو بحران کے مقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تمثیل اسکی جیسے علامات ردی نبض اور قارورہ کے پائی جائین اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی ہو اور یہ امور بعد چھٹے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکورہ تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہی اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہوچکا ہی واجب ہی کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیعت فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہی قوام مین نضج نہونا بنسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہی اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہی جسوقت علامات نضج کی ابتداے مرض سے ظاہر ہون اُس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اُس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہی اور پرخطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہی کہ طولانی ہو جسوقت بحران جید ہوتا ہی نضج ضرور ہوتا ہی اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہوجاتا ہی اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضروری کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے برسبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعتہً لون خواہ لمس مین واقع ہو وہ ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہی اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہی بلکہ اعتبار حال پر بحالت بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے بحہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بجہت بیداری اور ریاضت اور تعب اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے بعد درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین ذکر علامات جمیع کا علامت جید وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور بحہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت ایسا واقع ہو کہ اُس سے مطلب برآری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض ہر وقت درستی پر آتی جائے بہرحال جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہی اسلیے کہ قشعریرہ کو جب

استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ عفونت مادہ کی رفع ہوئی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرر دہی اور افضل احوال یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا بآسانی ہو اور بہ امر دہی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو — واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید غار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی تحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا عجیب اور غریب ہیں اور بعد تپ کے خفت کا پیدا ہونا سنجملہ علامات جیدہ کے اشتہاے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بوکھا سہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامت جیدہ اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی احکام علامات ردیہ کے جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں — پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت مین بھی ضعف ہو تو فوراً موت واقع ہوگی — اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے — علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرصت سے پہلے ظاہر ہوں اون سے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے جبکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت واقع کرین — بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہیں کہ انکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سرسام کے ذات الجنب ہیں اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس تنفس اور عمدگی نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور زیرک ہوشیار وہ ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر زمانی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر وہ پھر بھی جزماً حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا ایک نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً کرنا چاہیے — سوا اوسکے یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ سیاہ اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود اوسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے ذکر علامات ردیہ کا علامات ردی میں بھی بسبب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کرین ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں جسوقت چہرہ زندہ آدمی کا مثل چہرہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے — چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہوتی ہے کہ آنکھین جھپ جائین اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی مین گڑہا پڑ جائے اور پست جائین اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرہ کی جلد کھچ جائے اور رنگ چہرہ کا سبز خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوئی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات وقوع موت کے بعجلت ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ چہرہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا نکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے اور جبکہ

بدتر نہین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اسکا حال بطریق صلاح کے باسانی عود نہین کرتا۔ مقصود بران قسم اول سبب جسکے
علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوئے ہون خواہ
بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ و دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکے ہین اور قسم لغشت وغیرہ جو بیداری سے
پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص جسمین قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ
سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی انتہا پر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا
پھر بھی ابتداے امراض حادہ مین نمودار علامات کا بوجہ نقص مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ انتہا
مین خود مرض کیوجہ سے بلا مساعدت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون۔ اسیطرح ضرور ہے شناخت آخر الامر
لاغری اور تغیر لون کی اسطرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسوقت زیادہ خوف
نہین ہوتا اسیطرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہونگی اور میان خالی
پوٹ سیاہ اور پلکین سوکھ رہینگی اور نبض مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے
ہونگے پہلے اسہال واقع ہوگا اور بافراط ہوگا کہ علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے
رفتہ رفتہ ہونگے۔ مرض کی بوسے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ جو امور ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر
وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور بہت بہت سی چیزین مثل شرار کی محسوس ہون جبکہ بدن مس کیا جاے۔ رنگ
کا زرد ہوجانا بُری علامت ہے اور سیاہ ہوجانا بھی کا یک بُری علامت ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت
کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکے ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے۔ اور زرد ہو جانا اچھا نہین ہے مگر بہ نسبت
سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلئے کہ کبھی بہت حرارت سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب موت
نہین ہوتی۔ اور بیشتر بسبب بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا کپ
مین شکن پیدا ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے علامات ردی جیسا غشیان سدر درد سر کے ماخوذ مین اگر درد سر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو
اور مرض مین تیزی ہو اور علامات ردی بھی اسکے ساتھ پائے جائین وہ مرض قتال ہے مگر قتال نہوے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا
اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایکقدر رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر سوین تک اسکے ہے اور ساتوین دن رعاف واقع ہو
اس مرض کا زوال رعاف سے بہتر ہوتا ہے یا پیپ نکلنے یا کانون سے جاری ہوگا یا اخراج وتنقیہ ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے۔ اگر کسی شخص کو
ابتداے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتداء
درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن سخت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ
قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلئے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ
ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلئے گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اور اسلئے کہ گیارہوین
دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ
سے نہین ہے اپنے مزاج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر درد سر پانچوین دن شروع ہو چودہوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض

طبیعت ہوا اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے — اکثر بعد سرخی غب مین عارض ہوتا ہے **علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق مین** مریض کا آنکھون سے دیکھنا لینے بصارت زائل ہوجانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے سوء نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین** دونون آنکھونکا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون دستوں اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہوجانا اُسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بُری ہے ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت بُرا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ قطرہ آنا علامت ہلاکت کی ہے التواے چشم یعنے بھینگی اور حول یعنے ٹیڑھا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے — اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا ہو اسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار بصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکنی چیزون کے ہین انکی تفصیل یہ ہے سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر رعاف پر دلالت کرتے ہین اور شوخ چیزین بلق آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور آنسو بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور سبب اسکے دلائل خاص ہین اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے انکی رعایت کیجاتی ہے — آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کے بھی بہتر طرز سالم ہوئے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتے ہین — آنسوؤن کی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال ہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے — روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے بس مرض ضرور مہلک ہوگا اگرچہ کسی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر ایسا نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہے — نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شی کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر گھُورا ہوا ہو ردی ہے اور اسے آنکھونکا پتھرا جانا کہتے ہین — زیادہ چرک آنکھ مین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھتا جاے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے — اور خشک کیچڑ آنکھون سے برآمد ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھ مین بوجہ حرارت غریبہ کے انضاج اور پختہ کرنے مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے بوقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زرد گھُسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اسکا نفوذ آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اُس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھُسی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہوجاتا ہے — منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بوقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جا کر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہوجاے اور اسیطرح بار بار جالہ پیدا کرے اور کنارے پر تھپوئے کے جا جا کر چرک ہوجایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے — آنکھ کا سرخ شدید ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی مدت مین علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے — آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھونکا

بڑا ہو جانا اور تاریکی کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل ہے اور اکثر تاریکی یعنے چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف
دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور ذبول ہے
پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے — اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور آنکھ کے قریب انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض
کو خبر ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے — آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے — بعض
اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی سود برابر سپید رنگ کے پڑے دسویں دن پھنسی پڑنے کے مرجائیگا
اور شیرینی کی خواہش اسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اسمیں
زخم پڑ جانا علامت ردی ہے — ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے
ملائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہ ہو یہ بھی علامات ردیہ ہیں خود بخود ناک میں بوے مشک یا گھی اور مکھن خواہ سوندھی
مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے — عطسہ آور چیزوں سے
مثل چھکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے — ناک کے زخمی ہونے خواہ بشدت خشکی
ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے — ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ رگڑنی جیسے
اسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر سیڑی وغیرہ نہیں ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے
علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی لو خشک ہوتی اور اسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا
یعنے اندر کی طرف خواہ باہر سمٹ جاے ردی ہے — کان کا میل جب گرد اترے اور منقطع ہو جاے **جالینوس** کے نزدیک
علامت ردی ہے اور قدماے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے انکے نزدیک مہلک ہے — کسی قسم کا الم کان میں ہو اور
حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن کم بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہو جاے اسوقت
ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے
مرجاتے ہیں **علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں** دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی منھ
دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے
اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اسکی تپ میں شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت
شدید ہے اور مادہ لزج جو بدن میں متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے — ہر وقت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اسکے
عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہوں علامت اچھی نہیں ہے — دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کر آواز پیدا
ہونا بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری
ہو دلیل ہلاکت مریض ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنے جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت
پیسا کرے اور اسکی عادت بھی ہو اسکی نسبت یہ حکم نہیں ہے — دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت
جنکو ثنایا کہتے ہیں **علامات جو زبان اور منھ وغیرہ سے ماخوذ ہیں** زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ میں زبون حالی
کی نشانی ہے — منھ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں — اگر ابتداے مرض میں منھ خشک ہو اور

اور زبان میں خشونت پیدا ہو بعد اسکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہی خصوصاً ہو دھوین روز — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہت بری بو آنی
منھ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہی اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہی فساد کلی اخلاط پر — اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ
خلقی نہو علامات ردی ہی پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہی — دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت
کرتا ہی درہم ہو جانا اور دونون کا سرد ہو جانا علامات خبیثہ ہی — بعض اطبا نے کہا ہی کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ
چنے کے ابھر آئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہی اور اسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہی خشونت
و سرخی زبان دلیل برسام کی ہی مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہی شاید اسکا سبب استعمال کسی شئی صابغ کا ہو — یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہی جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جزو بخاری بعض اعضا سے
منتشر کرکے چڑھنے والا نہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین اختناق یعنے بند ہو جانا نفوذ ہوا کا
ایک دفعہ بغیر روز بحران کے ردی ہی — اختناق بدون برآمد ہونے کف کے خفیف ہی اسلیے کہ ازدیاد یعنے کف برآمد ہونا اسوقت
ہوتا ہی کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر ہو سکے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب سکے تباہ ہو جائین اور سانس کا پہنچنا
یا ستو اور استعمام ممکن نہو اور ہوا ازبادہ بروقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر
بسبب دماغ کے ہوتا ہی — بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب ہوتی ہی اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے
ہوا سے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہی اور اختناق اسکی جانبکی راہ بند کردیتا ہی پس التہاب قلب کا زور ہو جاتا ہی اور سوء مزاج قلب کا مفرط ہوتا ہی
یا ان وجہ تحمل حیات کا نہین ہوتا — اسیطرح گردن خم ہو جائے تاکہ اسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے
پیدا ہوتا ہو بوجہ شدت تمدد کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین — اسیطرح اترنا لقمہ کا دشواری دلیل زبون حالی کی ہی
اسیطرح اچھو آنے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکل آئے اور ہروقت تھوک کا منہ اچھالا کرے یہ بھی دلیل ردی ہی اور یہ ہی علامات
جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین ہچکی امراض حادہ مین ردی ہی خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہی
اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہی علامات جو اعضائے تنفس
سے ماخوذ ہین ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہی کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہی — اسیطرح مختلف سانس بھی
ردی ہی — اور جو سانس مشابہ رونیوالے کی سانس کے ہو کر رک جائے اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہی — اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہو ردی ہی مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہی — جن لوگ کہ انکی موت کا وقت
حاضر ہوتا ہی اسوقت انکا پیٹ پھول جاتا ہی اور سانس انکی تھم چلی جاتی ہی اور سرد اور دراز ہو جاتی ہی علامات جو رنگ کی صورت
اور رنگ سے ماخوذ ہین — بقراط نے کہا ہی جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردنکی کھڑی ہو جائین علامت
ردی ہی — جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین انکا رنگ مائل بسیاہی اور ارغوانی مائل بنفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار
تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جاوے نہایت ردی ہی علامات ردیہ جو استرخائے بدن اور بری طرح
لیٹنے سے ماخوذ ہین بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہوتی او ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو جسم
مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور شدت اختلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

میں عارض ہوتی ہی اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا تسلط قوت بدن کی غلاظت اور نحافت سے
نہیں ہو سکتا ہی جیسے بعض لوگوں کو گمان ہوا ہی اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہیں ہوتا ہی بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہی اور احشا اخلاط سے
مملو اور پر ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوی میں ہوتا ہی عقل کے اور بدن فربہ ہوتا ہی بلکہ علامات تام کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب میں
مذکور ہو چکی — علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں مثلا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی
ضد اور خلاف عادت میں آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصا اگر بیمار فرش سے تہ کرے تو کہتے نیچے آوے اور سبب سے اچھی طرح
لیٹنا مین خواہ جمعہ طور سے ہماہ مین منہ کے بل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو نیزیلی اور نامناسب وضع
... لیوے اگر حرارت ظاہری زیادہ ہو اور پست کرب عظیم کے حوالی معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہنچا آ ہو یہ حالت اسکی ہو — مگر اس بارہ مین ایک بات کا
لحاظ بہت ضروری ہی کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن انکا بھاری ہوتا ہی اور انکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہی اور بوقت صحت بھی
بھی پسند ہوتا ہی کہ ہر وقت اسی طرح سے پڑا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ سے ہوتی ہی تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو
علامت ردی سمجھنا نچاہیے — خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی طرح آرام نملے اور کل پڑے تو اس شخص کی ...
خوف عظیم نہیں ہی — جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ میں ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اسکی عادت زمانہ صحت کے خلاف ہو
نہایت ردی ہی — یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہی اسکے احشا میں اخلاط کی کثرت
ہوتی ہی خواہ میں اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اسکے عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہی خواہ کسی اور وجہ سے عضل اسکے ضعیف
ہوتے ہیں — اگر کوئی مریض حادر استلقا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر ہو بلکہ اسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو ...
اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے ورم کے پیدا ہوتی ہی کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہی خواہ اور آفات اعضا
تنفس مین پیدا ہوتے ہیں جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہی — آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار
کی طرف منہ پھیر کے بیٹھنا علامت ردی مین ہی — پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ
جنابت عقل کے پیدا ہوتی ہی یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو — ... علامت محمود ہی اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جو چیز مریض کے آبائی ...
بچپن اور جوانی مین نکلیں ... علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ مثل چمڑے کے جسقدر ...
... ہو یا مثل گوشت کے ... نہ ملے ... طرح اکٹھا ہو ... علامت ردی ہی — اگر جلد سے بخار گرم ہر وقت تنفس بارد کے برآمد ہوئے
... بھی ... اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہی اور یہ بات اسوقت پیدا ہوتی ہی کہ حرارت قلب کی بالکل
... علامات ماخوذ شکم اور نواحی شراسیف سے — پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ کا پچکنا باوجود ...
... علامت موت کی ہی خصوصا اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو — شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
... ہونا بھی ردی ہی — ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے
... اس سے زیادہ دبی ہوئی ہونے سے علامت ردی ہی — اسیطرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد تناسب
... مراق کا پھولنا اگر درد بھی نہو اور باوجود پچکنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہی کہ اندر
... مراق کے ورم نہیں ہی بلکہ جو اعضا اندر اسکے پردہ کے ہیں وہ متورم ہوگئے ہیں اسلیے ...

مراق میں ورم ہو تو یہ دبا اور پتلا نہ ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا — تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل ہے اور اگر بدون
درد شراسیف میں تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہیں مقعد کا امراض حادہ
میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل بدی ہے علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں
انثیین کا نرم ہو جانا دلیل بدی ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین میں بسبب مرض حاد ہو — انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی
فنا اور موت پر دلیل ہے — اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں سب اچھا ہے اگر حاجت جماع کی
کی ہو علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ میں باہر نکل آنا
دلیل ردی ہے علامات جو اطراف بدن سے ماخوذ ہیں اطراف میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں
بعض بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ بدستور ثابت رہے
اور یہ اگرچہ علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف چندان بد نہیں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف ورم عظیم
جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا — برد اطراف کی دلالت قوی تر
مریض پر حجت ہوتی ہے کہ ابتدائے مرض میں برد اطراف پیدا ہو — اسی طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر سے گرمی کچھ جائے اور گرمی
عود نہ کرے — یہ سب امور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ ورم اندرون
جسم کے موجود ہے — تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف
کا خواہ بنفشی رنگ دفعتہ زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے کے خواہ بنفشی ہونیکے شکل کہ
اطراف خواہ تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب ہے اور نزدیک آ پہونچی ہے اسلیئے کہ شکل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور
کہ قوت طبیعت حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کبودی کے
اور کبود بہ نسبت سرخی کے بہتر ہے — اور باینہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید ہوگا اور جو
اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں بہ نسبت اس کے جلد ساقط ہو جائیں گے — احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے
دلیل موت ہے — منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد
اسہال کے تشنج ہو کر وہ ضرور قتل کرتا ہے — کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے علامات جو سونے اور جاگنے
سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہے — اور رات دن کسی وقت نہ آنی شب و روز کے
سوتے رہنے سے بہت بری ہے اسلیئے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہو دن میں اول بروز سونا اسلم ہے اور
سبب اسکو منتہی نوائب حمیات میں ہوتے ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے — سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض
میں ضعف ہو ردی ہے اسلیئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور جب تنہا اگر سبات
کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے — زیادہ تر بیخوابی اس مرض میں جسکے پیچھے اختلاط عقل
پیدا ہوتا ہے اور تپ کے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے حس بند کے بعد خفیف اور سکون مرض میں پیدا ہو جیسا کہ
علامات جو ہاتھوں کے کام سے دریافت ہوں کپڑے کے گوشے چننا خواہ بستر کے ٹٹولنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شی چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھیڑتا ہی علامت زبون ہی اور اسکا سبب صعود بخارات
ردی کا بطرف دماغ کے ہی کہ اس وجہ سے ناموجود شی نظر آتی ہی جب وہ بخارات آنکھ خواہ رطوبت بیضیے کیطرف اُترتی ہین
علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہی کہ دلالت
احتراق شدید اور ورم عظیم پر جس کا ہیج احشا پر کرتی ہی۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً تھم جاے اور کسی طرح کا اثر درد کا
باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہی **علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت
سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہی اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہی اور خلاف اسکا ردی ہی۔ سکوت جو
طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہی اور ثقل زبان کی استرخا اور ثقل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہی اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہی جو
اسپر دلیل ہی کہ تخیل جو مبدء کلام ہی وہ جاتا رہا ہی۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہی۔ خلاصہ یہ کہ
مرد گویا کا چپ رہنا ابتداے سبات وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر جو اوسکو مشغول کرتی ہو دلالت کرتا ہی۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتداے
ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہی **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت
حرکت اور سر مین دھمک اور ضربان خواہ تخنے مین دھمک ہو بہتر ہی اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہی **علامات
جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہی اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہی ہم
مریض کے سر کی طرف اُٹھتا ہی۔ کودنا اور پھاندنا اور کانپنا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہی کہ بوجہ کرب اور اختلاط
عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہی گر ذات الریہ مین اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہی اسلیے کہ
اس مرض مین اگر خناق اور ضیق نفس پیدا ہو اسوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی جاتے
ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی
ہی۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہی۔ اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہی اور اگر بوجہ بحران جبکہ ہو تو بہتر ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہین ہی **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی
کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہی کہ طبیعت اعضاے عضلانی کو واسطے دفع فضول کے
حرکت دیتی ہی پھر جو عضو جسمین یہ فضول جمع ہین نحیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور محبب ہو اس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر
عضو کو نحیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہی پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت
ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہی اسیقت وقوع تثاؤب وغیرہ کا ردی نہین ہی کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہی کہ
طبیعت نادر تحلیل مواد پر نہین ہوتی معونت کمی کے بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہی چندان دشوار نہین ہی
علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین اگر خواب مین بیمار وہی اشیا دیکھتا ہی جو لایق بحران کے
مناسب ہوتی ہین مثلا جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہی وہ خواب مین یہی دیکھتا ہی کہ حمام مین داخل ہوا ہی خواہ آمادہ
دخول بر حمام کے ہی **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہی
اور امراض حادہ مین بھی ردی ہی گر اتنا برا نہین ہی جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہی کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہی خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ مین بہاس باطل ہو جاوے دلیل بدی خصوصا اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور بہاس باطل ہو۔ ذکر اُن احکام کا جو یرقانی استدلال پر محول ہین یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز تپ سے پہلے بُرا ہی اور سابع قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جاوے جیسا جالینوس نے گمان کیا ہی اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہی بسبب کثرت مادہ کی دفع ہو جاویگی۔ اور مجملا یہ حکم ہی کہ بحران قبل ساتوین روز کے جو کہ محمود نہین ہوتا اُوجہ سے یرقان بھی ردی ہی اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہی اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہی بشرطیکہ اُسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہی اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہی اور بس بحران کی علامت خفت جو اعراض مین مرض کے پیدا ہوتی ہی دلالت کرتی ہی اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہی۔ منجملہ علامات ردارت یرقان کی یہ ہی کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برآمد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہی پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا ایسے اندام تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہی علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام بناگوش یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو آئین ردارت زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہی سبب اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اور نکی انکی تیغ اور ریم سے نہو وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کرے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہوا اور انکے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی ردارت یقینی ہی اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہی اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہی اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہی سبب پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاسے وہ بھی ردی ہی مگر پھر دوبارا برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہی اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر جو کہ بعض لوگ اس بات سے خوگر ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اُنکے برآمد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اُنکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین علامات جو پھوڑون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین اگر نمود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برآمد ہون بہت بد علامت ہی اور اگر یہی نمود ظاہر ہو جائین خواہ جوشش اور ثوران انکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائیگا۔ بدترین زخمونکا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہوتا بُرا ہی مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہی۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر مریض کے زانو مین کوئی شی مثل نکوے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائیگا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہے گا اُسکی موت کی علامت یہ ہی کہ عرق سرد بدن سے نکلے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو اجین پر کسی ایک طرف گرد نکی کوئی شی مثل تخم سپید انجیر کے نکلے اور اُسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف ہو یعنے سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے ترجائین بس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہی۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین انکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا ہی۔ یہ بھی کہا ہی کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مشر کے ظاہر ہو اور اُس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جیسے روز مرجانے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہی پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت میں قوت سالم بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی اس ورم میں مواد امعا میں اسقدر رستہ ہوجاتا ہی کہ شبیہ بعض اجابت کی ہوتا ہی **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہیں** لرزہ جو کہ بار بار کسی تپ شدید میں آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی بہم لرزے کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہی جو باوجود ضعف قوت او بہم آنے کے اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اسکے تپ میں سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزے میں باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہی مگر غالب اسقدر رہی کہ طبیعت اسکی دفع سے عاجز ہی اور یہ علامت ردی ہی۔ اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہی اسکی نسبت قول تفصیل اور حکم جزی یہ نہیں ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہی خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہی اسہال یاقی وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہوا اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اسیکو نکالے اور سہولت واقع ہوا اور اسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط فارغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوں اور استفراغ ردی وہ ہی کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برآمد ہو خواہ منتشر خلط ہوں اور فضول کے دفع ہوا اور یہی حکم قی کا بھی ہی۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہی کہ اسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجائے۔ اگر افراط استفراغ میں ہوا در ہنوز نضج مادہ نہیں ہوا ہی اسکے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا۔ استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہی کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات ردی ہوں تو موت پر کریں گے اور اگر علامات ردی نہوں طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہی لیکن مادہ اور مرض میں جو طبعی ہوں اور آورام حارہ میں اور اورام احشا میں **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزائش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت استشداد دافعہ کے اور ضعف قوت ماسکہ کے ہوتی ہی یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہوجائیں کسی سبب اتساع ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق میں بوجہ ضد اشتداد ان امور کے ہوتی ہی۔ عرق کا یہ بھی دستور ہی کہ اگر بوجھا جاوے خوب درآمد ہو اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جاوے بند ہوتا ہی **بیان ان اعضا کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہی اور جنمیں کم** جس عضو میں مادہ مرض ہوتا ہی اُسی میں عرق زیادہ نکلتا ہی اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اُسمیں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہی اور اسیطرح جس میں اسباب ضیق مسام پیدا ہوں اُنمیں بھی عرق کم نکلتا ہی اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہی اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہی اور مجاری اودھر کی خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی اُدھر نہیں ہوتی ہی اور نہ اُس طرف سے پسینا نکلتا ہی۔ بیشتر تشنجی کی طرف جو اعضا ہیں جیسے منھ وغیرہ اُنمیں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہی بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصا سر میں زیادہ پسینا نکلتا ہی **بیان ان وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم** نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حرارت غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اذیت نفس کی نوم میں سخت ہوتی ہی اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہی بقراط نے کہا ہی کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہی کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہی کہ اسکا تحمل بدن پر دشوار ہی اور

مقدار تحمل سے زیادہ - پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بوقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہی
- اور سبب اسکا یہ ہی کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہین نکلتا
اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہی جیسے امتلاء قریب جو سبب سے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اسوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک
اور ریاضت دفع کردیتی ہی اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کردیتا ہی یا امتلا سبب بعید سے ہوتے
فضول غذای سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلاء ہوئے ہون اور اس امتلا مین جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کردے
نکیا جاے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسے امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہی اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور
قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شی فاسد ہوتی ہی اور اخراج مین انکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد خروج
عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہوکر ضعیف ہوجاتی ہی - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسقدر حرارت عزیزی قوی
ہوتی ہی تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہی اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہنچتی ہی اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہی ہر وقت تحلل ہوتا رہتا ہی
پس بوقت قوت حرارت عزیزی عرق برآمد نہوگا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال
طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلاء کے ہوتی ہی یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو
خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کرے ذکر ان ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو اکثر امراض حادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین
روز برآمد ہوتا ہی اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسوین
خواہ اکتیسوین یا چوتیسوین روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہی وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے
یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہی اور بذریعہ رنگ کے اسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم
ہوسکتا ہی اور چکھنے سے اسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہی اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدبو یا خوشبو وغیرذلک
اور قوام اسکا رقیق ہو یا غلیظ ہونے پر دلیل ہی اور مقدار اسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہی اور محل عرق سے مثلاً پیشانی اور پشت
اس امر کو ظاہر کرتا ہی کہ پورا نکلیگا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہوجائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو مین ہی - اور وقت
برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہی کہ ابتدا سے مرض ہی خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہی کہ بعد
پسینا برآمد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہی یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہی اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہی علامات جو کیفیت
عرق سے ماخوذ ہین سرد پسینا بوقت حرارت تپ کے ہو بہت ردی ہی خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ
عرق منذر بغشی ہوتا ہی اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بغشی ہی پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہی کہ موجودہ
غشی پر دلیل ہی نہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے - پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہی اور عرق بارد بدون
سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہوجاتی ہی رطوبات کی حفاظت نہین کرسکتی بلکہ
رطوبات کو چھوڑ دیتی ہی پس رطوبات کو متفرق کردیتی ہی اور حرارت غریبی کیوجہ سے ان رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہی
پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہوجاتی ہی بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہوجاتے ہین - عرق جو رک رک
کر نکلے ردی ہی اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہی بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہی بلکہ حقیقۃً زم الیہ مفید ہی۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین ہو علامت جید نہین ہی پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو یہ علامت ردی ہی اگرچہ تمام بدن مین عرق برآمد ہو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن مین اگر ابتداے مرض مین برآمد ہو ردی ہی کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہی۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہی۔ اسوقت عرق مین بو ہو رداءت سے اسکی رداءت بہ نسبت اس عرق کے رداءت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہی اگر ابتدا عرق کی ہو گر بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہی اور تپ مین طول ہوتا ہی اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہی بلکہ ردی ہی اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہی جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہی کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شی تھی کہ اسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شی نکل گئی اور اسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق با قشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ مادہ کثیر ہو ایسا نہین ہی کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہو جاے۔ جبوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت ہی کہ پھر اگر نبض ساقط ہو جاے موت واقع ہوگی۔ عرق بہتر جس کے ذریعے سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہی وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن مین برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اسکے کم ہونے اور خوبی مین وہ عرق ہی کہ اگرچہ تمام بدن مین برآمد نہو مگر اسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہی کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہی یا انتہا اور اخلاط جو ہو جسم ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہی اور انہین امور پر مدار حکم کا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہی اسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہی بہت بقایا سوادکے اور اگر فصد خفیف اسکی کیجاے کچھ قباحت نہین **علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہین** نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہی اور غزالی ہر وقت ضعف کے ردی ہی۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اس طرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور نبضہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بدہی اور ردی ہی۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعیف بھی ہو دلیل ردی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہی ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر پھوٹنے کے** سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو اور اورام جو بزیر شراسیف واقع ہون ان سب کا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی۔ سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہین ہی ہان اور جو ورم ہی اسمین رعاف اسی نتھنے سے ہوتا ہی جو عضو متورم کے سیدھ مین اور قریب پڑے اور حمیات محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہی۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہو اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہی کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہی۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہی اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہی جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور اکثر چھٹے روز واقع ہوتا ہی

اگر تیسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز چھینک ہوتا ہی۔ اگر بذریعہ رعاف کے بحران محمودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جاوے کہ
رعاف شدید ہوگا کہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہی تو حسب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین
اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہی آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہی خواہ محجمہ ستیر اسمیت پر اُس طرف
جس نتھنے سے رعاف ہو رہا ہی لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہی جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب
مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہی۔ مناسب اور لائق تر اور رام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ سینہ
ورسر کے قریب ہون ورم ملتہبی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اُسمین امید رحیم پھیلنے اور پھیٹ
جانے کی ہوتی ہی اور بحران بذریعہ رعاف اُنکا نہین ہوتا اور کسی قسم کا بحران۔ ایسا ہی جو ورم بارد کہ دماغ مین ہو اور ذات الریہ مین
بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین رعاف قلیل بُرا ہی اور اکثر بدردی رعاف وہی ہی کہ
جسمین خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہی خصوصًا جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف چوتھے دن روز
واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہی جو طرف ساق دنون مین واقع ہو دلائل
جو چھینک سے ماخوذ ہین چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہی اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہی یا کسی خلط
اندفاع پر احکام براز کے کتاب اول سے فن کلیات مین گفتار تمام بنسبت براز کے باختصار ہو چکی ہی اور اب
کلام طولانی اچھا مناسب بحال امراض حادہ ہی بسبب براز کے کرنا ضرور ہی۔ اور یہ بھی جاننا ضروری ہی
کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہی اُسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا علامات ماخوذہ براز سے
اختلاف الوان براز وجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہی۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد
نضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اسمین علامات محمود بھی پائی جائین۔ دوسرے بوقت پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف
کی ہی اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہی اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور
تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہی۔ سوا ان دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور
ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہی۔ براز متعفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اُس براز کے ہو جو بوقت
ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنے فضول برازی دفع کرتے ہین الغرض ایسا براز ردی ہی۔ زرد براز جس پر صفراوی
غالب ہو اوّل مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہی اور غیر جیدی اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہی کہ بدن کا تنقیہ
ہو رہا ہی اور یہ دلیل جید ہی کہ براز مراری کثرت نکلا ہے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہی کہ اسہال کثیر بعد
علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اُس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہی اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو جائے
ایسے براز کی حرارت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہی۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال
نہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے گھلنے پر دلیل ہوتا ہی اور یہ دلیل ردی ہی کہ مہلک نہین ہی اسلیے کہ دموییت کی پھیلنے
سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہی اور جسوقت براز مین کوئی شی مثل صدید کے نکلے سبب کے ظاہر ہی اور زردی براز گندہ
ہو جانے اور بدبو غالب ہو اور یہ سبب امور حیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہی جس اسہال کے براز مین گرد براز کے

ایک نمی رقیق بڑہ جاوے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہی اور اسکا خاصہ ہی کہ لذع ایمین ہوتا ہی اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہی اور کبھی سہالی صدید جو دونون آمیزش براز کے ہوتا ہی اور یہ صدید بجاے لال زردی ہوتا ہی جسوقت براز مین جھلکے ترس کے ایسے برآمد ہون جسمین سے امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہی **بیان احکام جو قی سے متعلق ہین** قی کا بیان بہی کتاب اول سے فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بہی بعض احکام قی کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضروری ہی بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون - قی فائدہ مند وہی ہی جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر قی صرف ایک ہی خلط کی ہو اسیقدر زبون ہی اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہی اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قی سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف مادی قی کے رنگ کے مثلاً رنگ قی کا سپیدمائی ہو خواہ زرد ہو ایسی قی ردی ہی اور خلاف رنگ قی مادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن سے یعنی بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قی زنگاری اور سیاہ بالخصوص - اگر قی کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہی مگر جبکہ قوت مریض کی قوی ہو کر دو دن تک بقاے حیات کی امید ہو سکتی ہی - لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور رہی کہ رنگ قی کا کسی شی اکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو - اگر اکبر بہ قی کرنے مین یہ سب الوان مختلف برآمد ہون وہ قی نہایت ردی ہی - بد بو قی ہر طرح کی ردی ہی - اور خالص ایک خلط کی قی بہی ردی ہی جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** جنمین بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہی بیان کر دیے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ انکے اور بہی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور ہوتے ہین سب سے پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نہ پاے جائین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہی اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہی کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب تحلل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بہی ہو جاتا ہی اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہی خصوصاً اگر اس خلط مین حرارت شدید نہو مگر باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہی اور دلالت کرتا ہو قوت بدمرض کے اور اکثر دلالت اسکی یہ ہی کہ مرض مین طول ضرور ہوگا - اسی طرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ از ابتدا تا انحطاط اسی حالت مین گذر جائین سبب بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جاوے اور تغیر اسکا روز بروز زیادہ ہوتا ہو وہ نہایت اسلم ہی - کبھی بول امراض وبائی مین جیدوت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہی اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہی - یہ بہی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام لون اور رسوب مین وغیرہ دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحران ہوتا ہی خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور اسی مرتبہ جیسی بول کے عارض ہو یہ علامت بدی اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہی کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہی کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہی اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کرتی ہی - اسی طرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین علامت مادہ پر دلیل ہی اور یہ کہ مادہ بمدد دشواری نضج کو قبول

کریگا — پس اگر حمیات حادہ نہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہی — **علامات جو بول کے
رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی حتی مرض ذیابیطس کے ہوتی ہی اور اُسوقت پیاس ہر وقت
معلوم ہوا کرتی ہی اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہی اور پیاس پانی سے رفع ہوتا ہی اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہی جو خروج
مادہ کو مانع ہی اور کبھی بوجہ ضعف قوت منیرہ کے اور اسیوقت میں خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور رقت مین خرابی بہ نسبت
ذیابیطس کے کم ہی اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز تک دیر تک آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے
بھی رقت بول کی یکسان رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جلد اور دماغ پر ہوتے ہین پس اپنے افعال سے معطل ہوجاتا ہی
— اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اگرچہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید ابکثرت خارج ہو زمانہ تزید
بھی مین ساتھ زمانہ صعود کی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول اور ورم اعضاے زیرین پر دلالت کریگا قوام بول کبھی
حصول آبسندہ مین کھجاتی ہی اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا — **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور
سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو وہ موت سے خالی نہوگا یا کوئی شی مسموم اور شرب سبب
اس رنگ کی ہی خواہ جو خلط کہ اسکا رنگ بول مین ہی اسقدر قوی ہی کہ باوجود قلت مقدار کے صبغ ہی اسلیے کہ اگر اسکے مقدار
مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین** جب وقت
بول رقیق ہی لازمہ مین غلیظ ہوجاوے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہوں اور تپ مین احتراق
شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہی — بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین
ہی اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہی وہ نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہی — بول غلیظ باکدورت جسمین کوئی شی نشین نہو
اور اسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی
اسیلیے حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہی — بول غلیظ سے خصوصا بروز چہارم بیشتر بحران حمیات
اسہالی ستیلی بستی وغیرہ کا ہوتا ہی خصوصا اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین**
بول سپید جو حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہی — پس اکثر مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہی
اُسوقت دردسر اور سرسام پیدا ہوتا ہی اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہی اُسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہی پھر اگر علامت
سلامت کی موجود ہو کمتر اسکا اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہی خصوصا اگر علامت قے کی نہو
اور اسوقت پیچ اور خراشش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور غلاظت
پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہی **علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے
بول کے** حمیات مین ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہی اگرچہ بول سیاہ بذات خود علامت
ردی ہی اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جس
سے کہ مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے
ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہی — **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ بول

سیاہ جسقدر مقدار میں کم ہو اُسیقدر برائی کم دلالت فساد رطوبت پر کرتا ہی ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض میں غلیظ ہو برا ہی اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اُسمیں ثقل معلق ہو یعنے وسط میں ٹھہرا ہے اور ہوا اُسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول میں امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دے گا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہی کہ رعاف خون سیاہ پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہی اور بہت سا اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے بر آمد ہوتا ہی بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور جانب بالا ہو اور بطرف منفذ اور مسام کے دفع اور عرق سے شفا بہتر پیدا ہوتا ہی اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ (جسمین کوئی شے معلق گول اور مدور ہی) عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جبین میں اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہی اور اس طرح کا تمدد شراسیف میں تشنج ہی اور اس طرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہی۔ بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے برا ہو اور اسے خواہش طعام کی ہو تو فوراً مر جائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشقر ہو جاوے اور فضلات بھی کم ہو جاویں اور باوجود راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور یہ استحالہ جو رقت سے بطرف غلظت کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہی نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہی اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ جو لوگ کہ بعد خفت امراض کی واجب ہی اور یہاں مفروض ہی کہ خفت نہیں ہوتی اسلیے کوئی مادہ جگر میں محبوس ہو جاوے گا یہ ہوا ہی کہ اسکا تغیر نہیں ہو سکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوتے ہیں کہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھوڑا تھوڑا از زمانہ طویل میں خارج ہو اور اسکے ہمراہ درد سر اور گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہی مگر عورات میں یہ بول بہ نسبت مردوں کے اسلم ہوتا ہی **علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ** میں جسوقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اسکے ساتھ ہوکے جائیں بحران اسکے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہی اور علامات ردی ہوں تو سرعت موت پر دلیل ہی۔ مگر ہر حال میں التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہی۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہی۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھوڑا تھوڑا اور تھوڑا بدیر بعد بر آمد ہو خطرناک ہی اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہی۔ لیکن اگر بکثرت بر آمد ہو اور ثقل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مطبقہ میں۔ محض خون کی وجہ سے امراض حادہ میں قاتل ہی اسواسطے کہ انتہا سے شدید خون پر دلالت کرتا ہی کہ جسمیں تیزی اور غلیان ہی اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہی جو بسبب امتلاء تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہی اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہی اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو۔ بول نہایت سرخ ہو اور حمیات امیائی ہوں اسمیں اگر فتنہ پیدا ہو جاوے بعد اسکے ثقل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو نہیں نہو سکے اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ خامی ہی قبول نضج نہیں کرتا اسی وجہ سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہی اور یہی بول مشابہ بول زعفرانی کے ہوتا ہی فرق اسمیں اور بول زعفرانی میں یہ ہی کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہی کہ بول سرخ جسکا ثقل بھی سرخ ہو عدم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہی اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہی خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور مائل بکدورت ہو۔ بول اشقر بھی حادہ میں

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جاوے ردی ہی اسلیے کہ سپید ہونا شدت کا سرکیطرف صود مادہ پر دلالت کرتا ہی اور سیاہ ہونا اسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہی اور نہایت ردی اور رسوب ہی جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت دفع مادہ پر جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہو گئے سلامت یعنے چکنا ہونا رسوب کا اکثر خونی حال پر دلالت کرتی ہی بہ نسبت بیاض کے جسکے بول مین ثفل چکنا ہو زبون رہتا ہی اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہی بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع کی زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت درستی رنگ کے ایسا ملاست ثفل دلالت کرتی ہی کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوئے جیسے کہ رسوب جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے انمین کم فعل نہین کیا۔ رسوب جو بطور کف اور ہوا ہین سے کے ہو کہ اسکی سپیدی مین اجزاے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہی اور تابع مدد طبیعت سے ہی۔ رسوب خام بھی ردی ہی۔ جب رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہی اُس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہی کہ مرض کا منتہی قریب ہی اور مرض حاد ہی جس رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثفل مفقود نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ اخلاط مین کثرت ہی مگر اسپر دلالت نہین ہی کہ اخلاط مین تنضیج بھی ہی بلکہ نضج اسوقت دریافت ہوتا ہی کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آتے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل کثرت ہی اور مرض بھی ثقیل ہی۔ اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہی اور ثفل کم ہو جاتا ہی۔ رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہی اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہی اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید سا ٹھ دن تک نہوگی ایسا رسوب سرخ جو معلق ہو اور اسکو میلان اوپر کی جانب ہو جسوقت لطیف بول مین پایا جاوے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ سے خوف ہلاکت کا ہی اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہو جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت ہے کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہی کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہی اور گردہ سے نہین اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب شاہ بھیل کے چھلکون سے کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور تپ حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے شحمے اور رگون کو پگھلایا ہی۔ اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی اپنے بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت کرتا ہی اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہی۔ اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان سوب نخالی کے یہ ہی کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہی علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہی اول ان علامات کا جنکی بول سے مذکور ہوتا ہی۔ بول دہنی وہ بول ہی جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہی لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلیل کرتن اس بول سے کچھ اندیشہ نہین — ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہی
— خلاصہ یہ ہی کہ رسوب خالص زیتی ردی ہی اور وہ ایسا ہوتا ہی کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے
— جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہی جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہی زیتی مین سب سے بدتر یہ ہی کہ ابتدا
مرض مین ہو اور جسوقت دلائل حرارت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو پس ایسے مریض کے چھٹے روز مرجانے کی
خبر سنا دی اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعتہً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہی اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہی جو دفعتہً بوجہ صعوبت امراض کے پیدا ہو — بول دھنی بیشتر احتلاط پر
دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہی جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برآمد ہون
اگر اسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہی پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہی — خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور انکشاف ہونے اوعیہ خون اور ان رگوں کے جو بام جداول لقب مین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت
حرارت کے ہوتا ہی — بول پیدا اور ترسیب جسمین نہ بیٹھنے ہین اور سحابیت لٹکا ابر سا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو حمی عظیم پر دلالت
کرتا ہی اسلیے کہ اسے دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہی — بول سیاہ و رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر
کفایت بیان ہو چکے — بول رقیق اشقر ابتدائے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور رقیق ہو جائے بعد اسکے
اسکا رنگ باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول حمار کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کے تشنج پر
دلیل ہوتا ہی کہ اسکے بعد موت واقع ہوتی ہی بشرطیکہ علامات جید ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت
بدون غلبہ اخلاط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اسمین غلاظت اور نرمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اسکے
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو — بعض اطبا کا قول ہی کہ خونی رنگ کا بول جو عقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہی خصوصاً اگر محموم کو
مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہی دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکرسکے اور ہر وقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہی اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جائے اور درد سر کی
شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہی — تو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین اسکے اعراض مین سکون ہی تو ہم
وہ دلالت رعاف پر کریگا — پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہی اور تپ خفیف اور سبک ہو
کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع دل کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو بسبب اسکے
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہی اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اسکی اذیت مین اعضائے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین ہوتے ہین بول آئی
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہی اور جو بول کہ جو اسکے نیچے اور رنگ مثل دخان کے ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہی اعیشا ہو
یا اسکا رنگ مثل مائے اللحم کے ہو اور بدبو اسپر غالب ہو قتال ہی علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ ان مین سے کون
قتال ہی جسوقت قی اور مغص کیفیت مرارہ اور اختلاط عقل مجتمع ہون یہ علامات قتال ہی جسوقت تشنج مراق اور ملس نبض ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور قے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلائے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ ان سبکی
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی جسوقت حمی لازم میں برودت ظاہر جسم کی اور سوزش
اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب
ہلاک ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لذع اور الم ہو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائیں خواہ سبز اور
صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ بثور عجیب سے بعض نئے طرح کے
دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے جسوقت اطراف شراسیف میں وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور ربا انہیہ آنکھ
کی حرکت بری ہو حیرانی اور زبون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض میں ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہے مگر بھی
تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا کے نہیں ہوتا بلکہ فقط ظاہر مراق میں ہوتا ہے اور یہ ضربان نبض
نہیں ہے اگرچہ ورم بھی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال ضربان
وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا ہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اس اذیت سے
مریض کو نجات اس طرح ہوتی ہے کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف
خصوصا پاؤں کیطرف دفع ہوتا ہے۔ جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گیے ہیں جسوقت ان مریضوں کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس
قریب بموت ہو پہنچتے ہیں اور چار گھنٹے سے زیادہ نہیں رہ سکتے۔ جسوقت کوئی شخص حمی محرقہ میں گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور
سکون حرارت میں بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہو اور نہ بدلنے گرم سے سرد کیطرف ہوا کے یعنی شہر خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور رابعہً نبض کی سرعت فوراً سست ہو جاوے
اور سکون پیدا ہو جاوے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور
قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا۔ جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہے اور پہلے اسکا بول
متغیر لطیف ہوتا ہو بعد ازاں غلیظ ہو جاوے اور اجزا میں پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی
متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو
پہلے اسکے بدن کی دونوں جانب میں تمدد ظاہر ہوگا بعد ازاں مرجائیگا۔ کہتے ہیں کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری تنفیہ
نکاسہ جو دوا مرکب ہے اسکے مانند ہو جاوے اور اسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ رواں ہو یہ علامت
بدی اور زردی ہے۔ شیخ نے بہت سے علامات ردیہ بیرا و تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل نے لیے انکا اثبات بہت دشواری
ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کرو دانہ کے برآمد ہو اور اسکے سبب
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور تیز چیزوں کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجاتا ہے
بھی کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اسکی آنکھوں میں خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجائیگا۔ نزلہ

جس شخص کے جسم میں دانے مثل مسور کے اسکی انگوٹھے کے نیچے برآمد ہوں دسویں روز مر جائیگا - اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا او خصوص حلواے شیرین کو - کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کیوں نہو اگر دفعۃً عارض ہو اور اسکے تبدق یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے کہتے ہیں جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہوں بعد ازان اسکی عقل زائل ہوجاوے مرجائیگا - کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن خواہ چہرہ میں زگل سے ملنے ڈھیلا ین عارض ہو اور آنکھیں درد نہو اور اوائل میں اس مرض کے ناک میں کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجاوے گا خواہ تیسرے روز - کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پر مثل کوکے دانہ گول گول سیاہ پیدا ہو اور اسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا پچاس روز اسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اسکے موت کی یہ ہے کہ سرد پسینا نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر غلط اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض میں قم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی قسم معدہ میں آجاتی ہے علامات طول مرض کے نضیج میں دیر اور تاخیر ہونی اس قسم خاص کے نضیج میں جس سے نضیج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے میں ثقل میں تاخیر ہو جو معلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو - ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرہ کی کہ ظاہر ہوتی طول مرض پر دلیل ہے - اسی طرح اگر مرض حادہ میں نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شراسیف منتفخ ہوں اسلیے کہ دبلے نہو سکیں دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا - اگر بحران سے علامات قبل نضیج مادہ کے پیدا ہوں اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت سے کہ پیدا ہوں - مرض میں طول ہوگا - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں اور آلام جو روز بحران واقع ہوں اور انکے ہونے سے نہ کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتداے مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور انکے علامات بالکل اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے - جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لیے حرکت کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہوں یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود نہوں طول مرض پر دلیل ہوسکے - اگر رسوب سرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول کی دیگا اور انکا امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی - ابتداے مرض میں احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے - اگر علامات طول مرض کا اول مرض میں پاے جاویں انکی دلالت قوی نہیں ہے مثل ان علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پاے جاویں اور طول مرض کی دلیل ہوں - اگر ایسے علامات ہوں مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور انکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض میں تو اس وقت حکم انذار میں تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن سے تھے اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہیں اور جو شرط ایام انذار کے ذکر میں ہیں انکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور ہیئت اور تقدم و تاخر میں اور انکی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور ان حمیات کی طول اور قصر میں کہ یہ امور از قسم حرکت ہیں خواہ از قسم سکون تو جیسا مناسب بحالی علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کے کہ مرض بعد بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حدت ہو اور نوبتہاے مرض میں تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاوے اور سن لو فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث ہو اور
سطح نضج خواہ عدم نضج کے علامات بالکل اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور انکے ذریعہ سے عجلت انقضائے مرض خواہ وقوع موت
دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع ہوگا اور اگر اشیائے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیفیت میں برعکس سابق ہوں اور علامات
بطور کے موجود ہوں مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہوجائیگا اور اگر بعض امور
مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاوے ایسی صورت میں بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات میں تخمیر
اور قسم انکی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے احکام نکس
کے نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب سے براہ ہی ہو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہیں
اگر سو تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتری بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ ان خطاؤں کے
جو موجب نکس ہوتی ہیں مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤں کا جنسے اشتہائے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہوجاوے جیسے
گلقند عسلی یا قرص خواہ اور جوارشات جنمیں تسخین زیادہ ہے ہر بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ
صناعت سے نہ ہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس** سے کہ جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر جاوے
خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے
ہوا ہو اور پھر تپ میں سکون اور خفت پیدا نہ ہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا
ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اسطرح کہ غذا ترش ہوجاوے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور شرسیف میں اور
نواحی جگر اور طحال میں انتفاخ پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک رہے اور پیاس میں شدت ہو اور چہرہ پر تہبج زیادہ پیدا ہو کہ تہبج
علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہبج اوپر کی پلک میں علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسطرح اسکا باقی رہنا اگرچہ تہبج چہرہ کا زائل ہوجاوے
منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہ ہو خصوصاً اگر اسکے
اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا
جاتا ہے اگر نبض میں سرعت اور تواتر باقی رہ جاوے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہوجائیں اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے
اگر اسمیں کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جاوے یا خام ہو کہ نہ اسمیں تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال
بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت
بعض فصول کے جیسے خریف کہ اسمیں نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلوں کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے
ہیں اور انمیں اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد انکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاوے
احشا میں خواہ صرع اور سدر اور دوار اور گردہ اور طحال اور درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہوں مثل
رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے۔ **اسباب موت** کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شئی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوجاتا ہے
خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کردیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے۔ فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید
یا افراط کسی کیفیت میں کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہوجاوے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوسیق اور اختناق کے پیدا ہونے سے ہے مریض اکثر وجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہیں اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کرو
جتنے لیتے ہیں اور اُنکے حلق خشک رہنے پائیں اقسام موت کے جو حمیات میں واقع ہوتے ہیں اور علامات کیفیت
موت مریض کے ازین قبیل وہ موت ہے جو ابتدائے نوبت میں تپ کے بوقت نزع اور دورہ کی سے کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات
اورام باطنہ میں جو وقت انصباب فضول کا طرف باطن کے دفعۃً ہوتا ہے اور ایسے حمیات امراض میں جنمیں طبیعت بوجہ حرکات کے گرم
کرتی ہے بوقت حرکت اولی امراض کے کہ اسوقت قوت اُن امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گرم کرتی ہے
اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے جیسے جیسے کسی لکڑی اگ کو بجھا دیے ہے اور یہ قبیل وہ موت ہے جو تشنج کو
حمی میں ویشکست کہا ئے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے تیسرے قسم کی موت وہ ہوتی ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا ہوتی ہے
اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب یہ ہے کہ بعض
زمانہ انحطاط جزئی میں گویا بجوفی تحجبات میں ہوتی ہے اور حرارت فتنہ متفرق ہوکر بوجہ اطمینان جلع مادہ مرض کے ساتھ
قلب یعنے روح اور حرارت منجمد جو قلب میں ہے (اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی) اُس سے جدا ہوتی ہے
اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مرجاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے
ہیں اور کبھی انحطاط میں دور اور قریب بھی ہوجاتا ہے کہ قوت میں استرخا اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہے مگر اس دونوں انحطاط کی علامت الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض حرکت
اور رقیق میں ہوتی ہے انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہوجاتی ہے اور
انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور دہشت کے جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض کا ضعیف
ہونا بھی بوقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے
زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہے بعد اسکے آدمی کو
زمانہ انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن میں برآمد ہوتا ہے یا منقطع
ہیں اور اگر جلد حالت نزع میں خشک ہو اسوقت موت بعد عرق کے ہوگی اور اگر جلد اسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی
اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اسوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم میں ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج
میں تھا تو موت بھی ازواج سے جفت میں ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنوں میں ہے تو موت بھی افراد میں ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عام
قاتم ہیں موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات
اور ضعف تحلل حمی کا بعد اسکے پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور رنج ہوا اور قلق ظاہر تپ کے اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا نہ
ہونی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل میں اشتداد۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ میں جب شدت
ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تزید میں جو ظاہر ہے
اور محقق امر ہے بعد منتہی نہیں ہوسکتا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت غور اور تامل کے جب بغور
اصول و دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کرچکے اور بنائے جائیں پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جائیں حکم

پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین موت کے اسباب سے پرہیز کی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے
کہ وہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرینگے کہ اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز مرجائیگا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر بحران
کی حرکت سریع ہو علامات موت کے بعد بحران کے ضعف قوت مین پیدا ہوا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہو
اور علامات نضج مین تاخیر ہوئی خواہ مرض قوی ہو جسکی حرکت ابطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع
ہوگی اور اگر بسبب نضج ہونے دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور بقیہ لوگونکو لاحق ہون ناقہین یعنے
وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ان لوگون کو نکس مرض خیز ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب نکس
پائے جائین - اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہوجاتی ہے اگر تدبیر مناسب بجا لائے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہین بجاے
اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خ
خراجات انکے بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر بقیہ انکے بدن کا بحرانی ہوا ہو ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کے
بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بنسبت امراض سابق
کے اضداد متصور ہوسکتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور کثرت
اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی ہو اور
اکثر خارش انکے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی مین نہانے سے زائل ہوجاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہوجاتے ہین
اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا انکا شور انہین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہوجاتی
ہے جیسے کھیتی بسبب خشک ہوتی ہے سپید ہوجاتی ہے پھر جب انکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہوجاتے ہین جیسے کھیتی خشک
ہونے کے بعد پھر ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضروری ہے اور نرم شی کا
استعمال بہ نرمی کیا جاوے اور کوئی فضلہ ثقیل انکے بدن پر وارد نہ کیجاوے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے انکی
تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی انکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت
معتدل تک انکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت انکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے
اور ایسی تدبیر مین مشغول ہون کہ خون انکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اپنے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور
مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق
ہوست سے زیادہ وہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا ہو یعنے حالت مرض مین جو بحران
واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے اکثر اغذیہ خواہ اغذیہ ثقیل سے انکو باز
رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے انکے
مادہ کا اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ
انکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہاے طعام مین خلل پیدا ہوا اگر ایسی کیفیت پیدا ہو تو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے
اور انکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج سہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذا ایسی دوائی جو مسہل ہے جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے
کیجاتی ہے یا اسمیں قوت ادویہ مسہلہ کی سی ہے یک کرتی جو مسہل ہوں اور غذائے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض
کے ہوں جیسے آلوے بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے نفع
ہوتے ہیں کہ فقط ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین ککڑی
وغیرہ - فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے اور خون کے اخراج سے بے پروا ہے مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور یہ
انتفاخ سحنہ اور سپو نار گو اسکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات جو کثرت خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگون میں
اسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور جو تھم میں بھالے بر آمد ہوں - کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے
کہ اسمیں کسیقدر خاکستر جلا دینگی باقی رہ جاتی ہے اسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر
از سر نو واجب ہوتی ہے - مگر اس تدبیر میں مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اسمیں رفق
اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعۃً کوئی تحریک نہ کیجاے - دن کو سونا جسطرح ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ انکے بدنکو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سودمند
بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی میں انتعاش اور خبرداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہیں ہوتی اکثر ایسے کے
بدن میں تپ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی میں کسر قوت پیدا ہوتی ہے - مقتضاے تہیا
جمیع ناقہین میں خواہ انکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ نہوں یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت انکی حالت مرض میں جاری
رہی ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کے یا
بحران حالت نقاہت میں آنے والا ہے اس دن تک تدبیر غذائی وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اسکے
روز کے افزائش غذا میں ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو - اور جو ناقہ کہ اسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص
کہ جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اسکے حق میں یہی بہتر ہے کہ تلطیف نہ کیجاے ورنہ اسکے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی
اور اسکا حال ابتر ہو جائیگا - اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت
اسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اسکی تدبیر فربہی دیر میں کرنی چاہیے - اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ ہو تو اسکے معدہ میں
امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اسکی طبیعت قابل قبول
غذا کی ہے اس سے زیادہ کھا کر قادر اسکے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اسکے بدن میں پھیلتی ہے یا اسکے بدن میں
اخلاط کثیرہ موجود ہیں کہ طبیعت انکی تدبیر میں مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اسکے معدہ کی قوت ساقط ہو گئی ہو
تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہو گئی پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرتی کہ جس سے طبیعت اسمیں امتیاز کر سکے
اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں تو آخر انکا حال یہ ہوتا ہے کہ انکی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اسواسطے
کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے - اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جاے
یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہو جاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے
بدن میں تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو پس قوت اشتہائی اور قوت آلہ اشتہا یعنے عصب کی جو کہ بسبب حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہین ہی بلکہ صحیح ہی مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے فم قعر معدہ کی ساقط ہی او ضعیف ہی — مناسب یہ ہی کہ ناقہ کو بتدریج گوشت شیوا اور
جوزہ ہائے مرغ سے گوشت جدی سے یعنے بچہ گاؤ کا کھلائین اور عادت پر اس شخص کو متوجہ اور مرغوب غذا مین نہ آنے دین جب تک کہ عرق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی بس عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی سحج امعا پیدا ہوتا ہی بحکت ضعف امعا کے اسیطرح
و ترش چیزون کے استعمال سے — منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ انکو ہوائے مخالف مرض کیطرف لیجائین بہ نسبت اس ہوا کے
جہان انکو مرض لاحق ہوا تھا — منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اس چیز کے ہر وقت رکھنی ہی جسکا خوف عروض اس مرض سے ہوا تھا کہ جن چیزو
ان کی ضرورت ہی انکا مقابلہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب یہ ہی کہ بعد زوال مرض
کے بھی خیال رکھین کہ اسکے سینہ مین خشونت پیدا نہو — حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اسکا لحم ضعیف بھی
تحلل ہوجائے اگر حمام مین جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت بر آمد ہو بیشک اسکے بدن مین کثرت فضول کی ہی استرہ سے بال مونڈنا
زمانہ نقاہت مین بھی مضر ہی جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہی تغذیہ ناقہ کا واجب ہی کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اسکا کیموس جید
بنے اور بسہولت ہضم ہوجائے اور بھوک پر اسکو صبر کرانا ضرور ہی اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے — اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہی کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تا کہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ تر اور پتلی غذائے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہی اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہی اور غذائے غلیظ اور کثیف اسکے مخالف ہین طعام کی
قسم سے ہون خواہ شراب کے اقسام سے — سرد چیزین نقیہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ انکی تدبیر
حرارت اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہی جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اسکا معدہ پر آسان ہو اور زود
ہضم ہے اور مقدار مین انکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعا سے اسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار
کی ہوتی رہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر انہین سے کوئی چیز زبون اور ناپسند
معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے — اگر دفعتہ امتلائے معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہی
اسیطرح یہ بھی واجب ہی کہ دفعتہ کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہی — ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہی کہ ہوا اسوقت
حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دو پہر دن چڑھے — لیکن اگر ضرورت بعلت داعی ہو
یعنے مثلاً بھوک سے سقوط طاقت ہو اسوقت واجب ہی کہ انکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہو
بہت سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہی اسلیے کہ اکثر بعض اعضا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہی اور اکثر موجب تشنج ہوجاتا ہی اور
ہمنے ایسا دیکھا ہی کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مرگیا ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف
معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی بوجہ ضعف
جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہی اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور اشتہا کم ہوجاتی
ہی — کبھی بسبب استیلائے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہی — کبھی بہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی
کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہی ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہی کرنی چاہیے مگر قوت
اور نرمی کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہی خصوصاً جب کہ انکی

ہشتہا ساقط ہو بوجہ منفعت مس کے اور چونکہ سنرجل مقوی معدہ وی ضرر سج کا جو سرکہ مین ہی اُس سے امان ہوتی ہی اور دوسری مقوی معدہ چیزین بسبب
سکنجبین منضج بلغی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہی **حرکات مرض کا بیان اوقات اربعہ مرض**
کی ابتدا ہمیات مین مفصل بیان ہو چکی اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بابت اہتمام مرض پر
دلالت کرتی ہی اور کبھی درد کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہی یہ دلیل ہی انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض
کے امراض مین شدت زیادہ ہوتی ہی اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہی اور ہر طرف سے
فارغ ہوکر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہی **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کے**
ابتدائے مرض مین اور **اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہی وہ
زمانہ ہی کہ مریض اسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ہلیلہ ہمیات مین دریافت کرتا ہی اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے
مریض صاحب فراش ہوتا ہی اور بستر مجبوری پر گرتا ہی اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہی اسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا
چاہیے - ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا انھین ہمیات مین ظاہر ہوتا ہی جو دفعتہً عارض نہون اور جو ہمیات کہ دفعتہً عارض ہوتے ہین
انمین یہ وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہی جیسے بعض محمومین کی تپ دفعتہ شروع ہو جاتی ہی اور ابتداے تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہی اور تپ
سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی
قسم کا تعب ہوا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پانون ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہی خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہوکر
بعد ازان تپ شروع ہوتی ہی ایسے ہمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہی ہمارے نزدیک رائے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب
بحران کا یہ ہی کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہی جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبیعی
سے بخوبی ظاہر ہوا ہی اور ابتدا تکسر خواہ درد سر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہی جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش
ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہی - اگر حاملہ کو
بعد از ولادت تپ عارض ہو از روز ولادت حساب کرنا چاہیے کہ محض خطا ہی گو اسکے قائل ایک قوم ہین - اور اکثر زنان حامل کو تپ بعد
دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہی **بیان سبب ایام بحران اور اسکے دورون کا** اکثر لوگ سبب
مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی اجزاے
عالم مین پھیلی ہوئی ہی کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہی
خواہ عدم نضج اور عدم ہضم کو جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا
جذر اور ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور کے ہوتا ہی اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہی کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا
جاتا ہی دریا پانی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہی اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہی اسیقدر پانی کا مد زیادہ
ہوتا جاتا ہی تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاے اسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہی جب ماہتاب پندرھوین تاریخ گذر کر
ہر مہینے کے گھٹتا ہی جذر یعنے کشش اور کمی پھیلاؤ مین شروع ہوتی ہی پھر جب چاند چھپ جاتا ہی آخر مہینہ کے ایام محاق مین اسوقت
انتہا کو پانی پہونچ جاتا ہے جو شروع ہوا تھا اسیقدر کم ہو جاتا ہی اور پھر جب ماہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہی دوسرا

شروع ہوتا ہی اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا ہمیشہ جاری رہتا ہی ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بخوبی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہین انکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہی اور ہر روز زمانہ جذر اور مد کا طریقہ اور ہی جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہی — دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہی کہ حیوانات کے سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہی حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہی اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین — تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درخت ہائے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی نشوونما در ہوتی ہین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہی اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہی بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہوینگے بسبب شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال مرض کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اُس وضع کے پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہی یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا اسدن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور شدت او کا دو دن کے کہ قمر وضع تربیع پر اس نقطہ کے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدء تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر جوزا کا ٹھہریگا اور یہ خیال ابطال کا واجب کرتا ہی کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جائے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین — یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹ ½ روز ہے یعنی انتیس روز اور نصف ایکدن کی جو آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہی تمام ہوتا ہی اسمین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام محاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہی اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہی جو برابر ۲ ⅚ دن کے ہے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہی بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنی ۲۶ ½ اور اسکا نصف ۱۳ ¼ یعنی سوا تیرہ روز ہے چودھوان دن بحران کا اور اسکا نصف ۶ ⅝ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے ہین یعنی ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف ۳ ۵/۱۶ یعنی تین دن اور پانچ سولہوین ایکدن کی ہے یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز منجملہ ادوار اسکا ہی — اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہی یعنی وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایکدن کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس دن سے تنصیف شروع کرتے ہین پس انکی تنصیف اسطرح ہوی ستائیس کا نصف ۱۳ ½ اور اسکا نصف ۶ ¾ اور اسکا نصف ۳ ⅜ — پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہی کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف ۳ ۵/۱۶ ہی اور حساب دوم ۳ ⅜ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ⅜ = ۶/۱۶ اور ۶/۱۶ — ۵/۱۶ = ۱/۱۶ یعنی سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہی لیکن اس دوسری رائے مین کسیقدر تعصب اور اصرار بیجا ہی اسلیئے کہ اکثر تیرھوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہی اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرھوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہی — اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوئے یہ وہ ازمنہ ادوار اوقات ہین کہ انمین اختلاف عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہی اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین — جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی تمام ہو یعنی روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور طبیعت غالب ہو ہر وقت انتہا اُس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں جو تغیر بروقت
اختتام اس مدت یعنے زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور زبون حالی مریض کی واضح ہوگی جو امراض خواہ اعراض
مزمنہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہیں انکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہی اگرچہ انداز و اعتداد
کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ میں ایک مشکوک امر ہی اور اس تجربہ میں گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہی اور کوئی دلیل برہانی
اسکے ثبوت پر کماینبغی قائم نہیں ہو سکتی ہی لیکن طبیب کو مناسب ہی کہ جو کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہی پر
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور انکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے
علم تک پہونچاتا ہی اور طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہی بلکہ واجب ہی کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل او معتقد بر سبیل تجربہ
ہوجائے خواہ مسئلہ بحران اور تعین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دلیں شک باقی رہے پھر
بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کریں — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہیں
کہ اگر اسکو دونا کریں حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اسکی تضعیف کرتے جائیں حاصل تضعیف
یوم بحرانی ہوتا جائے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمر
بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہی — مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں ان امراض
میں کہ انکے تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جنکے لائق رابوع اور سابوع ہی) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہی
اسلیے کہ رابوع جن امراض کے واسطے لائق ہی جب اُسے دوچند کریں ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے
دن ہوتا ہی اور اسکا ساتوین بھی ہوتا ہی اور دوسری تضعیف میں چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہی اور تیسری تضعیف
میں ستائیسوان روز پیدا ہوتا ہی وہ بھی یوم بحران ہی مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہی کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہی برابر بحران کا دن ہی اور دونوں دورہ ہوا رابع اور سابع کے ہیں عشرینیات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری تضعیف
ہر ایک دورے کی بحران سے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جزر صحیح ½ ۲۷ میں واقع ہوا ہی اسکی رعایت کرنی پڑتی ہی اور اسی جہت
سے تین ہفتہ بیس یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتے کے شمار نہیں ہوتے پس رابوع پہلا پورے چار دن کا
معدود ہوتا ہی اگرچہ فی الواقع ۳ خواہ ۳ ہی مگر اسکی کسر دوسرے دورہ میں نکل جاتی ہی کہ وہ ساتوان دن قرار
دیا جاتا ہی کیونکہ دوچند ۶ ۱ یا چھ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہی اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہی کیونکہ
۱۰ = ۱۰ یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران میں دوسرے دور کی بڑی سی کسر نکل جاتی
ہی اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہی اور اسوقت پورا جز
کسر مذکور سے آخر رابع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہیں جسمیں سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہوجاے اور چودھوان
بحساب رابوع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان قمر سے سابوع کا کرتے ہیں پانچوین بحران
بیسوین روز پڑتا ہی اسلیے کہ چوتھا اور گیارھوان روز مشترک شمار کیا گیا ہی اسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہیں ورنہ
تھا بیسوین روز پانچوان ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہی ۱ + ۳ = ۴ یہ پہلا بحران پھر ۴ + ۳ = ۷ دوسرا بحران ہی

یہ بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸+۹+۱۰+۱۱ تیسرا بحران ہے
اور یہ بحران منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱+۱۲+۱۳+۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے
کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے یعنے چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونون پانچوین بحران مین
اضافہ کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طرح
جاری ہوا ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا
موصول ہے اسلیے کہ ساتوان روز دونون مین شمار کیا جاتا ہے پھر جب چودھوین روز سے بڑھکر پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہے تو آپس مین
اطبا کے اختلاف واقع ہے افاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کے ابتدا مین پانچوین دورہ
کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح پر ہوتی ہے کہ سترھوان روز دو رابوعات یعنے پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے
بیس تک شمار کرتے ہین ۱۴+۱۵+۱۶+۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷+۱۸+۱۹+۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھوین روز کو منفصل کرنا چاہیے
اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل پڑتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصل
ٹھہرایا جاے اور اگر دو سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع
کے حساب سے بیسوان روز بحران قرار دیا جاے گا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول
اور دوم منفصل شمار کرین اور سابوع سوم موصول ٹھہرائین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس
قاعدے کی رعایت کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا ـ پھر بیسوین دن
کے بعد دورہ ربوعات کا اس طرح پر ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتداے
مرض کے رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے
بعد اکتیسوان روز رابوع نہم منفصل ہے بعد اسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسوان روز سابوع
پنجم موصول پڑیگا اور وہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداے روز بستم
بنہایت یوم چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دوسرے بیس بیس کے دو
تمام ہو جائین عمل بحران خواہ از مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دورہ بحران کا
شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے تین ہفتے یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم
ایام بحران قرار دیے جائینگے اور انکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے پچاس اور ستر وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران ہو جب قاعدہ مذکورہ
بالا مین مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا بوجہ ضعف تاثیر کے انکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سواے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس
وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل
اور موصول ہے اسکے بعد چوبیسوان منفصل ہو کر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اسکے بعد تیسوان روز منفصل ہے اسکے بعد از تیسوان
منفصل پڑتا ہے چونتیسوان سے جو متصل ہے تیسوین سے اور یہ ملکر اسبوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے چالیسوین اور چنتالیسوین
کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ انھون نے دو رابوع بعد چالیسوین روز کے جو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار مین انھون

تے ناحق بہت کوشش کی ہی اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہی جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان
مؤرخین نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے مناسبتگی کی ہی اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ
معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ و تاثیرات قمری کی ہی فصل اور وصل مین اُسنے قطعًا ساقط کر دیا ہی — چوتھے روز کے بحران جسقدر ہین انکی قوت
بیس روز تک ابتداے مرض سے قوی رہتی ہی اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہی جو تیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز
مرض مین گزر جاوین اُسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہی اور ارکاغانیس
کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہی بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز ہفتم سترہوین روز کی فضیلت پر اور بہ اٹھارہوین
کے گواہی دیتا ہی بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہی مراد یہ ہی کہ بیسوان روز سترہوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہی بحساب
سابوع کے اسلیے کہ تیسرا اسابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہی چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا اسابوع سوم کی چودھوین روز سے
ہی اور انتہا اسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہی اسی دن سے سابوعات کا شروع
ہی جیسے اُسنے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی روز چہاردہم ہی اسکا چوتھا روز سترہوان
روز ہوا اٹھارہوان اس وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہی اسیطرح سترہوان روز بحساب رابوع کے
افضل ایام بحران ہی تھی — بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا کم ہونا درست نہین ٹھہرا اسی طرح ستائیس اور اٹھائیسوین
روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہی کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہی اور اسیطرح
اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین — اور چالیسوین اور چوالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے
اختلاف واقع ہی اگر سلسلہ وار حساب کیا جاوے تو غلط واقع نہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعض امراض کا بحران
سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہی اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہی — بعض اطبا نے ایسا
خیال کیا ہی کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہی اور واقع مین یہ راے صحیح نہین ہی بلکہ معتبر لوگون
نے مشاہدہ کیا ہی کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج
اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہووے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ عکس مرض کا ہو کر بعد اربعین کے ہو
خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہو جاتے ہین
اس وجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہو اسلیے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے
کرتے بعد اربعین کے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو — اگرچہ وقوع ایسے
بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ مزاج
کے جنکے مادہ کی حرکت مدبر ہوتی ہی بحران بعد اربعین ہوتا ہی سواء مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہی — بقراط نے کہا ہی کہ ایام بحران
کے جفت بھی ہوتے ہین اور طاق بھی ہوتے ہین مگر افراد یعنے طاق دونون کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی
ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین بقراط
اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہی — مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان — جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین
شمار کیا ہے تو اسکو مجوز کیا ہی اور کہا ہی کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید اگر
یہ قبل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل ازانکہ تجوزی اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جب یہ کلام بقراط
سے صادر ہوا ہی یا انکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر ایام بحران مین انتقال
ہو جاتا ہی پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتی ہی
خواہ بحران استفراغ کا ہو یا اخراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ یوم بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہی اور موت پر دلالت
کرتا ہی جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون تا کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبات
ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہی جو دوسرا تنصیف سے پہلے کے حال
ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹے کا زمانہ ہی خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض
مین خواہ دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین — بہر حال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید انمین ہمیشہ وقوع بحران
ہوتی ہی اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور انسبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم یہ کہتے
ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہی مگر ضعیف ہی کہ اسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تنصیف کے
منذر ہی روز ہفتم کا یعنے اسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہی اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہی اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہی اور ساتوان بوجہ قوت
کے ایسا ہی کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لائق ہی اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہی اور گیارھوان
روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہی لیکن وہ امراض صفراوی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہی جیسے حمی غب وغیرہ ان امراض
مین گیارھوان روز بحران قوی ہی بہ نسبت چودھوین روز کے — چودھوان روز بھی روز قوی ہی اسلیے کہ یوم مقابلہ دورہ قمری کا
ہی اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمین یہ ہی کہ جو روز بحران ایسا ہی کہ اُسے مناسبت روز چہارم سے ہو اسمین قوت احکام
بحران اور سلامت آثار بحرانی کی یقین ہوتی ہی جبکہ اُس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاوے سترھوان روز یوم بحران قوی ہی
اور چودن اسکی مناسبت تنصیف مین ہی جیسے نوان روز وہ قوی تر ہی اور سترھوین روز کو بیسوین روز سے وہی مناسبت ہی
جو گیارھوین روز کو چودھوین روز سے ہی بہ معنے جیسے کہ روز ہشتدہم رابوع اول ہی تیسرے سابوع کا اسی طرح گیارھوان روز
رابوع اول سابوع دوم کا ہی — اٹھارھوان روز یوم بحران ہی مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہی اور اکثر امراض مین اٹھارھوین روز ہوتا ہی
بہ نسبت اکیسوین روز کے چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہی اور اُس سے کم سینتیسوین روز بلکہ سینتیسوین
روز بحران واقع نہین ہوتا ہی کہ اُسکے قریب چالیسوان روز موجود ہی — چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہی
معہذا چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہی اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہی جیسے غب خواہ اور امراض حادہ اُن کا بحران جلد ہوتا ہی
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہی کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارھوین
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہی اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہی مگر بقلت جیسے کہ اگر نوبت مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین انحطاط ایسا ہوتا ہی کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہی پس بحران بھی تیرہوین روز ہوجاتا ہی — جن امراض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہی جیسے ربع وغیرہ انکا بحران بدیر ہوتا ہی اور اکثر ایام ازواج مین انکا بحران ہوتا ہی — اکثر ایام باحوری رابوعات کے جو طبقۂ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ انمین بحران جید اکثر ہوتا ہی یہ ہین ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترھوان — کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہوجاتے ہین یعنے ساتوین دورے غب مین سے نجات ہوتی ہی اور کبھی بقابلے مرض مزمن مہینون اور برسون مین موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہی بس ہی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہی جیسے محرقہ سات دن مین اور ان امراض کا انتہا ماہانہ مثل انتہا ایام امراض حادہ ہوتا ہی مثلاً جو تھا مہینہ ربع مین مثل روز ساتوین کا ہوجاتا ہی اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہی اور عنقریب ہم بیان کرینگے **ایام جو وسط مین واقع ہین** جن ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھین ایام مین کرنا چاہیے — لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ نفس مرض کے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور خرکت مادہ باردہ کے خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور امراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے خواہ نفسانی سے جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہی اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اُنسے پیچھے بحران واقع ہوتا ہی اگرچہ یہ بحران جید وقت کا قائم مقام بحران واقع کے معین ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہی اور اگر سبب قوی عارض ہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخر واقع ہوتا گرچونکہ عارض قوی ہی اُسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کیے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام ہوسکتا الغرض جو ایام کہ انمین بسبب ایسے عوارض کے برخلاف قاعدہ رابوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہی اُن ایام کو ایام واقعہ فی الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کے ایک یہ خاص ہے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان — یا تیرھوان ہین — بس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنے روز چہارم کو گھیرے ہی اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارھوین کے واقع ہی — کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہی دلی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہی اور یہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت ساتوین اور گیارھوین روز بحرانی کے — اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہی جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہی — پہلی صورت کی دلیل یہ ہی کہ گیارھوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوجانا اکثر ہی بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دن کا بحران نوین دن تک موخر ہوجاے اگرچہ یہ دونون باتین یعنے تقدیم گیارھوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کی نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین **قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط** — نوان دن جو یوم درمیانی ہی وہ یوم قوی ہی اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہی اسکے بعد پانچواں دن بعد اسکے تیسرا دن اور نواں اور پانچواں دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہی بہت کم نہیں ہی اور تیرھواں دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اسمین کبھی بحران نہیں ہوتا چھٹے دن بھی کبھی بحران ہوجاتا ہی مگر ردی ہوتا ہی مگر ردی نہو تو بحران بدشواری پوشیدہ ناقص ہوتا ہی اور خطرہ سے سلیم نہیں ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کے تین باتوں میں ضد ہی **اول** یہ کہ چھٹے دن بحران کم ہوتا ہی اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہی **دوسرے** یہ کہ چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہی اور ساتوین دن کا سلیم ہی **تیسرے** یہ کہ چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہی اور ساتوین دن بآسانی و سہولت ــ چھٹے دن کے بحران کا انذار برائی میں چوتھا دن کرتا ہی اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دن کے خطرہ کا ہوتا ہی اسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے سکتات اور غشی خصوصا اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہی اور قے سے سقوط قوت اور لرزنا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہی اگر اسدن پسینا برآمد ہو تو عرق یکسان نہوگا اور زیادہ تر اسمین بحران استفراغی یہ نقصان ہوتا ہی کہ اس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کردیتا ہی ــ بول بھی لون اور قوام میں ردی ہوتا ہی یہ سب بھی برے پیدا ہوتے ہین یہ باتین اسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہی ــ اور سلامت اسکی بوجہ عارض ہونے عکس کے ہوتی ہی اور **جالینوس** کا قول ہی کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کے ہی اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھواں دن برائی مین چھٹے دن کے قریب ہی **بیان اچھے اور برے دنونکا ترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار** مثل جمیع ایام مین ساتواں اور چودھواں دن ہی اور ان دونون کے بعد سترھواں اور بیسواں اور انکے بعد پانچواں اور اسکے بعد چوتھا اور گیارھواں اور بعد اسکے تیرھواں ــ یہ بھی جاننا ضروری کہ جو ایام قریب بابتدائے مرض اور مقدم بہ نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین ان ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی اقوی اور صفت ایام تامہ ہونیکی بخوبی ہوتی ہی اور جسقدر ابتدا مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہی ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہی **بیان ان دنون کا جو ایام بحرانی نہیں ہین نہ بقصد اول یعنے بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنے بطریق بحران** روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح سے ایام بحران نہیں ہین اور پندرھواں دن بھی انھین مین داخل ہی اور تعجب یہ ہی کہ اکثر ایام انھین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہی اور نہ انذار واقع ہوتا ہی **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار ان چیزون کے جو دلیل تغیر مادے کے ہین ــ یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہی ظاہر ہوتی ہی یا ان دونومین ابتدائے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہی جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہی اور غرض اس مقابلہ سے فیصلا اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے جنبش دینے مادے کے اور اسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہی تغیر مادے کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے ــ دلائل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہوتا ــ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ ــ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ــ اور ابتدا سے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہی کہ درد سر اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اسکے بعد جو یوم بحران ہین ان مین بحران ضرور واقع ہوتا ہی پس چوتھا دن اگر اس مین علامات جید پائے جاءین منذر بحران ساتوین دن کا ہوتا ہی اور اگر علامات

برے پائے جاتے ہین منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہی خصوصًا محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہی کہ باوجود علامات ردی کے
روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہوجاتا ہی اور کبھی نوین دن ہوتا ہی مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے
دن کے انذار کے بعد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہی اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا
ہوتا ہی یا اکثر چودھوین دن کا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دن کا منذر ہوتا ہی — اور چودھوان یا سترھوین دن
یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دین کا منذر ہوتا ہی اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہی
اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہی اور بیسوین دن انذار چالیسوین روز کا ہی جو ایام ہذا قع فی الوسط اور درمیانی ہین
انمین سے تیسرا دن پانچوان روز کا منذر ہی اور اگر بحران ردی ہو تو اسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہی اور پانچوان
دن منذر نوین دن کا ہوتا ہی اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دلائل انذار کے بعض
اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہوجاتا ہی اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر
ہوا ہی اسکے سوا اور دن کا انذار وقع ہوتا ہی اور سبب اس بے ضابطگی کا بعینہ وہی ہی جو بحران کے بیان ہونے مین
ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن کچھ
کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اُس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کچھ تغیر مثل
یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کرنیوالے خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین انمین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور
استواری اور تنگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے ہین یا تاخیر ہوئی ہی **معرفت ایام بحران کی بروقت
اشکال** کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہی اسواسطے طبیب پر لازم ہی کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہو تو لازم
تو اسکی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک تدبیر خاص
کرنی چاہیے کہ اسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دولے سے مناسب نہین ہی اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آجائے طبیعت کی اعانت بخوبی
ہوکر استفراغ زائد اور بے اقرار عارض ہوجاتا ہی اور ضعف پیدا ہوتا ہی اور جبکہ اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہی اور جس استفراغ کی خواہش
طبیعت کو ہی دولے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد و
تعارض پیدا ہوکر دونون قسم کا استفراغ باطل ہوجاتا ہی اور اسکا ضرر جیسا ہی وہ مخفی نہین ہی — شناخت مین ایام بحران کی رعایت
اس امر کی بھی ضرور ہی کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین انکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاوے اور وہ اوپر معلوم ہوچکے ہین
طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہی ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا
بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا پس ایسا
ہوتا ہی کہ علامات اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہین کہ اب کونسا دن یوم
بحران قرار دیا جاوے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہی اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور
قوت سے امراض کی شناخت ہوتی ہی استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انتہا اور تمامی پر ہوتا ہی مثلاً
کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اسکا زوال ہوسکے اسلیے کہ اسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائین امید بحران کی ساتوین روز ہو سکتی ہی اور اگر علامت طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہو چکے ہین معلوم ہوگا کہ اسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب براقع ہو اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہون امید ہی کہ درمیان روز چہاردہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جاے — مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہی کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولی ہی اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہی تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہی بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر قوتین جو ہر ایک دن کی ہین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہی جفت روز مین مرض نزمن کے واقع ہونے کی وہ نوبت ہی اور طاق دن لائق بحران مرض حادہ کے ہی زمانہ بحران سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہی کہ جن دنون مین آثار بحران پیدا ہوے انمین سے زیادہ تحمل شدید کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل مین قوت زیادہ ہو اسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقامات کم تھے مثلاً جس دن شدت امراض بحران اور دیر تک ظہور آثار رہا اسکے بعد اور کسی دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہو اسوقت ہم بھی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہی حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہی بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہو — استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اس طرح پر ہوتا ہی کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع ہو اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہی اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہی بوجہ علامات ہلاک کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولی ہی — استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کے اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برآمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہی استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین انمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین یقین کرنا چاہیے کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہی گو زوال مرض آٹھوین روز ہو تو بھی عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہی کہ جو امراض نہایت درجہ حادہ ہین انکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہی اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین انکا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہی انکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہی اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہی اگرچہ محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہی اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہی

اور اس قبل کا انذار جو تھے روز ہوتا ہے اور تحذیر ایسا جو تھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل اور علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے
پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگرچہ حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر انام سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے
ہوتی ہے اُسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا — فن تیسرا

اورام اور بثور کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین مقالہ پہلا اورام حادہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلی
مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اُسے
لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اُنکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم
بیان کرتے ہین بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ
حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب
مزاج صفراوی خلط کے ہو تو ایسے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم
خون صالح غلیظ سے پیدا ہوا اُسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونوین پیدا ہوتا ہے اور اسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح
رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی دو قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور گوشت تک اُسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنے پتی کہتے
ہین اور اسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام جراحات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی
اور فاسد ہین ایسے خراج کی حرارت اور احتراق اگر شدید ہو جاوے حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا اسمین جراحات
اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اُس سے وہ قسم فلغمونی کی
عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اسمین حرارت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر
حرارت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض ایسے صفرا
لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اُسکا احتباس اس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اُسمین
حرافت بھی ہوتی ہے اور اس ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفرا
ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اسمین کم ہو اور بہ نسبت صفرا مذکورہ کے کچھ اندر کیطرف ہٹ کر
محتبس ہو اور اسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال
خواہ تحلیل اسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت
مین خون کے قوام سے بڑھ جاوے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتونمین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور
بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اسے آماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور
کسی جگہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ
ہنالہ سے ہوگا اور داخل اس قسم مین ہوگا جو بنام براقیا معروف ہے جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وبا
پیدا ہوتی ہے اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حاردمین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتی
ورم اور سینے میٹھے ہوتے ہین اور مدد انمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افنادیر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ فساد جیسے کہ عظیم ورم اور کثرت مادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی یہ جاننا ضرور
ہے اورام کثیر اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضروری ہے
کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اسمیں ضربان نہو اسمیں قیح اور ریم نہیں پڑتی اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو انکا حال تو ہم بیان کر چکے
فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور وجع اور ضربان
بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو میں کوئی بجہہ احساس حس سے آیا ہو اور مثل اکثر
اسکے جو اعصاب سے خالی ہیں اور انکا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم میں شرائین زیادہ اور جسقدر
کہ عظیم ہوگی اسی قدر ورم میں ضربان اور درد رسانی اسکی اشد ہوگی اور تحلیل اور جمع اسکا جب سخت ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس میں
پیدا ہو اسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیوں نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگیں اس عضو متورم میں
ہونگی سب نمایاں اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگیں مخفی تھیں اور قابل ظہور کے نہ تھیں واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی
میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازاں ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اسکے بعد
ہر ایک ورم گرم جو صفات مذکورہ بالا سے متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہیں ہوتا اسلیے کہ احتقان
خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلغمونی کبھی بسیط اور مادہ واحد سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت
یا قیح ہوتا ہے اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام انکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں از قسم امتلا
و حرارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاے اخلاط اور حرارت نہو کبھی اسباب بادی
مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور انکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی
طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہیں کہ ایک
جمعیت کو بند کر دیتے ہیں اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہیں مواضع بغل کے
بیس اور زیادتی تلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی باقی ہے اور تمدد اور انتہا سے تمدد انتہا کے ریم پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منتہی میں ریم
جمع ہوتا ہے اگر جمع سے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے نرمی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی
وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور نہ اسکا مدہ جمع ہو اگر ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور نبض و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن
بھی اسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یا وہ بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے
بھی پیدا ہوتے ہیں اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم صغیر جاتا ہے اسوقت ضربان میں آرام تپک میں سکون پیدا
ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونوں مقدار و لعدہ پھٹ جاتا ہے
تعفن کی شناخت ایسے ہوتی ہے کہ نبض میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضروری ہے
کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور کرے کی نمود ورم فلغمونی کا ظاہر جلد میں نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ شور دلی جب غش
نزدیک قریب پیدا ہوں خبر دینگے کہ ایک دل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو
آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ انکاس کے پلایا جاے **علاج فلغمونی** اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہو اسوقت بدنکا حال درست

نہ کی نہیں گیا ہو بدن اُسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہو یا بدن میں امتلا مواد کا ہو اگر ورم
ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اسوقت ورم کا علاج خاص جو بقدر نفس ورم کیا جاتا ہی کچھ ضرر نہیں ہوتا خاص مطلب
ورم کا یہی ہی کہ اخراج اُس مادہ کا کریں جو عضو میں ہی اور جس سے کہ ورم پیدا کیا ہی اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محلل
بیشتر جیسے یہ منادی کیا جاتا ہی کبھون کو پانی اور روغن میں جوش دین اور فقط کبھی سینکنے لگانے کفایت کرجاتے ہیں
خصوصًا اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اُسوقت سینکنے کی ضرورت شدید ہی پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے
بدن میں امتلا سے اخلاط ہو اسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھوڑ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کے بہت زیادہ ہو گا
بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہی اور بیشتر اسہال کے بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے
اُسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے جس ورم کا علاج قریب ہی اُس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاے بدنی ہو اور قروح ورم کے
علاج میں بہ نسبت اُس ورم کے جو بہ نسبت امتلاے بدن کے ہو یہ ہی کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہیں ہی جیسے کہ اسکے
اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اُس سے کم محتاج رادع کا ہی جس ورم کا سبب بادی ہو اور بادی نہو تو واجب ہی کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ
سے کریں اور پورا استفراغ جیسا استحقاق ہی کریں کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اسی سمت
ہوتی ہی کہ بدن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہی
خواہ سبب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن میں کثرت فضول کی نہو تاہم عضو میں کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا
ہوتا ہی جو ضعیف کردیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اسی عضو کیطرف کھچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب
الی الخلاف میں جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہی اور سنی اور بلد حاضر وغیرہ جو
امور لائق لحاظ کے ہیں منجملہ اُن امور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کے درج ہین اُنکا خیال کرنا ضرور ہی ہمکو مناسب ہی کہ اس
ورم کے علاج میں ابتدا تبرید رادع سے کریں سیلے اُن مقامات کے منجملہ کتاب اول میں ہمنے بیان کیا ہی کہ وہاں ابتدا امتلا
روادع کا جائز نہیں ہی پھر جب زیادہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ روادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جون جون تزید بڑھتا جاے
مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائیں کہ ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا ہو پہنچے اور بحجم ورم
درجہ غایت کو پہونچ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت روادع کے اور انہین
سرف اور تبدیل کا اہتمام کیا مبنی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی میں اُنکے استعمال سے صحت تام حاصل
ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی
دوائی جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کے لائق ہی اُسکے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر حسب اتفاق پوری صحت حاصل
ہو اور کسیقدر کسر باقی رہجاے اُسکی مقدار اسیقدر رہتی ہی کہ جسکی تحلیل وہ ملینے حاد کرتی ہی کبھی بوجہ استعمال روادع کے وجع شدید عارض ہوتا ہی
اسکی یہ ہی کہ احتباس مادہ میں پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم میں گویا یہ مادہ مرتکز ہو جاتا ہی ایضا روادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ مادہ
ورم بطرف اعضاے رئیسہ کے رجوع کرتا ہی اور کبھی روادع سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہی کہ عضو کا رنگ
مائل بسبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصًا اگر روادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے اعضا

ادویہ کی ہوتی ہی جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انہین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہی مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی
رجوع کرانا ایسے مواد کا بطرف اعضاے رئیسہ کے ان سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہی ہان جو اعضا ایسے ہین کہ انکی طبیعت
مواد خبیثہ کو اعضاے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضاے خسیسہ جو بطور مقررہ کے واسطے اعضاے
رئیسہ کے مخلوق ہوے ہین کہ انکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضاے رئیسہ کے بہت مضر ہی اور ہرگز مناسب نہین ہی اور اسکو ہمنے مقامات
مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہی جب خوف اسکا ہو کر ورم مائل بصلابت ہوگیا ہی اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے
جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین انکی مثال یہ ہی جیسے عصارات بقول باردہ جنکا
اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اورام انہین ادویہ کے ابرام کو بکر ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اسغول بھی ازین قبیل ہی اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج
مین فقط اسی قدر کافی ہوتا ہی کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کاکنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہی اسیطرح پوست
انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ ساق ملاکر طلا بنے کائی بھی بہت عمدہ ہی اگر اس سے زیادہ
قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور ماميثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ
مین اسکا نام سیدوہ ہی یہ گھاس بھی بہت مفید ہی مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تجفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہو سکتی ہی ابتدا ے
اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہی اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر بسبب فساد عضو متورم اور فساد اس خلط کی ہوتی ہی
جو ورم مین بھری ہوتی ہی اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زائد کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہی اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو
اور بطلات کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرطہ کا کرین اور ورم کو
چاک دین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اسوقت مناسب ہی جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب
کر رہا ہی کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہی شرطہ کے بھی چند اقسام ہین ایک قسم اظہر ہوتی ہی جسکے نشان ظاہر جلد مین اسکا اثر زیادہ ہو
اور کوئی قسم اغور ہے یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہی الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اسی کا استعمال
کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرطہ کے نطول آب یا خواہ شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسا ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر
حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو
ابتدا ے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین بدی ہی بس تابامکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے
بدی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہی آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہی چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سوا ے
ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد کو گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہی اگر ابتدا ے ورم مین جو
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے لیے اور ان کے
بنائے جاتے ہین ادویہ سلوتیہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہی اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اس مادہ کے جسکا انصباب
ہو رہا ہی ان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل
ہی جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہی خواہ مدس کو ہمراہ گل سرخ کے

پشش کرکے استعمال کرین خواہ مرداسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برآمد کار نہو خواہ ازین قبیل اد
دواؤن کے استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدامین بہت ہی مفید ہی اور انتہامین بھی بیسود نہین ہی سرمق
ستےیعنے تبھوا اور خشک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہی اور اکثر شراب نیمرین بروغن گل مین ملاکر بلکہ شیرۂ انگور اور جو کو در
سوم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا کریوں مین سرد کرکے اوپر جائے ورم کے گرم کرکے رکہے خواہ اسفنج کو شراب قابض
خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبوکر بھی مفید ہی زعفران کی کثرت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہی اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے
کہ اب پہوڑا ہوا چاہتا ہی اسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے تنضیج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم
زمانہ منتہا کو پہونچ جاوے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا
استعمال ضروری ہی اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہی اور لطف یہ ہی کہ اسکی تجفیف سے ورم مین شدت نہین ہوتی اسی طرح اسکا
استعمال ہر وقت سکون لہب بلغمونی کے مناسب ہی اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اسوقت بھی اسکا استعمال بہت مناسب
اور بہتر ہی کہ اُس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبوکر رکہین اگر ورم کا موضع بھی ہو بہ نسبت
موضع عضلانی کے حاجت تجفیف کی اُسے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کی طرف جو یابس ہی
تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہی اور جس گوشت مین شرائین کم ہین انکو حاجت تجفیف کی
کم ہی اگر حاجت پہنچنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہی اور پیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اور ا
جواذب کے کرکے بعد اسکا علاج اور تنضیج کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو جاوے ہی کہ اُسکے منہ پر ضماد اسبغول کا
کرین اور ادویہ مطفیہ کا ضماد کرو اگر دو ورم سے کہ کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ بہ وغیرہ سے
دہو ڈالتے لگائین اسلیے کہ انکی سے ایذا اور الم ہوتا ہی حمرہ کا بیان اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین
بخوبی بیان ہو چکے کہ اس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور حمرہ کے درمیان فارق ہون یہ ہین
کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہی اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہی اور اکثر اسکی سرخی
جلد مین پوشیدہ اور اندر کیطرف ہوتی ہی اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس کرنے سے ہٹ جاتی ہی اور اپنی جگہ بوجہ لطافت ماد
حمرہ کے سپید ہو جاتی ہی خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہی اور پہر بسرعت پلٹ آتی ہی اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہی یہ بھی ایک علامت
خاص ہی کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہی اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر
جلد مین ہوتا ہی اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہی حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہی اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہی حمرہ کبھی
مین آبلہ ابہرتا ہی اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہی اور حمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہی اور فلغمونی مین ایسا
تدافع ہوتا ہی کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہی اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہی ممانعت
زیادہ ہوتی ہی اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہی حمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ
کی اس قدر تیز ہوتی ہی کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہی اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اس قدر نہین ہوتی
فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرتا اسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہی اسی وجہ سے

اور درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہی اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہی چہرہ پر عارض ہوتا ہی اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی
ہی اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہی۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی
ہی۔ حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہی اسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہی یہان اسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہی **علاج حمرہ** کا اس
مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا
اسوقت ہی کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین ہو اور اگر اندر کے جلد اور گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اسوقت کمتر ہی بلکہ بیشتر حدت
مادہ کو جنبش دینے سے ضرر کا گمان ہوتا ہی۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تجزیہ اسکا کرنا ضرور ہی کہ مادہ حمرہ کی
اور درد ہونے مین کسقدر کمی بیشی ہی اسی حساب سے اجزاے مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی
بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین انھین کا استعمال کرنا چاہیے
سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال ہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاوے۔ اگر حمرہ خالص ہی فقط اسی
ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہی کہ تبرید حمرہ
کی پر ضرور ہی اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہی اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہی کہ اسکا مادہ
اور غلیظ ہوتا ہی۔ مبردات جو ابتداے حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہی کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے
قرب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہی اور باینہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی
عضو باطنی کیطرف رجوع کرنے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ ہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاوے
اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا ہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو جاوے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد
دور نہ ہوتا ہو خبث الرصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ انمین تحلیل اور تجفیف
قوی ہو اور تبرید بھی ہو ایسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہمہ جو صنوبر یعنے اُس لکڑی کا کوئلہ
جو صنوبر کے درخت کے بیچ مین نکلتی ہی ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث الرصاص نو درہم پیہ کہنہ بر مغسول پانی سے پندرہ درہم
روغن آس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اُنہین سے بھی ہے سنگ ترازو خبث الرصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کرکے
مرہم طیار کرین **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایک دانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا
ہوتا ہی اور پھر جبانت اسکی بڑھ جاتی ہی اور درد ورم ابھرتا ہی بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہی اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہی
اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہی اور التہاب اور قوام اسکا تو ولی
پھنسے سخت مطبوع رسہ کے گول ہوتا ہی اور اکثر دانے نملہ کے چوڑے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام اخوردون
ہی کہ وہ اصل مین باریک ہوتے ہین اور انکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے نکلتے ہوئے اور جسمین نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے
کاٹنے کی سی ہوتی ہی۔ حاصل یہ ہی کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اُس ورم مین غوص کی قوت نہو اُسے نملہ کہتے ہین جو لی
نملہ جاورسیہ بشکل باجرہ کے ہوتا ہی۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہی جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور شدید ہو جاتے ہین
اور عفونت پیدا کرین نام تعفن موسوم ہونگے **علاج نملہ** کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہین اگر انکی ابتدا مین معالجہ کی اسطرح ہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو اسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے انھین قروح کو اچھا کردین اسلیے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب و جوار مین یا بعید اس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین سارا گجین ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین ان مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین خل کا ہو اور رکرو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور جلبہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو تو خل کو سکے حضوضا خشک کو بیکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہے خواہ بارتنگ اور عسلیق یعنے ورد۔ اور عدس بعد اسکے سویق شعیر و پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین۔ اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے۔ بکری کی مینگنی۔ اور فضلہ گاؤ ہمراہ سرکہ کے۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا نخالہ مرغ اور سداب اور فطر دون اور فلفل یا فطر دون جو پیشاب ڈسکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شی خل انبوبہ کے بر دغیرہ کے کنارہ سے نائین کو انکا سر تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اسکے اندر سما جاوے۔ پھر ایسی ہی شی کو اس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھمائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اسکے بے بنیاد کر دے ازگون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انھین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ انمین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ** کا نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاوے اسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کی بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔ اسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین جو لعوق پیدا کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور مرہم کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین۔ سودودہ تازہ دودھ اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاوے چاہیے کہ سک ملیح کا سر ہلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور لیکن بشرطیکہ احتیاج تجفیف شدید کی ہو ورق یا دروج کوٹ کر اسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے لطوخ بذریعہ شراب کے طیار کرین سوا چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانیکے ٹپکتا ہے **جمرہ یا جمر اور نار فارسی کا بیان** یہ دونون قسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفطہ یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشک ریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفطہ کے ہو جسمین سعی ہو یعنے پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمین کم ہو اور بہت سے دانے مجتمع ہوتے اس مقام پر برآمد ہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھوڑا پیدا ہو اور جمرہ جسیم سودہ کا اطلاق اسپر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور خل کو جلا کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کسیقدر اُسمین ہو اور سوداویت اسکے اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اُبھار اسکا کم ہو حجم اسکا تہ اور رنگ ترس یعنے نا قلا سے مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہی - اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہی - اور حمرہ ہمیشہ موجود اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہی اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہی جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ رمادی ہوتا ہی اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بھی ہوتا ہی اور سوزش اُسمین بشدت اور گرداگرد اُسکے سوزش نہ رہتی ہی اور اسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہی بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہی خاص نام حمرہ کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہی جسکی حبثر ناری ہو اور اُسمین چمک اگ کی چنگاری کی سی ہو - نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہی اور بسرعت حرکت کرتی ہی اور حمرہ بہ نسبت اسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہی اور اندر کی طرف زیادہ موست ہوتا ہی - گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہی لیکن یہ مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہی - اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اسکے صفرہ مین احتراق پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہی - اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشک ریشہ سیاہ پیدا ہوتا ہی نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہی اور حمرہ میں سوداویت کی شدت ہوتی ہی یہ بھی ممکن ہی کہ ہر ایک نار فارسی اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلا حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین لے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہی - کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسی ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہی اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی یہی نار فارسی خواہ حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہی اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہی اور مائل بہ سوداوی ہی جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہی خصوصا جس سال وبا زیادہ ہو علاج نار فارسی اور حمرہ کا پہلے فصد کھولنی ضرور ہی تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہی خصوصا جسکے بدن گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون لبستہ اور رکھتا ہوا اسمین سے سب نکل جاوے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہی مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہی - علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج حمرہ بجائے نملہ کے کرنا چاہیے مگر لطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جس طرح حمرہ مین اوپر لکہ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہی اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہی اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہی - اور زیادہ قوابض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اور دیر مین تحلل ہوتا ہی اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہی جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگے بلکہ ایسے ادویہ مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے بارتنگ اور عدس اور رزہ روئی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روئی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہی وہ لطیف زیادہ ہی بعینہ اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین - ایضا مازو کو سرکہ انگوری خواہ عنبکری کو اسی

سرکہ میں داخل کر کے ضماد کریں — واضح رہے جبکہ ایسے وقت میں اور بعد اس وقت کے یہ ذکر کہ انار ترش کو چاک کر کے سرکہ میں اس قدر
پختہ کریں کہ نرم ہو جاوے بعد ازاں خوب پیکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور بعد انتہا اور انتہا
مرض میں ازالہ مرض کرتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوائیں جیسے ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت جو زطری ہیں جیسے تازہ انجیر
اور اسکے پتے ہی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ مجموعہ
ادویہ مذکورہ سے ضماد تیار کریں — منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کے ہیں افیون اور اقاقیا اور وردزاج
جسے سوری کہتے ہیں جیسے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار گلنار دو درم زہرہ کا س ایک درم تربد البلخ درہم لیکن ایسی دوائیں کی
وقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرحہ پیدا نہ ہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاوے اسوقت تحت قوی کا استعمال پر ضرور رہا ہے جیسے
دوائے اذروں خواہ دوائے فراسیون یا اناسون یا بولوا ذروس کے قرص یا دوائے قیبور شراب حلو یا طبیخ میں ملا کر ضماد کریں
اسیطرح یہ دوائیں جو متفرقہ اور جملہ جاورسیکے علاج میں مذکور ہوئی ہیں انکا استعمال کریں ضرور رہا ہے کہ ضماد کا استعمال
ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائیں — جن دواؤں سے عفونت جو ورم
میں پیدا ہوتی ہے نا معدوم انکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ انسے حرارت مرض میں زیادہ ہوتی ہے — واجب ہے کہ گرد اگرد مقام
ماؤف اور موضع احتراق کے التزام گل ارمنی اور سرکہ اور ربا شاد ورجہ و جیسے جو جو ہر زاور زاوم اپنی خواہ جنگلی انجبار
زیب وغیرہ ہی لگایا کریں جیسے موف زرد خاشراب میں ملا کر استعمال کریں جب التہاب میں سکون پیدا ہوا اور قروح
باقی رہجاویں انکا علاج مراہم راستہ اور مراہم بابلو طالیں سے کریں خواہ مراہم شروع مساکرت کے واسطے قرابادین میں مذکور
ہیں اسکے علاج کو میں سیوز کمنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کے ازفاری کے سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لیے
بہت مفید ہے **نفاطات اور نفاخات کا بیان** نفاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان خلط
سے طرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح پر کہ دفع و اصدمیں مادہ اس رطوبت کو لیکر طرف ماتحت جلد کے
صعود کرتا ہے — اور چونکہ ماتحت جلد کا کثافت زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاخات جب
باقی رہجاتی ہیں جیسے پانی بھر جانے سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اسیطرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے
دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ پہلے ایک خون کسی جگہ پر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے **علاج**
نفاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر
وغیرہ کی بھی جیسے اورام مناسب میں مندرج ہیں — وہی یہاں بھی جاری ہیں اور ابتدائے ظہور میں اس مرض کے عدس
کو پانی میں پختہ کر کے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہائے درخت انار پانی میں جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور فلین کے بگرم
ضماد کرنا چاہیے — اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑوں کا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جلد
جلد سوئی ہو اور دبا کر توڑنے سے درد ہو گا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے انمیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہے اسے
نکالدیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منفجر کرتا ہے تاہم اگر خود بخود منفجر نہ ہوئے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت
نکال ڈالنی چاہیے بعد اسکے رطوبت کے نکلنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائیگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصًا جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اسوقت کرین کہ جب
پھیلنے لگے خواہ خشکریشہ کی نوبت پہونچے اور نہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کے مذکور ہو چکے انکا استعمال کرینگے دوا کے
مرکب مرداسنگ ایکرطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکائین کہ زیت کی چپک جاتی رہے اسکے
بعد زرنیخ ملیکر جوش دین — ایضًا ایک دوا ایسی ہی جو مذاکیر یعنے خصیہ سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے ہی خلاصہ یہ کہ یہ دوا
لائق ان اعضا کے ہی جنمین حاجت تجفیف کی زیادہ ہی — قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو باہمین ملیکر استعمال کرین اور
لکڑی کی مکلی شہد مین ملاکر بھی مفید ہی جب ان پھوڑون کی ہڈیان بھی گر جائین اور گوشت فاسد ہو جاوے اور گوشت صحیح باقی رہے
اسوقت خالص پھوڑون کا جو علاج ہی اسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے — اور شہر امکندر یہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو
گرا دیتے ہین جسے سارالباس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرنا مکیس روغن اقوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہی حاصل یہ ہی
کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انہین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہی دوا یہ مجرب
قدماکی ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہی عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بوزن مجموع
کے گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بنا کر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھسکر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو
طلا کرین تاکہ اسمین خوب سا تبتنفس پیدا ہو جاوے اور سمٹ کر خشک ریشہ پڑ جاوے اگر اس ہڈی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی نہ
چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے ہڈیان چھٹ کر گر پڑین **شری کا بیان** —
شری اسی کو کہتے ہین اسکی صورت یہ ہی چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نشانات پشہ کے مائل بسرخی ہوتے ہین اور کھجلی انمین زیادہ ہوتی
ہی اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعۃً تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انمین سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہی تیز
شری دموی ہوتی ہی — اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہی اور کرب اور غشی بھی اسکا اشکو زیادہ ہوتا ہی — سبب حدوث
اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہی جو تمام بدن مین دفعۃً ثوران مین آتا ہی اور وجہ اسکی ثوران کی یا یہ ہی کہ خون صفراوی ہوتا ہی
ہوتا ہی خواہ بلغم بدرقی کی اسمین شرکت ہوتی ہی — صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہی اسمین سرخی اور حرارت
زیادہ ہوتی ہی اور ظہور اسکا بسرعت ہو جاتا ہی — اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہی گر بلغمی کی شدت رات کو بہت بہت ہی
کے زیادہ ہوتی ہی اگر شری کسی موضع وسیع مین برآمد ہوتی ہو اور فصد نہ کھولی جاوے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہی
اور واجب ہی کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ
مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت بھی کے فصد کھولتے ہین اسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین **علاج شری کا**
اگر غلبہ خون کا ہی بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اسکے بعد جتمحل ہو سکے تو مسہل صفرے کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ربارح فیقرا
ایک حصہ مقدار شربت مجموع کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمرہندی اور آب انار رین خواہ
آب انار منوش کا مع اسکے تہ جھلکے کے اور خیاتہ و خشخاش اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہی ہمراہ آب انار کے
اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہی اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہی — منجملہ سکنات کے خیاتہ سماق
مصفی کا بقدر رین او قیہ کے — غذا انکے لائق طفشیل یعنے مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ

آب انگور اور زیت کے اور بار بار ایسا کریں لیکن اگر خلط مرض کی بو باقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ طبیلہ اور فصد اسکی تدبیر سے
کرے مجموع کی مقدار تین درہم ہو استعمال کریں خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایکدرہم کے دیں۔ یا عسفر کو ہمیکر سرکہ ترش میں آمیختہ
کرکے پلائیں خواہ آب سفرہ یعنے گل مختوم اور آب آجرہ جدیدہ یعنے نئی اینٹ کا پانی پلائیں۔ اگر مرض میں بلغم کی شرکت ہو ایکدرہم کہا باور
تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم کنگشت لیکن جلیب میں استعمال کریں۔ ہر قسم کی تدبیرین ازروے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے خود بیخ دو درہم جبا کر
ایکدرہم گل سرخ لشست درہم کا خور ایک قیر الطا آب انار ترش میں پلائیں۔ خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کریں۔ **اکلہ اور فساد عضو
اور فرق درمیان غانغرایا اور سفاقلوس کے۔** ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت
اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کردے
خواہ روح حیوانی مذکور کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد
روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اورام اور
بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ انکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ میں طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا
ہوجاے جیسے قروح غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہوجاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج
عضو کا فاسد ہوجاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے۔ جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے
کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے کی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہوسکتا ہے جو قوت کہ قلب
میں نفس سے روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہوجائیگا
اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم ردی اور ثابت اور عظیم
ہوکر منافذ اور مداخل نفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس
روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو انسداد جامع فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو حساس کے حس میں فساد کامل
عارض نہیں ہوا ہے اسکو غانغرایا کہتے ہیں خصوصا اگر ابتدا میں فلغمونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہوجاے کہ حساس
کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی ابتداءً خواہ ورم کے بعد فاسد ہوجاے
اسوقت اسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غانغرایا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرایا ہو کہ ہمیشہ سفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب
خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے فساد میں
ترقی روز بروز نظر آنے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گرد و نواح فاسد کے ہو اسمیں ورم بھی پیدا ہوکر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو اسے
وقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو ماؤف پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت رکھتے ہیں۔ اور اگر یہ
مادہ مفسد اور غلیظ نہو تا سیتام خاص میں اسقدر گڑے کیوں ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہوجاتا۔ **معالجات** غانغرایا کا علاج ابتدا
میں ہوسکتا ہے۔ اور اسی سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اسوقت
نکال ڈالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہوچلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن میں آگیا ہے اسوقت بہت جلد
ایسے مطبوخ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ میں ملاکر استعمال کریں۔ اگر اس وقت سے کچھ فائدہ

نہ گھرے پھیلنے کے بدون کچھ چارہ نہ ہوگا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جو رگ نمایاں
اور جو رگیں قریب قریب کی ہوں خواہ مقابل کے جہت میں واقع ہیں اور چھوٹی ہیں انکی فصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا اخراج
ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہیں جو مذکور ہو چکے ہیں اور زخم
کے مقام پر ایسی چیزیں رکھیں جو مخالف عفونت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہوں جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین
خواہ آرد باقلا خصوصاً صاحب زخم میں نمک کی آمیزش ہو — منجملہ طلاؤں کے یہ ہی کہ حلتیت طلا کریں اور لحم قریب یعنے گوشت رگہائے
گردن کا دوا سے مجیب ہی — زراوند مدحرج اور عصارہ ورق کرنب ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہمیں اسقدر ملائیں کہ شہد کے مثل
گاڑھا ہو جائے اور قرحہ پر طلا کریں اور گرد قرحہ کے بھی لگائیں منجملہ ان دواؤں کے جو مانع حدوث اکال کے ہیں یہ دوا ہی کہ
زنگار اور پھٹکری اور شہد ہم وزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کی ہی اور مقدار
متعفن کو ساقط کر دیتی ہی اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہی — اگر نوبت ورم اور فسادوں کی گذر کے ترہل شروع ہو گیا ہو
تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اسوقت واجب ہی کہ زراوند مدحرج اور برادہ ہم وزن ہمراہ سکنجبین
تاکہ خشکی پیدا ہو — اسیطرح اسی طرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کریں بہت مفید ہی خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے
اور اسی طرح قثاء الحمار اور اسکا عصارہ اگر طلا کریں — پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہی اسے قطع کر ڈالنا چاہیے — یا گرا دینا چاہیے
بذریعہ قرص انزروت کے اور اس سے قوی تر وہ دوا ہی کہ فرفیون کے ذریعہ سے گرا دیں اور بعد گرا دینے کے چربی سے اسکا
تدارک کریں یعنے چربی اسپر رکھیں جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہو جائے تب لحم کو جو ناقص
ہو اسے بھی ساقط کر دیں تاکہ صحیح گوشت باقی رہ جائے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہی اور
جب تعفن ظاہر ہو جائے اسقاط میں قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز ہی ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی — اور اگر گرد ورم کے
تعفن زائد پیدا ہو جائے اسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہیں — کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے تہ لگا
کریں اور میری رائے میں یہ دوا جید نہیں ہی بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور ردع مادہ کرے
جب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالیں واجب ہی کہ اسکے گرد داغ دیں آگ سے کہ مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہی — خواہ ادویہ
کاویہ سے جو محرق ہیں انکے ذریعہ سے داغ دیں خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ
بوجہ قرب اور مجاورت ان فضول کے جو اعضائے مذکورہ سے جاری رہتے ہیں جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ — اسقدر تدبیر
اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں اور قروح متعفنہ کے باب میں ایسی تدبیریں مذکور ہوں گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق
ہیں **طواعین کا بیان** قدمائے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے
کہ زبان عربی میں اسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہی طاعون وہ ورم ہی کہ عصب کے غددی میں پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہی اسکا ورم جیسے
وہ لحم جو بیضہ میں خواہ پستان اور بیخ زبان میں ہی خواہ جو گوشت نجس ہی اسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہی خواہ ایسے
ہی جو بیخ ران کے قریب ہی اور اسی قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے — بعد ازاں استعمال لفظ طاعون
کا ہر ایک ایسے ورم کے واسطے ہوا جو موضع مذکورہ میں بھی ہو اور مفسد اور ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کر مفسد عضو وارم ہو اور قرب وجوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کردے اور اکثر اس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو
اور اسکی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شریین کے پہونچکر موجب قے اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام ورم خبیث موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوماطا رکھتے تھے لیکن
پر ضروری ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاے ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ بن گوش وغیرہ ہو اور اسکی نہایت ردی
وہی قسم ہے جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں ان اعضا کے جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ۔ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہونیکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو مائل
مائل بہ سیاہی ہو اس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعۃً نہیں مرتا ہے۔ طاعون اکثر انھیں بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے [illegible]
اور قوماطا اور قوماحلا وبوتوس مگر ہماری زبان میں ان اسماء کی سمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ فصد کے
استفراغ کرنا کبھی بہ نظر وقت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بہ نظر رداءت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے
واجب ہوتا ہے۔ بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دوائیں استعمال کریں جنمیں تبرید
اور تبرید ہو مثل حماض اترج اور لیمو خواہ رب تفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ بہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزیں جیسے گل سرخ
اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکایا ہو خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے اور بکری
کے گوشت سے پکایا ہو بیمار کے مکان کی نزہت اور آراستگی برف کے ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے
پھولوں سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مذکور ہو چکے ہیں انسے کرنا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا کی کرنی ضروری ہے اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کریں
یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اس سے بعد شرط کے نکلی ہو جاری رہنے دیں
اور بند نہ کریں اور منجمد ہونے نہ دیں ورنہ بہت زیادہ ہو جائے گی۔ پھر اگر ایسے مرہم کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو جوش دے لگانا چاہیے
اور جو طاعون بطور مجبوری کے ہو اسکی رفتار منتہی یا قریب یا انتہا میں تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ مزاج کے تپ
بھی ہو تبرید موضع میں درنگ کرنا چاہیے مبادا ہو کہ مادہ بطرف خلاف کے پلٹ کے زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول
کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات
کے علاج میں آتا ہے کہتے ہیں کہ قوماطا اور ریولوس کو ضماد [illegible] اور سرمق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جس میں تھوڑی راتینج اور شہد
اور شراب ملی ہو خواہ دق یعنے سونبک عسل مصفیٰ اور قیر وحلی یا چرک اور میل شہد مکھی کے چھتہ کا اور آرس سرکہ میں بھگو کر
راتینج کرنا اور علک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیر کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے۔ فصل ان اورام کے
بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہوں کبھی بوجہ دفع بحران کے پیدا ہوتے ہیں

اور کبھی بوجہ دفع اعضاے اصلی کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قروح اور اورام دوسرے قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں جو جریہ مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ان طرق اور راہوں میں لحوم غددی واقع ہوتے ہیں اور اسی وجہ لحوم غددیہ میں یہ مواد جذب جاتے ہیں جیسے اربیہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ انکے ورم کا عروض اس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جسکے بدن میں کبھی پاؤں قروح ہاتھ پاؤن میں ہیں - اور کبھی یہ اورام بروقت امتلاے بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ جمع اخلاط ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا یعنے کہ انکے علاج میں ابتداء دفع مادہ سے نہیں کیجاتی ہے اور نہ ان میں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے - استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض میں بہ ضرورت باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال میں جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے - مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو رئیس بطرف عضو خسیس کے ہوئے ہیں مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کرے - اچھی طرح اسی عضو کیطرف جذب کرلینا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو - خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر وہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلاے اخلاط موجب اسکا ہو اسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضروری ہے اور رادعات کا استعمال نکرنا چاہیے بلکہ مرخیات کو استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اکثر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گندہ ہو جاتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازاں جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کریں - رادعات کے استعمال میں یہ ضرر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضاے رئیسہ ہو جاوے اور مرخیات کے استعمال میں بھی خطرہ ہے - کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہو اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے - اگر درد میں شدت ہو اسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اس طرح پر کہ صوف کو زیت گرم میں بھگو کر استعمال کریں اور آخر میں شورا سائٹ بھی شریک کریں تا اینکہ درد میں تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے - آوائل میں اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاوے - پھر تحلیل ورم کی بخطر کرنی چاہیے - کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اس سے بہتر ہے کہ آرد جو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اسکے استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا کرتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے - مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضاے رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاوے اور اگر جذب نکریں اعضاے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو - اگر ابتداے ورم میں فقط زیت کو گرم کرکے ورم پر ٹپکائیں مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو جیسے نرم گوشت میں ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور اگر پستان پر ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے

خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام جاذبہ جمع مادہ پر شامل ہو - شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً ابھرتا جاوے اور باطن میں اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اس مقام میں انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہاں پہونچے وہیں ٹھہرے - ایسے ورم کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اس میں اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم گرم کی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے - اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

ابتدائے ورم سار صحیح کی ہو کر آخر کار جن بوقت فتحی سکے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے — ہم ان دبیلات بارد کو جو شامل دو مخاطی و خناط
صعی اور سوی یعنے شل سنگریزے کے اور رلی سیعنے مانند ریگ کے اور لخلاطہ شعری یعنے تشکیل بالو سکے ہین آئین سطور مین ذکر کرینگے
بعد ازان کو خراجات حارہ کا بیان کرین سلاوہ یہ ہی کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص
کیا ہے — لیکن ابھی ہم انہین اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہین جسمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہی بوجہ کسی ایسے مادہ
کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اسکا تشرب اور سمانا ممکن ہوتا ہو — بلکہ اس سے تفرق اتصال
ظاہری پیدا ہوتا ہی بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر انہین شگافات اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہو پوشیدہ ہو کر جمع جاتا ہی
اور اکثر اوقات ان اورام کے سر پر ایک نوک تیز اونچی طلب ہو جاتی ہی اور یہ نوک اس پھوڑے کا منھ کھلنا تی ہو خصوصاً
اگر مادہ خراج کا حاد ہو اسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہو — یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ ان مین ہو جاتا ہی اور بعد اجتماع
کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہی — بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہی یعنے
استعمال ادویہ منضجہ کا اسی اس غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا اسکا آسانی ہو سکے کبھی
اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہی — جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اُسکی زیادہ باریک ہو اور اسمین سرخی زیادہ نمایان ہو
اسیقدر اسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلیل اسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جاوے گا خصوصاً وہ
پھوڑا البتہ جو بشکل صنوبری برآمد ہو اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اسمین کم ہو اسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
مائل بطرف باطن کے اور درد اسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل و گران ہو لیسے پھوڑے کی نہایت ردی دو قسم ہی جو اندر
کیطرف پھوٹنے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اسمین ہو کر گذرتی ہی سب کو فاسد کرتا ہی — ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہی جو اندر
باہر دونون طرف پھوٹتا ہی — بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہی جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین
پھوڑا پیدا ہوتا ہی اور اس عضو اندرونی سے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا
اندر کی طرف پھوٹے تو خوب ہی بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اُس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہی کہ یہی پھوٹنا
ہی اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم سے کے بہت بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے
کہ دونون بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج سکے منھ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہی — اور اگر دماغ
کا پھوڑا بطرف اس فضا کے جو دماغ سے محیط ہی پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے منھ کرے اس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ
نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا — ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہی کہ اسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہی اسلیے
مفاصل مین اخلاط مخاطی بکثرت ہوتے ہین اور جگہ اُن اخلاط کی کشادہ ہی کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت
نہین پہونچتی اور نہ کوئی حجاب ہی پس ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتے ہین کہ بوجہ جنس کے مادہ کو متعفن کر دے
ایسی وسیع جگہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کیوجہ سے ہوگا — سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہی جو لحم الغضلات
مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہی — بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے
اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین بوجہ فصل اور سن اور بوجہ عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہی پھوڑا کے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ حرارت غریزی کی اُسمین قلت ہوتی ہی خواہ جوہر
مادہ خراج کا غلیظ ہو اور یا اُسمین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہی کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہی اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت
نہین ہوتا اسلیے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہی اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اسے نمایان ہونے نہین دیتا ۔ مدہ کا حال یہ ہی کہ کبھی اپنے نضیج پر
بسرعت ٹھہرتا ہی اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا اور مین خلط ہو اسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر تن مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا
ہوتی ہی اور جسقدر اسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اسمین مدہ کے
پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض
ہین جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو فساد خون کے باعث ہون ۔ ایک قسم خراج کی جسکا
نام شبوس ہی وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہی کہ بعد پھوٹنے کے اسکے نیچے جو گوشت ابھرا ہوتا ہی گوشت اچھا اور جیسے کہ عنب نظر آتا ہی اسکے بعد
اسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہی ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ ہی جسکا نام تین ہی وہ گول پھوڑا آخر رنگ ہوتا ہی اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہی
تپ اسے ضرور لاحق ہوتی ہی اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہی کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہی **دلائل ورم کے پھوڑے
ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور
علامات تقیح کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا
احکام مدہ کے مدہ بہتر وہی ہی کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہ اسمین پیدا نہو اور سوا اسکے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت
وغیرہ نے اسمین تصرف نکیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہی لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونیکی
شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہی اور یہ بات نہین ہی کہ تھوڑا مادہ مطیع ہی اور کسیقدر
عاصی اور غیر مطیع اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہی تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب
ہی کہ رنگ عضو اصلی کا سپید ہی مدہ کو اس رنگ کیطرف ہمرنگ ایسے ہی وقت طبیعت کریگی جب اُسمین تصرف تام پر ہو ۔ مدہ ردی وہ ہی
جو بدبو ہو کیونکہ بدبو دلالت عفونت پر ہی اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہی ۔ اسی وجہ سے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ
پر دلالت کریگا ۔ جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہی ۔ جو مدہ کسی بدن مین پیدا
ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی
ورم گرم احشا مین پیدا ہو اور اسکی جہت سے تپ تیز اور حمیات غیر مرتب اور نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور اوائل مین
طول ہو بعد مین پھر ہمیشہ اسکی مدت لمبی اور ترک کی گھٹتی جاوے اور ثقل ورم کا بڑھتا جاوے اسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا
پھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہی ۔ یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتے ہین اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہی شدت
گھٹتی جاتی ہی کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہی اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہی اسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہی اور زیادہ
وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہی اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہی حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہی اور
التہاب بھی کم ہو جاتا ہی اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہی اسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہی ۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہی کہ صلابت نبض کی گو وہ بہتر اور پورا شاہد ہی ورم کے خراج ہونے پر ۔ پھر اگر علامات خراج اور

دبیلہ کے احشا میں تھا یہ ہوں اور نبض میں صلابت پیدا ہو تو حکم قطعی خراج باطنی پر کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور
علامات ورم کے نبض میں صلابت پیدا ہونی کبھی بوجہ ورم صفاق کے ہی یعنے اس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے پیدا ہوتی ہے
طبیب کو احساس اس جانب کا جدھر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہو سکتا ہے دلائل تفجر
خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں سکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے
کسیقدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا ہے جو دلائل کہ قریب
پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتے ہیں بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت
پیدا ہو اور نخس یعنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور کپکپیاں عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے
پھر اگر کسی دن لرزہ و خشہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا انصباب
بعض مجاری میں ہو اور جدھر یہ مدہ نکلے (خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف سے) اور جس راہ میں جو جو اعضا اندرونی واقع ہیں
لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہو جائیگا اور قوت کا ذبول و ضعف پر خلل ضرور ہوتا ہے - اگر اندرونی پھوڑا دفعۃً پھوٹ
جائے اور بہت سی ریم وغیرہ آنتوں سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی و ہلاک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑا ریخ
کرتا ہے اور بمقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے ظاہری پھوڑوں کا علاج جو غرض اور علاج ابتدا میں اورام کے علاج
ان علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہ ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نیز ایسی تدبیر جو اورام اور جبال جراح کرتے ہیں اخراج
یہ تدبیر خراج حار اور اورام حارہ میں ہو اور جب خراج تک نوبت پہنچی ہوں مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کریں
اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد سے متجاوز زیادہ خارج نہ ہو تو پھر یہ ہے
کہ انضاج مادہ کا تھوڑے دنوں تک کریں اور اسکے بعد پھوڑے کا شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگہداشت
میں اہتمام بلیغ کرتے رہیں کہ اسکی حفاظت سب اور کرنے سے بڑی جو محل رجوع ہے خواہ کیا بڑی پھوڑے کے پھوٹنے سے
چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہ ہو جائے - اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مر جاتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ ہر
ہر وقت نگران رہے کہ تحفظ قوت ہو سکتا ہے اور جو دوا حافظ قوت ہیں انکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جیسا تمام فضائے
دبیلہ کو دیتا ہے ہاں اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اس وقت لطیف تدبیر کی ضرورت ہے - دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی
سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کے اختیار ہوتا ہے وہ تدبیر اسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا
بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار میں ہلاکت اور زیادتی حرارت پر واقف ہو یقین کامل ہو جائے
خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہ ہوگا اور
بخلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضا
کریمہ جو قریب پھوڑے کے ہیں انکے نشتر وغیرہ آلہ حدید مس کرے کہ ان اعضا کو لوہے کے پہنچنے میں خطرہ عظیم ہے
اسی وجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کریگا یا اسکا خوف ہو کر حرارت غریزی عضو ماؤف میں اسقدر قوت ہے کہ
کہ نضج نہ ہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ میں تقصیر کرے گی اور یا مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہے کریگی یا اکثر

قریب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضائے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کر چاک کرنے سے اسکے افساد کا خواہ عصبہ کی اذیت
پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو - اور اگر انضاج مادہ کا مزید ادویہ مفریہ اور منضجہ کے کرین مجبور نہین ہی کہ ادویہ مفریہ کے استعمال
سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ عضو نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اس سے نضج کامل
نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ نضج کرنے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہی - اسی وجہ سے ایسی صورتون مین گہرے پچھنے لگانے
چاہئین اور اگر چاک کرین وہ بھی عمیق ہو اور بعد نشتر اور ربط کے ادویہ سے مشغول ہون جن مین قوت تحلیل کی اور تجفیف پیدا
کرنے کی شدید ہو اور واجب ہی کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو - ہان اگر ارادہ ازالہ
کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے - اور اس خوف کے
امید سلامت کی ہوتی ہی - اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہی سوائے چند اعضا کے مخصوص کے اور اسی طرح اکثر شگاف بھی
طول بدن مین موضوع ہی باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے - مگر چند اعضا کے مخصوص کے جیسے جبہہ - جس عضو کو چاک
کرین خواہ اسمین پچھنے لگائین چاہیے کہ روغن خواہ چربی ایسی ہو کہ اسمین چربی کا لگاؤ قریب اس کے نہ جائین - اور اگر یہ دو
دہونے کے چارہ نہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئین - جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے
ندرت پیدا ہو تدہین کا ضماد کرین اور اگر باعتبار حاجت ہو تو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین - یہ بھی جاننا ضروری
کہ چاک کرنا پھوڑے کا موروث ہوتا ہی صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی پر منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوائے چاک کرنے
کے نہو تو مجبوری ہی اور مناسب اسمین یہ ہی کہ جو مواضع کہ نیچے ہین کہ انمین رگین اور پٹھے کم ہین انکا نضج ہو جائے -
یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سر انکا باریک ہو انکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم
ہوتی ہی نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے

تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑے پھنسیون

ادویہ منضجہ کو ضروری ہی کہ انکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان مین تغریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ مین سے درجہ
اول مین یہ ہی کہ تطویل آب گرم سے اور ضماد آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون منہ سے چبا کر ضماد کرین بہت
عمدہ ہی اور روٹی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی
اور السی کا استعمال کرین ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بابونہ اور سوسن اور سمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً
اگر اسمین زوفا اور حسک بری بھی شریک ہو خواہ اسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ ہو ملکے پانی مین جوش کرین اور کبھی اسمین چربی
خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین - اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ حرف مقشر المر ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین - اور جو
ادویہ زیت اور میعہ سائلہ مع شونیز کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور رتینج اور مسکہ اور مصطکی اور زوفائے رطب اور ربخ
قلیۃ الحاریج دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہی اور مرہم جالینوس روغن بید انجیر ہون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت مین
پگھلائین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہی کہ دوائے حجر ارقیشا اور انزروت سے طیار کرکے اسپر
رکھین شاید ابھی گردے

تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے

اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ
ہوجانے کے بعد امید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہی وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اسوقت

واجب ہی کہ پھوڑے کو چاک کریں اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی
رہنے دین خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑادیگا اور فساد ایسے پھوڑے کی یہ
اُسوقت مترتب ہوتا ہی کہ جب قریب نضج اصل کے ہو - چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان ورم کا
ہی اور دکھائی دیتا ہی اسی جگہ کو چاک کردینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی اسطرف اسفل کے ہو نہ اسطرف جدھر سے نکلنا
مدہ کا دشوار ہو - اگر پھوڑیکا حجم کثیر نظر آئے اور اس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھولدینی چاہیے اسلیے کہ سین کا قاعدہ یہ ہی کہ
اپنے پیچھے بیٹھے سامنے کی جانب مقابل رین پسیدہ نہین ہوتا ہی اور اگر مقدار مین پھوڑا کم اور ضعیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین
شق کرنا چاہیے - یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جس مقام مین مدہ ہو مس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہی خصوصاً اگر پھوڑے
کو انگلی سے دبائین اور دوسری انگلی سے اُسکو آتا ہوا محسوس کرو دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہی
کہ انگلی کے جانے سے کسیقدر مین دبتا اور بیٹھتا ہی یا نہین اور مدہ کے بٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہی وہ اپنے اصلی رنگ
آتا ہی یا نہین اور بطرف سپیدی کے اسکا رنگ مائل ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی
باقی رہتی ہی اور مقام کبھی مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بھی ہوتا ہی اگر مدہ اچھا نہو اور ردی ہو - معتمد اور بخوبی مطلب شناخت کا
چھونا اور دبانا ہی فقط آنکھ کے ذریعے سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہی گو آنکھ کے دیکھنے کو بھی کسیقدر دخل
اور معین ہوسکتا ہی - واجب ہی کہ پھوڑے کے چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوتے ہین انہین خطوط
پر چاک کرین اور انہین خطوں پر چاک استرہ کا واقع کرین سوا کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشہ اور
رگون مین تو ریب ہو خواہ پیرے ہون ان اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکھکر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی
کے پھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کرین پیشانی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع ابرو کے چاک کرنا چاہیے
اور ہتھیلی کے بیچ کی جلد کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین - جب پھوڑے کو چاک کرچکین اور جو آلائش اسمین ہی اُسے
نکالڈالین بعد ازان واجب ہی کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرارت اور صلابت پیدا ہونے کی
وجہ سے ایسی کیفیت ہوجائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو بسبب روز تک
ہو ہو کر پھر دوبارا پھوڑے کی صورت پیدا کرینگی اور جسقدر اسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پھر بہت جلد سب آنے گا اور
درحقیقت بمنزلہ ناسور کے ہوجائیگا - اور قبل ازانکہ دونون بازمین چاک کی وصل ہوجائین اُنکا تنقیہ ضرور ہی اور اگر احتیاج ہو تو بہا
کے حصہ پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کھلائے اور بعد صاف
کرنے کے دونون حصے آپسمین ملاکر ایسی بندش کرین جیسے ہم آیندہ سطور مین لکھتے ہین یعنے وہ بندش جو خار اور قروح کا
کے واسطے تجویز کرینگے دیکھو یہان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہی - اور جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین
انکا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہی اور پر گوشت ہے گوشت کی زیادتی اُسپر سبب مقام سے زیادہ ہی اور بہا
اور شرائین اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک کرنا چاہیے
انطیلس حکیم نے کہا ہی کہ پھوڑا اگر سر مین ہو جائے سے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیے اسطرح

کہ مریض خوبا کہ طول میں واقع ہوتا کہ مسام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چھپائیں اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر
میں باقی نہ رہے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہو اسکو عرض میں چاک کرتے ہیں اور
اگرچہ انکھ میں پھوڑا پیدا ہو تو شق مستوی سے چاک کریں گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائیں گے
اگر ناک کا پھوڑا قریب انکھ کے ہوگا اسکو اس شکل سے چاک کریں گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اسکا نیچے کیطرف رہیگا
اور اگر ناک اعلے خواہ فک اسفل میں پھوڑا پیدا ہو اسے بھی سیدھا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہے اور شیوخ کے
اجساد کی شکل جھروں کی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوشت کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونوں
ہاتھ اور انگلیاں اور دونوں کش ران جیسے بدن کے پھوڑے طول میں چاک کیے جاتے ہیں۔ اسی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے
پھوڑا نکلے تو اسے بشکل مستدیر چاک کریں گے اور لفظ مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں بھی اور عرض میں بھی کسیقدر واقع ہو۔ اسی
حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام میں چاک مستدیر نہو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا
مقعد کے قریب ہو اسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل اور خراج کی ہو جاتی ہے
اور پہلو اور بغلوں کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج لفظ مستوی سے چاک کرو۔ یہی حکم ہے کہ اُسے بلاش
اجابات کی بہنے رہے کہ چاک شکل کیائی تابقدر ور واقع ہو دونوں ساق اور دونوں عضو کا پھوڑا طول میں چاک کرنا چاہیے اور نیچے
ضرر استرہ کا نہو بچنے پائے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بسبب اختلاف مقامات اور مواضع کے
اگر انکھ کے قریب پھوڑا ہو اسکا چاک شبیہ اور بشکل انکھ کی وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑیکا چاک طول انف میں اور نیچے کے
اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کے اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی
ہے۔ اور پس گوشت اور ذراع اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات میں بشکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیے اور اسیطرح عضل البطن کا
اور پشت کا پھوڑا بھی اسیطرح اور ادب سے یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑیکا چاک عرض میں بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمیں جو زخمی ہے
اسیطرح جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اسکو عرض میں چاک کرو تاکہ جو زخم پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے۔ انثیین اور قضیب میں لفظ مستوی کرنا چاہیے
طول میں اور جنب اور اضلاع میں ہلالی تاکہ مقرن ہو یعنے بندش ہو سکے اسلیے کہ وضع بغلوں کی اسیطرح پر ہے اور جو گوشت بغلوں پر واقع
ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی
خیال رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرتے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے
اور چاہیے کہ موضع التیام اچھا ہو جتنی کہ بآسانی اسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسطرف مصروف رہے
کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے سیدھا چاک کرنے خراج عظیم کے اگر لفظ عظیم نہو
جو مادہ پھوڑیکا ہے اس شگاف سے بہتا ہو پھر اسکو اسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اسمیں چاک اور شگاف
درمیانی لگانا چاہیے اسکے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکر جہاں تک انگلی کا سرا ہو پہنچے چاک کردینا چاہیے پھر دوبارہ
چاک کرنے کے واسطے پھر انگلی کو اندر ڈالکر یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جائیں تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جاے
اگر پھوڑا ملصق ہے مقام متغل میں ہو کہ اسکی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن ہے۔ ہم اسی جگہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے بشرطیکہ اس مقام کی شکل

سدہ پر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاوے کی اس مقام کے پھوڑے کو
نیچے سے دو جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کریں جیسی تجویز اُسکے آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے - اسی حکیم نے کہا ہی کہ اگر پھوڑا
کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہی خواہ عضلات کے نزدیک واقع ہو اسکے چاک کرنے میں
جلدی کرنی چاہیے - قبل ازانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاوے تاکہ ریم پہنچنے سے اعضا اور رباطات مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع
نہو - میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئے اسوقت کی ہیں جب سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی
امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہی اسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا تو پھر ہرگز چاک کرنے
پر جسارت کرنی مناسب نہیں ہی - اسیطرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جسارت
نکریں - کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اُنکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہی اور اکثر وہ دوائیں جلد کو سپید رچاک کرکے
پھر دوبارا جب اُنکا استعمال ہوتا ہی زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہی اور اندر کی طرف خوب درآتی ہیں پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوا
جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہوں اور زیادہ حرارت انمیں نہو آب گرم سے اُنکی تنقیح ہو جاتی ہی اور فقط گرم پانی سے انکا انفجار
بھی ہو جاتا ہی اور جنمیں عفونت ہوتی ہی انکو آب گرم سے ضرر شدید پہنچتا ہی اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ انکی طرف کھنچ آتا ہی
- اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاوے اس پھوڑے کے
جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑا خبیث الفساد نہیں ہی - یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ بیخ سوسن کے ضماد کرنے
سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہی خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں پانچ بڑی تر و تازہ ہمراہ شہد
اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اور میل کے جو شہد کی مکھی کے چھتے میں ہوتا ہی - باسلیقون خواہ موم اور راتینج اور مسکہ ہر واحد
ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملاکر استعمال کریں اور وہ ورم جو بہت عمدہ اور
خوب مفید پایا کہ اشق ہمہ اوقیہ موم چار اوقیہ مقل چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کریں ہمارے
تجربہ میں یہ دوا آچکی ہی - سلب حب القلقل اور جوز سنج جو شکل سیب ایک پھل ہی اور حمیر یعنی قفر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دوا وغیرہ میں
جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل پنجال کھجوریں ان سب کا ضماد بناکر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا ایضاً اخلیون کو لعاب خردل
اور صابون کو تین میں ملاکر ضماد کریں - منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام بط یعنی چاک کرنے کے ہیں ایک دوا ہی کہ زفت رطب
اور عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائیں بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اُسے لگا رہنے دیں یقین ہی کہ ٹوٹ جاوے -
اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ بجھی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونوں کو ڈیڑھ گوستے پانی میں بھگوئیں اور نتھاریں اور پھر کر چونا اور بجھی
اسی پانی میں ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شوربیت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جاوے بعد ازان تانبے کے برتن میں آتش
نرم پر اس پانی کو جلائیں کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاوے - ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالمن میں گھولیں اور سپید عسل
بلادر بھی اسمیں شریک کریں اور استعمال کریں - خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اسمیں داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جو نرم ہو رکھیں تاکہ
سب ایکذات ہو جاوے بعد ازان مثل مرہم کے جمیں اور ضماد طیار کریں - خصوصاً اگر اسمیں بازکی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک
یا بط کی اور بعض اطبا نے کیکڑے یعنی لومڑی کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہی - جو دوائے محلل دن بھر میں کسی عضو پر دم تک

لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تنقیہ اور تحلیل کی تدبیر ہوچکی ہو جو نزدیک ہے کہ ذات الجنب کے ہو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور ایسا ہی بلوط جارہ موجود ہی — الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال کرنے سے اثر ان میں ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہو باقی ماندہ کیواسطے پھر دوا کا استعمال اور تجدید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کہ یہاں ہیں ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور رہے گی کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جائے اور جن صحت ہونے پائے پھر گرہ کا زوال ہوجائے اور تحلیل ہوجائے اور صلابت کسیقدر پھوڑے میں باقی ہو اسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال جب کہ ادویہ ملینہ اور محلل ہر دو کی یہ ہیں جیسے بورہ ارمنی خردل بجال کبوتر نورہ زرنیخ قردمانا اور آمیزش انکی کندر علک البطم مقل اور دقیق ملانے سے ہوتی ہی اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کے ساتھ کیا جاتا ہی — جو دوا ذریعہ لیسن کے طیار ہوتی ہی خواہ اقراص سے بنائی جاتی ہو یا عاقر قرحا دیہ موئخ اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ انکے استعمال سے پہلے موضع جراح کو آب گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضروری اور دوا قسطا انکا نسخہ یہ ہی مارقیشا ایک درہم نمک ایک درہم دقیق باقلا چہار درہم زرنیخ تانبا ملا کر جلد میں لگائیں اور جہاں برص ہو وہاں اتنی دیر تک رکھیں کہ خود بخود سوکھکر چھٹ جائے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاوے — ایک دوا نوشادر سے بتاتے ہیں اسکا نسخہ یہ ہی نوشادر ایک جزء بارزد ربع جزء وزنگار ایک جزء اور ثلث جزء زیت کہنہ ایک جزء اور موم ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کریں اور جب دواؤں سے کچھ فائدہ مرتب نہو پھر موجب بیان بالا جاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانیکے تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی فضلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر براز و براز خارج ہوتا ہو یا بول خروج مرار کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرورت ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہی اس بات پر کہ سب خون میں مرارت پیدا ہوئی ہی جب بول و براز کی اصلاح ہوجاے اور طبیب بحدس صناعی دریافت کرے کہ خون جید ہو چکا اور مادہ فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور اب فاسد خون اسیقدر باقی ہی جو طبیعت خراج کے رجوع کرنے کے وقت طبیعت سے آیا ہی — پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہیں جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاوے — اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پائے ایسی دوا کیجے جو ملطف اور مجفف ہوں جیسے مر و اور دار چینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق کل باطن کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ میں ہی — تریاق اور شرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کریں دمامیل کا بیان دمامیل جمع دمل کی ہی — دمل بھی پھوڑے کی قسم کی ہی اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت ہضم سے ہی خواہ امتلاء پر حرکات کرنے سے ہی خواہ از قبیل اور اشیاء جو واقع ہوں — بدترین دمل وہی ہیں جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہوں علاج دمامیل کا جب دمل ظاہر ہوجائے اسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہی اور بعد تین دن کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی تحلیل ہوجاتا ہی مگر اکثر پیدا ہوتا ہی اور تیسیر یہی ہی کہ اسمیں نضج پیدا ہوتا ہی — مگر دمل کے علاج سے غافل نرہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار ان کے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہی اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہی کہ استفراغ بقدر روا جب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلیں — اور اگر دمل میں ضربان ہوا اور پختہ بھی ہو چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہو اسپر توجہ کرنی چاہیے سو کوئی کثرت خروج دمامیل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہی — اور حمام کے ذریعے سے آدمی کی جلد میں تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو اور دو جزن کوٹ کر باہم انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں — گیہوں چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

سفید مین اسیطخ زبیب کو بورہ اور انجیر مین گوندھکر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین — اور دل کی جو دوائین
مشہور ہین ان مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہی کہ آسانی سے نضج پیدا کرتی ہی مسکہ ذیرہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزر قطونا ایک
تو بره اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ہر ایک پانچ درہم دودھ مین جوش دے کر استعمال کرین کہ یہ دوائے معتدل ہی — اگر دل بہت سخت ہو کہ اسمین
ورم کا بڑا باعث ہو اور حرارت اسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اسمین زیادہ ہو جائے ہے کہ جس رگ سے اسمین مادہ آتا ہی اسکی فصد
کھولین بعد ازان مقام دل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتداے ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدید ہی نکل جائیگا اور خون غلیظ
باقی رہیگا اور اس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل مین نضج پیدا ہو جائے اور از خود منہ نہ کرے چاک کرنا چاہیے
نرا اور جادہ سے بالا ہے سکے ذریعے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہی خراجات کے بیان مین — دل کی توڑنے والی بہت عمدہ دوا
ہی کہ تخم کتان اور نخالہ کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قسم قروحی ہی گوشت زائد سے ایسے گوشت مین جو خبیث
اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہی اور اکثر مقعد اور فرج مین حادث ہوتا ہی — کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہی اور کبھی خبیث اور سولم ہوتا ہی **علاج**
توثہ کا بیان ہو تو نہ بہت اونچا اور بلند ہوئے توثے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی توثہ
کہ اسکی جڑ باریک ہوتی ہی اسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہی — اور کبھی دیگر بڑے اور
علد فیون وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہی بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ وہ چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور ریح اور جو ان
دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزون کا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا — بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی
خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا کہتے ہین — خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی
عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جائے جیسے استسقاے مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات ایسے پیدا ہون جیسے سلع یعنے توڑی جو نہایت
نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت توڑی خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے
اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہی اسے ہم آیندہ ذکر کرینگے — یا اورام ریحی ہون انکی دو قسمین ہین نفخ اور نفخہ نفخ اسوقت پیدا
ہوتا ہی جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائش اس ریح سے ہوتی ہی جو مقام واحد مین مجتمع اور گرہ کی
ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب اورام حارہ سے بھی ہوتی ہی ورم رخو بلغمی جسکا
نام اوذیما ہی یہ ورم سپید اور سست رخو ہوتا ہی اور اسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہی اسیقدر
ڈھیلا ہوتا ہی اور اسیقدر انگلی سے زیادہ دبتا ہی اور دباؤ جو دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہی جو تہیج مین
نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہی — اکثر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم
سے پیدا ہوتی ہی اسوقت یہ ورم از قبیل تہیج ہوتا ہی — اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہی کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنے تیرگی
کم ہوتی ہی اور اگر کسی جوشندہ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہی سوائے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف
اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہی اور اسی وجہ سے سوائے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی اور
[illegible]

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا میں اس ورم کا ردع ایسی دواؤں سے جنمیں تجفیف اور تحلیل دونوں ہوں
واجب ہی اور ضروری کہ ابتدا میں مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی مالش کریں اسکے بعد استعمال مجففات کا کریں اور ایکا
ہوجانا ابتدا میں ہرگز جائز نہیں ہی اور عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ابتدا میں جدید اسفنج کو خل ممزوج میں خواہ ماء بورق میں ڈبو کر ورم پر پھیریں اسلئے
کہ جوہر اسفنج میں تجفیف اور تحلیل دونوں موجود ہیں اور جوں جوں مرض بڑھتا جاوے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور
ترشی میں کثیر اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے
استعمال کرینگے اور اسمیں اور روغن جو بقوت شدید محلل ہیں ملادیں۔ اسی منتہی کے زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ میں
ڈبو کر استعمال کریں اور ضروری کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم میں باندھا جاوے کوئی جگہ چھوٹ نجاوے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص میں ریزش
کرنے۔ کبھی بروقت نکلنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دوگدیاں تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے
ہیں اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہی۔ آب آہک جیسا اوپر بیان ہوچکا زیادہ قوی ہی روغن گل
و سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہی اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہی اور نخود آب کبریت کے
ہمراہ بہت اچھا ہی اور نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ ماء شبا ابتداے ورم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے چارہ جید ہی اور رباط کو
باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہی اور رباط کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور بطرف فوق کے ملتے
چلے آئیں۔ عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہی اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں اور ادویہ ملا کر استعمال کریں
اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اسوقت دوا میں ایسی چیزیں ملانی چاہییں کہ جنمیں تقطیع کے
ہمراہ تلیین بھی ہو اور اگر بایں ہمہ کہ ورم ایسے مقامات میں پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اسمیں درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زوفاے
رطب اور مُخ اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جاوین کرنی لازم ہی اور نطول شراب سیاہ قابض کا کریں اسکے بعد استعمال
ماء الرماد وغیرہ کا کریں۔ بہت عمدہ ایک طلاء ہی کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر
در آب کرنب میں گوندھیں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد طلا کریں ایضاً آس ورم کہنہ میں بہت
دونوں سے ہو بچال کبوتر کو جوش دیں اور چونہ میں قوام درست کریں نہ منے اسقدر رہو نہ اکھیں ڈالیں جیسے نرم خمیر کو گوندھتے
ہیں اور بعد ازاں طلا کریں۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور اسفنج خواہ صوف سرکہ میں بھگو کر باندھیں دوا ایسے
خمیر بھی نافع ہی۔ زیادہ نافع یہ دوا ہی کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور رطوبت اسکی نچوڑ کر ورم پر رکھیں کہ
عجیب النفع ہی۔ زیادہ نافع یہ دوا ہی دونوں کو سرکہ میں پیکر خواہ ماء الرماد میں پیسکر طلا کریں۔ منجملہ قوی طلاؤں کے یہ ہی کہ سرگین
گاؤ اور کندر اور میعہ اور داشینہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور اشنتین یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے
مفردات ادویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قرابادین میں مذکور ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی ریتان جوال کے پانوں پر جو ترہل عارض
ہوتا ہی اسے زیرہ و سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہیں سرکہ میں پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہی اور بہتر وہی زیرہ ہی جو کوٹنے
کے بعد برآمد ہو اور قیمولیا سرکہ اور مٹکری میں ملاکر بھی مفید ہی۔ نطولات میں آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال
کریں۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہی خواہ اور امراض کے تابع اسکا بطلان اور زوال اسی علاج سے مناسب ہی جو موافق

اس مرض کے ہی **سلع کا بیان** توتری دنبلہ طبعی کو کہتے ہین کہ اسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط طبعی ہونے
ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شی پیدا ہو کر توتری مین بھر جاتی ہی جیسے گوشت طبعی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شی غلیظ مثل
شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شی پیدا ہوتی ہی خصوصًا وہ توتری جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہی خواہ کوئی چیز سخت ایسی
جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہے مگر بعض اسے طبعی اسیواسطے تجویز کیا ہی کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہی اور بوجہ خارش
ہونے پوست کے غلیظ ہو گئی ہی اور کبھی پٹھہ کو بستہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہی اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اسمین اور سلع
مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہی کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہی بلکہ بعض اور بسیار مین سرکتی ہی اکثر بوجہ چوٹ لگنے
کے سلعہ پیدا ہوتی ہی اگر ابتدا مین غدش کے ذریعہ سے علاج کیاجاوے زائل ہوجاوے گی اور متحلل ہوجاتی ہی **سلع کا علاج**
جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اس توتری کا جو سلی ہو یا مثل
اسکے اور اقسام کی توتری جو مذکور ہو چکی ہین۔ انطلس حکیم نے کہا ہی سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اس جلد کو کھینچین جو توتری
کے اوپر ہی بائین ہاتھ سے اور جس طرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسی طرح اسے کھینچتے رہین اسلیے کہ اسمین احتیاج اس امر کی نزدیک
ہی کہ توتری کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہی شق ہونے نہ پاوے کہ اگر پھٹ جائیگا تو چھلنے کی آسانی کو روکیگا جب جلد اوپر والی توتری
کھینچتے کھینچتے جدا ہوجاوے اسوقت توتری کو بنرمی چاک کرنا چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر یہ بھی ہوتا ہی کہ حجاب سلعہ کا اسکے
ہمراہ کھچ جاتا ہی۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاوے بعدازان جلد کو دونون طرف سے کھینچین ہوتے کچھ
اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہی اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے
کیسے کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہی اسوقت اسکو قلابین سے یعنے رائی وغیرہ سے اوپر لینا چاہیے تاکہ توتری کی تھیلی مع جز
صحیح اور پوری نکل آوے پس جبکہ بنہایت استوار اور درست ہی جب اخراج اسکا ہو چکے اور جلد وہان کی زیادہ ہو موضع خراج سے نہ ہو
چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھ کر زخم کو مارانعل سے دھو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملادین اور اگر جلد اسمقام کی
ہو یعنے بوجہ توتری کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہی یعنی زیادہ ہوگئی ہے کاٹ ڈالین بعدازان علاج کرین اور اگر توتری کچھ تو
رگ سے متجاوز کرگئی ہی کہ چھیل جاتا اسکا آسان ہی اسکے چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج ہو چیرنے کا ذریعہ قلابین سے کے جواز بوجہ
شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوائے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جاوے گی پس جسقدر نکل سکے اسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہ
پھیر دوالے حاد کیکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کاسب گرجاوے اور کسیقدر رکا بھی اس سے باقی رہ
کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو۔ اگر بڑی مقدار کی توتری نکال لینے سے گڑھا تمام سلع مین پڑ گیا ہو ابتدا مین اسمین روئی بھر دی جاوے
اور مرہم ذریعہ دوا کے انشاءاللہ اسکا گڑھا بھر جاویگا اور اگر چاک کیا ہی اسوقت واجب ہی کہ سارا کیسہ جس مین توتری ہی نکال لینا چاہیے
کہ ذرا بھی موجود نہ رہے کہ نکل سکے اسلیے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہجاوے گی پھر عود کرےگی اور اگر اوجھڑا اسکا ممکن ہو اور توتری
کی تھیلی بہت نکل سکے نہایت عمدہ ہی اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجاوے دوائے حاد اسمین لگا کر باقیمانہ کو گرادینا چاہیے
جو سلع موٹی اور مشکل عمل کی ہی اسکا حق علاج یہ ہی کہ کوشش کرین کہ اسکا کیسہ پھٹنے نہ پاوے اور جہانتک ممکن ہو ایسا ہی کرین
کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی توتری کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پھر شاید

بوجہ سوء تدبیری کے پیٹ جائے اُسکے واسطے مناسب یہ ہی کہ اُسمین جو اقسام کی ہمیستنا نکے لگا دین تاکہ بجھا اور
مجتمع ہوجاے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہوجاے اور اسی رباطات کے ذریعے باندہ دین اگر اسمین سے رطوبت زیادہ بہاکر
اور روان ہو۔ مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے
وقت اسپر غشی طاری ہوجاتی ہی۔ واجب ہی کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اسکا علاج مناسب حال کیا جاے۔ اکثر
جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین انمین تحمل سلخ اور ادھیڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُنکے مناسب ہوتا ہی اور کبھی بوجہ زیادتی
مرض کے بھی انکی یہی کیفیت ہوتی ہی کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی انمین مناسب نہین ہوتی اور سوائے چاک کرنے کے اور
کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہی کہ ایسی بیمارون کے پھوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اسمین سے نکل سکے
اُسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہوجاے اُسے نکال کر نیم گرم روغن زرد ڈالا کرین کہ
اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہی کہ پہلے کسی مرہم جیسے نکمید اسکی شروع کرین بعد ازان
زرنیخ برآوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہی کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اُسکے اسپر مراہم وغیرہ رکھین۔ کبھی بعض ادویہ حادہ
ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتی ہین کہ جو مقدار مطلوب ہی اسیقدر چھیل ڈالتی ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر
کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی پھوڑے کی توڑنے والی دوا ہی نمین ایضاً چار حصہ چونا اور دردی شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم
گیرو ایک درہم چند بار بار الماء مین جوش دین اور سب کے ذرہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے
پائے۔ یہ دوا ثالیل یعنی سون اور غدود کے واسطے بکار آمد ہی۔ خرق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چھیلن
جو خرادنے سے پیدا ہوتا ہی چار حصہ روغن گل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم انجکن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملا کر طیار
کرین سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہی اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہی اور اسمین کوئی غلطی نہین ہی۔ لادن
قنہ بہروزہ اشق مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب جزو ابوزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پگھلائی ہوئی ادویہ
ایک دوا ایسی ہی کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہی بورہ ارمنی اور اسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے ذریعے
موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کرکے استعمال کرین۔ جو غدود
کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی تعقد اور تنگی سے پیدا ہوتے ہین اگر انکا اخراج ممکن ہو اور شل توڑی سے کے نکل سکین
اور انکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل انکا اخراج کر دینا چاہیے
اور اگر غدود ہاتھ پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدود سے ہو اسکے نکالنے
کے درپی نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام سے غدود کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہی بلکہ اس غدہ کو پاملہ
کر کے کوئی وزنی شی اسپر باندہ دینی چاہیے کہ انکو منضم کر دے اور نابود ہوجاے ایسے غدہ کی علامت یہ ہی کہ اگر اُسے دبائین
عضو مین جذب پیدا ہوتا ہی **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہی مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور
کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہی اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہی
کہ اگر دبائین جدا ہو جاتا ہی اور پھر مل جاتا ہی اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہی **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اسے توڑیں اور ریزہ ریزہ کر ڈالیں بعد ازاں اسقدر حرکت دیں کہ یہیں سا مادہ اسکا پھول جائے اسکے بعد اسرب وزنی اور لگر دار جیسے ہے اوسپر رکھ کر اس شی کو اسپر باندھ دیں تاکہ منہضم ہو جائے خصوصاً اگر اسرب کے نیچے کوئی جلانے والی ضماد لگا کر رکھیں جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور بعد منہضم اور مست ہو جانیکے بھی کچھ دنوں تک بندش اسپر چلی جائے کہ اسکی وجہ سے دوبارا عود نہیں کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** بعضی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہیں **علاج** انکا اسیرا توڑ کر جو رطوبت ہیں ہو نکالڈالیں اور خوب سا نچوڑیں اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اسپر کریں **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم ہیں گوشت ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہمنے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج ان اورام کے جو بیچ گوشت پیدا ہوتے ہیں۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان سے یعنی سنکھ کی راکھ پرانی چربی و نمک آلودہ بنوطا کر استعمال کریں یہ دوا بے نظیر ہے۔ ایضاً نولے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر برابی کریں بعضے رکھ دیا رہنے دیں اور جب کہنہ ہو جائے استعمال کریں **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل توژی کے نہیں ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور اکثر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس بارہ میں خنازیر اور ثالیل یکسان ہے۔ اور کبھی گردن سی بزرگ مثل گردن بند خواہ ہیکل کے ہو جاتی ہیں جیسے انگور کسی ڈورے میں گوندھے ہوتے ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد مقبروسی ہوتے ہیں اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ دبیلہ ہوتا ہے اسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج میں چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہیں انہیں استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام مودوض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں خواہ شر اور فساد میں مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی وہ قسم نہایت الم ہے جو لڑکوں کو عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ میں استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ میں عمدہ طریقہ قی کا ہے۔ اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا استفراغ کرانا بھی ضروری ہے خصوصاً جو حب بنام واصل معروف ہے۔ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر میں نافع ہوتی ہے لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تدبیر تلطیف یہ ہے کہ غذا ہائے غلیظ سے اور انکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کریں اسی طرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزین کہ انکے استعمال سے مادہ سر میں پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دیں اور جتنی حرکات ایسی ہیں کہ انکے سبب سے سر کیطرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر بطرف نشیب

زمین کے مائل ہو مثبر سرکشتان سب امور سے احتراز کرین خواہ ین افعال سے ہو اور یہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام
کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انہین بھی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حجامت
مین اسقدر قوت نہین ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ خنازیر کے ردی اور قوی ہو اسکا اخراج کرے بلکہ
مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور
جو خنازیر دبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہون اسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے
مشابہ سقیروس کے ہے — اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر جراح انکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دواے حادسے
نہین کرتے بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب
تہیج خنازیر کی ہوتی ہین — پس ضرور ہے کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بنرمی
کرین — منجملے مرہم رسل جسکا موجد تلین حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے — خنازیر قادحہ متقرحہ مین بہت موثر اور نہایت
درجہ نفع بخش ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے — جن مراہم سے تسکین خنازیر مین پیدا ہوتی ہے جیسے
مرہم باسلیقون اور کبھی اس مرہم مین ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے
بیخ سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور
زبیب کوہی اور جو انجیر قبل از پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہوجاے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین
اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین — ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ ہے اسکی صفت یہ ہے — آرد باقلا آرد جو بطخ کی چربی مکھن مقل
شب یمانی اصل السوس زفت رطب نشف جزء مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلوم سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ
کرلین — ایک اور مرہم ہے — جو خنازیر سخت کو ایک ہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس
ہے کہ اسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہے رائی اور تخم انگن کریت اور سمندر بھین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ
مرہم درست کرین — منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہین یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عسل مین آمیختہ کر کے استعمال کرین خواہ
بیخ کرنب مسحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاؤ بلکہ یہ سب اجزا کر کے خواہ
سرکہ مین جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کرین — یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون
ایک جزو شہد مین یکجا کر کے استعمال کرین ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ حلک البطم کے کوٹ کر خون دونون کے خاکستر لیکر استعمال
کرین ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب مین ملا کر لطوخ طیار کرین — ایضاً یہ دوا ہے
مرکی دس جزو اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہین اور شہد کی مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو
کوٹ کر استعمال کرین — ایضاً کسی ہاون وغیرہ مین دبق منقوع یا مسنوع اور زرنیخ ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کر کے
استعمال کرین یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے — منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فرفیون زنجار
سب اجزا ہموزن لیکر لطوخ کرین — ایضاً زرنیخ ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی اور زرنیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے
لطوخ طیار کرین — منجملہ ادویہ جیدہ کے دو نسخے قطران اور دوا قثاء الحمار اور دواے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اندروسن ہے

جو دواجات مینے ساخت سے بنائی جاتی ہی انمین سے سادہ یہ دوا ہی کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اسمین رکھکر
بند وصل کرکے تنور وغیرہ میں رکھیں جب خاکستر ہو جاوے سرکہ اور نصف وزن اسکے شہد ملا کر استعمال کریں — منجملہ ادویہ جیدہ کے
وہ دوا ہی جو قردماما سے اور حرف اور پنجال کو تر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہی — اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتے ہیں اسیطرح
بانکرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تمنا دکیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور
رائتیخ اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ میں آمیختہ کرکے استعمال کریں — بیانج سوسن اور تخم کتان کو شراب میں جوش دیں اور بعد جوش کے
پنجال کو تر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور ضماد کے بنالیں عجیب النفع ہی
پیشاب اونٹ کا اور اسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج میں مجرب ہو لگانا ہی خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب میں سو کی چربی
وغیرہ ملا کر استعمال کریں — معاش یعنے بید لکڑی بھی ضماد عجیب نفع خنزیر کی چربی وغیرہ کے مثل ہی — حکیم کندی کا قول ہی کہ چہند
کے سینگ کے نرم نرم ٹکڑے جو انکے سر پر ہوتے ہیں وہ بھی اس طرح پر مفید ہیں کہ انکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درم
پلائیں غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہے گا — واجب ہی کہ ہر مہینے میں ایک ہفتہ پلائیں تا انکہ زائل ہو جاوے یہ بھی
جاننا ضروری ہی کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہیں کہ انمین سرطانیت بھی ہوتی ہی یعنی یا سرطان کے علاج میں واجب
ہی کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل میں ملا کر چند روز زائل کرکے استعمال کریں تا کہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاوے اور جو خنازیر زیادہ گرم
مزاج ہیں انکے علاج میں بالفعل استعمال ادویہ حارہ کا نہ کریں — بلکہ فقط آرد کرسنہ ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی
تر یہ ہی کہ مرکی ہمراہ وچند وزن اسکے حنظل جو آب کشنیز میں تر کی ہو اسکا استعمال کریں — اور آب کشنیز سبز و غالب رہے
خواہ کوئی اور جبر و بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اسکی کمی بیشی مناسب ہو
اسکا لحاظ رکھیں جنہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہی — اگر خنازیر کے علاج میں احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ
چیرنے کے ہو جاوے ہے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہیں انمین پہلے باحتیاط تمام چاک کریں خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے ہیں انکو نہایت ہوشیاری سے درست کریں اور حتی الوسع اگر انکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو
پہونچتا ہو بچا کر چاک کریں — ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ حدید عصب راجع یعنے جو بجہ گردنہ
بنام راجع باب تشریح میں موسوم ہو چکا ہی مسیر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گئی — کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک
جراحت نہیں پہونچتی لیکن تمہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہی بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص
عصب کو باطل کردیتا ہی تا انکہ بعد جب اسکی تسخین کیا نبیبی کرتے ہیں اور اپنے مزاج اصلی پہ عود کرتا ہی جب اسکا فعل پورا
اور درست ہوتا ہی — کبھی جب جراح کی خطا سے نشتر دماغ پہ پہونچ جاتا ہی اور زیادہ برائی جب ہوتی ہی کہ دماغ غائر تک نشتر کا صدمہ
پہونچے اسیواسطے ضروری ہی کہ جب ارادہ کسٹ اور چھیلنے کا جانب سے کریں چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہی اسکو
چھیلے اور باقی کو بذریعہ دوا سے حادہ کے ساقط کردے اور جانب ماؤف کے چھیلنے پر توجہ نہو مترجم کے مجربات میں
ایک نبات ہندی ہی جسے چچھیہ کہتے ہیں اور وہ پتی اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہی اور جسکو چونا پالی کہتے ہیں اسکے سوا ہی
اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہی حتی کہ اگر خنازیر میں سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہی اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہی **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہی جسکا سقیروس
نام ہی سقیروس خالص وہ ہی جسکے ہمراہ حس ہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاے اسکو سقیروس خالص نہ کہنا چاہیے
اور سقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس ہو مگر درد مین اسکو حس نہ ہوگا — یہ ورم سقیروس کبھی سوداے عکر الدم سے
پیدا ہوتا ہی یا سوداے اصلی سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا رنگ آسربی ہی یعنے مثل سرب سوختہ کے ہوتا ہی اور کبھی سقیروس کا حدوث
سوداے مخلوط بلغم سے ہوتا ہی اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہی اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہی یعنے
جس بلغم مین کسیطرح کی صلابت عارض ہوئی ہو — سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل سرب کے ہوتا ہی اور اسمین تمدد شدید اور صلابت
زیادہ ہوتی ہی — اور کبھی اسمین چھینٹے سے بڑھتے ہین اور کھرکھرا ہوجاتا ہی اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین
ہی — کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہی منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہی اسکا نام فونوس رکھا
جاتا ہی — اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہی نہ اسمین بلندی ہوتی ہی اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہی — جو سقیروس کہ ابتدائی
ہوتا ہی یا مستحیل سقیروس ابتدائی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور سقیروس مستحیل فلغمونی وحمرہ سے پیدا ہوتا ہی
خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہی — اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہی بعد ورم حار کے ہوتی ہی اور
اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا لزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہی — سقیروس اور سرطان کا قرب اور بعد
موجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاے ضربان کے اور ظہور رگون کا گرد ورم کے یا رگونکا ظاہر نہونا اس سے
دریافت ہوتا ہی **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اسمین حس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد از انکہ پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے
جس سے مرض پیدا ہوا ہی کرلین اور اکثر تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین — اگر خون مین کثرت سودا کی ہو اسکے علاج مین اعتماد ایسی
دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے
کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہی اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہی — اور واجب ہی کہ
اسکے علاج مین دو دورے کیے جائین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دواے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اس واسطے
کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہی اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہی اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہی اور دواے محلل کا درجہ
حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو — اور دوسرا دورہ معالجہ تلیین کا کرنا چاہیے
اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا رہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اسکی
غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ عضو مقابل مین حرکت
پیدا کرین اور اسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہی اسکی غذا کو
بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلیین کا آئے غذاے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہی کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے
قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین اور ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تخلخل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً
شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اسمین دونون قوتین مجتمع
ہون — حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمارون کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہی اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر

سختی زیادہ پیدا کرتا ہے اور انکی قوت تمام تن میں نہیں ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے — جن محللات میں کسیقدر تحلیل ہے وہ بھی ہیں جیسے شحوم مرغ
دجاجی اور مرغابی اور بطہ کی چربی اور بچہ گاؤ اور زرگاوان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور
گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور ریچھ اور چیتا وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار
کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور باشہ جرہ — واجب ہے کہ ان چربیوں میں مثل شحم یعنے اشق اور مقل اور شورہ
اور میعہ اور مصطگی کی بوقت آمادگی تحلیل کے ملائیں اور تنہا یہ دوائیں بروقت آمادگی تلیین کے مستعمل ہوں — سب چربیوں سے
بہتر شحوم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ ان میں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے — واجب ہے
کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی شرکت ہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ ہو جاتی
ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دھوپ کے ہو کہ جس طرح دھوپ میں موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسی طرح ان
دواؤں میں بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونوں پیدا کریں اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچیں — منجملہ ان ادویہ محللہ کے
جنمیں تلیین بھی ہے مقل صقلی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفا
رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ خشکی میں زیادہ نہو اور رطوبت میں اشبہ مصطگی بھی قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا
اور روغن سوسن اور سانجیرابلی اور روغن بید انجیر میں تحلیل اور تلیین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے — منجملہ ملینات کے
پلپھٹ روغن بزر اور پلپھٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونوں کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اول الیہ اسپیرزا لیکر
اور استعمال کریں دوائی جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہوتی ہے کہ قنار النجار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پیسکر مشوخ طیار کریں
اور دونوں کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم میں نرمی ظاہر ہوجاے کہ پہلے سرکہ میں اشق کو محلول کریں
بعد ازاں نمک اور مطبوخ کی طور سے استعمال کریں اور پھر دوبارہ تلیین کی تدبیر کریں — خواہ شورہ اور چاوشیر کو پگھلائیں یا شورہ اور اشق اور مقل
کو یکجا کرکے پیسیں اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم
کے ہوجاے اسوقت استعمال کریں چرک حمام بھی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کریں اور اگر چرک
حمام دستیاب نہو اسکے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں — اشمد جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیر کی
تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد دنارسیس اور قوباذن بھی مفید ہے — اگر ورم میں زیادہ غلاظت ہو اسوقت سرکہ کا
استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے کہ قوت میں عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال
سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیہ مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
میں اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ
کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکورہ میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جس وقت
تلیین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوبارہ تلیین میں تحلیل کے قرات ہو چکے ہوں اسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا
کرنا چاہیے — اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نرہے گا ضرور سختی کو مستحکم کریگا اور تحجر پیدا کریگا — زیادہ تر جرات طبیب کو استعمال
میں سرکہ کے اسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سقیروس ہو — کبھی

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تکمیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین لیکن ابتدا ان بہت کم اور ملائم لیپ کرتے ہین اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اسکے رفتہ رفتہ تحلیل تک پہونچتے ہین واجب ہی کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قوت قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہی خصوصاً روغن شبت تروتازہ سوسن سے طیار کیا جائے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس پیدا ہوا ہو اسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہی کہ مجاور نقتین سے تکمیر کرین خصوصاً مجاور رحی سے یعنے سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہی کہ سرکہ سے تکمیر کرین اس سے بہتر یہ ہی کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملاکر تکمیر کرین اور واجب ہی کہ تکمیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جائے اور تکمیر مارقشیشا بہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہی اور سرکہ کے استعمال مین رقت اور نرمی کا لحاظ ضرور ہی ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تصلیب مادہ کثیف کے پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہی لہذا مناسب ہی کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلیین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تکمیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ کرین اور یہ ترکیب عضو کی کے ورم مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہی

صلابت مفاصل کا بیان کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہی کہ انکی تحریک کو منع کرتی ہی اور باآسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہوسکتی ہی اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصباتی ہوتی ہی اور کبھی لحمی ہوتی ہی اور علاج سب کا وہی ہی جو معلوم ہو چکا

مسامیر کا بیان مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی ہی جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہی اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہی خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہی بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہی اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پانون اور پانون کی انگلیان اور اسافل بدن ہی کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین واجب ہی کہ اسے چاک کرکے نکال لین خواہ ہاتھ سے ترجیح کرتے رہین اور اسرب کو جو وزنی ہو لگائین اس مقام کے مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین تو بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہی

سرطان کا بیان سرطان ورم سوداوی ہی اسکا تولد انکے سوداے احتراقی سے ہوتا ہی جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور ملکر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے طبعی سے یعنے جو سوداء الکروم ہی سقیروس مین اور سرطان مین فرق یہ کہ سرطان مین درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہی اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہی بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ اس مادہ مین جوشش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہی جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہوکر کسی عضو پر گرتا ہی ایک فرق سرطان اور سقیروس مین یہ بھی ہی کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہی جیسے کینگڑے کے پانون ہوتے ہین اور سا رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح قلمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین مائل بسواد اور کدورت اور سبزی ہوتی ہین کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہی کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہی اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال کے ورم حار سے ہوتا ہی اور سرطان

کے حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان میں حس باطل نہیں ہوتی اور سقیروس خالص میں حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضاء تخلخلہ میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضاء عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اسکا خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اسکے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اسمیں کسیقدر حرارت بھی ہوتی ہے۔ بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اسکے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متقرح نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان میں تقرح پیدا کرتا ہے اور اسکے بانہیں ہوتی اور سخت بوجہ استعمال حدیدہ کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو میں ہر ورم کا تشبث اور رنگ کرنا مثل تشبث اور پہلنے سرطان کے اس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرتے ہیں جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پانوں وغیرہ میں جو گرد اس ورم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے **علاج** جو علاج کارگر ہو جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی مادے کی روک اور ٹھہراو ہو۔ اسکا جسقدر ابتدا میں نمودار ہو گا اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پا اور اکثر ایسے دوا اگر ابتدا میں استعمال کیجائیں شاید صحت بھی ہو جاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہو جاوے پھر امید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر ورم سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اسکے علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں اسنے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ تحریک اسکی کرینگے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذائے صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور وہ دوا دیں کہ جس سے مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو محض بقر جسطرح جمایا جاتا ہے یعنے اسکا مسکہ وغیرہ نکالا ہو۔ اور اسی طرح جو غذا بقول مرطب اسنے جبار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہیں کہ قطع کیے جائیں۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جاوے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق میں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان وغیرہ کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان ہو جاوے کہ مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق سے ہو جاوے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کر رہا سہا باقی مادہ تمام اس خون کے بہ جاوے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذائے جید کمیت اور کیفیت میں دینی چاہیے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنیکی حاجت ہوتی ہے اور مبتیر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضائے رئیسہ کے ہو۔ بعض اوائل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں پھر ورم سرطانی پیدا ہو گیا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہین ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادہ طرف
منصب ہوتا جاتا تھا اور جب تناق اس مرض کا ظہور اس پستان مین اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی اور کبھی یہ بھی مگر
ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم
سرطانی کا یہی ہے تدبیر اسہال کی ورم سرطان مین یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنون تک تھوڑے دنون کا فاصلہ دیکر چار مثقال
افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے یا ماء الجبن خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہین انکے واسطے ایارج
فیقرا کا استعمال کرین بیان ادویہ موضعیہ کا خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے
ہین ابطال سرطان کا اصل سے اور یہ اسکی ستانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے — دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نپاوے
تیسری یہ کہ متقرح ہونے پاوے چوتھے اگر متقرح ہوگیا ہے اسکا علاج کرنا — جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاوے چاہیے
کہ اسمین قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہوگیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت ان مادہ
جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان مین حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید
پیدا کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین — اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے
اجتناب کرین اور نظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیاے مغسول کہ اسمین روغن سے اعلی مرہم بھی ملا
جاتین جیسے روغن گل یا روغن خیری — جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاے مریض خواہ عضو
خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اسی عضو کی بذریعہ ادویہ رائحہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ
کے جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑ رکھتے ہین جیسے سان سکتے ہین اسکا استعمال
کرین خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور سرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلا روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے
صیقل گر کھرن وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اسکا استعمال کرین — ایضاً انگور کو میکر ضماد کرنا بھی نہایت
درجہ نافع ہے — جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہین جو واسطے منع زیادتی مادہ کے
مذکور ہوئے اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہونگے — خصوصاً اگر ایسے لطوخ مین کھرل
وغیرہ کا پہین اور کف بھی اوسین داخل کیا جاوے اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور رب
حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کا جو لعاب اسپغول بیخ قلبی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے — منجملہ ان
دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اسکا نفع بجید ہے یہ ہے کہ سرطان نہری تازہ کا ضماد لگائین خصوصاً اگر اسمین قلیمیا بھی شریک
کرین زیادہ مفید ہوگا — جو سرطان متقرح ہوگیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین
بھگو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اسپر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ
قلعی یکدرہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کرکے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین
اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغن گل کی شرکت سے انکا مرہم طیار کرین — کبھی خاکستر سرطان اور زرد گل
کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اجود یہ ہے کہ ہموزن یا زیادہ سرطان کے قلیمیا بھی داخل کرین کبھی دوا

تو تیا اور توتیا سے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسبغول ہو کر نافع ہوتی ہے مستہ حکیم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ آخر لکھ چکا ہوں ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ بیر ہشتاد سالہ کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہیں ہے فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات کردہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب اس ورم کی صحت مین کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا والحمد للہ علے ذلک۔

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام شابہ تہیج اور قائم مقام تہیج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اسکا نام نفخہ ہے اور اسمین مداخت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ اور امعا اور درمیانی جگہ ان جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے۔ اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا بلکہ اعضاے متصلہ کو پھاڑ کر آتا ہے جدری پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر ان اعضاے متصلہ کو [illegible] شگافتہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اس عضو کے ہوتی ہے جسے ریح محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین۔ کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور صرف کچھ اثر باقی رہتا ہے

علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج بامحتاج تخلخل جلد کا ہوتا ہے اور تحلیل اس شی کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ نہایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجسام کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بانشرط کی بھی ہوتی ہے اور بہ ضرورت مس نفخہ کی ہے۔ اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہاے گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرنس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیے اور خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضاے وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضاے عضلیہ مین۔ لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی [illegible] مین رکھکر آگ آب نارسیدہ اسپر اسقدر ڈالین کہ اسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین۔ کبھی خمیر اور بورہ سے مرہم طیار کر کے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ ہے جسکا تجربہ بلیسے ورم کی نسبت ہوا ہے۔ زوفاے خشک لیکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اسپر زوفاے سائیدہ کو چھڑکین اور اسکا مرہم طیار کرین خواہ لطوخ بنائین۔ جو ورم ریحی بوجہ نفوذ کے عضل مین کسی کو تنگی اور بستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استرخا اور یعنے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اور دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے موم مع زیت ملاکر صوف زوفا اسمین ڈبوکر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا ڈبوکر خواہ زوفا سے تر کو روغن گل مین محلول کر کے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیم گرم بلا حرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اسکی یہ خوبی ہے کہ دوا سرد ہو جاے

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو منسری اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر رد روغن مستعمل ہون جن مین تسکین وجع کی قوت ہی اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جس مین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر رخشت پیدا ہو وے اوس مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد مادہ الرماد ملسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے عرق مدنی کا بیان ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اسکے ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی شکل کرم قوتاً فوقتاً بڑہتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے شکل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے اسیلئے بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور سینے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن مین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجاوے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور ورم بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاوے جالینوس لکھتا ہے کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی کہ اسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے اکثر سے نہین دیکھا مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت حس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ انسے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کے برابر کہانا نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاون سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے ہین اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہے اسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور بالہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین ان مین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین ان کے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خورستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بروده گجرات اور کوہ آبو جودہ پور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین وہانکے لوگو نمین سنی جاتی ہے متن علاج اول نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اُن بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ مخالفت سبب اور مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کیجاوے اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور مسہل مطبوخ افتیمون خواہ استعمال حب منقا بنانے سے بالخصوص در استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاتا ہے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ کے اور استحمام سے خواہ ادویہ ابیکر

جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں انکا استعمال کریں۔ جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تو تدبیر صائب یہ ہے کہ اس عضو کی تبرید ضمادات سرد و مرطب سے جیسے عصارہ بارد و مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایسا خاص موضع ماؤف پر جونک لگوا کر بھی کسیقدر اخراج مادہ کریں۔ مجوزہ طلاہائے جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرو اور بزرقطونا شیر تازہ میں پیس کر لیپ کریں اگر مادہ پلٹ نہ جاوے اور روانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور بہہ جانے والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایذا و تحلیل کے یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پی دے یعنی تین روز برابر ایک درہم شیر و یا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منہ پر بھگو کر کے لعاب و ارز و حبت کو لگاوے اور اسطرح ابتدائے ظہور میں نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہو اور نارو نکل آوے اسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اسکی بندش او پیچیدہ کرنے کے درپے ہو اور کسی چیز پر رفق اسے تھوڑا باندھے اور یہانتک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر باہر نکل آوے اور ٹوٹ کر رہ نجاوے۔ بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاوے کہ اسی کی وجہ پر انحصار کریں اور وہی وزن اسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور بآسانی جذب کریگا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہیں اور بآسانی نکل آنے میں نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات سرد کے اور ادہان کے جو بارد ہوں اور حرارت لطیف بھی انمیں ہو خواہ اور تدبیرات ہوں ازین قبیل ہوں کرلنے کے ذریعے نارو کا اخراج بآسانی ہو جاوے کرنی چاہیے۔ کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ روغن خیرو خواہ روغن زیتون بلکہ روغن بان کی تطلیخ کریں اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدث طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا اور کوئی امر مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکال لینا۔ اور اگر اخراج نارو کا بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آوے اسوقت نارو کی تسخین اور ڈھیلا کرنے کی تدبیر بذریعہ تسخین روغن زدہ کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض ورام کے باب میں مندرج ہو چکے کہ شق کیے بعد تمام و کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو چاہیے کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر اسطرف آنکلے کے ہوتا ہے۔ اگر اوپر اسکے تھوڑی تھوڑی تک کی مالش بجانب خلعت کے کریں اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کریں تمام و کمال نکل آئیگا خصوصا اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور شگاف چاک کریں اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کریں اور اٹھائیں یعنے اونچا کریں اور ہمیشہ ملتے رہیں اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالیں کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجاوے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنیکے کوئی چارہ نہوگا چاک کرکے اسکا پتا جب لگ جاوے اور پھر از سر نو اسکا منہ نظر آوے پھر وہی تدبیر کرینگے اور اسطرح نکالینگے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاوے فقط

تیسرا مقالہ جذام کے بیان میں ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی ہے اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سوداء کے تمام بدن میں ہوتا ہے یعنے مرہ سوداء تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کردیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو بسبب ... جاتا ہے وہ بھی باطل کردیتا ہے تا آنکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہیں اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کی مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنی کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سوداوی کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف مندفع ہوتی ہے اس وقت سلات خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوئے برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہو گئی سوداوی حارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جائے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون میں احتراق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں مگر سبب جذام کے ہونے میں اس طرح پر کہ خون بسبب ان دونوں سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے کھانے کے بعد استعمال ان اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت ان میں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسی طرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہے اسی وجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں۔ کبھی ان سب جیبوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور ان سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متعدیہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی رداءت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت گدھے کا ہو خواہ مسور سے غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جس طرح کہ اسکندریہ میں چونکہ استعمال ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے نکلتی ہے اگر تھوڑی سے ہوئے زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون میں اسکے لئے شے سے دو وجہ سے غلظت پیدا ہوتی ہے اول تو بوجہ خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوئی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف باسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد انکی کھولی جائے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلا مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے

سحنہ چہرے کا مشابہ سحنہ اسد کے ہوتا ہے اس سے داء الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہیں ہے۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا میں ہو اسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہیں رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سودائے صفراوی سے پیدا ہو اس میں ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکے نہایت سخت اور سوزش میں حدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودائے ثفل خون ہے وہ نہایت اسلم اور اسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے۔ جو قسم جذام کی سودائے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سودائے صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنی برودت اور یبوست خلاف کیفیت ما بہ الحیوۃ یعنی روح کے ہے کہ وہ حار رطب ہے تا اینکہ جب اس مادہ کا اثر اعضائے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضائے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پراگندہ ہوکر بادلکا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور اکثر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا میں ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہیں پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہیں اور اسی طرح اعضائے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہیں اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہو اسکی صحت اور اسکا عود حالت اصلی پر مترتب نہیں ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام میں ایکسی ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کریں اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضائے ماؤف ہیں یعنی سوداوی خلط سے سالم ہیں ان میں بار نہ ڈالیں گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے علامات جذام جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے۔ اور آنکھ میں تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی آواز بیٹھی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں۔ اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالون میں کمی اور دقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے۔ پورے بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو نتن یعنی بدبو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنی کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اسکے بالون میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہو جاتے ہیں خصوصاً بھو بال

چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہیں کہ وہ سپید ضرور ہو جاتے ہیں اور کبھی ناخنوں کی جڑوں میں شگاف پیدا ہوتا ہی
اور ناخن پھٹ جاتے ہیں صورت بڑی اور خشن ہو جاتی ہی اور چہرہ بوجہ بھربھری اور تشنج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہی اور رنگ
سیاہ ہونے لگتا ہی اور تمام مفاصل ہونی کے خون میں انجماد پیدا ہوتا ہی اور بدن پر گڑی گڑی (جو صورت میں شبیہ
اس حیوان کے ہوں جسے یونانی زبان میں طاطوس کہتے ہیں) پیدا ہوتی ہیں دونوں ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہیں
ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہی کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہی اور پھر جو ایک دمہ کی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہی آواز بالکل
بیٹھ جاتی ہی۔ اسکے بعد بدن میں قرحے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر جذام ساکن ہو یعنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف
سڑنے لگتا ہی اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑوں پر واقع ہیں ان میں بھی تاکل پیدا ہوتا ہی اور صدید منتن
یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہی آواز پست اور مخنی ہو جاتی ہی اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ
بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہی۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ قوت میں اسکے ضعف پیدا ہوتا ہی اور حاجت ترویح کی بوجہ
برودت مرض کے کمتر ہی اسی جہت سے بطی ہوتی ہی گرتو اتر ضرور ہوتا ہی اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو اتر کا ہونا
ضرور ہی جیسا کہ فن کلیات میں ثابت ہو چکا ہی **علاج** واجب ہی کہ جذام کے مرض میں مبادرت اور جلدی استفراغ مواد
کی کریں اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالیں کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہی بہت
جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کر کے اخراج اس خون کا کریں اگرچہ دونوں ہاتھ کی فصد کیوں نہو اور اگر یہ بات یعنی
کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز کرنی نچاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگونکی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہی اور اسکی
مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہی لیکن ایسے مرض میں فصد کی اجازت متفرق اوقات میں دینی چاہیے کہ چھوٹے
رگوں کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہہ اور ودجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگوں کی فصد کرنے میں خوف
مضرت کا ہو اور خون سوداوی بار دظاہر بدن میں دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی ہی طرح
جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہی۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اس مرض میں فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہی
ایک یہ بھی ضرورت فصد کی ہی کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہی اور کبھی ودجین کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی
ہی جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اسے ایک ہفتہ
تک راحت دینی چاہیے بعد ازاں استفراغ دوسرے قسم کا کریں اور مسہلات میں ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کریں
اور ان مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کریں جو افتیمون اور اسطوخودس بسفائج بلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی
سے مرکب ہوں اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کریں کچھ خطر نہیں خصوصًا اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداکے
موجود ہو کہ اجزاے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کریں اور بادر لیطوس ان بیماروں کے واسطے بہت عمدہ ہی
اور ایارج فیقرا خصوصًا اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کریں مجذوم کا عمدہ مسہل ہی خصوصًا اگر کسی قدر خربق بھی داخل کریں خواہ
حجر ارمنی کو شریک کریں۔ گرمی کی فصل میں واجب ہی کہ ادویہ میں تجفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ میں کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالیں
تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش میں لاے اور بعد اسکے تعدیل میں خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کریں

جو ثوران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک دس درہم یا خواہ پانچ درہم ہیرا بنگ بقدر درہم حب
تربد برآوردہ دو نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجاے نچوڑ کے صاف کرین اور اسمین درہم سقمونیا
داخل کرکے استعمال کرین - بدن مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن جلد مین نفاذ
کرے بستر قدم تلے اور سر دہنے بائین الٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بل لیٹے اور روٹی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی ساتھ
روغن پلانی چاہیے اور ہر روز طبیخ جدید درکار ہے - جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ انکو کافی نہین ہے بلکہ گاہ
ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض
کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے - کبھی ایسی ایک دوا ہر روز چاٹتے ہین کہ ایک دست خواہ دو بہتری
اجابت کرین وہ دوا اس قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکین انمین
مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے - جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دو دست قوی
بمقدار کثیر اسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو ایک مرتبہ
استعمال کرتے ہین - مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ ان غرغرون کے جو امراض سر کے باب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور
ہے اسی طرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین انکا بھی استعمال کرنا چاہیے فقط سعوط داخل ایرسا ثلث جوف
بہنبج کمد ایکدرہم منقا انگشت تین تولے پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین حفاظت رکھین اور
جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جسسے خشکی پیدا ہوتی ہے کوئی سعوط
مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے - یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف
اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی انکو بچانا چاہیے - اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف جو مخالف
ہواے اول کے ہو انکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرنا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن بیشتر
اسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو تاکہ جس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہوتا ہے اور ہر صبح کو بعد قضاے حاجت اور دفع فضول انکو
ریاضت انسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ گوئی اور مشق آواز کی کرنا اور چیخنا ضرور ہے اور آواز لگا کر اسی پر ٹھہرے
رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین - اور بعد کشتی ریشہ کے مالش اور دلک انکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکل
پونچھ ڈالین اسکے بعد گرمیون مین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑون مین ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات دماغ
کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوائل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور نانخواہ ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن
کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسی واسطے جب پیس زیادہ بڑھ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے - اگر
سل کا ہیجان ہو تو فصد کرانی چاہیے - بہتر ہے کہ پہلے استحمام کرین اسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اسکے بعد تمریخ روغن
آس اور روغن مصطگی اور روغن قثاء کرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن بابونہ سے اطراف پر کرنی چاہیے
اسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھ گھنٹے تک انھین راحت دے اور پھر بذریعہ پرو وغیرہ کے ہوا کرائے بعد ازان کسی قدر تسکین
پاجاے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت لطافت کے جنین نطرون اور کبریت پڑتی ہے اور جب الفار اور

اور سرلش جو بخار بتزریہ اسکے زندہ خواہ آدمی وغیرہ کے نکالتے ہیں بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا مویزج اور خردل
اور صبر اور فوتنج کے ہوتی ہے اور انہیں ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگون کو انکے بدن کے ابصال پر دینے چاہیے۔ بلکہ
بیشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیئے جب کہ تنقیہ اسکے استحمام کرایا جاے تاکہ انکے فضول کی تحلیل
ہو اور پسینا انکے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے۔ مجذوم کے علاج مین کبھی انکے بدن کی تمریخ
رپا اور سلینا اور تنار جان یعنے قفطار خان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ انکے بدن کی تیز دھوپ مین ضرور ہوتی ہے
بہت عمدہ انکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جس مین حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ تمام
پرہیز کرنے جو دوائیں انکے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار
ہو دیے اور قفطار خان اور تریاق اربعہ اور دیگر ادویہ چنانچہ اسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہیں ادویہ سے سعوط
بھی کراتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ
انہیں اقراص کو طلاءً استعمال کرتے ہیں اور اقراص عنصل بھی مفید ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس
چیز مین قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شور رہ زار کا ہو خواہ
ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی ہے اور
نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور
ہین جو پرانے ٹھیکرے پر ہوتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر
اور دُم اسکی ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اسے ترک
کرین اور جس مین یہ صفت نہ پائی جائے اسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دُم کاٹنے کے
بعد دیر تک تڑپے اور خون اسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے
اسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب مین
سانپ مر جاے خواہ پھپھوند پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو
پلایا تاکہ وہ مر جاے اور اسکے گزند سے راحت ملے مگر بتقدیر خداے عزوجل مجذوم کو شفاے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب
بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی یا اس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا۔
لحم افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی
آلایش سے کراث اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ گہرا ہو جاے اسکے بعد ہڈیان
اور پسلیان چن کر الگ کرین اور گوشت پہنے دین پہلے گوشت کھلائین اسکے اوپر شوربا پلادین اس طرح سے کہ میدہ کے
روٹی کا ٹکڑا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جاے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے
ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی
ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز تک زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور فائدہ کی

اس مرض مین بعد معالجہ مذکورکے اور نیز علامت پہونچنی اس وقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کے کرین یہ ہی کہ مجذوم کا بدن
پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بعد انتقال کے عقل اسکی زائل ہوجاتی ہی اسکے بعد پوست بدن سے گر پڑتی ہی پھر اچھا ہوجاتا ہی
۔اگر مجذوم کو سدر یعنے زوال عقل نہو اور نہ بدن اسکا پھول جائے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجائے
۔اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک یہ بھی دوا بیان کی ہی کہ اسود سالخ یعنے کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین
یہان تک کہ اس مین کیڑے پڑجائین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہی تین
دن ہر روز بوزن ایک درہم کے کھلائین اسکے اوپر شراب عسل پلائین ۔جس چیز مین قوت سانپ کی ہی اسکی مالش بھی
مجذوم کے بدن پر مفید ہی جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین اسی طرح کی یہ بھی دوا ہی ۔کالا سانپ جو کینچلی
ڈال چکا ہی اسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پڑا سر کا اسکا او غیرہ اور پانی ایک اوقیہ شبطرج تر و تازہ بیخ لوف یعنے اروی کا مکدود
اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجائے بعد ازان اسکی ہڈی اور پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر
مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہی کہ اس دوا مذکورہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال
گرجاتی ہی جلد جو فاسد ہوتی ہی اور اسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ
معتدل سے جس مین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جسم میں زیادہ ہو بہت مفید ہی اسی طرح ان ادویہ سے سعوط
کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اس مین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ۔النابجربی درمرہ جانور دونگی اور چربی گید سیاہ اور سپید کی اور
چربی طیہوہ کی اور اسی طرح روغن قسط اور روغن شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہی اور
قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہی ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی ۔مشروبات جیدہ مین سے بزرجلی اور دولے ملائم
دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہی خصوصًا صاحب ضیق کے نفس یا عسر نفس خواہ بحتہ الصوت
پیدا ہوا اور جو زمانہ فترا در آرام وہی کا دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہی اسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہی
لیکن واجب ہی کہ دودھ کا استعمال دوھنے کے بعد فورًا کرین کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو بجنبہ دودھ زیادہ مفید ہی اور اسی قدر
پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجائے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو بعض کوئی ضرر اور دوا دویہ کے ترک سے پیدا ہو
وہ بھی جائز ہی اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہی اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوائے خبز نقی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے بشرط
امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائین جو آئندہ ہم بیان کرینگے ۔اور جب سانس کسی قدر
درست ہوجانے لگے لازم ہی کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لائین کہ تو ہیجان کرے فقط انہین اشیائے
مقصد سے تاکہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ ان چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت
ہو دودھ کا استعمال پھر کرین اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہی اور واجب ہی کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین
۔جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہی انکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہی اور نہ انہین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہی۔
اسلیے کہ مقصود انکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہی اور چونکہ انکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہی اور ان فضول کا انفصال
بدن سے نہین ہوتا اور نہ انکا اخراج ممکن ہی فقط ترقیق انکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہی تاکہ بطرف اعضائے اطراف

ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس مرض کو پورا کر سکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتقاش اور تکلل پیدا کرے ۔ مشروبات صالحہ ہیں سے انکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر صبحکو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن بندق کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ مقل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کوئی پنیزج پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کریں۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر دواسطے تر کرنے کے انکا استعمال جائز ہے خواہ بطور دوا یا زیرہ کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر دو غنی چیزیں جیسے مصالحہ گرم ہیں پڑتی ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کئی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی انکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درزین سر کے اور بیخ حنجرہ اور صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں کہ ابتدا عروض جذام میں مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے مقام کے نزدیک ہے جہاں بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اُگتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ پینے گودیا کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو دو رگوں کے جنکا قرنین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک اور باریک سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جائے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھل جائے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اسکے مزاج کو فاسد کر دے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں ہوتا اکثر دنکو ہلاک کر ڈالتے ہیں مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہیں بزرجلی اور ایسی جو قائم مقام لحم افاعی سکے ہے اس مرض میں اور منجملہ انھیں ادویہ کے دوا السلاحہ ہے۔ بزرجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہیں کہ انکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور صحیح ہے میں انکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دار فلفل پانچ درہم بیش سپید اڈھائی درہم مگر روغن گاو میں لت کر کے بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کریں اُسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اسکو جواندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور نار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کے واسطے بھی مفید ہے اور عشق کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے حکماے ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اسکے بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر سیاہ و زراوند اور فلفل دار فلفل و فلفلمویہ نار قیشر یعنی ناگیسر اور نار مشک اور کندش اور عصارہ اسقیل سادج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بیش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائیں کوٹ پیسکر چھانی جائیں اور بیش کو جدا گانہ پیسا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہ اور ناک کے نتھنے بند کرے اور قبل بند کرنے کے روغن لگا دے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اسکو پیسے اسکے بعد قند خراسانی بہت عمدہ خواہ قند شجری وزن اڈھائی من ہندی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک نئی دیگ میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند گھل جائے اور

کسی قدر قوام بھی پیدا ہو اسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکورہ چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب ملجانے ادویہ کے
گولیاں بوزن ایک مثقال کے طیار کریں اور نہار منھ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کریں صفت معجون سلاخیہ کہ وہ بھی
دواے منزی ہے از قسم بزر ملی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالونکے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہر لیپنے
دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت
نزع اور ناسور کو مفید ہے اور پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قرحہ کو بھی سودمند ہے نسخہ اسکا سلاخیہ یعنے
جبلی بزرگ ہے جو پاکیزہ اور مغسول ہو دوسو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست
ہوتا ہے ایک پتھر پر اُس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاجہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے
چکنا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دوسو ساٹھ مثقال سلاجہ اور بلیلہ ہلیلہ آملہ اور دہمشت یعنے غار اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود
و بالہ اور دونیکارہ آور طباشیر اور کرنجوا اور برنج اور زنا فقیش اور تابر قبسر یعنے ناگیسر کند چار مثقال اور مقل یعنے گوگل دوسو ساٹھ مثقال
شکر طبرزد ایک سو چالیس ہو ایک چوتھی مثقال تر سیخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال جیاد فلزات کو جلا کر
کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے ملائین اور کسی سبز رنگ کے برتن مین
رکھین اور ایک مثقال اسکی مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اس مین شہد کف گرفتہ چھیاسٹھ مثقال اور
روغن [illegible] چونتیس مثقال کریں بہتر ہے اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسی قدر آنچ بھی دکھا دین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ بگڑنے سے
محفوظ رہیگی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لیگی صفت احراق فولاد کی لوہے کے
برادہ بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور
اسکے نیچے نرم آنچ کرین اور فولاد کے پترونکو اس مین گرم کرین جب سرخ ہو جائین اسی پانی مین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور
پھر بجھائین اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اُس مین تہنشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اس دیگ کو پھر آگ پر
رکھیں [illegible] اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اس مین بجھائین اکیس مرتبہ اور اسکا بھی ثفل جو کچھ موجود ہو جدا کرین تاکہ آٹھ مثقال
اسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی مین برامد ہوا ہے مجموع سولہ مثقال ہو جاوے اسی طرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اسکا ثفل بھی آٹھ
مثقال کو پہونچے اور چاندی کے احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کرین جیسے مٹی پیسی ہوئی ہوتی ہے بعد اسکے ملح
خواہ نمک معمولی مین کسی لوہے کے برتن میں پکائین تاکہ بخوبی جل جاوے اور فقط نمک کے پانی مین پکانے سے احراق نہو تو کسی قدر زنگار بھی اس مین
شریک کرین کہ اسپر ضرور سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اس مین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال
سیسا بھی سوہن سے برادہ کرین اسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر ملح ڈالکر جوش دین تاکہ سب پانی جل جاوے اور سونا اور
سیسا باقی رہ جاوے اسکے بعد ہاون دستہ مین اس قدر پیسین کہ خوب باریک ہو جاوے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین صفت تصفیہ
سلاجہ کی ترکیب یہ ہے کہ آب خنک اور بول بقر دونون کو سلاجیہ پر کسی ایسے جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاجہ کے اوپر تک پانی
آجاوے [illegible] دھوپ مین تمازت کے رکھین پورے ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب ملائین اور پانی اس سے جدا کر کے کسی نئے برتن
مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دے اور جو کچھ ثفل اس پانی مین ٹھہر جاوے اسکو الگ کرین پھر بار دیگر بھی

طرح آب خشک اور بول بقر اُسپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتےکہ تین مرتبہ اسی طرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دھوپ میں رکھین تاکہ غلیظ ہو جاوے اور مشابہ شہد کے ہو جاوے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو **صفت سلاخہ** صغرسے اور اسکے منافع بھی مثل منافع سلاخہ کبیر کے ہین سلاخہ حصفی ایک جز اور کوز یعنے مقل چار جز لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر مادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو** بلیلہ سیاہ خستہ برادہ وہ بلیلہ زرد ایضاً خستہ برادہ دہ زنجبیل کمد دس درہم نانخواہ پانچ درہم میر امیتنگ تین درہم زبیب خستہ برادہ دہ نصف طوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دوا رتی کے ہے جوش دین اور جب دو ثلث یعنے آٹھ رطل پانی جلجاوے اور چار رطل باقی رہجاوے اوتار لین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک انکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا بر آمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اسکو دین اور تھوڑی دیر تک اسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسی قدر چیت کے بھل اور اسی طرح پیٹ کے بھل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی دوا سطے جذام کے** کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اسے رکھکر اُس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیج لوف کمد دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جاوے بعد ازان کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جاوین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کے ظرف مین رکھ دین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** مویزج اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت الفاق مین پختہ کرین۔ اور مقام مناسب پر لگائین۔ لیکن اُس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ عوسج اور گلنار سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت الی طیر و نکا جو معروف اور مشہور ہین اور انکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہو ئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اس مین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر انکا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو مقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرے جو ان دونون سے بنائیں جاوین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور راز یانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواون سے انکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو آمادگی اندفاع پر نجوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذائے جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اُسے قی کرانی کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اُسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض کو جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان قرطم اور حب صنوبر اور جو جو جزان ادویہ سے بنائی جاسکے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہو جاوے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسیطرح ایک مرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال ہر وقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض مین سکون ہو اسوقت اگر شراب دینی سے جو بہت کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑتے ہین انکے علاج داء الثعلب یعنے بال خورہ کا کرنا چاہیے اور علاوہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے انکے علاج کے واسطے مفید ہین **فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان** سوائے ان چیزون کے جو متعلق جبیرہ اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا جراحات اور زخمون کا بیان**

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے اب ہم کہتے ہین کہ ہمکو اکثر بعض ایسے مقامات کا اتصال جاتا رہا ہے اور ان مین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے ان مین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو انکا اتصال برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اس طرح پھر ہو جائے اور یہ بات لحم زائد مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان مقامات ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہے ہان لڑکون کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین ان مین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور وصل کامل کی امید ہوتی ہے پچھلے اور لوگونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا انکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ انکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنی دونون ٹکڑے آپس مین متصل ہو کر ملجائین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہین کہ جوڑ کر شی واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جائین اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایکذات ہونا فقط شرائن مین ناممکن ہے بچے مین چندان دشوار نہین ہے جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس رائے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جوڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہے کہ بدن مین اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ کبھی بعلت التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا اتصال محال خواہ نادر ہے اسی طرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کے درمیانی مین قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت مین بھی بیچ مین رہین یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جوڑ جائے اور اگر ایسا تو التیام نہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم علم مفید ظن ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے **مجملی بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہین کہ ان مین اگر جراحت واقع ہو خطر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعائے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے کبھی

کبھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اُسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اکثر جس شخص کو جراحت قلب کی پہونچی ہے جب اُسکو اوشائی اور ہچکی بار وانی شکم عارض ہو مر جائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی وجع اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤوس عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اُسکے ہو الپس جراحت کے واسطے کسی قدر مادہ نہین پہونچتا کہ جو ورم پیدا کرے سے جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین انکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک ان احکام مشترکہ کا ذکر محض فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونون مین تھی بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور دائرہ نما ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسی قدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور یہ تدبیر سبکے واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کے واسطے ہمنے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے - کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور بثر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا اور تپ بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا ہو تو اُسکا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی - پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کے ورشتون مین کسی قدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ ریم بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہوگا پھر اُسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے - اگر مقام رض مین کسی قدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اسکی معتدبہ بھی ہو بہت جلد اسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اس طرح پر کرین کہ اسکا امالہ قیح کی طرف ہو جاسے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسی قدر نقصان پیدا ہوا ہو - پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر گوشت ساقط نہوا ہو اُسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور محافظت اس امر کی ضرور ہے کہ دونون بازوؤن کے بیچ مین کوئی شی از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاسے جو مانع التحام کی ہے اور مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سواے خون طبعی کے کسی طرح کا خون غیر طبعی کا جذب اُس مقام تک نہونے پائے - اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ وہ منہدم ہے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہین یا اُسکی شکل مختلف ہے خواہ کسی قدر جوہر لحم کا اس جگہ سے کم ہو گیا ہے اسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جید درکار ہے کہ اس مین کسی قسم کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے استعمال ذرورات مجفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا - اگر زخم گہرا ہو اسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے التصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آئندہ ہم بتفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہانپر بندش حاصل [illegible]

خاص مقام پر گرہ ہے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا ہونے کی انصباب مواد کا اسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف
عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے
ہین جنکا ذکر ہم باب قروح بین کرینگے۔ جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اسوقت روئی وغیرہ اسکے منہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم
پونچھنے کی غرض سے رکھنے چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہہ ایسی ہو
کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر
ناسور ہو گیا ہو خواہ اُس مین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے
نکل گیا عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہو جائین اسی وقت ہوتا ہے جب
ارادہ الصاق و التحام کا کیا جاے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس مین از سر نو گوشت پیدا ہو اسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے
مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے منہ پر ہے نکل جاے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے
تاکہ دواے لحم اس مقام پر ٹھہری رہے۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو
کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اُسے کسی قدر چاک کر دین اگرچہ چاک ٹھیک اسی جگہہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت
خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اسکو اسی شکل پر چاک کر دین کہ باسانی ادھر سے مادہ
نکل کر اسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیے ہین کہ انکا گڑھا زانو مین تھا اور منہ اوپر
یا ران خواہ ران مین اسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ حاجت اسکی نہوئی کہ انکے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرتا جو زانو سے
نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطرح نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور منہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح کبھی
ساعد اور کف کو مین نے اس طرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اُسی منہ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ
قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا
کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا
کرین اور نقط وہی ادویہ جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور
مانع ہو اسواسطے کہ جب مادہ سے انبات لحم ہوتا ہے اسکو دفع کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا بتمامہ
بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب
پیدا ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذاے محمود جید الکیموس اسکے واسطے تجویز کرین
کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اُس مین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اس جلد کی
جگہہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اسپر بال نہین اگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر انکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے
ان مین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اُن مین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور
عضل مین واقع ہون انکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین
جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی ۲۲

پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک رضفہ یعنے کپنی
ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہے پہونچے کہ اسکے بعد بھی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں اکثر انسے جان
بری ہوتی اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے
اور اُسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط
عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کرینگے - یہی حال رکبہ یعنے زانو کے جراحت کا ہے اور یہی ضرر اُس سے بھی متوقع
ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اسکے اورام اور قروح میں
فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تاکہ دونوں سرے سنجولی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں ادویہ
منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان دوائے منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسے
دوا میں تجفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت جسکا پیدا نہوگا اور اگر دوا میں قوت جلاکی زیادہ
ہوگی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجودہ لحم ہے اسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلا ہے شدید ہو اور نہ
زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسی قدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہیں ہے
اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کریں کہ زوال
ہو جاوے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اسکا زوال بقدر معتدبہ نہوتا ہو بلکہ کسی قدر باقی رہی ہو اسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے
کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا حال
بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جاوے گی - ادویہ ملحمہ میں جو زخم کی دونوں
کناروں کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اُس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کر کے بوجہ اُسی
لزوجت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسی قدر خون موجود ہو یہ دوا
ملحم خون کی تجفیف کر کے اسقدر خون جو التصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ فیج نہیں
پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اُس میں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اُس میں قوت جلا کی
نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے
اُس میں لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جائیگا اور جس مادہ کے پیدا ہونے سے امید
چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوائے ملحم تجفیف کے نقصان
کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آئے
اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوائے ملحم محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اُسی میں اثر کرتی ہے
لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے - جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنے زخم میں پپڑی پڑنے کی غرض سے
مستعمل ہوتی ہے اُسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شے
کی جو بالطبع خشک ہے یعنے جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اُسوقت

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام یعنی رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسی قدر خشکی پیدا کرنی انکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام ملتحم ہو جائے اور جوہر اصلی رطوبت میں کمی ہونے پائے - جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اس میں بلا کی زیادہ ضرورت ہے زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہاں نیز چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا عمداً اسطرف ہو جدھر زیادہ قیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے میں نشتر کا خیال رہے کہ جو شکل اور جہاں اس عضو میں انکو چاک کرا اور انکے اور بدیع ترتیب کا بیجا جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح لکھا ہیں اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے میں جو جو شروط اور قواعد لکھے گئے انکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوائے ان مقامات کے جنکو ہم مستثنے کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس مخالفت کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں - ہاں البتہ اربیہ جیسے کش ران اور زیر بغل میں چاک اس طرح پر کریں کہ جلد کے ہمراہ کسی قدر اندر وار بھی چاک کا اثر پہونچ جائے بعد ازاں اسپر مجففات ایسے رکھیں جن میں لذع نہو اور وہ مجففات جلد اول ادویہ مفردہ میں بخوبی اور تفصیل تمام ہم نے لکھے ہیں - دقاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر میں قبض بہت زیادہ ہے - جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ پانی اس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوئے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لیں تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل میں کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو آب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں مانع ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جس طرح ممکن ہو اسے کریں تدبیر ان زخموں کی جن میں ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین ایسی چیز سے ہوگی جس میں اول تبرید اور تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اس دوا میں موجود ہو - اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام کا علاج جس طرح ہوتا ہے - اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سرتا پا ایسا ہے جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اسکا یقینی ہے یہ ہے کہ ایک انار شیریں لیکر شراب عفص میں اسے پختہ کریں اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کریں - واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھیں کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اسکے استعمال سے سرخی اسکی بڑھتی جائے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں گے

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر مرض لاحق ہو اسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہو جائے اور اندر کی طرف خون جاری نہونے پائے اور نزف خون کیطرف عود کرنے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بلابس یعنی خشخاش زبدی کو سرکہ میں پختہ کر کے

استعمال کریں بر آمد کا ہو جائیگا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شئی ہے کہ اسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہیں ان میں سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر میں ہو اسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے اگر مراق بطن کو بچاکے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آپس میں ملائی جائینگی اور انکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور انکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اسوقت اسکی تدبیر میں خیال واجب یہ ہے دیکھیں کہ استوار بندش سے اسکی بندش مناسب ہے یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں اتصال ہوجائیگا یا ہوگا ورنہ ٹانکے لگانے کی گنجائش ہے یا نہیں جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع پیٹ یعنی وسط بدن میں خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع خرق میں ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہے اور خرق ان دونوں جانب داہنے اور بائیں طرف میں بمقدار چار انگشت کے پیٹ یعنی درمیان جسم سے واقع ہیں۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع پیٹ میں واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روک سکتی تھی وہی دو عضلے تھے جو طول بدن میں اترے ہیں سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسی وجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونوں میں سے منحرف اور کج ہوجائیگا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم میں تناؤ اور بلندی پیدا ہوگی۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ خرق میں ہے اسکی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط میں کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہیں جو آنتیں روک سکے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہوں کہ جراحت عظیم ہوجاے چند امعا باہر نکل آئینگے اسوقت انکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاے پھولکر غلیظ ہوجاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسی وجہ سے زخم اور شگاف اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اسکی عظم اور صغر میں معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کی طرف نکل آئی ہے اسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسکو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دیں ٹانکے لگا کر۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوپر دواے موافق اور مناسب لگائیں چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضاے شریف کو ان تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پہنچ نہ سکے اسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھادے اور ریح کا تحلل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا آبگرم میں ڈبوئیں اور نچوڑ کر سینک کریں۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہوگی اسواسطے کہ شراب میں تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور اسکا کو قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر وہ مستعمل ہوا اور یہ علاج کچھ اثر نکرے
سوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائیں وہ آلہ ہے جو بنام میبالنواصیر معروف ہے
وہ دو چھریاں اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہیں اور اسی طرح جنکے دونوں سرے بہت تیز ہوتے ہیں اُنسے
مدد کرنا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ میں ہے یہ شکل ہے کہ اسے الٹا کھڑا کریں اور اگر زخم
اوپر کے دھڑ میں ہے اُسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونوں صورتوں میں غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو آنت
باہر نکل آئی ہے اُسپر اور اسکا بوجھ نہ پڑنے پائے۔ جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے برابر زیادہ
پھر کر لقل میں ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات میں عام ہے اور عظیم النفع ہے۔ اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا
جس موضع سے اُسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کے
پورے ہونے کے واسطے ایک جوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا آہستہ
ہاتھ میں گرفت کرکے دونوں سرے زخم کے ملا دینے چاہییے اور دونوں کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائیں اور
آنت کو اندر داخل کرتے جائیں خواہ ٹانکے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانکے لگا چکے ہیں اُسے بھی زور سے گرفت کیے رہیں ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاے خواہ ڈھیلا ہو جاے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائیں اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر قسم وغیرہ سے مضبوطی
نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی۔ اب میں اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہوں کہ اسطور سے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے میں کہتا ہوں کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین صفاق
اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف
داخل ہو اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کریں جب سوئی ڈوب جاے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن میں سیدھا پھیلا ہوا
ہے اسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بالڈہ کی طرف واقع ہے اس میں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اُس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اسکے
ساتھ لیکر سوئی کو اُس میں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری بار عضلہ مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور وہ باہر نکل آئے اور جس طرف
زخم ہے ادھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اور پار ٹانکے میں داخل ہو جاے کہ ایسا نہو کہ اودھر اوچھا
ڈوب رہے کہ اُسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب میں لگا کر باہر طرف جلد کے سوئی کو نکال
لائیں اور دونوں سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کردیں جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائیں اور دوسرا سرا
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اُسے دوخت کریں اور اسی طرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کریں کہ جس طرف زخم مائل ہے اودھر کا
سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے جائیں اور اسکی دوخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے
والے اس ترکیب کو اپنے محاورہ میں کہتے ہیں کہ ایک طرف زیادہ دبا دیجیے کہ ٹانکا گہرا لگیے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے۔
دو ٹانکے کے درمیان میں فاصلہ میں دوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہونا چاہیے بلکہ جسقدر یکجا اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہوں
وہی بہتر ہے۔ مگر زیادہ اتصال میں یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ روزن کے متصل ہونگے احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہو جاے ٤

اور چاک سا پیدا ہوکر فائدہ دوخت کا برطرف ہوجائے یعنی سب ٹانکے کھل جائیں اور دونوں بازہیں الگ الگ ہوجائیں جیسے بہت
دور ٹانکے لگانے میں خوف ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہٰذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑکر ٹانکے لگائیں جس ڈورے سے ٹانکے لگائے ہیں
اگر سخت اور مفتول ہو تو ایسے زردانی خون زخم اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے
ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہٰذا ایسا ڈورا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹا ہوگا اور بدن بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسی قدر بٹ لیں
کہ اُس میں استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسی طرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ پھٹ جلنے سے امن ہوگی
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہ جائیں گے کہ انکا التیام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ اُن میں وصل
پیدا نہوگا لہٰذا اس میں بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے میں غرض یہ ہے کہ صفاق
مراق سے مونو ہو جائے اسلئے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے
- بعض لوگ اس طرح پر ٹانکے لگاتے ہیں کہ جو بازو مراق کے خارج کی طرف ہے اس میں سوئی گڑو کے اندرونی بازو میں
سے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہیں اور
کسی ٹانکے میں صفاق کا کسی قدر جزو شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانکا جدا لگانا ہے طرح پھر لگاتے
ہیں یعنی مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کے یکجا کرکے ایکہی ٹانکے
میں داخل کرتے ہوں اور اس طرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے بہت
کو تکلیف زیادہ اٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کرکے ایکہی ٹانکا
لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اس طرح کی خیاطت میں وہی ضرر تفرز اور پھٹ جانے کا جو مثل بخیہ کا حال بیان
کیا ہے اُس میں بھی مظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا چند تہ ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اس دوخت کا بھی وہی حال خراب
نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے
پھر اسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے - بندش کی حاجت ایسے جراحت میں زیادہ ہے
اور صوف کو سریش اور روغن زیت میں بھگو کر البطین اور حالبین پر اسطرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور
بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادھان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے - اگر جراحت امعا تک پہونچ گئی اور
آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے - مگر اسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے
کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہوکر معاء صائم تک پہونچی ہو اسکے اچھے ہوجانے کا یقین نہیں ہوسکتا اسلیے
کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگوں کی اُس معا میں کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اُسپر ہوتا ہے اور حرارت اُسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر
اچھا ہوسکتا ہے - اور امعاء اسفل البطن کی جراحت میں بکو دواکرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان امعا
کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ
کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اس میں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تاکہ

صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہو جائے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر میں قبول کرتا ہے اور یہ غرض اُسی طرح کی ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ دبیسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو ہمنے بیان کر دیئے ہیں کہ اُن ٹانکوں سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک قوب میں واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اسود قوی لاکر گرم کریں اور اس میں موف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اُسکا نفاخ کم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو لعبض اور میاہ قابضہ جو لقوت قبض پیدا کرتے ہیں انہیں استعمال کریں اگر وہ بھی نہ ملیں فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہریں گے تاآنکہ برودت خارج تھی ان میں اثر کرکے انہیں سرد کر دے پھر بھی جب انہیں اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا حال ایسا نہیں ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر اسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسی واسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اُسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہیں لیجاتے۔ اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاوے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے۔ اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوخت کریں پھر اگر زخم بھر میں یعنے وسط بطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اسی جگہ اطراف ان عضلات کے ہیں جو شکم پر پوشیدہ پڑے ہیں اور شکم اُس سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصرتین میں ہو اور خصرتین دونوں جانب میں وسط بدن کے داہنے اور بائیں بقدر چار انگشت کے واقع ہیں یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی غم نہیں ہوتی ہے۔ لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہیں اسلیے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا اندر داخل کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن میں دراز ہو رہے ہیں اور خود لحمی ہیں اور سینے سے رکب تک یعنے استخوان عانہ تک اترتے ہیں اسی واسطے جب اس مقام میں جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصرتین اسی معا کو گرفت کرتا وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہیں رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئیں اور اونچے نیچے ہو جائیں اُن کا اندر کی طرف داخل کرنا البتہ دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف میں التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اس عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع ہوا ہو ایک ہی اسکے

اگر داگر دلبیت دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے۔ اگر مقام پھر زخم کا مثلی ہو
اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت افلاد
مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کے فقط چاک اور شگاف کو سمیتی ہے اور ایسی بندش اس
صورت پر ہوتی ہے ✕ اور ▽ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم
درمیان دونوں مثلثوں کے ہو اور دونوں رفادہ بشکل مثلث کے ان میں سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہے
پہر دونوں درست باندھے جاتے ہیں اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہوجائے
اور دونوں سروں سے رباط کی استواری ہو اس صورت میں گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت
اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے والے رباط کے اکہرا جائز نہیں ہے اور انھین
رفادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری
لگا تھا کہ اسکا غار قریب اربیہ کے پہونچا تھا اور زخم کا منہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اس زخم کو بدون
چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اُسکے رکبہ کے نیچے تھا دینے آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہیں جیسے فیلہ
خواہ پھاوڑہ اور لٹکو رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اس زخم کا منہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسی طرح ہم نے
بہت سے زخم جو ساق اور ساعد میں تھے انکو بھی بآسانی اچھا کر دیا۔ پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اسے بیشک
معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ انکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے انکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑنے
تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اس زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہو جائے
بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور بکسی ہوئے ہوں پہلے انکی
ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سرے آپس میں مل جائیں ہاں اگر سروں کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اسوقت البتہ
یہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ تبھی بندش سے بہت وجع پیدا کریگے اگرچہ بندش نرمی
سے بھی کیجائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ مرض میں ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہو سکیگا بلکہ اسکے اندر ایک
فتیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد میں التحام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے
نپائے اور جلد مندمل ہو جائے اور اندر چور رہ جائے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک
کریں اور بیچ میں دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اس چاک کو بھر دے زخم کے دونوں سروں کے جلد بطرف اندر بل
قرحہ کے شق ہوتی ہے اسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع
ہو اسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج
ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جس قدر زخم گہرا ہو اتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کے
تر سلنے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت نیچے
کی طرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اسکو کھول نہ دینگے تو وہ پیپ کی جانب اس زخم کی پھر جائیگی اور اندر کی طرف چور باقی رہ جائیگا

خواہ بروقت زخم سینہ یا مرنے کے لئے مجروح کا ایسے شکل ہو کہ گرہ بھی اسکی ہیئت پر ہو کرے گا اس سے کھلا اور رواں ہونا مواد کا ممکن ہوگا ورنہ اسکے اندر کوئی
دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر ہو کر گرہ بھی شکل پر زخمی ہوا ہے تو وہ کامیاب ہوگا یا نہیں کہ تم مشروط اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بالجملہ
مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں مگر پہلا استقرار نمود یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کے عرض میں واقع ہو انکی دونوں باتیں میں بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے
اور اسی واسطے دونوں سروں کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بجز سیون
خیاطت اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہیں ہوتا ہے [illegible] سلسلہ کے جیسا [illegible] کو رکھنا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے خصوصاً اگر ایسے زخم کا نیچا
موجب نقصان لحم کے ہوا اور جو زخم طول میں واقع ہوا ہے اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے اور یہ ملحمہ جراحات کے ایسی دوا کہ
بیان جسے بخوبی کردیا ہے اور انکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کردیا ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جید دوائے ملحم خشک چیز کی جاتی ہے بطور ذرور کے
اسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کی طرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائیں خصوصاً
جیسے مردار سنگ خواہ لوراوہ بہ سبب [illegible] زخم میں در نہیں آتی ہیں اور مسامات میں در آتی ہیں جب انہیں ادویہ قیروطی بنائیں اب انکا اثر آسانی
سے اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہاں تک اس دوا کو پہونچانا ضرور ہے وہاں تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہیں اور کبھی
نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے جیسے نباتات میں مثلاً اور برگ اور بیخ اور تخم اور
حیوانات میں ہر عضو خواہ تمام اعضاء ملے ہوں باعتبار معدنیات میں جیسے سفیدہ [illegible] ہیں اور موم میں داخل کریں۔ اور نباتات میں اداقا لینے برگ بار
اذخر کا ضماد کریں خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہائے باریک درخت سیب اور برگ بارتنگ اور
برگ خلنجہ مرکب با تھوڑی سی شراب میں بھگو کر استعمال کریں خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہائے باریک اسکے اور برگ سرو اور [illegible]
اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے موضع میں ملک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کبیر کے ہو۔ ثمرات اور حبوب میں جوز تازہ
میں پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ مازو اور برگ چقندر یا گاو کی بیخ خواہ امرود جنگلی کی بیخ میں جوش دیں اور اس میں اتنا مادہ
زیادہ ہے کہ [illegible] اور جوز السرو اور ترمس [illegible] اور غبار آسیا اور مینڈے سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن
گل کے پھولوں میں جیسے مہندی ہوئی گلی [illegible] اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب سے کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک
نرم کے ہو عضلات کے سروں کے قریب زخم پڑگیا ہو۔ حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے
مرکبات میں دوائے [illegible] اور دوائے [illegible] اور دوائے [illegible] اور [illegible] بخلاف ہمراہ [illegible] کے اور مرہم [illegible]
اور [illegible] اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہوچکا ہے اور یہ بھی
معلوم ہوچکا ہے کہ ذرور میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مرہم میں ہونی چاہیئے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کی دوائیں
اس وقت استعمال کیجائیں جب [illegible] گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہوجاے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور
کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اس میں خشکی پیدا ہوتی ہے پھر نیچے کی طرف اتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسے
وقت دوا کو اس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑلیگا جلد کے برابر ہوجائیگا
اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اسکی شناخت میں نہیں ہوتی ہے
[illegible] ہے کہ دوسرے مرحل کا استعمال [illegible] وقت کریں [illegible] زخم میں گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا ہوا ہو کہ زائل

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جائے۔ اس واسطے کہ دوائے مرہم کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم میں زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہو جائے اور قوت
طبیعہ میں بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال میں بہ
شرط انجماد رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کر کے اپنا فعل خاص کرنے لگے ہوئے طبیعت بقدر گوشت
پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دوائے مرہم اپنی انتہائے فعل کو پہونچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونوں ساتھ
ہی اس کیفیت پر درست ہوں کہ دونوں برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کر دیں اور تا ہم مقدار مناسب پر بڑھکر لچائیں اور
جو کوئی جراح اسوقت اور منفعت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائیگا دوائے خاتم کا استعمال
پہلے نرمی اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پڑی پڑنیکا قریب پہونچے مناسب اور ایسے وقت اس دوا کو
سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ اور یہ خاتم جیسے ریشہ باریک اور تنک درخت صنوبر کا کہ اسکی تیر وطی روغن گل اور روغن آس میں
بنائی جائے اور ریتانج یابس تیسور بریان قشور نحاس دقاق کندر مرداسنگ قنطوریون صغیر اور عروق یعنے ہلدی خصوصاً آبنا ہلدی بہت
عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ میں قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مانند خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح بقراط نے
اس دوائے کنایہ بہ رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی بیخ عقعق سے
وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہیں اور جو کتا بریان کھاتا ہو اسکی پلیدی اور سوساکی مینگنی مگر اس میں بہ نسبت کتے کے پلیدی کی
قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر
وغیرہ سے کیا جائے۔ قروح پاک کرنے والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی ان میں پیدا ہو منجملہ
ہی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور ذکر میں سا ورنہ کبھی ادویہ میں زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے کہ
یہ دونوں از قسم ادویہ اکالہ کی ہیں اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہیں لیکن اگر زخم میں رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہیں خصوصاً
اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کریں اسوقت قوت مرطبہ قوت اکالہ سے کم ہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالیں پھر تو قوت اندمال
کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائیں قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہیں انکا استعمال کرنا بدون اصلاح اور تدبیر قوی کے بغرض اندمال کے
مناسب نہیں اور اگر بعد ایسے تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انھیں جراحت میں جائز ہے جنمیں رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے
کے دھویا جاوے اندمال کے واسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤں کی ساخت کی کیفیت یہ ہے
کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ میں گھول کر استعمال کیا جائے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلا کر اس میں داخل کریں
اور قلقطار بھی شریک کر لیں اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض میں تر کریں کہ جذب ہو جائے اور اکثر زاج سوختہ بھی استعمال
کرتے ہیں اور گلنار اور زرناوہ بھی شریک کرتے ہیں اگر جراحت اور قرحہ میں رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب ہے
پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اسے کوٹیں اور ایسا باریک کریں کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جائے اسکے بعد زیت
جو قوی القبض ہے یا روغن آس کو لیکر اس میں تھوڑا سا شورہ ڈالکر پگھلائیں اور پگھلانے کے بعد کتان سائیدہ اس میں ڈالیں اور مرہم
طیار کریں اور استعمال کریں۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
زیادہ کرنا منظور ہو اس میں تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہے اضافہ کر دیں

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ کہ ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین ذرور دوسرا صرف سوختہ بارہ عدد انار کو چک جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑین ستولہ عدد قلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگی جلا ہوا تیسرا قلیمیا اساتیج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یکدرہم دوسرا ذرور تو استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماہیشا ہر ایک ایک درہم ذرور کی صفت دروا اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن میکرالیضا اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند و مشقال دقاق کندر ایک مثقال صفت مرہم کی جو مشلخ کے واسطے مفید ہے جو کو جلا کر روغن گل اور تر روغن آس اسپیدہ قلعی مین مخلوط کر کے تیر و طلی بنائین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہان پر یہبھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام تنہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اور کسیطرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سوائے کرچون کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور چھپا فی نرہے مگر یہ کہ اُسکی تجفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر ہڈی سر مین ہو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی کا سخت اور اُسکی رطوبت منجملہ ان اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے ہڈی پر ہوتے ہین او جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اُس مین پیدا کرین جو مادہ اُسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے پھسل کر نہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوا مین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہے اور یہ بات کہ موافق مزاج بدن کے نہ پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور مقوی اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے ہین اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اکثر جس دوا مین حاجت کسی قدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو پس چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کے مختلف ہو بالضرور اُسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہو گی جن مین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوا کے مجفف ایسی ہو کہ اسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدن کا علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا کے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اُس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اُسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اتنی تجفیف مین انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسی قدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو دوا سے یابس

کی دبادنی درکار ہے اور بس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اسے بحال خود اور بہ قوت خود چھوڑ دینا چاہیے۔ کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اسکی علت بخوبی بیان نہین ہوسکتی لہذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کرین۔ مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہے اسکا بیان بخوبی ہوچکا ہے کسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیتون کی رعایت ضرور ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کرچکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیتون کے ضرور ہے بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دواے ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہے جس مین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت ان ادویہ کے جو منبت لحم مین یعنے جس قدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہے اس سے زیادہ قوت تجفیف کی اس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ۔ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اُس مین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس۔ کبھی بعض ادویہ مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اس چرک کو حبس کرتی ہے جو زخم مین پڑتا ہے اور اس مادہ کو جو سیلان مین ہے مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اُسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہوجاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہے اور تبدیل پیدا ہوتی ہے اسوقت اسی مجموعہ مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے بقدر دسوین حصہ مجموعہ اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جسکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہوچکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے۔ مشایخ کو حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جن مین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنے مسر کا آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا چوب جاوشیر۔ اور جسوقت کوئی دوا اپنی فائدہ سے ممتنع ہوجاے یعنے کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہو جو خاص علاج قروح کا ہے اسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت شجاج کا بیان ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اُنکی تفصیل اور صلاح کے طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اُنکے التحام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہے جس مین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دواے راسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دواے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسی طرح دیگر ادویہ خفیفہ جو چھوڑون کے علاج مین مذکور ہوچکین اگر اس قسم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ در باب نزف الدم سے خونکو بند کردین۔ مثلاً ایسی مخفف کے دماغ مرغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے

کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھنا ہوا القوی دماغ بھی ہے اور جالینس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت بالی بھی تجویز
کرتے ہیں اسی طرح آب انار مخوش کا استعمال غذا میں کرنا چاہیے اور ضماد قسی الرای کا لگانا چاہیے۔ ایک دوائے جید کہ جراحت اور نزف الدم دونوں
کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش اور زفت خشک سرکہ زخم پر چھڑکیں اور اسے تر کریں۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو مبیدہ رزوفائے تر میں آکر ہمالی
کریں رخواہ آرد جو اور فونج کے ہمراہ استعمال کریں جو اسکے رفع کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام میں بتفصیل مذکور ہے۔ دوسرا مقالہ سحج ور
رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول میں مذکور
ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنے ہیں۔ اور وثی کے معنے یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسی قدر ہٹ جائے لیکن تمام جدا
نہ ہو اور اسکا اثر تا خواہ زائل ہو جاتا بخوبی ظاہر نہ ہو ورنہ خلع کا اطلاق اسپر ہوگا اور وہ بہ نسبت وثی کے بھی کم تر ہے۔ کبھی کہتے ہیں شاید
اس اذیت کو کہتے ہیں کہ رباطات مفصلیہ میں کسی قدر مدد پیدا ہونے سے ایذا ہو پہنچے اور اگرچہ بہ تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اس میں پیدا ہو جو
اذیت زوال مفصل میں ہوتی ہے اتنی ایذا پیدا ہو اسکا نام وثی ہے۔ بعض اطباء ہیں کو اور اس قسم کو جس سے سمجھے وثی مراد لی ہے
باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وثی کو معنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب کعب کی
جدا ہو جائے خواہ سیخ یعنے بار یکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے
بیان کرنا ضروری جانتے ہیں اور اس میں کلام کیا چاہتے ہیں وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف میں
عضل کے عارض ہو فسخ اور ہتک کا بیان جس وقت کسی عضلہ میں فسخ عارض ہوتا ہے اسکے اجزا میں چند طرح کا تفرق الاتصال
پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثر خطر اسکے احوال میں
یہ ہے کہ خون مجتمع ہو کر متعفن ہو جائے اسلیے کہ اکثر امید اسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راہیں جو صدمہ ناتج
تنگ ہو گئی ہیں خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک بخوبی
نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقط اور صدمہ سے کو فت کے چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیے کہ
علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع
ہو گئی ہے کرنا اور اسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں سوائے
فصد کے کوئی چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی
فصد ضرور کھول دیتے ہیں۔ اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ بانعہ اور مشددہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہ ہوگی جو محتاج علاج
مخوف اور گرد ائیرہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے۔ اور اگر اس تدبیر
میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل میں شروع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اسکے
علاج میں اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون نزع ہو اور اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ ادویات
سیاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تسخیف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تدبیر مسکے سخیف ہوں۔ یوٹ کے مقام پر
جو چیزیں لگائی جاتی ہیں انکا یہاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضا جو ادویہ خون مردہ کے نشانات میں اور اس خون کو منا کر دیتے
ہیں انکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادویہ حال محلل اعیار اور ماندگی کے زوال میں بکار آمد ہیں وہ بھی مفید ہیں پہلانے کی دوا

بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور یا اختصار بھی ہو سکتا ہے۔ جو مشروب وغیرہ معین تحلیل پر معین جیسے قفر الیہود اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بعض تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو کشف کرتی ہیں جیسے آرد جو اور زوفاے رطب اور رسیدہ پانی ہیں کو بڑ کراد اس سے زیادہ قوی جیسے نودرنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصًا اگر یہ صدمہ سرین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تجفیف لطیف بھی اس سے پیدا ہوگی اسلیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تجفیف شدید ہو اُسکی تاثیر بہ عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مفرد لیک لہذا وہی سبک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کی طرف غائر نہو۔ اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہوا ور ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی میں ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کبھی اُسکی کیفیت نہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں تفرح پھٹنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہیں غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہیں ہوتا ایسے وقت میں استعمال جذابات قوی کا ضرور ہے کبھی یا شرط لگائیں۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور خارج تک ورم نمایاں ہو جاتا ہے ایسے وقت میں واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کریں کہ ورم متقیح ہو جائے اور ریم پھٹ جائے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہے اُسکا مدہ بن جائے تاکہ درد میں بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جائیگا اسلیے کہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی متقیح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیعت کے تقیح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے متقیح ہو کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصًا اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات میں وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور صدمہ میں سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بندش اور پٹیاں فسخ کے واسطے درکار ہیں اُنکی نسبت اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط اس موقع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک پھیلانا چاہیے اور نیچے کی طرف بہت کم ہونا مناسب ہے اور زیادہ جبیرہ اور مادہ کی یہاں کچھ حاجت نہیں ہے اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر جداب محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے۔ اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا ہے اُسکا لازم ہے کہ اُسے ڈھیلا رہنے دیں اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور ڈھیلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال بطون کا اس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کر دے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم میں بھی یہی تدبیر کرتے ہیں اور اُس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہے اسلیے کہ جب عضو میں ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں کر سکتا ہے چہ جائیکہ اُسی بذریعہ بندش کے دبا دیں کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسی واسطے ایسے وقت میں بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہیں۔ جو غدد وتلع فسخ کے ہوں اُنکا علاج بذریعہ اوزان کرنے اسرب کے کرتے ہیں اور اسرب کو اُسپر بگھوتے ہیں

بالکہ فصد میں زیادتی پیدا ہو۔ اور اس تدبیر کو ہندوستان میں زیادہ استعمال کرتے ہیں اور چیتا کر کے پیسہ کو ڈوروں سے باندھتے ہیں
کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہیں اور ان میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم
اور انکی ایذا بوجہ تشنج اور ورم کے پہونچتی ہے اور اس میں خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے خواہ
اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار میں واقع ہوا ہوگا اس میں خطرہ شدت
الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسی واسطے اطفال اگرچہ دن بھر میں بار بار
گرتے ہیں مگر انھیں زیادہ اذیت نہیں ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے۔ اور گرنے اور کوفت اور ضربہ
پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہیں اور انکے تدارک میں بھی احتیاج انھیں تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہمنے اوپر بیان کیے ہیں۔
کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کے کوئی شق قطع
ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہیں ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند
ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر میں ہو
عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر میں اور طحال میں ہے اسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی منع تکلم اور
سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جائے
اور اسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اکھڑ جائے اور پیشانی کی رگیں پھول جائیں خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جائے اور چہرہ
زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ بشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر میں مرا جاتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ کسی قسم
کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا یہی حال اس شخص کا ہے جسے قے
خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن میں بھی پہونچ
جائے اور ٹھہر جائے اور بعد سکون کے قے میں اسکے مدہ برآمد ہو وہ بھی اُسی جگہ مر جائیگا جہاں قے کی ہے یعنے بس اُسی جگہ سے مہلت اٹھنے کی
نہ پائیگا۔ جس شخص کے سوراخ گوش یا خود کان میں چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری لابد ہے کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم
کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اکثر اُسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اسکا یہی حال رہا
اور کسی طرح کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اُسکی احتقان کی تدبیر کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں یعنے کسی قسم کی
تحریک دوائی وغیرہ نکریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو
عصبی ہے علاج اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو پہ
صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اُسکی تدبیر بعجلت کریں اور کوئی ایسی چیز اُسپر رکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور بااینہمہ معالج کو ضرور ہے کہ
بخوبی شناخت کرے اور ثبات حواس اور بااطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہیں ہے
جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے نظر سے فصد واجب ہو
لازم ہے کہ فصد کھولنے میں جلدی کرے۔ اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کریں اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کر کے
اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جائے بشرطیکہ اُس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے۔ بشرطا بہ امکان کے

بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کریں۔ خواہ وہ ایسی جگہ ہو کہ اُسکی حاجت ہوتی ہے وہ ہیں کہ مشدد ہوں اور مشدد اور مغری بھی ہوں اور
تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاے کریں جیسے کہ فسخ میں درکار ہوتی ہیں اور دواے لحم اور الصاق پیدا کرنے والی خارج ہیں
ورداخل میں بھی درکار ہیں موجود وائین پینے اور کھانے کی لائق اُس شخص کے ہیں جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ پہونچا ہے اُن میں عمدہ
مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اُس روغن کے جو بنام رستق کے مشہور ہے۔ غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ کبھی مومیائی
کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال نوہ العیخ جسے ہمیشہ کہتے ہیں شراب اور گل مختوم کے ہمراہ
کیا جاتا ہے اُسکے بعد لائے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور فزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے سبب
ہمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اسکا زیادہ ہے۔ ریوند چینی میں قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہیں سب کو تنہا
کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکا
استعمال کیجاے۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا استعمال ہوں نافع ہوتے
ہیں۔ اطلاق طبیعت کے واسطے املتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہیں قرص ریوند چینی تین جز لک مغسول فوہ
چہار جز گل مختوم تین جز ان سب کی قرص طیار کریں۔ اور یہ مرطیعہ میں سے زبرہ اور مر ہے اور مصطگی اور صفات
صبوتت ضماد کریں خواہ پلائیں اُسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور قلع اور کسر اور دبی اور فسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے
معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد میں تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت
کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہو گئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے اور دوسیر مسدودہ ۳ اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور
اور جگہ لیے بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لالی اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور برنج اور چونا بجھا ہوا اور گندم
سائیدہ بھی مفید ہے **ملصقات** سے انزروت ہے اور **ضمادات** سے برگ سرو پانی میں پختہ کرکے اور نچوڑ کر زفت
ملا کر اسی طرح برگ اثل یعنی جھاؤ میں بھی فائدہ ہے اور اس میں شب یمانی داخل کریں **صفت دواے مرکب**
مناسب میں جز خطمی اسفل عنزروت ایک ایک جز زعفران تھوڑی سے سب کو ملاکر ضماد کریں یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اُسکی
قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم عظیم پیدا
ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کے واسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہو اور نہ اس چوٹ کے مقام
پر کوئی عضو مخوف اور نہ شکم ہو اسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ ذیت گرم وغیرہ کے کریں اور اس تدبیر کے
لائق وہ مریض ہے جسکی پشت پر خواہ جسکے بانہہ یاران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور یہ درجہ
غایت مفید ہے **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا میں پہونچے** بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم میں
ہم اسقدر بیان کر چکے ہیں کہ اب یہاں کچھ بیان کرنیکی حاجت نہیں ہے بلکہ اُسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیجاے جو لطیف
اور سرد ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنے سلمہ اور خبازی اور مفرحات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا میں عصارات سرد جنمین
کوئی جز تلیین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ املتاس کے استعمال کریں۔
مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جز لیکر کوٹیں اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جز اور ربع جز زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموعہ سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزاے مذکورہ ذیل سے یہ ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیاے مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو ہسنگ چار جزو برقشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزاے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین اگرچہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہو جاے اور باسانی پس سکے اور اس مین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے میں جزو گلسرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیاے مغسول ہر واحد چودہ جزو سب کو آب سرد نشر وہ اور آب بارتنگ اور آب کثر بر مجھے پسند زیادہ ہے اُس مین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ پرون روغن سا کر ضماد کرین بیان حال اُس شخص کا جو کوٹرے اور زبر خند سے مارا جاے اگر کوئی شخص کوٹرے اور رسن وغیرہ سے مارا جاے اُسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح جیسے جگر دین اور اسکا پانی تیار کرین اور جو ادویہ معصرہ دم اور ساقط کو تجویز کیجاے خصوصا گل ارمنی بہت مفید ہے۔ الضماد جیسے زنجبیل آس جمیع دو تین درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین۔ چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسفند کو بعد ذبح کے فورا اوڑھنی ہوا اور حرارت اسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو لے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہو جاے اور اس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصا اگر اس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین۔ کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہو کر چھوڑ دی جاتی ہے اور اُس مین بھی کسی قدر شور بہت ہوتی ہے اس کمال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا بیرونی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین الضماد کبرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہ جاے گا زنجبیل کے لگانے سے اسکا ابطال اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین۔ بعض لوگ اس مقام پر نشان سرد اسکا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے

وثی کا بیان بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہے کہ البہ اور قمر کو اس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جاے۔ ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی لکھی ہین کہ وہ بسبب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب بذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجاے بعد درستی وثی کے اسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے ملوزے وغیرہ کی رگ ٹر لگنے کا بیان

سحج کے معنے خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین القشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے سے عارض ہو اسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے۔ کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھل کر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اُسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے۔ اسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہو چکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نکرین بلکہ جلد پھیلائے رہین کہ چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہوگا بذریعہ مراہم کے لائی جائیگی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج فضلا ہوا واقع ہو اسپر الصاق دوا کا بعد ان بندش کے درکار ہے ان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو سکے۔

بذریعہ دوا یہ پیوند جو اسکے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہو کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اسپر پہونچے یعنے کھلی ہوئی رہے سحیف سجح
جیسے موزے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ ریہ یعنے پھیپڑا کسی حیوان کا خصوصًا بچہ بز کا پھیپڑا البکر
اسپر لگا دیں وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہوا ہو پورانے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور مرتال سحج کا استعمال کریں سلادر کردہ
سوختہ عجیب النفع ہو اور قابل اعتماد ہو موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ نافعہ اور ملحمہ اور مدملہ کے کل وہ دوائیں ہیں جن میں قبض قوی
ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصًا مازوئے سوختہ کہ اگر اسکا استعمال نضیف سے رگڑ میں کریں شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج شحمیہ یعنے جو رگڑ کیوجہ
شحم کے عارض ہوئی ہو اُس میں بھی ہو اور کافی مفید ہو اور اکثر اوقات میں فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہو۔ ایک قوی دوا
یہ ہو کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول کریں
اور ان دونوں سے مرہم طیار کریں اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مجفف ہوتا ہو اور سحج اور شحمی ضعیف کے ورم کو دفع
کرتا ہو منجملہ لطولات کے خصوصًا اگر شقاق بوجہ سحج کے پیدا ہوا ہو یہ ہو کہ آب عدس کو اور طبیخ کشنیز اور آب دریا نیم گرم استعمال کریں
اور تضمید وردی خشک کریں۔ لیکن تمام جلد اوڑ گئی ہو اسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جس میں تخفیف قوی اور تسکین
قوی کی قوت ہو اور اسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہیں ہو بیان وخز اور خزق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور ہڈی کے
کریچ چبھنا وخز یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خزق سطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونوں قریب قریب ہیں اسلیے کہ دونوں صورتوں میں
ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہو اور اسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہو۔ فرق اتنا ہو کہ کوئی
شے باریک چبھے گی اسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہو اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہو اسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہو پس
وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہو جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہو اور خزق بڑے صدمہ وہ ہو جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو
اور شاید وخز با وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہو یعنے چھوٹا
اسقدر ہو کہ شاید جلد میں رہ کر گوشت تک نہ پہونچے۔ اور ایسا وخز ضرر کم رکھتا ہو اگر اسکے دیلے نہ ہوں اور چھیڑ چھاڑ کرنے سے بچائیں
کہ اگر اسے بحال خود چھوڑ دیں گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد میں واقع ہو ہاں اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو
کہ ہوقت البتہ ورم اس مقام پر پیدا ہوتا ہو اور ضربان بھی عارض ہوتا ہو خصوصًا اگر غرز اور وخز شدید ہوں اور بطور چبھنے کے ایسے واقع ہوں
کہ انکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت میں بڑا علاج از روئے فائدہ کے یہ ہو کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے اور تدبیر
جراحت کی چنداں حاجت نہیں ہوتی خزق کا حال یہ ہو کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہو اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ
تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہو اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہو سب کا ذکر باب جراحات میں تفصیلًا ہو چکا ہو اب اس مقام پر جسکا ذکر ضروری تدبیر وخز اور خزق سے وہ یہی بات ہو
کہ بدن میں جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہو کانٹا ہو خواہ نوک کسی پیکان یا سوئی وغیرہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہو اس نوک کا نکالنا کبھی
بذریعہ آلات کے ہوتا ہو وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لیں جیسے اخراج لفضول کا یعنے تیر
وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہو جسکے سرے پر دو کانٹے ہوتے ہیں تاکہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام
یہ ہو کہ جب آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہیں اُسکی نوک ٹوٹ کر رہ جانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہو وہاں تک رکھ

اس آلہ کے پہونچنے کی وسیع ہو کہ اسکے بخوبی سمجھنے اور گرفت لینے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کے طریقوں سے سہل ترین کو اختیار کریں اور اگر
دونوں طرف سے نافذ ہوئی ہو اس جانب کی توسیع کر لی جاہیے جدھر سے اسکا نکلنا اولیٰ ہو اور بقدر حاجت اسکو پھیلانا چاہیے اس آلہ کا
خواہ مچھے کا ٹوٹ کر رہ جانا اسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اسکی نوک کا
چھپا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش میں اگر سیدھی نکل آئے تو اگر
یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اسے نہ چھیڑیں تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس مقام کے
بعض علمانے اس بارہ میں جو کچھ کہا ہے ہم اسے بعینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اسکے
سہام کو دریافت کریں اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض ساخت کی نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے
اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی آنی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ ہڈیوں کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ
کی ہوتی ہے بعض کی آنی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی آنی خواہ دو یا تین
ہوتی ہیں اور کسی میں ایک سی آنی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کے آنی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گانسی میں نوک ہوتی ہے جیسے بتلیہ تیر انداز کی
خواہ تعلیم تیرہ بازی میں خواہ بانک سکھانے کے اسکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک نمدار ایسی ہوتی ہے کہ گر
بعد گڑنے کے جسم میں اسے کھینچیں جیدی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اسکا ہو سکے اور بعض کی
آنی مشابہ قلب کے ہوتی ہے جب اسے باہر کی طرف کھینچیں انبساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی آنی سخت بڑی ہوتی ہے اور اسکا
کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اسکا نام ذنابہ یعنی دنبالہ
دار ہے اور بعض کی آنی خواہ گانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی آنی پر چند نوکیں باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی
دانے نکال لیں پھر بھی لوہے کا اندر جسم کے رہ جاتا ہے جیسے کوئیں میں گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہیں
اس شکل کی پیکانی گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کے آنی میں سری خواہ دانے پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی آنی
خواہ گانسی سرے اور دانے پیوست ہوتی ہے بعض کی صنعت میں استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی آنی وغیرہ میں استواری نہیں
ہوتی اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جب بدن میں گڑ جائے اور باہر کھینچیں سری اور دانے نکل آئے اور آنی وغیرہ پیوست رہجائے بعض آنی
اور گانسی کو زہر میں بجھاتے ہیں اور بعض مسموم نہیں ہوتے الغرض حسب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت ہے جو اجمالاً اسکے نکالنے
کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ جارح میں جسد کے پیچھے اسکا نکالنا بذریعہ دفع کے
ہوتا ہے اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم میں در آئے اور جس موضع میں تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جائے بوجہ نزف الدم
مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہیں جب گوشت
میں پیوست ہو اور جن اجسام میں اسکی گرانی پیدا ہوئے مقدار میں کم ہوں اور اس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب و استخوان
وغیرہ کے نہو پھر اگر نہ ہی مجروح ہوئی ہو اسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور بہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے
اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے کہ اگر زخمی کو اس شکل پر باقی رکھنا دشوار نہو جس شکل پر
زخمی ہوا تھا اور اسی صورت پر صبر کرینگے جسوقت آنی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کے بعد مدت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے تھم

باد مین منشار اور ترپنا وغیرہ اُس سے مراد نہو لیکن مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کریں اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو جائے
کہ اُسے جست کرین اور جہانتک ممکن ہو اسکی شکل اپنی درست رکھیں کہ نکالنے مین حرج اور وقت نہو بعضے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبا
اور منجذب کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوستہ ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی لینے تیری خواہ
دانتا الگ نہ ہو گئی ہو حقوق مثلاً اگر ڈانڈا اور سری ڈ کی نہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا سنسی خواہ کسی اور آلے کے جس سے
انی آور گالیتی نکالتے ہیں نکال لیں اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دو بار زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ
چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدہر سے پیوست ہوا ہے اُس طرف سے نکلنا ممکن نہو تو چاہیے
کہ وہ مقامات چاک کریں جدہر کو توڑ کر نکلا اور اسی طرف سے نکالیں بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سبب پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہے کہ اسکے
دفع کرنے میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں۔ اگر پیکان دو دھرا ہوا اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے۔ ایسے پیکان کو بس آلہ کے نوہ
مین داخل کرین جس سے کہ نامر کوزہ ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھیں کہ اس مین چند مواضع مخصور ہیں یعنے گڑھے گر ہر پڑتے ہیں اور شاید
اُن سے زیادہ نہار اور نوکیں اُس میں باریک باریک ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اسوقت زیادہ تفتیش کرلی چاہیے اور خوب تلاش کر کے
اُسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیے انھین حیلون اور تدبیر کے ساتھ
جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھا کر
قریب اُسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھلجاے باسانی ہم اُسے نکال لیں۔ بعض آدمی
اپنی چاک کو ایک تل مین داخل کردیتے ہیں تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم مین سکون اور متورم نہ ہو گیا ہو اور
ورم گرم نہ ہو تو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادے اور اگر جراحت میں ورم گرم عارض ہوا ہو
مناسب ہے کہ اسکا علاج نطول اور ضمادات سے کریں زہر مین بجھائے ہوئے تیرونکی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت مین
اثر زہر کا پہونچا ہو اور جدہر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اُسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا
رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے ترش
لیں اور شق کر کے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا ہوتا ہے
اور جنبش نہیں کرتا ہے اور جب ہم اُسے ہلائیں کسی طرف نہیں جھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہے کہ پہلے ہم اُتنی ہڈی کو قطع کر ڈالیں
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نرہے اور یہ ترکیب
ہے ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ٹھوس نہین اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آئے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا امعا
اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت نکے نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلیے کہ ایسے وقت
جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور تاکہ ہم محل ملامت جہان کی نہون اور باینہمہ کچھ نفع مین بنسبت
ہم لیفن کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسے تدبیر اختیار کرین گے کہ جس امر مخوف کا

ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہو اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اسکا ذکر گذشتہ سطور میں کر چکے ہیں اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہیں ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضاء رئیسہ میں ہو لیکن اکثر لوگ ویسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانبر ہوتے ہیں اگرچہ امید سلامت نہیں ہوتی ہو اور نہایت عجیب ہوتا ہو اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہو اور کسی کے معقد سے بھی باہر نکل آیا ہو جو شکم پھٹا اور سر پھا اور ریم پیدا تو ہو اور اسکی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بعینہ چھوڑ دیں فقط اسکے باقی رہنے سے زخمی کو موت بہرحال طاری ہوتی ہو اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال نکریں اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لیں اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہو ادویہ جاذبہ واجب ہو کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا او سی جگہ پر اسکو رکھیں کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کریں اور کبھی روئی اور شہد میں گوندھکر استعمال کریں یا لفیا برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النبج خصوصاً ہمراہ قنطوریس کے اور اسی طرح بنگ کا پھل اسلم اور اسی طرح خبری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الرجس ادویہ حیوانیہ بہت سے ہیں مثلاً مینڈک کہ اسکی کھال اوتار لی ہو ہڈی میں چھپے ہوئے پیکان کے لیے عجیب النفع ہو اسی طرح ڈاڑہ کے اکھیڑنے میں نہایت سودمند ہو اسی طرح سرطان کو پیسکر استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کے الفحہ بعض کی رای یہ ہو عصایہ جو ایک جانور مشہور ہو اور شاید بندش بھی چبھی ہوئی چیز کی جذب میں بہت موثر ہو ادویہ مرکبہ میں عصایہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بعض حرب آپس میں ترکیب دے کر استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کے نکالنے والی دوا قروح سند بلکے نیچے سے جسقدر میں انکا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہو قانون علاج آگ کے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہو اسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہو جو تبرید کرے اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہو جن میں جلا بھی کسی قدر ہو اور اسکے ہمراہ تخفیف بھی لیکن زیادہ تخفیف کچھ ضرور نہیں ہو اور نہ اس دوا میں لذع کسی قدر ہونی چاہیے اور بالجملہ حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور ہو اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنے چھالا ابھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مبردات سے تدبیر کریں بعد ازاں اگر دوسرے قسم کے دوا کی حاجت باقی رہے اسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہو اور اسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ قیمولیا اور مٹی کہ اسکا حجم سبک ہو جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنے روشنائی جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہو اور زرنیخ اور ادویہ کا استعمال کریں اور کندر خواہ ملک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہایت گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہو ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول کے صندل اور خرفہ اور حشت سپیدہ جدید خواہ بھنگری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب میں ملا کر کے ضماد کریں یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کریں ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً ازملی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اسکے بعد چونے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور

جمی ہوئی ہی اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جاے گویا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہی کہ معلوم نہیں ہوتی اور حسب یہ لزوجت دفع ہو جاے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اُس مقام سے آئیگا اور اُسپر لعاب سا پیدا ہو کر دشبذ مذکور پیدا ہوگی اور بعض گرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اُس سے پست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا چھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہی ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعال ہرگز جائز نہین ہی اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جبیرہ پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کر سکے پھر جبر کی تدبیر کرین یہ بات اچھی نہین ہی اسلیے کہ ہڈی سخت ہو جاتی ہی اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہی اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطر انگیز پیدا ہونگے۔ اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اس مین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہی اگر عضو ٹیڑھا ہو جاے وہ بہتر ہی بہ نسبت اُسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہی کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اُس مین اور بھی خطرہ ہی عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہی کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگائین تاکہ جو خون مقام ماوف پر ہی سب نکلجاے اور اگر یہ خون باقی رہیگا عضو کی قوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو بعد ٹوٹ جانے کے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہی کہ علاج واجب اگر کرینگے تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور تلطیف غذا کرتے ہین کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہی کہ احتیاج بندش کی کھول ڈالنے کی ہوتی ہی خواہ اُسکی حاجت ہوتی ہی کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاے اور بقراط کی راے ہی کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اُسکی یہ ہی کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہی اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب مواد اندر کی طرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعال کو جائز نہین رکھتا بلکہ غاریقون سے پینے کو تجویز کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جس مین کسی قدر اثر خربق کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعال خربق کا مخصوص کا بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نا جائز کرتا ہی تو ایسا کسقدر فاصلہ بزمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا بلکہ مقام تعجب ہی کہ ایسے قریب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہی غرض شیخ کی یہ ہی دونون تجویزون مین ایک کی تجویز ضرور غلط ہی خواہ بقراط کی راے غلط ہی یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے مین ان شیخ کا یہ اعتراض قوی ہی کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو درست کرین اسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اُسوقت راے صائب یہ ہی کہ اُسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست کر چکے ہون اُسے بھی الگ کر ڈالین کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہی فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اُسے تسکین ہوجاتی ہی۔ طول مین جو کسر ہی اسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہی کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش بنسبت اور اقسام کسر کے اُس مین درکار ہی اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے۔ اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہی اُسکی درستی مین لازم ہی کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہان تک ممکن ہی رعایت وضع اجزاے سلیم کے کرنی چاہیے یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوے ہین جسطرح کی وضع انکی ہی اُسی طرح اُن ٹوٹے ہوے ہڈی کو بھی درست

کر کے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اسی کی وضع در
محاذات پر لے آئیں۔ کھینچیں اور درست کریں اور انکے درمیان میں دوسری بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہیئیں اگر مثلاً یا پنسے ذکر کریں سر
ہڈیوں کے اور زوائد یعنے زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے اور انکو اپنے سوراخ جوڑ کے بیچ میں مثلاً ایک حالت یہ کہ
اگر نوکیں درست اپنی جگہ پر بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور انکی درستی کے مانع ہونگے اور اگر یہی نوکیں ٹوٹ جائیں کہ دونوں بازو ہیں
شکست کی بیٹھے نہیں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکیگا اور اگر مثلاً یا اپنی جگہ
سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا ایسا پیدا ہوگا جس میں ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود مثلاً یا
متعفن ہو جائینگے اور خود ان میں عفونت پیدا ہو جائیگی پھر چسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہ ہوگا اسلیے کہ استواری صورت
پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے
دوسرے استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھروں میں یہ چیزیں درست ہو کر بیٹھیں گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری
نہ پیدا ہو گی لہذا واجب ہے کہ بروقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہاں تک عضو شکستہ
کھینچنے سے دراز ہو سکے اسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھروں میں درست بٹھائیں جب یہ عمل پوری ادا ہو گی دونوں
شکستہ ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی سیدھ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہوں میں پیوست ہو جائیں گے اور جو فاصلہ
محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جا کر جبر اچھی طرح ہوگا جب ہاتھ سے کھینچکر ہر ایک کو اسکے محاذی
کر بیٹھیں اور خوب یقین ہو جائے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہو چکی تو آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا
ہوا ہے اسکی محافظت رکھیں ایسا نہ ہو کہ دبنے پائیں آگے پیچھے نہ ہو کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور از سر نو پھر وہی محنت کرنی
پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ میں سما جائے اور بیٹھ جائے از سر نو حال ہر ایک درست ہوئی ہوئی چیز کا از دست
دریافت کرنا چاہیے اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے از سر نو اسکو درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی
باندھنی چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو ورنہ حرکت سے اور
زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکے گی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو
وہ جب ہے کہ بندش اس جگہ ہو جہاں پر میل اور جھکاؤ زیادہ ہو پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں ضرور ہے کہ
جسطرف جھکاؤ ہے اسی طرف برابر کر دیں اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہے ادھر بندش بھی زیادہ
ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی شظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اسکی
اصلاح ضرور ہے جسطرح بن سکے اور اگر اس کرچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اسکا کھڑ کھڑ
بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اسپر جلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اس کرچ
اور نوک کی سنائی نہ دے اور اسکی درستی سے بہتر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینے کے پاس ہو اسوقت اسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب
نہیں ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اس سے درگذر نہ کرنا چاہیے۔ اگر بوجہ نوک یا کرچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شگاف پیدا ہو
جو مناسب نہیں ہے کہ بطور جہالت کے اس شگاف کو زیادہ بڑھائیں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست

کمینہیں دونوں طرف تا کہ معلق کسی جانب بھی نہ ہوا سو بسبب اسکے اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں سرے خوب سے کچھ جائیں اسکی شظیہ یعنے نوک خواہ کریچ کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اسے اپنی اصلی جگہ پر پھیر لا کر اسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہی اب زیادہ شگاف بڑھانا چاہیے نہیں ہی بلکہ ایک ٹکڑا تمرے کا لیکر اس میں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شظیہ اس میں پھنس جاوے اور اس ٹکرے پر ایک ٹکڑا کمال کا چسپیدہ کر دے بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے میں بھی سوراخ ویسی ہی کریں جیسے تمرے کے ٹکرے میں سوراخ بنائے ہیں جب یہ تدبیر دو چمڑا درست ہو چکے اسی میں اس نوک کو پھنسا کر تمرے اور چمڑے دونوں کو اسقدر دبائیں کہ ہڈی نکل جاوے اور وہ نوک خواہ کریچ ہڈی کی اس سوراخ میں سنچولی پھنس کر پھنس جاوے اور جنبش نہ کر سکے اسکے بعد باریک آری سے اسی نوک تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہی جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہی اور کبھی اصل اسی شی میں سوراخ بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہیں جسکا نکالنا منظور ہوتا ہی یعنے شظیہ خواہ کریچ میں ہڈی کے سوراخ کرکے جب اسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں پھر اسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہی کس لیے کہ شاید اس نوک خواہ کریچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اس میں سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی برپا ہو تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہی بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اس نوک خواہ کریچ وغیرہ چھین لیتے ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہی کبھی سوراخ کرنے میں بھی ایک ایسی مدد تدبیر کرتے ہیں کہ اسے برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہی زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہی یعنے اس میں ایک آڑا اور روک ایسی بنی ہوتی ہی کہ مقدار معین اور دبنے اس کریچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اترتا ہی یہ تدبیر زیادہ لطیف ہی بہ نسبت آلات ہزاز یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے گرچہ پہلی تدبیر تمرے کے ٹکرے کی لطافت اس سے زیادہ ہی لہذا واجب ہی کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہی انکے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور برمے کی نوک وغیرہ خوب درست ہو وے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کریچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن تمام در صدمہ ضرر ذرہ بھی رہتی ہی اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہی کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہی اور علاج اس میں یہ ہی اور ریم کا بذریعہ تجفیفات کے کیا جاتا ہی اور انہیں دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہی اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہی وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا متحیر ہو اور مضطرب ہو کر عضل میں گڑتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہی کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ٹکڑے ہو خواہ زیادہ مقامات سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اسوقت سب ٹکڑوں کا نکال ڈالنا ضرور ہی اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اسکے کاٹنے خواہ بچانے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہو اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاوے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دیں کہ اس میں کچھ زیادہ مضرت نہیں ہی بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں البتہ مضرت زیادہ ہی

چند وصیتیں مجبر کو واسطے مجبر وہ شخص ہی جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر کمہار کرتے ہیں الغرض واجب ہی کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہی اور مدت ٹوٹنے کی

شناخت مجبر کو اسطرح میسر ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اودھر حدبہ اور گویا گڑھا سا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جدھر سے
میلان پیدا ہوا ہے اودھر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جسطرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گویا پڑتا ہے
اور اکثر اس امر کا احساس اور پھر آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے کہ جس طرف میلان ہے اودھر
درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اسی طرف زیادہ ہوتی ہے انھیں علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا ایضاً
مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت
نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتھ پھیرا کرے تاکہ اسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اونچی
خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجاے تاکہ دوبارہ اوسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہے اوس سے
اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور سیدھا پن معلوم ہو تو پس
فریفتہ نہو جاے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت
پوری پیدا نہو اور اوسکے سب آثار ظاہر نہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے بار بار صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار کی
راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس لمس اسوقت خطا کرتی ہے اور قبیح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی ہے
پس اگر مجبر منتظر تامل اس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے تو بارادہ بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل درست
کرتا ہے تشنج اور رمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر
کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ
میں درست نہ ہو تو مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو نرمی سے درست
کرنیکی درپے ہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی
جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا بہتر اور بہ بہتر ہے اگر کسی عضو
کو اوپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے
پھیر سکے اس میں بجائے کہ وہیں ٹھیرا رہنا اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے مفصلے واقع ہیں جیسے ران اور تحت
سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہوجانے پر عضو شکستہ کے سوا میں جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں
وہی ہیں جو دبیرون درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر تشنج کے باب میں ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا
کرنا میں کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے فصل مجبور کا بیان یعنے جس عضو کو درست کریں اوسکے اوٹھانے اور اونچا رکھنے
کا طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونیکے
موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا رکھنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہے اور جس طرح اپنی حالت صحت کی
تھمتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کے جوڑ میں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا رکھنے کیواسطے
قائمی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی بھی
دیکھنی چاہیے کہ بعض آدمی خوگر تحمل ایسی ریاضات کے ہوتے ہیں کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے

جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل زمین پر چلنا اُنھین دشوار نہین ہوتا ہی ایسے آدمیونکے واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو تعب اور اُٹھانا پیدا ہوتا ہی وہ کبھی مفید نہوگا اور جس طرح کسی عضو علیل مین لٹکانا برا ہی اور بہ شکل مستوی واجب ہوتا ہی اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہی کہ بے لٹکائین لازم ہی کہ اُسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شی پر ہو جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہی تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہی اُسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جس مین خوب دبا ہوا اور ہموار رہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے۔ ہر عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہی جیسے کہ ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہی اور مناسب حال ہی جب تک کوئی مانع نہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ بیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اُس مین گرہ پڑ جائیگی اُسمین اسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اُٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہی اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے۔

رباطات اور زوائد کا بیان رباطات پٹیان جس سے بندش کیجاتی ہی اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہوتے ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہی اور درد بھی پیدا کرتا ہی اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہی بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی مین بخوبی ہو جاتا ہی اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہی کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہی اور اسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہی اور اُسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی۔ اور بندش کی جگہہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرلی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہوسکتی ہی پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی بمجبور یعنی عضو شکستہ کے حق مین زیادہ مفید ہی اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہی اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہی پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی کرنا نہین ہی اسلیے کہ اس عضو کو تنگ موضع پر کر دیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہی کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہی اسکے آمد کی راہ بند ہو جاے گی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی بندش کرنی جس مین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہی اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہی اور کسی قدر روکتا بھی ہی سے چوڑی پٹی بہتر ہی بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہی اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین۔ لیکن چوڑائی اُسکی اسی قدر مناسب ہی جسقدر عضو شکستہ مین گنجایش ہو مثلاً سینہ مین جس قدر چوڑی پٹی کی گنجایش ہی اُتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہی اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہی اس مین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح اُسکا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی کہ بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی۔ بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اُنگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہی اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہی کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی کہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجائش عریض رباط کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجائش ہو انمین بہت سے پیچ اور بہت پھیرے دیکر
باندھین اور زیادہ لپیٹنا قائم مقام چوڑی پٹی کے ہوجائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہی اُسکا عرض تقریباً
تین انگل کافی ہی خواہ چار انگل کا اور طول اُسکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے۔ رفائدہ لپیٹنے گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی انکے رکھنے
سے غرض یہ ہوتی ہی کہ پٹی کی گرفت برابر ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ زیادہ لپیٹنے گدی کی دو قسمین ہین ایک قسم سے
غرض یہ ہوتی ہی کہ عضو ماؤف مین جو گڑھا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہی کہ دونون اُسکے سرے ٹوٹے ہوئے ہون
ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین قرحہ اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ بر تہ ہوجائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہو جائے
اور جس قدر قرحہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جائے۔ اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہی کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استحکام اسکے ذریعہ سے ہوتی ہی اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران
اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوپر
رکھی جاتی ہین اُنکا لزوم اور اُنکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہی۔ اول قسم کو رباطات اور عصابے کہتے ہین اور دوسری جبیرہ اور نیچے
کے رباط کا فائدہ یہ ہی کہ مواد کو نافع ہوتی ہی اور دوسری پیچیدہ ہونے سے اُسکو منع کرتی ہی۔ واجب ہی کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اُسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہی اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہی اور جسقدر استدارت عضو
مین ہی اسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہی اور اسیقدر رعد دو دانگ کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو۔ کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہی جو پرت پرت ہو اور پٹی اُسے بند کیے رہے اور طول مین گدی
اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہی۔ جو پٹی کہ اُسے دوہری اور دو منہ کی کہتے ہین اُسکا استعمال اس طرح پر ہوتا
ہے کہ وہ حصہ اور کو جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہی بیچ مین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھا دونون
آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے اُسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہی اور
زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہی کہ ہر شخص اسے جانتا ہی بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونون بندش مقام شکستہ
سے شروع کرین اور اسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہی اور اسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش کا مین
استواری درکار ہی اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہی وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہی کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہی وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہی اور جو اُسکی وضع ہی اُسکی محافظت
بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہی اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہی اور باوجودیکہ
ورم اور نقص استخوان سے امان ہوتی ہی لیکن بھی اطمینان اُس صدیدہ کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہو کر مغز
استخوان تک پہونچکر مغز کو فاسد کر دیتا ہی لہذا احتیاج کسر اور تلیین کے بھی ہوتی ہی اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ
وہ ریم اور صدید نکلتا رہے۔ سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہ داشت کی وہ چیز ہی جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے عضو
ماؤف پر وارد ہوتی ہو۔ جاذادہ ہی کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہی جسوقت عضو عالے
بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہی کہ غذا کے عضو کے آنے سے منع کرے۔

مادون کی آمد کو مانع ہو کر اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہو گی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا ہے
قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت الانفاق اور موم کے
کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے انکو سرد کریں تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تلیین
ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے
اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جس میں تحلیل بھی ہو
جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہو اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرا ہے
ورم پیدا نہو گا اسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی اسپر لگائی جائے۔ اور کبھی فقط
سرکہ اور پانی سے پٹی کو لتھیڑنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی
بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر جس میں تلیین ورم
کی بھی خاصیت ہو باندھیں اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جن پٹی میں قیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور پرت میں لگائی
جائے کہ اس سے درد کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ ایسے وقت
میں اگر استعمال قیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں اور
چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہیں ہوتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کریں اور اسکے عوض شراب مذکور کو
استعمال میں لائیں اور وہ لانبی پٹی گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دیں۔ ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو طلاء وغیرہ ٹوٹے ہوئے
عضو پر لگاتے ہیں انکو ایک جداگانہ فصل میں قرابادین کے ذکر کریں۔ جب بندش کی ابتدا کریں چاہیے کہ مقام واجب اور موضع
مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی پیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو
پھر لفافہ کو اسی مقام پر دوسرے پیچ میں بندش کریں اور اسیطرح بندش کستے ہوئے موضع صحیح تک پہونچیں۔ یہ پہلی بندش ہے
پہلی پٹی سے بعد ازاں دوسری سے کہ مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے دیکر لپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اتریں اسکے
بعد تیسری پٹی کو اوپر کیطرف اسی طرح سے اوپر کی طرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹیں اب یہ دونوں پٹیاں دفع فضول پر عضو مکسور کے ایک دوسرے کے
معین ہونگی اور اسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل کی بندش کی ہے اسکے پورے کرنے پر دونوں آپس میں معین ہونگی
اور اوپر نیچے دونوں جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب نہیں ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تک کی بندش
سے عضو کی رگیں بند ہو جائیں گی اور عضو مکسور کو غذا اسکی نہ ملیگی۔ اور بیشتر ایسی بندش مضر ہے عفونت کبھی اس حصہ میں پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو
نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک
پہونچاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش
میں کرتے ہیں۔ ان دونوں رباط صاعد اور نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب
ہوتا ہے اسکی بندش میں سختی اس مقام سے ہٹکر نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچی ہے ڈھیلی کرتے

بیٹھتے ہیں اسی کو رباطہ جالینوس بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی
چاہیے کہ عضو علیل کو ہیئت کے بتدریج پاک کرنے جیسے قطعہ واحدہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جائے اور اس عضو کو پیچیدہ ہونے اور ٹیڑھے
پڑنے سے منع کرے۔ اور اگر شکست جسم کے عرض میں ہو اور پوری ہو تو اس وقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ ہلکا مائل اور استواری بندش
در سختی ہر جگہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو معوج کہتے ہیں واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اُسی
طرف زیادہ رہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش کو گوناگون بدل بدل کر اختیار کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل
مناسب نہیں ہے اسلیے کہ اس عمل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشبذ جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے
اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التوائے عضو پیدا ہوتا ہے۔ بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہو
اسلیے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجائے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر مناسب
ہے کہ ایک دن پٹی کھولیں اور ایک دن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اس میں مریض کو دل تنگی کبھی نہیں ہوتی اور
نہ عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت
رقیق سوزش کی پہونچتی ہے کہ اسکی مدد اور رہیم ہیجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر ہلکا اخراج نکیا جائے۔ بندش کی درستی اور اسکی محافظت
نہایت ضروری ہے کر بالخصوص یا وہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ میں دشبذ اور جوڑنے کے ملانے
والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام میں بندش کی
سانس رہنے دیں تاکہ تنگ ہوکر دشبذ کی پیدایش اور اسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور سوائے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار
آمد کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے۔ ہاں جس وقت دشبذ پیدا ہوکر اسقدر بڑھنے لگے کہ اُسکی کچھ ضرورت
نہیں ہے اور افراط اسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی لیکے یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش کریں سخت اور ادویہ قابض
کا استعمال بھی مانع اُسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذائے ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور دشبذ کو مضبوط کرتے ہیں
پھر اس میں نشو و نما کا نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب میں نہ دینا چاہیے
ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت
کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جس میں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ قنے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ
کو تامل کریں ان میں سے جو لکڑی نرم ہو اس سے کھپاچین یعنے جبائر بنائیں مترجم کہتا ہے ہندوستان میں چیر کی اور کتھہ اور تن
اور بوبان کی لکڑی اس کام میں بکار آمد ہیں متن یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ کشادہ اور موٹی اُسی جگہ پر ہونی چاہئیں جہاں
پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کے پتلی اور باریک
ہونی چاہیں اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ انکے چبھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ
ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے۔ اگر جبائر اور کھپاچین چاروں طرف سے لگی جائیں تو ان
میں فاصلہ زیادہ ہے اور کوئی مقدار انکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اس میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور نہ کچھ اس میں مضرت ہے کہ
جوڑ کے قریب سے تا مقام تعلق اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کریں

کھپاچونکی طولانی جانب وہی ہی جدھر عضو مکسور مائل بہ حرکت ہوتا ہے یعنے جدھر جھکسکر حرکت کرے اسیطرف کھپاچکو لا بنا رکھنا مناسب ہی کہ اسکے میلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہی کہ اُنکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیونکا جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہی ورنہ جبائر میں اسوقت مزاحمت اور دباو زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان میں کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر کمی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہی کہ جبائر اور کھپا میں اس مقام سے ملاقی ہوں جو جگہ یعنے رگ دار ہے اور بغیر گوشت نہیں ہی بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عضلی ہو تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اسکی پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھا گیا ہے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا نیکہ ورم آفات سے امان حاصل ہوجائے اور جتنا کسور بڑا ہو اسیقدر جبائر کی بندش میں تاخیر مناسب ہی اور اگر کھپاچونکی جلد یا نرخست میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ شلاً ورم اور کھجلی اور نفاطات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبائر کے باندھنے میں تاخیر کیجاے اور نہ باندھے جائیں تاہم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہی اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہ ہو - واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمے وغیرہ اسقدر چسپاں باندھے جائیں کہ خوب طرح سے گرفت کریں اور سبک ہوں اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھیں گندہ جگہ اُنکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ بغیر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جائے کہ اس میں طلیل کا اندازہ رکھ بجائے خود ہوتا ہے اور اگر رباطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر ان میں زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہوجاتی ہی اور جو رباطات اوپر والی کھپاچون کے اوپر ہیں اونہیں اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنے کھپاچونکو پیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹادیں اور دور کردیں اور درستی وضع سے اُنہیں زائل کردیں - واجب ہی کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دے کر بشرط ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداے علت میں ہی اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنے بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائیں پٹی کو دیر میں دفعتہً کھولنا چاہیے اور ہر ایک جو تسمے اور پانچویں دن کھولنے میں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہی اور اسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہیں اور کھولے نہ جائیں اگرچہ بیس روز تک زمانہ گذر جائے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز اُنہیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن محض خطرہ ہنا لیکے اور نیز بخیال اطلاع اس امر کے کہ اتنے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہی کہ جو مقدار گوشت کی کم ہوگئی ہی شاید اسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہی کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا اس میں چسپیدگی اور لس ہوتی ہی نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزاے عضو مکسور میں پیدا نہ ہوگا - جبائر کے کھولنے اور جدا کرنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسی قدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو ایسے وقت جبائر کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر چونکہ ابھی دشبدین استحکام نہیں ہوتا عضو مکسور ترچھا ہوجاتا ہی اور جبائر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کے

بند بار رہنا اولی ہی بہ نسبت اسکے کہ قبل از ہفتہ کے کھول دینے مین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ڈر نہین ہی کسر کے ہمراہ جراحت کا
تدبیر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے لازم ہی کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ گمان کرے بندش اور درست
کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جبر مرہم من زفت یعنے زال
تمر یک ہولے رکھے۔ ایک گروہ کی یہ رائے ہی کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور بہتر
اسوقت ابھی معلوم ہوتی ہی جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر تو بھی ضرور ہی کہ اسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اسکو ہوا سے بچائے
اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہی وہین پر زخم بھی ہو تو ایک حیلہ بندش
کی تشبیک یعنے جا بجا ڈھیلا ہو اسکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کسی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسی قدر ڈھیلی رہے
اور ایسی ڈھیلی اس مقام پر ہو جیسا اسکے لائق ہی اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ قابض مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا
طریقہ یہ ہی کہ سرا پٹی کا زخم کی بازو پر رکھکر نیچے کیطرف توریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بازو پر
زخم کے جو نیچے کیطرف ہی تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش درست اور مناسب ہو اسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر
ایسی توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پائی جائے اور
پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پا جائے اور مقام زخم کھلا ہوا ہو گا اگر کسی غرض سے اسے
کھول کر دیکھنا منظور ہو۔ ون مرکینے پٹی اور بندش کے نقطہ پٹی کے سرکا فے سے کھل سکے اور جو کھلا ہین اور جبائر مستعمل ہوتے ہین
ان مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینے چاہیئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انھین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہنچے
اور صدید اور ریم وغیرہ انھین کی طرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم
اگر چاہین سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اسکے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہی خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہی اسواسطے واجب ہوا کہ جا بجا ڈھیلی
بندش نہ ہو اور رات کو وقت اسے چھپا دیا کرین۔ جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ
عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہوا اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجائش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل
جبائر کے نہ ہو اسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولنے
وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بندش کے کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہی کہ زخم کی بندش پٹی کے واسطے کرنی
چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پرانا ہو کہ پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد تشنج کے پیدا ہوئی ہو اسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہنچے۔ مگر یہ ہی جو مقدار پٹی کی متصل جسم کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہی زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی پیپ کی
اور سیلان مین کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے۔ پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش
زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بترتیب انھین کی سختی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوتی جائین اور اگر زخم مین کرم
پیدا ہوا ہی مقام فوراً بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے زخم پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
سخت حاصل ہو جائے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گرا ہا زخم کا مقام شکستہ تک

پہونچ گیا ہو اُسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے۔ عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ
کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اُس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہی جو متصل اور گرد زخم کے ہی تاکہ ورم کے منع پر تسکین ہو
اور اُس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اُسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ بغیر عضو بادف متعفن ہو جاتا ہی
اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہی کافی ہی۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی
حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اُسوقت پچھنے لگانے چاہئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بندے گا اُس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین
بندش بخوبی نہ ہوگی اور اُسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جائے
تو صدید کا خراج ہوگا اور شدّ دراز ختم کی اُس تک پہونچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اُس
سوئت مس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حمیات کی پہونچے گی جس سے ضرر بہت پہونچین گے۔ لہذا طبیب کو لازم ہی کہ ہر دن تو بندش کی کیفیت
اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اسکی تلافی پہلی سے کر دے کہ کہین ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہو جائے **کسر ختم کا بیان** ہڈی کج ہو کر ٹوٹ
جانا اور ٹیڑھا ہو جانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہیں گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اگر پہونچا ہی کہ بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی مگر ٹیڑھی ہو کر رہ جاتی ہی
اُسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہی ایسے وقت مجبر کو حال دشبذ کا ملاحظہ کرنا ضرور ہی یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ٹیڑھی ہڈی مین
پڑتا ہی اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہی
کہ جہان سے جھک گئی ہی وہان سے نہین ٹوٹتی ہی بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہی بوجہ شدت گرفت اُس دشبذ کے جو پیدا ہو رہا ہی اور اگر بدون دوبارہ
توڑنے کے چارہ نہو پہلے اسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبذ مذکور مسترخی ہو جائے اور نرمی پیدا کرنے والی وہی ادویہ ہین جو باب صلابت مین
مذکور ہو چکین اسی مقام پر جیسی جلد الیہ اور الیہ اور تمر اور روغن سکا اور اطلالات لینے جو ایک خاص قسم کا شوربا ہی اور مخ اور لعوب حب القلقل [illegible] اور جب نرم
ہو جائے تب توڑنا چاہیے اور بابنہمہ ہروقت نطول آب گرم سکا اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر وہ تدبیرات نافع نہون
اور تجربہ اور ہلانا اُسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہی پس لازم ہی کہ اُسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبذ خواہ جھلی
اور لعاب دار شے سخت پیدا ہوتی ہی چھیلنے کی ضرورت ہی اور جتنی دور وہ گڑھا جس مین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہی اُسکے نکالنے کی ضرورت
ہی بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور دشبذ کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ٹیڑھی
ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہی کہ پہلے دشبذ کے نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کھیلاج اور غیرہ کے ایسی بندش الٹی کرین
جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہو جائے جب سیدھی ہو جائے اُسپر جسقدر دشبذ پیدا ہوئی ہی وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائیگی
اور جو بدن نرم ہین جیسے لڑکے وغیرہ اُن مین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہی **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہین**
یہ بیان بموجب وعدہ سابقہ کے کیا جاتا ہی بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی ہی
اُسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہی کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہی اُنکو دفع کر دین **طلا مانع ورم اور**
دافع خارش یعنے باب ربط اور بندش مین چند اشارات بھی اِس بارہ مین کر دیے ہین اور چند اقسام کے قیروطی اور طلوات
ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر انھین چیزون کے بیان کی طرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہی جو قیروطی وغیرہ

ایسے وقت مستعمل ہو اُس میں کسی طرح کی خشونت نہ ہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا مستعمل جائز نہیں ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہوں جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہی جو موجب عفونت کے ہوتے ہیں اسلیے کہ اکسر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہی اور الیارحارہ یعنے گوشت پستان اسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہی اور اسکی منفعت بھی درج کی ہی کہ اُنکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہی جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہیں اور اُس غذا کو جذب کرتے ہیں جو اس عضو کے واسطے آتی ہی کبھی انکی احتیاج اُسوقت ہوتی ہی جسوقت عضو کی بندش نے اسمیں خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہوں اور مقدار اسکا معلوم ہو اوپر کے بیان سے **بیان اُن طلاؤنکا جو دشپیذ میں صلابت پیدا کریں** اس بارہ میں جو چیزیں نافع ہیں وہ قطولات ہیں جو قابض اور لطیف ہوں اور وہ ضماد جو ہی خاصیت کے ہوں جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی میں کیکر یعنے ببول کہتے ہیں اور جوشاندہ بیخ دردار اور اسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ گوشت اور سخت کرتے ہیں اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائیں خصوصاً جب اُس میں زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی سے اُسمیں عمدہ قسم کو داخل کریں اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار میں ابتدا پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہی **بیان تدبیر تعدیل دشپیذ کا** زمانہ ابتدا میں جب تک تازہ ہی قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے انکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردینگے اور اسکے حجم کو چھوٹا کردینگے اور اُس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشپیذ قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہی کہ اسی تدبیر سے اُس میں تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات انھیں ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئیں جو ملین صلابت ہوں اور جنکی ساخت لعاب اور صموغ سے اور چربیوں اور ادہان سے ہو اور اگر ان میں سرکہ تازہ اور بنا داخل کریں زیادہ پیوست ہونگے اور اسی کے قریب استعمال تمر اور الیہ کا ہی اور خیری بھی اسیقدر مفید ہی کہ یہ سب ملا کر ضماد بنائیں بہت عمدہ اور سبک ہوگا القصہ تخم ارنڈ کو پیس کر نصف انکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کریں اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ انکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب سقیروس میں مذکور ہوئے ہیں وہ بھی داخل کیے جاتے ہیں اور جسوقت مزاج میں کسیقدر برودت محسوس ہو وہ اس میں جندبیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو پڑنا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی درد روغن کتان اور دردشیرج کا اور مینھی کو پکا کر دودہ میں اور اہال البہ ملا کر استعمال کریں۔ دوسرا نسخہ ہی کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر انکو سرکہ میں محلول کرکے طلا کریں۔ مرہم حابی بھی ہی وقت بہت عمدہ ہی لعاب حلبہ اور لعاب بزرکتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفائے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لبنی تر زد مالس مخ عجل یعنے بچھڑا گاؤ کی مغز روغن میں محلول کرکے استعمال کریں صفت مرہم جیدکی جو تلیین صلابت ہی مفاصل کی کرے۔ نسخہ اسکا یہ ہی اشق ایک جز مقل لبنی نصف جز مرلاذن نصف جز روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جز صمغ میعہ سائلہ ربع جز موم زرد نصف رطل سب صموغ کو پگھلا کے اجزا یکجا کریں اور ملادیں مرہم مجرب اشق تمنیس مقل [illegible] ہر ایک ستا تھا اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر سرکہ میں تر کریں پھر ایک دو روز بادن میں جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہی اور اسیطرح اسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کریں اسمیں ملاکریں بعد ازاں مرہم بنائیں اور جو سنگی مثل غدد کے پیدا ہوتی ہی کہیں کہیں پیدا ہو اور یہاں وہ خاص قسم کا اہم جو اسکے واسطے درکار ہیں ہم نے بیان کر دئیے ہیں اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو جندبیدستر اور قسط اور [illegible] کبوتر اور خردل کا ضماد کریں کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہی طلیعن جید تل [illegible] روغن سوسن کی ایک اوقیہ مکر الابرزا ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لبنی ایک ریچھ کی چربی

خواہ بطخ کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اُسکے واسطے جسکے سلیے شرع مین ریچھ اور سور حلال ہو نزدیک فقہاے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا وقیہ اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہین گے خصوصًا شموم وغیرہ دینیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا ان اشیا کا موہم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد ہو انکا قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص دوا سے حرام مین آٹھ بعض فقہا مین لیکن بشرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے

بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین

اعتماد اسکے معالجہ مین قوالیف لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ اسمین مثل زعفران اور ۔ ارجیتی اور مرکو ملادین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصًا جب اسکے ساتھ درچ ترکی کو جوش دیا ہوا اور خاکستر درخت انگور اور چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشید کے سخت کرنے مین مذکور ہو چکین یہان بھی بکار آمد ہین۔

استعمال آب گرم اور روغن کا

یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون ہر وقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کردیتے ہین اور حبس و شبد کو باطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہموار اُسکے آسان ہو اُسے بھی مفید ہین اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال ریح کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اسمین آب گرم اور روغن بالتحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کیمی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین کہ اطفال کے ہین اُنکے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اُسوقت کرتے ہین کہ ضماد اُنکے بدن پر خشک ہو جاتے ہین اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاے پھر منزور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے۔ اور اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اُسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی ہر وقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُنکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل ہو اور اُسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اُس بدن مین جو مواد سے پاک ہے اور خصوصًا اگر نطول کا زمانہ زیادہ اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہے اُس سے جذب مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصًا اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تھوڑا بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کردئے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اُسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتداے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جائین خواہ اُنمین صدمہ دقی کا پہونچا تھا یا مس کا اُنپر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے تغذیہ کا بیان اور نقہہ کا لیئے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئین اُنکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اُسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اُس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اُس سے دشبد نرم پیدا ہو اور بہت

صنعت اور یم والکنرو رنو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور گیتسا اور اوپری کھال اور سیچہ گاو جو پختہ کیا جاے اور ازین قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتی ہین اور
مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور ثقل مین شاہبلوط اور وہ ربوب جنمین حدت نہو۔ اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے
احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہی خواہ ایسی چیزین جو خون کے لبستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب
رقیق اور جو چیزین کہ انمین مصالح گرم پڑے ہون اور خلاصہ یہ ہی کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اس
مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہی جسقدر اسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہی اور جسقدر خوف اسکی
ایذا کا ہی اُسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاے اور اسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل
ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہو دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہی
اسکو لازم کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بےخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہی کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کی
ہوتی ہی بعد چند روز کے پس استعمال اسکا ضرور ہی اور کبھی حاجت اسکی ہوتی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت ورشید زیادہ پیدا ہو جاے پھر
اسوقت غذاے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہی صفت غذاے موافق کی جنکا استعمال بوقت انجبار کے کیا جاتا ہی
میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسا ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہی
اسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہی جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہی کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہی اور جو امور تابع کسر اور
جبر کے ہین اور ان سب کا تدارک ضرور ہی ایسے فوائد مومیائی مین موجود ہین۔ کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہی کہ پھر اسکا ملنا
دشوار ہوتا ہی اور اگر اسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہی اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہی مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عفونت
روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہی اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہی کہ مثل
نیمہ کے پس جاتا ہی اسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہی خواہ ان دواون سے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے تو آ
کار آکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچے گی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہی کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہی اور کبھی
جراحات عارض ہوتے مین انکی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے۔ کبھی ورشید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہی کہ انجبار کسر مین اوتنی
مقدار کی ضرورت نہین اسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ اب زیادہ مقدار ورشید کی پیدا نہو اور پیدا شدہ اسپر کرنے مین اسی قسم
کی جو مذکور ہو چکی تاکہ مقدار متولد کم ہو جاے۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہی اور کبھی سیلان ریم اور
صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہی اسوقت حاجت اسکی ہوتی ہی کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کر دین۔
تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا
ہی کہ جلد نہین کھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہی اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپری کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر بات
پیدا ہوتی ہی کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہی اور قبل نزف خواہ بعد اسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور سوا انکے
اور چند امراض پس اسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہی۔ اگر بغیر مقام سے استخوان سر شکستہ ہوتی ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ مریض اسے بار بار چھوا
کرتا ہی اور اسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہی اسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہی کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہی بلکہ جلد کو چاک کر دینا
چاہیے تاکہ اسمین احتباس صدید کا ہونے پاے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہی کہ ریم

اور صدمہ کا اجتماع اندر نہ ہونے پائے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہوجائے اور ورم کم ہونے لگے اسوقت جسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ چاک کرنا جلد کا ضروری ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان فقط اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہو ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین یا اسلئے کہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کرے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہین پہونچا ہے اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے - بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو مائل بہ طرف صواب کے کرتی ہین انمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہان تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اسکی دریافت ہوجاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے - اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہین وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہین مثلا سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ - اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اسکے احتمال پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب ہین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہے اس لیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجائے اور ایسے احوال مین جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کرکے دیکھین گے یعنے جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فورا شگاف کو پر کردینگے سوختہ کپڑون سے اسکے بعد رفادہ اور پٹیان باندھین گے مگر انکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک یونہین بندھی رہنے دین اور نکالین - جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردے اسکا علاج باب قروح مین مذکور ہوچکا اور اس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی جو شجے ہین جنکا بیان اوپر کے ابواب مین ہوچکا ہے اور یہان بھی انکے علاج کا ذکر مذکور ہوگا - کمتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شگافتہ ہوجائے اور دوسری جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ ہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد مسک کر رہجائے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکتی بلکہ آنکھ سے نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑجائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ چوٹ کا پہونچکر پھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اس مقام پر گریگی اور مقام رگڑ کا مضبوط اور مستحکم ہوکر سیاہ پڑجائیگا اسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے - اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہیئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اسکے بعد اس سے کم عرض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیلڈالین اور چھیلتے وقت دوائے راسی یعنے چھپانے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا - اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور شکر کا آٹا اور رقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مرداسنگ انزروت دم الاخوین اور جو خفیف ہو اور اسمین لذع نہو اسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے - لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتدبہ نہو کا جبتک ساری جلد کو

نہ جانے کی اُسوقت ہرگز جرأت تمام جلدی کی اور کوڈالنے پر یہ دو ن خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ بہتر یہ خیال کرو کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہی اور
حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہی یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہی یا کہ اسے کچھ تغیر ہوا ہی اگر تغیر نہین ہی اُسوقت
آفت کم ہوگی اور خونی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی بقدار مین چھوٹی ہوگی نہ
لمہو تیتج تشنج کا بہت جلد اور دائمی ہوگا اور جبکہ اگر صدمہ کا استخوان سے حسمین خطرہ زیادہ ہی باعث ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی اکثر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی تغیر لون کو قبول نہ کریگی اور
سیلان قیح صدیدی رقیق کا اسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اسمین
زیادہ ہوگا اور دوار قیق زیادہ ہوگی اسمین اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین
اُن سب کو برودت سے بچانا واجب ہی اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہی اسلیے کہ سر کی
کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہی۔ جو کسر صاع ہی یعنے اُسکا صدمہ فقط اسیقدر ہی کہ جلد پھٹ گئی ہی اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم کے چوٹ
مین سحاق یعنے تیلی جھلی سر کی کھل جاتی ہی۔ پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہی اور ضماد مبردات کا اور تدبیر مناسب یہ ہی
کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکائین اور اسکو نیم گرم کرلین اسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملا کر باندھ دین اگر احتیاج درخت
کی ہو اور باندھنے لگانے کے بعد جو ذرور راسی یعنے چھپا ہوا ہو اُس پر چھڑکین اور اسکے اوپر کتان کا کپڑا سپیدی بیضہ مرغ مین تر کرکے
رکھین اور اُسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہی اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہو رکھین اسکے اوپر پٹون سے بندش کرین
اور تسکین اور خوشنوتی اور آرام دہے علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اسکے سولانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جائے لو
ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہی کہ سب ہڈی پر بندش کیجائے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین ہی لیکن وہ وصیت جسے
ہمنے باب جبر اور کسر مین لکھا ہی اُسے یہان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہی کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سر دن سے کاٹ ڈالتے ہین اور اُن پر گو
اور کھال بھی نہین اوگتی ہی اور پھر زندہ رہتے ہین۔ تا ثمرہ اور اُسکے بعد حس کا درجہ ہی پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون
سے مخالف ہی بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہین ہوتی ہی بنظر اپنی طبیعت کے جو اسپر
غالب ہی اور نہ اسپر دشبد قوی پیدا ہوتی ہی جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہی اور اوگتی ہی۔ بلکہ ایک شی ضعیف اور کم نفع
ایسی پیدا ہوتی ہی کہ اسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہی لیکن ریم کا انصباب اندر کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اُسے
باہر کی طرف نکالنا ضرور ہی اگر شیجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تامہ نہو اور ہڈی کے جبر کے در پے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات
دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہی اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین۔ اور جسقدر جلد تدبیر کرینگے اُتنا ہی بہتر
ہی اور اُسیقدر آفات کے تردش سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بسرعت در پے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک
یہی سبب ہی کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہی اور سر کی ہڈی اور شی ہی بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیون
کے پاد فقط بندش سے دور ہو جاتے ہین اور سٹ جاتی ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہین ہی اسیواسطے جو شکست ایک مقدار
معتد بہ پر ہو اسمین ہڈی کو اسطرح لینے کی ضرورت ہی کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے۔ یہ بھی ایک ضرر ہی کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہی۔ یعنے وہ بندش ایسی ہی کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہی پس اس مقام سے

اگر پیدا ہو گیا ہو کہ مغز استخوان تک پہونچیگا پھر اسوقت جلد کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص اسی عضو میں صدید پیدا ہوا اُسکا کیا حال ہوگا لہذا اُس ہڈی کو چھیل ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہی اور اُسکے التیام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہی تاکہ ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوب سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو تو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہی کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی ہی جہان سے محاذات پر راستا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت کم ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اُسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہیں ہی اور کوشش کرانی اس بات کی بھی ضرور ہی کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے کیونکہ بہت ردی ہی اور خطرہ اسمین زیادہ ہی اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ جگہ گرم رکھنی چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسیطرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب میں ہوتی ہی اور نہیں چنداں ضرر نہیں ہی اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہی اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ شہد میں سوچند اسکا روغن گل ملا کر اس سیاہی کو دھوئیں تاکہ سواد برطرف ہو جاوے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر دوائے راسی جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکیں اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اُس سے ڈرنا چاہیے۔ حقیقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور برگندہ کرنے کی ہو خواہ اُسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر مجرد تقشر ہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح ریم اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہی اور اسیوقت پسندیدہ ہی جہان کہیں وہ جھلی جو ام موسوم ہی اسمیں تنگی خواہ ضغطہ پیدا ہو یا اسمیں کچھ گرتا ہو اسلیے کہ اگر اس جھلی میں کچھ حس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائیگا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی منجر بسکتہ ہوگا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کر دین کہ سکتہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بھی زائل ہو کر حس بحال خود پلیٹ آئے اور اگر ہڈی میں سوراخ پڑ گئے ہوں اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہی۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپری شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہو اسکا انجام خطرہ ہی اُسمین بھی اسقدر مہلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہی اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہی لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہیں مکاشا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہیں اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہیں کہ ہڈی کے ٹکڑے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اگرچہ اس طرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہیں ہی۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہی یعنے وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہی۔ ہاں اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہی کریں پھر غشا کے ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہی کہ پہلے جو قدماء اطبا نے ذکر کیا ہی اُسے ہم بیان کریں پھر اُسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں۔ قدما نے کہا ہی کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالیں اُسکے بعد دو چاک سرمیں متقاطع زوایاے تامہ پر کریں اور ایک چاک بہ شکل چلیپا یعنے صلیب کے کریں اور اس چاک کو نہیں ایک چاک تو وہی ہی جو ضربت اور شج سے پہونچا ہی بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کر دے تاکہ ہڈی کھل جاوے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہی۔ پھر اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو چاہیے کسی خرقہ وغیرہ سے اُسکو بھر دے اور بند کر دے اور وہ کپڑا سرکا اور پانی میں ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی خون بند نہ ہو خشک کپڑے سے بھر دیں اور اُسپر ایک گدی شراب میں ڈوبی ہوئی اور زیت میں رکھیں اور گدی کے اوپر پٹی جو اُس جگہ کے مناسب ہو باندھیں دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہ ہو از قسم اعراض ردیہ کے پس مناسب ہی کہ استخوان شکستہ کی تقویر کی

کرین اور فقو پر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ اُسے لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اُسکے بعد دونون کان اُسکے کسی سوت
خواہ روئی سے بند کردین تاکہ چوٹ لگنے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چنبر سے اور گدی وغیرہ
جو جو بندھے ہین اُنکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اُسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اُسکو تھامے رہین اور وہ کپڑے باریک
اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی ہو زاویہ قائمہ پر اُسے ادھر کیطرف کھینچین مراد ہماری اس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر
یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور بسبب طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہو خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اُسمین پیدا ہوا ہو اسکے لیے مناسب
یہی ہو کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہو اُس سے
شروع کرین اُسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اُسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہو اُنسے کام لین اور ہڈی
کو جھاڑنے اور چھیلنے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر میت کو ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے
یہ ہو کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کرین بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ
اُنمین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہو کہ اُس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور یہی گرہ نفوذ
صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اُسے اوکھاڑلین اور ایک ہی
مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہمکو ممکن ہو کہ اونگلیون سے اُس ہڈی کو اوکھیڑلین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہ بن پڑے تو موچنے سے
او چھیٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین۔ مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اُنمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہوتا کہ
قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے نیچے کسیقدر ہڈی ایسی باقی رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اسمین سوراخ نہ ہونے
پائے اور اسواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ مقدار برمے کا
بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو
اور اگر شکست اونھین مقامات مین ہو جو اثناء استخوان مین یعنے جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہین اسوقت
بھی مناسب ہے کہ سوراخ اثناء استخوان مین ہون فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو
برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اُسے درست کردین اور یہ کمتر اہین بذریعہ سوہان کے دور کرین
خواہ کسی اور رندہ وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام مین مدد دیسکتے ہین۔ لیکن اُسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو
حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر پہیلنے مین اُس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پائے اور اُس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ
رہے اگر بعد کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاوے خواہ کتنا اور شاید اُسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اُسے نرمی سے نکالین بعد ازان
علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کیونکہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے
جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی
خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور ترجانب اُسکے بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اُسکی جو شکل دانہ مسور کے
گول ہے صفاق پر اُسکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہے اور اُسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو
جس سے کام بآسانی بر آمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھوکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر۔

جتنی چیزین ضروری جاری کرنیوالی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطیں ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہوجائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو میلی اور اونگھ آئیگی - اسلیے کہ پردہ لطرف چوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم شکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا - پھر اگر یہ آلات ہر طرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا عمل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہی کہ اجزا اشکل مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ زکھائی وغیرہ سے ایک کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جاسے گی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہی کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور ایکدم سر کے الگ ہوجاے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اسکا کام کر سکتا جو علاج بذریعہ آری اور جو بنہ مدس کے ہوتا ہی تازہ اور حال کے اطبا اُسکی مذمت کرتے ہین اور رکھتے ہین کہ وہ ردی ہی اور قوال ورراسے ہماری استخوان سر کی ہڈی مین یہ جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجاے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہی جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ ہمنے اسی علاج کو ذکر کرکے شق کے واسطے اُسکو ذکر کیا ہی حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہی اور ہماری تعلیم اُسنے اسی امر خاص مین کے ہی اور بیان کیا ہی کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہی یہ ہی جسقدر ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہی اُسکے تعین باسطرح سے ہوتی ہی کہ جتنی ہڈی شکستہ اور ریزہ ہوگئی ہو اُسکا نکالنا ضرور ہوتا ہی - خواہ جتنی مقدار مین ممتد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہی کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوگا اسوقت مناسب نہین ہی کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون کیبعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگو کر زخم کو جبر کر زخم پر رکھین اور زخم کا موہنا اُس کپڑے سے بند کرین پھر ایک کپڑا دو تہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اُسپر رکھین تاکہ سناق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے جوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اُسیقدر کرین جسقدر گرفت کرلے اور جو تو زخم پر رکھا ہی اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اُسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور اور یہ پالیسہ کا جسکو ادویہ کستہ مین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی رطوبت پیدا کرے اُسکا استعمال کرین مثلا روغن گل بہ دوا اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین پٹی چھیلنے بھی ہین اگر اسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اُن سب سے علاج کر سکتے ہین

حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہی کہ اکثر صفاق مین بعد علاج جدید کے ورم حار کبھی عارض ہوتا ہی تا اینکہ تحت استخوان سر کا بلند ہوجاتا ہی اور تحت جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہی جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہی — اور اکثر ایسے لوگون کو استداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سے رہتین یا بوجہ اونچے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہی یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور اکثر طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اُسکا سبب بھی واضح ہو اُسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور علیحدہ اسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ مین کوشش زیادہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

واقع نہ ہو فصد کسی رگ کی اگر کہائے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین
جیسے تنطیل روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب مکو
اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صورت مین چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب
بھی اسی سے کرنی چاہیے ۔ اور کانونمین کسیقدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیین اور علیل کو آب سہم مین کسی محفوظ جگہ مین
بٹھائین اور مالش کرین ۔ اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائین اسکے بعد ایسے مسہل کہ پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر کرنی چاہیے کہ
بقراط نے اسکی اجازت دی ہی ۔ حکیم یونس جو اعتبا میں مشہور ہی اُسنے کہا ہی کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کی
سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی
دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہی اُسکے واسطے فقط یہی کافی ہی کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر
صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود لیپنے آپ ہی پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصا اگر اُسکے ہمراہ اور علامات ردی
بھی ہون اسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فنائے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ
اب حرارت اصلی باقی نہین ہی ۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اُنکے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکل
گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی
نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح
اور سالم رہے تھے ۔ جالینوس بیان کرتا ہی کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ
تھی مین نے اُس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اُسی غرض سے جو اوپر کے بیان سے
معلوم ہو چکی ہی بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہی اور مراد اُس سے
وہ ہڈی ہی جس پر داڑھی کے بال اوگتے ہین ۔ عالم فن جالینوس کہتا ہی اگر اندر کی طرف نہین ٹوٹی ہی اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین
اُسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہی بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی مونھ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین طرف
کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون انگلیان داخل کرکے حدبہ اور محدب کسر باہر کی طرف اوٹھائین ۔ اور دوسرے ہاتھ سے اُسکو
سیدھا کردین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اُسکی ہمواری کی یون ہوتی ہی کہ جو دانت اُس ہڈی پر واقع ہین وہ سب
درست اور برابر ہو جاتے ہین ۔ اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اُسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک
درست کرتے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونون ہڈیان درست ہو کر ملجائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت ترچھے ہو گئے ہین
خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونہین باندھ دینا لازم ہی ۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گڑتی اور چبھتی ہو اُسمین
چاک کرکے اور جگہ اُس نوک کے نکالنے کے بنا کر کرچ وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اُسی چاک کو درست کرکے
درکنی اور پٹی جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین ملحم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے
کے استعمال کرین ۔ اُسی حکیم نے کہا ہی کہ اس مقام کی بندش اسطور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ فقرہ لحیہ پر رکھکر دونون کنارے
پٹی کے دونون کانون پر لا کر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر فقرہ تک واپس لائین اور پھر دہان

لچی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یا فوج تک پہونچائین پھر اُسی نترو کے نیچے لیجائین اور ایک دوسرے پٹکہ پیشانی اور سر کے پیچھے رکھین تاکہ سماہ
پھر سے بندش کے خوب لپٹے دین اور کھسکنے نپائین اور ایک سبک چیز بھی اُسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونون طرف کی لچی سبکی سب ٹوٹ جائین
چاہیے کہ اُنکو ہاتھون سے خوب کھینچین اور جب دونون برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور باہم مل جائین اور دانت بھی دیکھ لین کہ اپنی جگہ
پر درست بیٹھ گئے ہین یا نہین بیٹھے اور ثنایا یعنے جو دو برسے دانت ہین انکو سونے کے تارون سے باندھ دین تاکہ جیسی تمدی کیسے بندش
کی ہو اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اُسمین لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط پر یا طاکا قنا بیر رکھکر
انعکاس کنارہ لچی پر لائین اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اُوسے باز رکھین اور غذا اُسکی حریرہ تجویز کرین
اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل مین کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالین ہان اگر ورم گرم عارض ہو اُسوقت لطول
اور ضماد سے غافل ہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھین کہ آفسے تسکین اور تحلیل باعتدال کیا ہو استخوان فک یعنے لچی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اسمین مخ اور غضر استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے
پھر جاتی ہے کسر الانف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے نقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا پہونچے
اور کچھ اُسکی اصلاح نکیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ٹیڑھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اُسی کجی اور سختی
پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بہ نزاول اُسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دس دن اُوسے اپنے حال
نچھوڑین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ اونھین مقامات مین
پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اُسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک
مین داخل کرین اور مقام انتہائے خیاشیم تک اُسے پہونچائین اور ہاتھ سے اُسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر
اور درست کرین تاانیکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنے مین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائین اور وہ
فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونون نتھنون مین
داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر نپکی چڑیہی رکھدیتے ہین تاکہ خوب سیدھا اور
درست ہو اُسکے بعد ضماد کرین ضماد کا بیان اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین اور جب تک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکرین ۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اُس مقام پر ایک
قسم کا گوڑا اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اُسکے تھماد دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اُسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجزاے زیرین مین عارض ہوئی ہو تو دو انگلیون سے اُسکا درست
کردینا ممکن ہے مثلا دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون
کا استعمال بہت مفید ہے کہ اُس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے اور بقیت
درستی پر قائم رہتی ہے۔ اسیطرح جو دوا انزرک اور زیت اور میدہ اور دقاق کندر سے بناکر اُسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے

پہر اکٹھا بیٹھنا اور اگر کسر ٹیڑھی ہو کے سارش ہوئی ہو اور پاسنگ پاش کر دیا ہو تو اسکے بعد ممکن نہین ہی کہ اپنی حال پر عود کرے یا بدل سکے
کہ جسقدر ہڈی متصل ہو سے گئی ہے ہوگئی ہی تو اسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کر دین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر عفونت
مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پہر اسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست
ہو جاے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہی کہ بندش منحہ گردن سے اسطرف جدا ہوگی ہی باندھنے مین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی
ہی کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اسکے دونون کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم گاو سے یا گوند خواہ
اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کے اس کنارے پر چپکا کرین جدھر جھکی ہوئی ہے اور جب لگ کر خشک ہو جاے ناک او پہرا
پہر اپنی اصلی وضع کی طرف پہیرین اور سیدھی کرین اسکی اسی دوال خواہ نوار وغیرہ کو کھینچکر اس طرح اسکا دوسرا سرا چپکا دین کہ
وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لاکر ٹھہرا دے
پہر اسپر ضماد وغیرہ لگائین جنبر گردن کا ٹوٹ جانا جنبر کی شکستگی کبھی بوجہ گرنے اور تھامنے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ
ضربت شدید پہونچے اس سے ترقوہ ٹوٹ جاتا ہے با اینہمہ جبر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت
تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سر سینہ کے
کوفتہ ہوا ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ راس حصہ سینے کی طرف کم اوتریگا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جاویگا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر
ایک شخص اس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسے لطرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور
دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا ہے جہان
جہان اونچا ہو اوسے دبا دے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اسکو اوٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو تو بغل کے نیچے ایک
گرہ بڑا سا جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر پر فوق کو اس سے دفع کرے تا آنکہ پسلیان تک اونچی گولے کو اوٹھے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا
مطلوب ہے حاصل ہوگا۔ اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو
اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے تو اسوقت بیمار کو چت لٹا کر اسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین تا آنکہ استخوان ترقوہ
اونچی ہو جاے پہر اسکو برابر کرین اور انگلی سے اسکو درست کرین پہر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر
ہو گا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کریج کو نکال ڈالین لیکن اس کام
مین بڑی زیادہ احتیاط رہے اگر وہ کریج خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہے تا کہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر
کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ٹالنا چاہیے پہر اگر ورم گرم عارض نہو چاک کے مقام پر ٹانکہ
لگانے اور اسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بوقت ٹوٹنے
کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوتر آیا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور لطرف عنق کے اونچا کرین اور
اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے تو اسوقت بازو کی تعلیق نکرین جبکہ ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے
اوسے چت لیٹنا چاہیے نہ بیٹھ سکے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بہر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہے
جو پٹیان بندش کی ترقوہ مین انکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہی اور سینہ سے جدا نہیں ہی اور اسیوجہ سے اُسکو اسقدر سے حرکت نہیں ہی اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا
ہوجائے پہر فوراً اُسی طرف برابر ہوجاتا ہی اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیاجاتا ہی وہی علاج اُسوقت مفید ہوتا ہی۔ لیکن
جو کنارا اُسکا طرف شانہ کے ہی اور اُس سے جدا ہوجاتا ہی وہ کنارا زیادہ نہیں اوترتا ہی اسلیے کہ وہ عضلہ جسکے دوسرے ہین اس کنارہ
کو اوترنے سے منع کرتا ہی۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہی۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہیں کرتا ہی اسلیے کہ اسکی ساخت
اسی واسطے ہوئی ہی تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اُسکو پھیلاوے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا
گیا ہی اور اگر ترقوہ اوتر جائے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو ازین قبیل ہو اُسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور
اپنی ہاتھ سے اور گدّی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کے علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب
کا اپنی جگہ سے تل جائے اور اُسے پہیر تھامنا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش
ہمراہ منکب کے کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام مین گندہ اور غلیظ ہوجاتی ہی اور جب اپنے مقام سے
اوتر جاتی ہی نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہی کہ سر اعضد کا جدا ہوگیا ہی اور اپنے مقام سے نکل گیا ہی اور وجہ اسکی غلطی
کی یہی ہوتی کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہی اور جس جگہ سے منتقل ہوا ہی اور ہٹ گیا ہی وہ مقام مقعر
نظر آیا ہی کہ اسمین گڑہا پڑ گیا ہی۔ مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے
ہین **کتف کا ٹوٹ جانا** شانہ میں جو مقام عریض اور چوڑا ہی وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہی بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے
اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شئ اُنمین سے ٹوٹ جاتی ہی بذریعہ
لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہی کہ ہاتھ کے چھونے سے اُس جگہ کوئی شئ اُگرتی ہوئی معلوم ہوتی ہی مگر اکثر ان چیزون مین شکست
ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھردراپن پیدا ہوتا ہی وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہی اور خاص
جگہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شئ کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہی کبھی یہی چیزین
ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہوجاتی ہین اُسکی علامت تقعیر ہی کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہی اور خفیف سے کھٹکی کی آواز
بھی پیدا ہوتی ہی لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہی جب خوب کان لگا کر سنین اور اُسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجائین جب
سماعت کا اثر ہوتی ہی اور جو ہاتھ اُس عضو مین داخل ہی یعنے جس ہاتھ کا وہ شانہ ہی اُسمین خدر پیدا ہوتا ہی اور درد بھی عارض
ہوتا ہی علاج اُسکا تلطیف بدن ہی اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر
کرنے مین جلدی نہ کرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہی میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر
سے ہی تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضروری ہوجاتی ہی کہ مادہ جمع ہونے پاوے
اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہی اُسکا دفع ہوجاتا ہی۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائین اور اُنکے ٹوٹنے سے
قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اُسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پہ پھری
ہوئی ہون اُسوقت اُنکو برابر کردینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد لپیٹے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین
بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت آسکے دوسری کروٹ سونا لازم ہی جسمین دباو ٹوٹنے کے

شانہ پر پڑتا **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** قص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط وہی
جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اُسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے
کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹٹولنے سے ایک گڑھا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے
ہین اور درد مین بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اُسکی وجہ سے اعراض ردی اور
مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بیشتر ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن
بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریون کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف
جھک جائے اُسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسر کے چھپ جائے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاے
اُس پردہ تک بھی مستعمل ہوگی جو موت سے مستند ہے اور گول پیالی ہو اور نیچے اُسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائے گی اُسکے بعد دونون ہڈیان
کے سرے اُسمین ملائین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو گھس جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان جنکو
صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہے اُنمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ اُن چھوٹے پسلیون
کے اطراف اور کنارے دوسری جانب کے شراسیف کے غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہے لہذا اُن اطراف
کو سوائے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا پسلیون کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے
اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا
ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو تو اُسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی
لازم ہے کہ جبر اور درست کار اُسکے درست کرنے پہ جرات نہ کرین اور اُس پر ساتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اُسے باہر کی طرف
کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر شروع کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون
حجامت کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف
کھچا ہی جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر رفع کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اُسکے ساتھ نرمی کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ
خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذا سے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اُسکا پیٹ پھول کر نفخ اندر کسر مین
مدافعت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر باہر کی طرف خارج سے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے
کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست
کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اُسی کی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھی جائین تاکہ جگہ
بھر جائے تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر پھیر کر لائے جائین گے تو درستی پیدا ہو چنانچہ اُسکا بیان سینہ
کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصہ کے مریض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا تحمل
عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید جسکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اُسوقت جلد کو چاک
کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اُسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چھیلنے
ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض ہو تو جایز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کرین مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور
جس کروٹ اُسے آرام اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لیٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے
ہین جو جو امور خرزات یعنے گریون مین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہی کہ خرزات کی استدارت مین کبھی رض
عارض ہوتا ہی اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان گریون مین بہت کم عارض ہوتی ہی اور جب عارض ہوتی ہی نخاع کی جہلیان
نچو جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہی اور چونکہ نخاع کے متعلق ہین اور خود نخاع مین عصب پیدا ہوتا ہی عصب
کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہی اور تابع اس الم کے موت ہوتی ہی خصوصا جب یہ صدمہ گردن کے گریون کو پہونچے لہذا واجب ہی کہ
پہلا سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاسے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہی اُسکی خبر بیان کردی جاسے پھر اگر گریون کی تدبیر ممکن
ہو اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہی ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اورام
حادہ مین حاصل ہوتی ہی کرین اور اگر کسی قدر بقیہ گریا کی اوسکے اجزا مین سے باقی رہجاسے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہی اُسکو دفعۃً
نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہی اسلیے کہ جو ٹکڑا الگ ہو گیا ہی اُسکو
حرکت بھی ہوتی ہی اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہی پس مناسب ہی کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالین اُسکے بعد ٹانکے لگاکر
درست کر دین اور دوا ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک
ٹوٹ جائے چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین داہنے ہاتھ سے تا انکہ اپنی جگہ پر
درست بیٹھ جاسے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہی تو اُسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان
بندش لائق مقعد کے ہی اور جو علاج اُسکے موافق ہی استعمال کرین **عضد کا ٹوٹ جانا** استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی
ہی اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہی اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہی کہ رد کسر مین کیجاتی ہی یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی
ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہی اُسی طرح کی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹٹولتے ٹٹولتے خوب
برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاسے اور بندش اسکی رباط متقاطعہ سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہی کرین اگرچہ انتہا
اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اُسکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر
واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اوترتی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اُسکے بعد ایک تیسری پٹی
اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ ہو کہ
اسمین خرابی زیادہ ہی اور بہتر یہ ہی کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو
حرکت نہ ہونے پائے خصوصا جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین
ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا پارچہ کتان کی ہونی چاہیے چار اونگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹے ہوئے بہت
روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو تو اُسوقت گدی ذخیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین بھگو کر رکھنی اور باندھنی
چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہی اور بعد
اس مدت کے کھول کر پھر جبیرہ سے بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تو سوا

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہی کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہی اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہوتی ہی
جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہی جو اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہی اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جائے
اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ
کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائین کہ اسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسی طرح
کسی تپرے وغیرہ پر جو کرسی مین بنا ہو کرنا چاہیے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع مین ہو چکا ہی اور جہان بر بغل کا تکیہ ہو اس پر کچھ بچھا
ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جائے اور اسکے بعد مرفق مین کوئی بھاری شی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کی طرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک
کھینچ چکے برابر اور درست کر دین۔ اگر فقط عصابہ ہائے قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی
بندش ہو اُسے چند قوی اور زور آور آدمیون سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو جیسی ہی تدبیر کافی ہی اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیے
اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے متصل اور چوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا مقام
واقع ہوا ہو اور بیچ مین نہو اُسوقت بندش کو زیادہ قریب اُس طرف سے کر دو جو دور ہی اگر فقط ہڈی کو صدمہ اور چمپٹ جانیکا صدمہ
پہونچا ہی فقط صدمہ اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اُسکی مضبوط کرنی چاہیے ساعد کا ٹوٹ جانا بھی دونون کنے ساتھ
ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی کنا ٹوٹ جاتا ہی اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہی مگر نیچے کا کنا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہی بہ نسبت
اُسکے کہ اوپر کا کنا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے کنے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اوپر کے کنے ٹوٹنے کے اور اسکی
وجہ یہ ہی کہ نیچے کا کنا وہی ساعد ہی اور وہی سب بوجھ اٹھائے ہوئے ہی اسکا ٹوٹ جانا برا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ نیچے کے
کنے پر گوشت نہین ہی پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہوگی اور ایضاً اوپر کا کنا قبول علاج زیادہ کرتا ہی اور نیچے والا اسقدر
قابل علاج نہین ہی خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین۔ واجب ہی کہ بروقت کنے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی طرف
تکیہ کرین اور ٹھیک بٹھائین اور مقدار بندش کی دریافت کر لین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اگر اس عضو کی وجہ سے انگلیون
مین تھوڑا ورم پیدا ہوا ہی خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اُسوقت بندش معتدل و باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل
نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اُسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہی اور جبائر کے رکھنے
کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہی اسلیے کہ جگہ دکھاوے کی اور کھلی ہوئی ہے لگاؤ ہی لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام
کف دست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر متجاوز کھپاچون کی کم ہونی چاہیے
لیکن اسوقت بھی واجب ہی کہ انگلیون کے پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور اُسکے اوپر بندش
بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے بشکل مرودی لٹکائین جسکو عوام گلوبند کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا
خیال رکھین کہ اگر شکست فقط کنے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہی اُسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی
طول کے برابر ہو۔ اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہی فقط مقام کسر سے ہوتی ہی اور سب مقام اُس سے
جدا ہی اور اسکا سہارا نہین پاتا ہی بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جہد حرکت دست بالطبع مائل اور جھکتی ہی اُسی طرف
جھکنے گی بلکہ واجب ہی کہ تھمار اور اگر ضعف دار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اُسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہو کہ مقام شکست ملاقہ سے جدا ہی اور دونون کنارون سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان
اسکا اُس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور ملاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اُنکی ایسی نہو جسمین جھول نہ پڑے
اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے۔ کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہی کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہو جاتا ہی اور شکست
جوڑ جاتی ہی رسغ کا ٹوٹ جانا رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پاؤن مین ہوتی ہین اور اکثر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت
ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹکر جدا نہین ہوتی ہین لہذا انکا
علاج وہی ہی جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا اونگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ
اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہی۔ اطبا نے کہا ہی کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پہ بٹھا کر حکم
دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین انکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست
اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انکا ٹھا علیل
کا نیچے کیطرف جھک گیا ہو مناسب ہی کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہی اور چونکہ
یہ ہڈیان مسترخی ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ اُنمین جمع ہوتا ہی اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہی اور مضبوطی پکڑ لاتا ہی۔ اور
اگر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہی کہ اُسپر خاص بندش
جو اوپر مذکور ہو چکی ہی کرین اور ہتھیلی کو اُسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہنے لو جنبش بطور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے
پھر اگر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اُسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون
مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی اونگلیون کے ہمراہ اُسکو باندھین اور سب کو پہلے درست کرکے بندش
کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہی اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ ہوگی اور جو بات کھپاچون کی بندش سے پیدا ہوتی
ہی وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو اُسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچون کے کام دین گی جوڑی ہڈی اور
ورک کا ٹوٹ جانا کولے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہی اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہی اور کبھی ایسے حالات
کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہی اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہی اور کبھی اُسکا حصہ اندرونی اندر
کی طرف دھنس جاتا ہی اور کبھی سب احوال کے بعد اُسمین درد اور نخس یعنے چبھن پیدا ہوتی ہی اور ساق اور ران مین خدر پیدا
ہوتا ہی اور قریب قریب اونھین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب
جوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہی ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ مین کو نہ تحلل آئے اُسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی
ہی اور ایک دو کونون مین نقصان عارض ہوتا ہی۔ علاج اُسکا یہ ہی کہ علیل کو ایسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور
دو مرد قوی یکبارگی اُسکی دونون رانین خوب کھینچین ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ
سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اُس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہی نہ کرے اور پیچھے کی طرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونون پھر
دونون کونون کو بشدت اور بہ قوت استادہ پائین تاکہ برابر اپنی جگہ پہ بیٹھ جائین بعد ازان اُسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالچہ پر
جو کہ کلسے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی ہو آہستے لٹائین اور یہی تدبیر قریب قریب ہو اب ہی شانہ کے علاج مین اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنے کولے

پیجانات سے چوٹی ہڈی ٹوٹ جائے اُسکا علاج قریب ہی شکست کے ٹوٹ جانے کے ہو واجب ہی کہ ترطیب کا استعمال نبدش پر کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اُس عضو کے ہی اُسیطرح نبدش کرین اور چاہیئے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وسط پر ہو ران کا ٹوٹ جانا ران جب ٹوٹ جاتی ہی بقوت کھینچنے کے ضرورت ہوتی ہی بعد اسقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبیعی پر آتی ہی اُسکی اصلی ہیئت یہ ہی کہ جانب وحشی مین تحدیب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہی جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہی۔ ران کے بیچ کے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیئے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہی اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہی اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اُن سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور نبدش اوپر کیطرف نیچے سے جائے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجائے خود اسطرح جوڑ بیٹھ جائے کہ جنبش نکرے۔ اطبا نے کہا ہی جسوقت ران ٹوٹتی ہی اُسکے مقامات اور ظاہر مین کی طرف زیادہ پھر جاتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ ہڈی پھری ہی اسی طرف سے از روے خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہی۔ خواہ ایک سرا ہڈی کا ٹوٹے ہوئے مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر نبدش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیئے کہ ایک نہالچہ ایسا بنائین کہ اُسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اُسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اُسکا ما بین پٹڑو پر رکھین اور اطراف اُسکے سر کی طرف چڑھا ئین اور ایک خادم کو سر اُسکا پکڑا دین کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اُسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اُسکے دونون سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی کرنے کا طریقہ یہی کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اُسکی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کے چھٹی اور گری ہو اُسے جیسے ہم نے بیان کیا ہی درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہو گئی ہو اسکو نکال ڈالین جسطرح بن ہو سکے اور جملہ تدابیر مذکورہ سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہی ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنون مین مستحکم اور استوار ہوتی ہی۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر ہلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہی بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہی کہ ایسے وقت مین دونون رانون کے بیچ مین ایک کو لا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اُس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اُسکو درست کرتا ہی اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہی اسکی درستی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھین اور جب ران پر ورم پیدا ہوتا ہی وہ ورم قوی ہوتا ہی اور بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہی اسوقت واجب ہی کہ جھٹ پٹ نبدش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم مین خفت پیدا ہو گی اور متفرق ہو جائیگا جو تحلیلات ورم کے دور کرنے کے واسطے مخصوص ہین اُنکا بیان بخوبی ہو چکا ہی قالب اط

رکھکر ہاتھ مین درست بیٹھ جائین اور پاؤن کیجانب طول مین رکھکر اُن مین دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اُنکی یہ صورت ہی کہ اگر چھوٹی ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اُس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچے کا علاوہ برین اگر چھوٹی ہون گی تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہی کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہی اُسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت اُس حصہ کی حرکت ٹوٹنے ہوئے مقام کو مضر ہو جسوقت سوتا ہو وقت غفلت اور نیند کا ہی اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے ہڈی شکست مین ہوتی ہی اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کا تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہی اور سوائے تعب اور مشقت کے اور کیا اُسمین ملتا ہی اور مناسب یہی ہی کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اُسیقدر چاہیے جسقدر حالت صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بوقت صحت کے اُسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہی کہ جہان تک ہو سکے اُسکے پھیلانے کی تدبیر کرین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اُس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہی اور اگر کولین ران اور کولے کے مفصل کی منقطع ہو جائین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہی ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہی اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہی کہ ٹوٹنے مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور کھنچانے مین جو کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور قوت لامسہ اُس پر آگاہ ہوتی ہی اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہی اُس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہی ورنہ ماؤف ہی علاج اُسکا یہ ہی کہ ساق کھینچین اُسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کر دین اور اگر اجزا اُسکے متفرق ہو گئے ہون پہلے اجزا کو جمع کر کے پھر اُسے اپنی جگہ داخل کر کے جبیرے مین سلینے اور پھر ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہی بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاؤ بطرف خارج اور قدام یعنی سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائیگی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی۔ اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ساق سب طرف جھکتی ہی اور کسی جانب اُسکا میلان نہین ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا بر قیاس معالجہ ساعد کے ہی اور مثل اُسی کے ہی مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے نہین ہی بلکہ وہ سیدھی ہی لہذا واجب ہی کہ ایک مدت تک اُسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے اور بہت دنون تک اُسے اپنی جگہ پر رد کیا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہی اسلیے کہ اُسمین صلابت زیادہ ہی اور اُسکی نگہبانی کرنے والی چیزین اُسکے گرد بیش بہت سی ہین اگر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہی یہی ہی کہ اتر جاتا ہی اور اُسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہی **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اسکا دشوار ہے اگرچہ بہت ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے اپنے
پاؤن پر ٹیک لگائے اور آدمی کے بھل سنبھلے۔ کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا طرف بطون عضل کے
عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون انھین عضلات مین منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور
ارتعاش و مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر ہو اور باہر جلد کے اسکا حجم نکل
آئے اور اسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور
اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہوچکے
اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھرنا اسپر زود دیگر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے ویسا
درست ہو کر مل نہ جائے اور کسیقدر کسر باقی رہے ایسا انجبار کچھ مفید نہو گا پاؤن کی انگلیان اگر ٹوٹ جائین انکے ٹوٹنے
اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی انگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر انگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین
کر روندتے ہین روندنے سے انگلیا اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** اس فن مین پانچ
مقالے ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو مخصوص سموم مشروبہ معلوم ہین اور انکا تفصیلی بیان ان زہرون کے معالجے کے جو حیوانی انہین سے
بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج انہین سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اسے زہر
کھلا دے خواہ پلا دے اسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور نمکین کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جسکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال
نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم و رائحہ چھپا دیتی ہین اور جب گھر مین انکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بوقت
زیادہ گرسنگی اور تشنگی کے ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھر
آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہوچکا ہے گو دھوکے مین اگر زہر پی لے اسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی ہین
اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین انمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت
سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہین لہذا اسکو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگون مین بھری ہوئی ہے اسمین
ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم
ہو جانے کا ہے منظر احتیاط کے واجب کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال ان ادویہ کا جو دافع سموم ہین
جیسے مثرودیطوس کہ اسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب
کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو بعدہ اور کبھی اس بارہ مین عجیب النفع
کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوائین
ہین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو جیک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے۔ ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو شخص
اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اسے احتیاط ان سب باتون کا کہ شخص غیر کے کھانے پانی مین غفلت نہو بلکہ ہر وقت کھانے
اور شراب کی اگر اسمین غیر کی مداخلت ہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر غفلتاً جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب وغیرہ
کھانے اور شراب مین پکتے اور بنانے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوام

اور یہی جانور بعض کھانوں کی بو سے خوش خواہ بو سے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہیں اور وہ اڑکر اسکی طرف جاتے ہیں اور
کبھی اسمین گرکر مرجاتے کبھی مثلاً مشمومات مشک وغیرہ میں سے شراب پی جاتے ہیں اور کبھی اسمین قے کرتے ہیں اسی واسطے چھت دار مکان
خواہ سایۂ درخت کے نیچے کی چیزیں خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگی ہو وہاں کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے

بیان عام سموم منتشرہ یہ کہ زہر کے دو صنف ہیں ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی
صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اسکے خواہ سوزش
اور عفونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید مثل زحمد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح میں سدہ پیدا
کرکے آمد وشد نفس کی بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش یا اور اطمل جسکو لوگ ایک
قسم کا گوند بیان کرتے ہیں خواہ بیش کا گوند ہی یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنے چیتیا کاتیا اور
از ینقبیل اور چیزیں ایسی ہیں جو تمام اجزائے جوہری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہیں ایضاً بعض اقسام
زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اپنی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کے
تمام بدن پر انکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچاکر مہلک ہو ممکن ہے
کہ اسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن میں
ٹھہرے حرارت اسکی بڑھتی جاے گی اور فعل اسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل
اس زہر کی خواہ جس مادے کو اس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کریں خواہ علاج بالضد کرکے اس
زہر کے اثر کو توڑ ڈالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری
طرح سے قوی ہوتا ہے پھر اس جگہ جو غالب جانب ہو اسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب میں ہے اور مخدر
کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور بایں نظر کہ شی مخدر بدن حار سے اسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ
جوہر دوا کے مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور انکا جذب جو بروقت
حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوا کے مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوا کے مخدر کی ابدان حارہ میں
شدید ہے خصوصاً جب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی
بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کردیتا ہے لہٰذا
اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم میں جذب اثر بقوت کرتے ہیں پس وہی ضرر پیدا ہوگا
جو مخدرات میں بیان ہوا اسی واسطے جالینوس نے کہا ہے کہ فربیون میرے گمان میں بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی
کو ہلاک کردیتا ہے اور زہر ایسا ہلاک نہیں کرتی ہے اسلیے کہ زہر اپنا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب
بدن سے منفعل ہوجاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اسکے بعد سواے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے اور آدمی کے
بدن میں یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہوتا ہے کیونکہ اس کے مسامات وسیع ہیں اور حرارت اسکی شدید ہے اور شرائن
کے حرکات قوی ہیں جو بقوت جذب کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ

خواص منفعلہ کے ہین اُنکا بھی لحاظ کرنا ضروری ہی اور کہان سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکور دائمی سمیت کا بہ نسبت اُس مزاج عریض بسیط مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہی تا اینکہ جب یہ دوا تاثیر پر قادر ہوا اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل سندروس کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوا اسے مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہیکہ فربیون بقیاس مزاج سندروس کے سم ہی نہو اور اگرچہ زر سندروس کا وصول سمیں یہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل فربیون کے نہین پہونچتی ہو اور مہلک نہین ہوتی ہو پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہو کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہو گئی کسی طرحکا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہو گئی۔ مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہو کہ ایک لڑکی کم سن کہ جسکو ابن اسفندیار زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اسکا زہر کا اثر دار ہوا کہ اُسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اُسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اُسکے زہر سے ہلاک ہو جاوے استدلال اقسام سموم پر خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر اُن حالات کے کیا جاتا ہی جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلا بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا ہی اور جیسے اندرونی کوئی شی کھائے جاتی ہی جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر اور قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہی مثلا فربیون اور سنک یعنے سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی۔ اگر التہاب شدید اور درد اور عروق کا اور بکثرت برابر ہونا پسینے کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہو گا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہو گی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہی اور اگر سوا اسے سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہو گا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہی اور یہی قسم نہایت زبون ہی کبھی رنگ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہی خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اُس شخص کے جسم سے جو افیون کو پیٹے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے موہنکی بدبو اُسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاوے جیسے ارنب بحری اور اقو بیطن اور ذراریح کبھی قی کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہی اسلیے کہ زہر خوردہ کی قی اگر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہی خواہ قی کی بو سے اُسکا پتا لگ جاتا ہی۔ خواہ قی کے مزے سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہین جیسے برادہ الحدید قی کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہی اور اسیطرح۔ اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رایحہ کے پہچانی جاتی ہی اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ بو کے **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم او لٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہو جاوے پھر اُسکے بچنے کی امید نہین ہی اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہو جاوین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو جاوے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہی اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہی **قانون علاج زہر خوردہ کا** سستی زہر خوردہ کے علاج مین ہرگز نکرنی چاہیے اور جہان تک ہو سکے بہت جلد خبرگیری کرین جسوقت دریافت ہوا اُسیوقت مشغول بعلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اُسکا تدارک بہت مناسب ہی۔ آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قی کرائین اور قی کرانے مین مبالغہ

کرین جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین عنفص اور شحم اور
بھی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اُسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا
اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول
اور مشروب سے ٹوٹ جائیگا اور اُس زہر پر یہ چیزین غالب آجائینگی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اُسے قے کرا دیجے
اُسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پی کے قے بھی ہو جاوے ایضاً اگر جوشاندہ تخم انجکن
ہمراہ روغن زرد کے پی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اُسکے بعد دودھ کا استعمال
جو دہی مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی پگھلائی ہوئی
اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہو واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضاے اسفل کی
طرف کچھ اذیت زہر کی اور ترقی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ قی
اور مسہل کا استعمال کرین اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ
اُسے بھی استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتداے امر مین اسکا استعمال کیا جاے
کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ سوسن
دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنے بقدر فندق کے ایضاً حب البسان
نوبخاے خشک تخم نعنت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دارفلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس صخری فطر اسالیون اسارون
زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حمامہ چھ درخمیات
شہد مین معجون کر کے شراب باقلاے رومی کے ہمراہ استعمال کرین اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی اثر
پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلادین زہر کو براہ قے نکالدیتا ہے۔ منجملہ مشروبات
کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ سنبل نار دین تخم گزر جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ایسے وقت
بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لونا بدیو بقدر چار درہم پلائین اور روغن بزر ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے
التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور پھر قے کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم
سونے نہ پاوے اور نہ اُسکی سانس ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پانون مین سستی نہ آنے پاوے اور اُسکے گرد شور غل
بر پا رکھین مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائین خواہ اور چیزین کھٹ کھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجاے اور زہر بخوبی پہچان لیا جاے
پھر علاج اُسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب مین مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو نا حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے۔ پہلی صورت
یہ ہے کہ دریافت ہو جاوے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت
کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کے ہے اُسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ تیلا جو اور روغن بادام اور روغن زرد
سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اُس سے بنا کر استعمال کرین۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم طفیات کے ہے اُسوقت
تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کر کے استعمال کرنی چاہئین اور

اعضائے رئیسہ پر ضماد طلاء وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اسکو سرد کیتے رہیں منجملہ اُن چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتے ہیں گائے کا گھی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصدگی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اُسوقت تریاق اور دوائے حلتیت اور دوائے مسک اور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص میں اسیطرح توم یعنے لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر سموح کو مضر ہے اُسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمیں رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائیں اور چھینکیں پے درپے واقع کریں اور فم معدہ کی مالش کیجائے اور اُسکے منھ میں ہوا پھونکی جائے اور پاؤں اور کھیڑے جائیں۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اُسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو پلائی جاتی ہے یا اُسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انھیں اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جسے بچھو نے ڈنک مارا ہو اور ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائیں ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اُس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق کہ مثرودیطیس اور سب قسم کے فادزہر بشرطیکہ مجرب ہوں اور گل مختوم اور تریاق جو اُس سے بنائی جاتی ہے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرۂ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے نجات دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ جبہ عراقی علاج میں عجیب النفع ہے اور دوائے منظیری سالخیران اور بیخ انجبار ہموزن ایک ایک درہم اور دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے بیخ تخم درسیم اگر ہمراہ شراب کے پلائیں اور فوتنج بھی اور تخم شلغم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اُسکا شوربا گوشت میں پکایا ہوا ایضاً دار چینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑا ہوا تخم گذر خصوصاً گذر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ میعہ اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری جند بیدستر برگ سنے ہر واحد ایک جزو تخم حنظل نصف وزن جمیع اجزا کا بعد پیسنے اور چھاننے کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ انکی تاثیر دفع سموم میں بالخاصیہ مشہور ہے منجملہ انکے یہ بھی کہتے ہیں کہ مینڈکے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست چھیلا ہوا اقوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انمیں سموم میں سے حجر ادرین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھروں میں ایک حجر سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اُسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ میں شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہیں جیسے مرتک اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس پتھر کا علاج اور مرتک کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر سمی کے علاج میں نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ خوف اُسمیں نہیں ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہے ہان جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالیں اُسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور جا بجا سکا ہلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذائے دماغ ہوتے ہیں اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہے

اور مضر ہی کہ تقطیع پیدا کرتا ہی اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہونے مین جیسے مغص اور تہیج کی امعا
کی اور قیٔ الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے جسم پر ورم پیدا ہوتا ہی اور پیشاب بند ہو جاتا ہی **علاج** بہت عمدہ علاج
بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائم مقام تنقیہ کے ہو یہ ہی کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرزنجوش تین درہم شراب مین یا انکر خواہ ماء العسل
دفعہ دفعہ کر کے الیضا ماء العسل سے لہسن ملا کر حقنہ کر لین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے
ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے۔ اگر پارہ کان مین پہونچ جاوے تو چاہیے کہ ایک پاؤن پر کھڑا کرین اور اُسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی
اُسکا اُسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اُسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج
کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اُسی جانب چھولا چھولائین جب بھی نفع ہین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی
کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہی اور اُسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ
جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب نہو مگر اُس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہی اوسے حاجت اسطرف گھولنے
اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی او اگر اس سے زیادہ دور ہی پھر اُسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین
ہوتا مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مرداسنگ کھا جائے اُسکا بدن سوج جاتا ہی اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی ہی
پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہی اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اُسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی
ہی اور امعا گرانی پیدا ہوتے ہی تا انیکہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہی اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہی اور راوپر اعضا مین نفخ اور
ہم بھری پیدا ہوتی ہی اور اُسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل تیمر کے اوٹھہ آتا ہی رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہی اور سانس مین
تنگی پیدا ہوتی ہی اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ
مثل اسرب کے ہو جاتا ہی۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہی **علاج** اُسکا یہ ہی کہ بہت
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرنس اور
انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہی کہ بورہ تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پتھال جنگلی کبوتر کے شراب
مین داخل کر کے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہی خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرنس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے
اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مراد نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تا کہ خوب ملجاے اسمین
سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اُسکی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہی وہی شوربے جو گوشت
بچہ گوسفند سے پکائے جائین۔ علامت اُسکی اچھی ہو جانے کی یہ ہی کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور
بول کا ادرار ہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہی کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل
مین اونکین کی ضرورت ہی اسفیداج یعنے سپیدہ اُسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہی اور اعضا مین استرخا پیدا
ہوتا ہی اور کھانسی بشدت آتی ہی اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اُسکی مخبط ہو جاتی ہی بدن سرد ہو جاتا ہی اور دماغ بھی
سرد ہو جاتا ہی غشی اُسپر طاری ہوتی ہی کبھی اُسکے حلق مین گھٹنا سا امر محسوس ہوتا ہی اور اُسکے لعاب مینے کوسے اور زبان
مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور خشکی آجاتی ہی اور پیٹ مین مروڑ امعدہ مین لذع منہ مین درد شرا سیف

مین نمود اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو اور کبھی انتہاے خناق تک نوبت پہونچتی ہو اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہو اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہو علاج مثل علاج مرتک کے ہو اور سقمونیا کو ماء العسل مین اور مدرات بول مین ملا کر پلائین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہو اسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت درد دار سے ٹپکتا ہو۔ ایضاً اسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہو اور اسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنے سنگ آہک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہو جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد تلیین کے استعمال مین لائین اور حریرہ ہاے نرم کھلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہو اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہو۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہو کہ خاکستر اطراف کرم یعنے انگور کی ٹہنی ملا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین شنگرف اور سنکھیا ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہو اور یہ علامت خاص ہو سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہو جو زیبق مقتول کا علاج ہو اسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم لعینہ کا استعمال کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہو اور احشا مین تقطیع اور قے بھی عارض ہوتی ہو اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین علاج اسکا وہی ہو جو زرنیخ کا علاج ہو اور زرنیخ علاج ہم آئندہ ذکر کرتے ہین برادہ آہن اور خبث الحدید اسکے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی موتھ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہو اور درد سر کی شدت ہوتی ہو علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اس چیز کے جو لیقوت لے مسہل ہو پلائین اسکے بعد گھی اور مسکہ پلائین تاکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر انکے سرون پر ٹپکایا کرین۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیکر پلاتے ہین تاکہ اجزاء متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربائے روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اوتر آتا ہو اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہو بذریعہ قے کے اسے دفع کرائین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو سہ ہرتال اور چونا جو شخص انمین سے کسی ایک کو کھا جائے اسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جاے اور اسکی کیفیت یہ ہو کہ مغص اور قروح امعا اسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کھائے اسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہو اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہو اور جو شخص فقط چونا کو کھائے اسکے موتھ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی بے ورد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج مہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اسے کرنا چاہیے اسکے بعد آب گرم اور جلاب پلا کر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور اور ایرسا جیسے خواہ مجموعی یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربا سے شحمی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو نیز ریح حیات اور علاج نورہ کے اسکی تدبیر کرین الینۃ قے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضا سے اندرونی کا اور طبیعت یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہرتال کے علاج کے ایک یہی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہی بول حمار اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہی چونہ اور ہرتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہی زاج اور شب یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہی کہ نوبت سل کی پہونچتی ہی علاج اسکا شیر تازہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منھ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منھ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور حدوث استسقا سے امین نہین ہوتا ہی علاج اسکا دواء الکرکم اور دواء الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہی بیان بچلی سموم نباتیہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ انکے بیش بھی ہی اور یہ زہر بدترین سموم ہی اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہی اور آنکھین سبز ہوئی جاتی ہین اور پے دار دوار اور غشی عارض ہوتی ہی اور دونون ساقین پاون کی بیکار ہو جاتی ہین ۔ جب اس حال کو پہونچے نہایت بری حالی پر دلیل ہوگی ۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہی پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہی اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اسے ضرور لاحق ہوتا ہی ۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے مریض عارض ہوتی ہی ۔ اور بیش کا عجب یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین تا وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہی علاج پہلے بہت جلد اسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ قشور بلوط ہمراہ شراب کے اسکے بعد اصلی علاج اسکا فادزہر اور دواء المسک اور جدوار اور یہ جانیے کہ جو کہ اس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہی اور وہی اسکی تریاق ہی (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہی بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہی کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مسک کی ۔ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہی اور جتنے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہی اور اسپر خطوط اور ڈورے مثل خطوط مرتک کے ہو گئے ہین ۔ ایک حیوان جس کا نام فارۃ البیش ہی اور فارسی مین اسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہی اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہی اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہی قرون السنبل اسکی ماہیت مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ سنکھیا ہی یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب جو اور روغن گل باہم ملا کر اور اس قبیل یہی دوا مشترک ہی کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد

سکے تو لیٹ جانے کی خشکی نہ رہے شدید ہو اور کوڑ اور صندل آمیں پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب
زبان پر [illegible] اور عصا [illegible] ترش کا بھی پلایا جاسے تو قبول اس دوا کو میں تحقیق نہیں جانتا ہوں اور بعض وجوہ سے گمان ایسا
ہے کہ شاید یہ بیش کے نشا یہ ہو اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں موجب الاعیاء ہیں جو
شخص اسکو بیش جان کر کھانے میں استعمال کرے اسکے شکم میں اپھارا اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی شدید ہوتی ہو اور ہنسی
ما السواد ہو اور بدن کا پھوٹنا ہونا اور سن ہو جانا اور استفراغ عقل پیدا ہوتا ہے بعد گرانی سر کے ارتعاش متغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے
پسینا منہ سے نکلتا ہے اور تمتما اور یہ ہیضہ پیدا ہوتی ہے بعد اسکے مر جاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے بیان چند ادویہ
کا جو کرم میں منجملہ ان ادویہ کے فرفیون ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لسع شکم اور ہچکی
ارتعاش ہوتی ہے اور پہلو میں [illegible] شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں بعد ان نہریہ احشا کی کریں اسکے بعد روغن
بادام شیریں خوب سا پلائیں بعد اسکے جو علاج فرفیون مستعمل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کریں اور غذا میں اب انار میخوش اور آب
سیب میخوش پر اکتفا کریں اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **الباب یتوعات** یہ سات ہیں شامل ہیں ادویہ مفردہ
کے [illegible] لبن شبرم اور لبن الحشر اور لبن لاعیہ اور ان زہریلے دودھوں سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا
ہے جیسا کہ فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی متھا اور روغن زرد او مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو مرض
ان کے استعمال سے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے
ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر تین درہم
کے مقدار پر قاتل و مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج
لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور لعینات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہیں
جو اوپر مذکور ہو چکے واجب ہے کہ اسکی سمیت دہنی پلانے سے توڑ ڈالی جائے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق سے
مازریون اور ثافسیا انکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ
رنگ مازریون کو ماما الاوان کہتے ہیں انکی سمیت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا میں اور
درد تمام بدن میں اور [illegible] اور ہچکی اسکے بعد تشنج اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز
بند ہو جاتی ہے علاج لازم ہے کہ شیر تازہ دوہ کر پلائیں اور روغن زرد بھی متواتر پلائی جائیں اور جلاب کا بھی استعمال کیا
کریں تاکہ فساد اسکا برطرف ہو جائے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مشرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال
کریں پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہیں تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار
اکثر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج
کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی میں کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو
نا چار اسی کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزیں ملانے کے استعمال کریں علاج واجب ہے کہ مطبوخ حلبہ اور تخم شبت کو موتھ میں [illegible] کا اسکا
مانند [illegible] تجربہ ہے اور تخم [illegible] اور اسکا [illegible] سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے

دربب انکو بھی مفید ہی اور ان سب دواؤن کے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی بھی ضرور استعمال
مین لانی چاہئین اور انکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہی **بلادر** بھلاوین کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے شکم اور حلق مین تقطیع اور
التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ
بیکار ہی ہو جائین وسواس پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ سوداء کا احراق ہو جاتا ہی بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہی اور
کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے ضرر نہین ہوتا ہی خصوصًا اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا
ہی کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اُسکو خوف اور پروا نتھی **علاج** روغن بادام
اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور از ین قبیل سب چیزین جنسے لذع مین سکون اور
سوزش مٹنے کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اسکے بعد گائے کا دہی برف مین سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد
کیا ہوا اور آب جو اور آبہائے فواکہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال مین لائین اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اسمین ملائین اور سرسام
کا جو علاج مخصوص ہی وہی اسکا بھی کرین بلکہ ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہی جوب النسو اور جو اُسکا فادزہر
ہی **کھیلیج** جسکو ہندی مین کٹھومری کہتے ہین جو تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہی **علاج** اُسکا بلادر کے علاج سے
یکسان ہی اور ادہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہی **سداب بری** یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھاتا ہے اُسکی
آنکھون مین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہی اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہی **علاج**
اسکا یہ ہی کہ پہلے قی کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کُنبر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنبر کے ہین
انکا علاج کرین **سافیسا** سداب کوہی گاگونہ ہی کبھی اُسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہی مزاج اُسکا گرم ہی جو شخص کھالے
اُسکے بول و براز دونون بند ہو جاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہی اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ مین اور جحوظ
عین اور سرخی مونھ کی پیدا ہوتی ہی اور کبھی بوجہ اُسکی حدت کے تمام بدن مین بہی او جھلتی ہی - اور اکثر نوبت غشی اور تصغر
نفس کی ہو جاتی ہی **علاج** یہ ہی کہ پہلے بہت جلد قی کرائی جاوے اور اُسکے بعد روغن نہ دا اور دودھ اور مکھن اور آب جو
پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور دلال افسنتین ایک دوا یہ بھی الطب کی مثل فادزہر کے مشہور
ہی واسطے سافیسا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل بحروت اور طبیخ شعیر ہی - ایضًا جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے میرے خیال ہی کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہی خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اُسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع
کرتی ہی اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہی کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہی **جبلہنگ** اسکے اعراض مثل
اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہی جو خربق کا علاج ہی **دند چینی** سے اسہال
عظیم عارض ہوتا ہی **علاج** یہ ہی کہ قی کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودھ اور مکھن با
پلاتے رہین اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہی اور کبھی اُسکی سمیت کی ضرر اور اسہال دونون
کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہی کندش اور خربق سپید اور ع طنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایک قسم
زردی او **رغاریقون سیاہ** کندش یعنے نکچھنی سے مثل بے اندازہ پیدا ہوتی ہی اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی حال سیر طینیا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ
اسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کے وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب
عوارض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے۔ اور خصوصاً خربق سپید اور خاص کر
سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکساں ہیں جالینوس کہتا ہے کہ نبض اس شخص کی جسنے خربق کھائی ہے ابتدا میں عریض اور متفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء اس میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ کثیر
جو دوائے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اسکے دفع پر قادر باستقلال نہیں
ہے۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی
نہیں رہتا ہے اسلئے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض میں انتظام اور استوا سے حال شروع ہوتا ہے۔
اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کی طرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جائے اور تشنج واقع
ہو نبض میں ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہے تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلئے کہ حرارت
غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی۔ خربق کتوں کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت
جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اسکے سر کے نیچے کی طرف اترنے کی تدبیر کریں بذریعہ حقنہ قویہ کے
مثل شحم حنظل وغیرہ سے اسکے بعد اسکے اختناق کا علاج ویسا کریں جیسا باب فطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو اسیرا
میں پھر قے کرائیں اور بہت سی ہوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اسکا بیت آب نیم گرم سے صبر دیں بعد اسکے دوائے قے پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں
اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائیں اور اسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی طلیں کی کریں اور آب زن
معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اسی سے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور
سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد اذان قلیل نفخ
و تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افتیمون کو شراب
کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ
شراب اور مقام نفخ پر چیتھڑ سنگھ گرم کر کے رکھیں خواہ اور ضرح کی سینگ جو ورم اور نفخ کو ساکن کر دیتی ہے اسکے بعد پنیر تازہ اور
ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیریں جس میں پانی کی آمیزش کم ہو
ہو۔ اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بار بار
اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور رُب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں جبر مدانق معرب کرم دانہ کا
ہے اگر دو درہم اسمیں سے کھائی جائے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج فربیون
کے ہے دانہ کی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اسکی کھائی جائے مہلک ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ قے کرائیں اور
مسہلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور

تر کی کہتے ہین جب کہ اُس مین کسیقدر دہنیت باقی ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اُسکا نکال لیا ہو اُسمین سمیت آجاتی ہی اور سم قاتل ہو جاتی ہی اور اُسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہی حنید بید ستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اُسکے کھانے سے عوارض سرسام حار کے عارض ہوتے مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہی خصوصاً جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہو کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہی کہ پہلے قی کرائین آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملاکر اور بتیرہ انگوا اُسکے بعد حموضات مثل حامض اترج اور رُبوب قالبند اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جاسکے اور سرکہ شراب تنہا اور مادہ گاو کا دہی عصارہ تفاح اور شیر مادہ خر نہایت مفید ہی حنظل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تفرح امعا اور اُن رگون کا تقرح جگر کبد یعنے جگر کی حد اول اور نہرین کہلاتے ہین پیدا ہوتا ہی اور اس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہی علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جوش کیا ہوا دودھ پارہ ہاے آہن جو گرم کرکے دودھ مین ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ مین اوبالی ہو اور سفوف بزر ہمراہ مقلیاثا وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر انمین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرے حلق مین عفوصت اور لہاۃ اور مری مین بھی بہی بکثرت پیدا ہوتا ہی اور قضیب ریہ تک بھی مزہ ہوتا ہی اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہی اور اُسکے موتہ سے بخار دخانی اوٹھتا ہی انجام کار مین زبان اُسکی بستہ ہو جاتی ہی اور صدغین مین اختلاج پیدا ہو کر اُسکے بعد رعشہ اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہی اور اُسکے ساتھ نیز شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہی اور خانق النمر کے استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہی جسوقت ارادہ اوٹھ کھڑے ہونے کا کرے اور دونون آنکھون مین رطوبت بھی بھر جاتی ہی اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہی۔ خانق النمر زمین ہرقلہ جو ملک روم مین واقع ہی پیدا ہوتی ہی اور بعض چند مقامات مین اوگتی ہی مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہی۔ علاج بہت جلد قی کرانی چاہیے اُنھین چیزون سے جو معلوم ہین اُسکے بعد حقنہ کرین اُسکے بعد مثل سعتر جبلی اور فراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کمافیطوس بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑہ درہم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر وہی ہی جسمین لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہی اور رانفحہ یعنے پنیر مایہ خصوصاً انفحہ یارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاو کا بھی عمدہ ہی اسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہی اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہی۔ علاج اُسکا قریب ہی علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر ارز یعنے دھان کی بھوسی بنا بر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فوراً اُسکو درد شکم معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بیخ زبان مین لاحق ہوتا ہی بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہی اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہی دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہی علاج اُسکا بعینہ مثل علاج زراریح کے ہی اور جیسی زیست سے اُسکا علاج کرین واجب ہی کہ اُسمین سعتر جبلی کو پختہ کیا ہو خیر انجیرہ تخم اوشنگن کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو حنظل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین یعنے کبھی کھانسی بھی مفید عارض ہوتی ہی۔ علاج اُسکا حنظل کا علاج ہی لیکن اسکی کھانسی کا ملینات ادویہ سے علاج

دیا جانا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی جو ظنین بین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے
استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
بھی وہی کرنا چاہیے جو انکا علاج ہی اور خاص علاج تربد کا یہ ہی کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاوے اور مشترک علاج وہی
جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قی کرائی جاوے تو دریتون کی طبیعت کو ہم نے نہین
پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور ہمکو گمان ہی کہ یہ ادویہ حادہ سے ہی اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو
اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور ہذیان بک عارض ہوتا ہی کہ ہونٹھ مین بھی اسی قسم کا تمدد
پیدا ہوتا ہی کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہو جاتی ہی اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہی کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہی جیسے تو دریتون کھانے والے کی ہوتی ہی علاج اسکا بھی مشترک ہی اور بعض کی راے یہ ہی کہ پہلے
قی کرائین اسکے بعد سے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور زبان سخنہ کی مالش کرانی اور دار زہر
مار کا استعمال اور دوالمسک اور ادویہ دافع تشنج غبیت کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوشیون اس دوا کو
بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بھی ادویہ حادہ
مین سے ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ حادہ مین سے ہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اس سے قلقموفی پیدا ہوتی ہی ہونٹھ اور زبان مین
ورجون اور وسواس او سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہین لبوب زنجبیل لنکے احوال قریب قریب افیون احوال کے
ہین جو عنصل اور انجیرہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہی خصوصا روب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس و تفاح
وغیرہ اور کبھی اسی سے متلی پیدا ہوتی ہی اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور
ناریل اور بادام کے ہین نہار مونھہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار مونھہ شراب خالص پینے سے خناق اور صداع وجع
اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہی خصوصا اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اس سے زیادہ اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق
ہوتی ہی علاج یہ ہی کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصا اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قی کرانی بہت
عمدہ علاج ہی اگر باسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور
اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد مرا ماخوذ جسمین سمیت آگئی ہی اور اکثر بلاد ارقلیشا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین
کہ اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہی جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
حنظل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور حیث پٹ غشی طاری ہو جاتی
ہی اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہی شہد کی ایک اور بھی قسم ہی بہت بری اسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے
ہی علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام ادمالی ہی پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قی کرائی جائین
جب تک ممکن ہو دلق موبزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ بدون دست
آنے کے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہی کہ پانی اور شہد پلا کر قی کرائین اور حقنہ لین سے استعمال کرین اور
اگر فستین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہی اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہی کہ فیلنج جرجیر کا استعمال کرے۔

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل ۔ ۔ مفید ہی اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کرین کھجلی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات
کی قسم سے ہین جو شخص افیون کھاتا ہے اُسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہی اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہی اور بعد کبھی منہ سے
کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہی اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی اور اطراف مین سردی اور
ہونٹھون مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور بعوسیت ایسی جو انگلین محسوس ہوتی ہی اور سبات یعنے اونگھ اور زبان کی بستگی
آنکھون کا اندر کیطرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کز از کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہی مختصر یہ کہ سانس
آنی بہر جاتا ہی منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہی اور روح کی تبرید کرتا
ہی اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہی مقدار شربت جو مہلک ہی دو درہم کی ہی اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہی خصوصاً اگر شراب
مین ڈالکر پلائین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہی ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اسکے سمیت کی کرے اس وقت
زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے نیز
ہی اور لغو بھی اسی بدن مین زیادہ ہوتا ہی چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کر دیا ہی علاج وہی قوانین مشترکہ جو بار بار
مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن پلاکر قے بھی کرائین کے ۔ زنیکر م پانی اور نمک اور بورہ ارمنی
وغیرہ سے قے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین پلاکر اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین
اور افسنتین کا استعمال ہی ایضاً افسنتین کو شراب مین ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہی اسیطرح دارچینی خاص کر سکہ
اور ہمراہ سرکہ اور سکبینج کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہی کبھی ایسے مسموم کو اسکا تریاق مخصوص اس
ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور رائیل اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت
ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہی اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسیطرح حاصل ہوتی ہی کہ ایک مثقال حلتیت ایک درہم شراب
ریحانی مین ملاکر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہی خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاسے اور پانی کی آمیزش
کی زیادہ متحمل ہو اور اسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو بعض بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال
کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہی ۔ واجب ہی کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاسے اور نکچھکنی کا ناس خواہ
اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہی اور یہ مسموم کے
سونے وغیرہ سے ادکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن مین اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے جیسے
روغن قسط اور روغن سوسن اور سنگھانے مین جند بیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آب زن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے امان
حاصل ہو اور شدت حرارت کی نہ ہونے پائے اور غذا مین شوربائے روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین
جوز ماثل کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھون مین پردہ سا
ہو جاتا ہی اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے غنودگی پیدا ہوتی ہی اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہی کہ ایک ہی دن مین
کبھی قتل کرتا ہی خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اسمین سمیت زیادہ ہوتی ہی اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض
ہوتی ہی اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہی اور سوا اسکے ضعیف اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہی علاج اعظم علاج یہی ہی کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قی کرائین تریاق جفتوہ
کا روغن زرد ہی اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دار چینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے
نجات دیتی ہی اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن
بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جاوے اور پوری ریاضت کرائی جاوے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے
غذا ہائے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروح بیخ لفاح کو کہتے ہین اور یبروح
بھی دیتی ہی اسکے اعراض اور دعتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور ہچکی کزاز اور صمم یعنے کری پیدا
ہوتی ہی سیلکے اسکے زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت رکھتے ہین اور جرم اسکا بھی
کبھی اثر پیدا کرتا ہی علاج اسکا دعتورہ اور افیون کے علاج سے قریب ہی اور واجب ہی افسنتین کو شراب مین ملاکر
پلائین ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہی اور جمیع مخدرین کو بروقت
استعمال مخدرات کے نافع ہی اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ضرور ہی اور جن دواؤن سے جو دعتورہ کے باب مین کہی
گئی ہین اور زفت اور دعوان بھی ہوائی ہی کا ناک مین پہونچائین اور انکے سر دن پر سرکہ شراب اور روغن گل لگائین اور
اتنی مہلت نہ پائین کہ سو جائین بلکہ اگر نیند آئے خواہ انکے پیدا ہو بال کو اوکھیڑ لو کثیر کر بیدار اور متنبہ کیے جائین اور چھینک
لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو پھاڑنیکے ذریعہ سے بیداری اثیر طاری کرتے ہین درونقیسون یہ بھی دوا از
قسم مخدرات کے ہی اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہی اور سکر پیدا کرتی ہی پہلے میل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنے
مروڑا پیدا ہوتا ہی اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی ذی الدم بھی عارض ہوتی ہی اور اسہال
خونی بھی پیدا ہوتا ہی اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہی اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہی درمیان
چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنے سن پیدا ہوتا ہی علاج اسکا مشترک ہی
یعنے اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہی شیخ یعنے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا مین استرخا
اور زبان مین ورم اور منہہ سے کف نکلتا ہی آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھون مین چھا جاتا ہی اور
ضیق النفس پیدا ہوتا ہی گل بہرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور مسودے مین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہی کبھی
عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے ہین
کبھی کوے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین۔
علاج بہت حلیبا پانی اور شہد اور شیر مادہ گاو اور شیر بز اور شیر گوسفند بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور مغز نغوز
اور حب صنوبر شراب مین جوش دے کر ہمراہ زیت کے پلائین اور نور صنوبر کا استعمال کرین۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار
کثیر۔ ایضاً بصل مشوی یعنے پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم ادھکی اور جدوار اور حریف ہو اسکا بھی استعمال
کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہی۔ پھر مثل شرودیطوس اور
تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنے جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہی اور ایسے بہتر ایارج

مذکور بالا تمہیں ہیں اور ذکر آتا علامات خاص اسکا ہی تتوکران نے استعمال سے خناق اور ہر دو اطراف اور تمدد شدید اور جیسے
سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ و بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد
تشنج اور خناق پیدا ہوکر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کریں اور ذکر ہیں اسہال پیدا کریں اور انھیں قواعد
پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اُسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے
بعد پلائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اُسکے بعد شیر مادہ گاو اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر
اور سداب اور پودینہ اور ہینگ اور ورق غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے
بھی بہت مفید ہے اور تخم اوتنگن اور انجدان قردمانا میعہ یہ سب چیزیں شراب کے اور طبیخ پوست ہاسے توت اور روغن بلسان
ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اُسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم اور شراب کا لیپ کریں ملکوسے
مخدرا در ردی ایک قسم خاص کی ملکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خونی قے جسمیں
بہت ساخون برآمد ہو اور نفث الدم اور اسہال سحجی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور منھ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے
دودھ کا مزہ علاج انکا وہی علاج عام ہے اور شیر مادہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور خنزیر گوسپند
ایضا علیت ہمراہ انیسون کے اصداف یعنے سیپیاں جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ
کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے خواہ آب
کشنیز تازہ دفعۃً پی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور غلظ
صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل بدمست کے پیدا ہوتی ہے اور دہنیا کی بو بھی
اُسکے مونھ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اسمیں کسی قدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیم برشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربا سے مرغ فربہ جسمیں نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب میں ملاکر بھی انکو مفید ہے اور آب شوربا اور مے تیج اس سے
بڑھکر کوئی علاج نہیں ہے بزر قطونا اسبغول کو کہتے اسکی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن میں عارض ہوتی ہے اور نخمہ اور ضیق النفس اور تمدد اور غلق اور خلا
ریح ضعیف کے اور غشی اُسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہر دار ہے فطر بھی کماۃ
کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہیں یہ دونوں چیزیں بھی سمی ہیں فطر کی مضرت مثل کماۃ کے ہے اور جنس کے اس
طرح پر ہے کہ بعض اقسام اُسکے قتال اور مہلک ہیں اور بعض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار کے بھی
مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور میں پیدا ہو جہاں کی آب و ہوا اور خواص
کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات کے
سوراخوں کے قریب یا ان اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی
رنگ ہے یہ سب ردی ہیں اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق النفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور منقل وزردی رنگ کی

خواہ زرد آب شکم اور مغز بنفش اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے **علاج**
دوا معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ پودینہ کے اُسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال
کرین اور کمتری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمتری بری کا یعنے جنگلی امرود کا پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضا
واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری تیکھی تھوڑی پلائی جائے اور پودینہ اور نقل بھی اسکا تریاق ہے اور بہتر ہو کیونکہ ترہے اگر سکنجبین
ملا کر پلائی جائے اور پودینہ ملا کر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور پودینہ کے اور معجون بالوٹے گرم جیسے
معجون فلفلی اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہے اور زراوند اور سنج جاؤ شیر اور ردی شراب اور خردل اور حرف الغار
افسنتین اور معجون حیلی اور زیتون کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کی اسی طبیخ سے ہمیشہ
رہین **سہام ارمنیہ** ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم مین شنان کے تیر زہر مین بجھے ہوئے ہوتے ہین اُسکے تیر کے زخمی
کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جائے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً آستورہ پلانا چاہیے پس یہی اسکا علاج ہے بعض اطبا نے
لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھہ سے پاک اور صاف کر کے نمک سود کرین اور بریان کر کے ہمراہ دو مثقال شراب
کے استعمال کرین مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے **مقالہ دوسرا سموم**
حیوانی کے بیان مین حیوانات زہردار کی چند قسمین ہین کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اُسکا کیسا ہی کیون
نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص مین سمیت
ہوتی ہے پھر ان تینون کی دو دو قسمین ہین کوئی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے [illegible]
کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضہ کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم یعنے کباب ایسا جو خراب ہوا
یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اسمین سڑاین آجائے اور دودھ جو معدہ مین پنیر ہو جائے لیکن حیوانات کے تمام
اعضا سم قاتل ہین اور یہ اثر انکا جوہری ہے اور عارضی نہین ہے انکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک
اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور ہے رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مشابہ سوسمار کے ہے
اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم **ذراریح کا بیان** نہایت قتال ہوتے ہین
انکے استعمال سے شخص اور اوجھہ مین درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیٹ تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور ورک اور گردے اور
شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ مین تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور تضییق مین ورم پیدا کرتا ہے
اور پیڑو اور اسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہین اور اس ورم مین التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا
ہے اسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو قادر اور بول پر نہین ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب
کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی کوفت سے گرتے ہین اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت
خواہ خون کے پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے بھی باوجود اس ایذا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل
بھی عارض ہوتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے گرنے کے بعد گرتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد مرجاتا ہے اکثر ایذا اس جانور کے زہر کی مثانہ مین
ہوتی ہے اور موٹھ مین ایسے شخص کے قطران اور دفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اُسی زمانہ مین

ہوتی ہی جب خلاص شہری عبور کا قریب ہو یعنے چہار دن کا مہینہ شروع ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اوخریف مین بھی سمیت باد
نی ہو علاج پہلے قی کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ مقی اور تیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل کرنا ضروری ہی
اور جو شاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہی اور قی کرانے مین خیال تدارک ضرور کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو نظر بحفاظت مثانہ کے
فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان نکمر رسہ کر دودھ پیکر لعاب اسپغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائین اور استعمال
حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچھ اور جو شاندہ
حلبہ اور جو شاندہ خندروس یعنی جوار کا استعمال کرین اور شوربا سے چپ ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت
اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور خشخاش بقدر عمدہ ہی۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور منفنج ہمراہ چربی مرغابی کے اور
شراب العسل جو حسب مدر و ڈال کر جوش دیجائے جیسے تخم خربزہ تخم خیار بھی مفید ہی اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے
کہ دہن سفر جل اسکا تریاق ہی اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب ریحانی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمی کو
نافع ہوتا ہی۔ اور اورتانزو پر روغن گل ٹپکانا واجب ہی مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین بلکہ کسی نی باریک اور نرم کے ذریعہ
سے ٹپکانا چاہیے۔ اور آبزن کا نیم گرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے ضیق النفس اور دشواری
سانس آتی ہی اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قی با فراط
زرد رنگ یا خون کی قی اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے ہچکی زیادہ ہو اور اینٹھا جاے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہین
اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھا موقوف ہو جائے وہی وقت اُسکی صحت اور نجات کا ہی اور سڑی مچھلی کا مزا پسینے مونہ مین
پاتا ہی اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہی اور نمکینی لیے ہوئے اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہی مرض سل مین مبتلا ہوتا ہی علاج
شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہی اور شیرہ خرمی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جائے اور شاخہائے تر و تازہ خبازی و خطمی
کے اوپر کا پوست اور انار کر اور شوربا سرطان نہری خاص کرکے کہ اُسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہی اور باقی مایعات اور چیزین
کو نہین کھا سکتا ہی اور قند بریان جو تازہ ہو خواہ اُسکا خون اور خرد ون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہی اُس مین کسیقدر کھاتا ہی۔ ادویہ
تو یہ سے قوی تیخ بحری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ تحمہ مریم بوزن
اٹھ ابولوس ہمراہ دشت ایک کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جائے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاے اور تھوڑی سلی خمر
شراب مین ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آجائے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اسوقت خربق سیاہ اور
سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا سب کے سب ہموزن لیکر گولی بنائین۔ مقدار شربت ایک درہم خواہ اُس سے
کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہی کہ مچھلی کے دیکھنے سے اور چھینک پڑنے لگے اسمین سے
کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اُسکا علاج خاص کرنا چاہیے چھپکلی اور گرگٹ کا بیان چھپکلی کا گوشت زہر قاتل
ہی کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہی اور ریاش پاش ہو جاتی ہی وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہی اور جو اُس شراب کو پیتا ہی اُسکو
وجع الفؤاد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہی گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہی اور اسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہی حتی
کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہی کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہی اور ہم قریب ہی کہ اُسکا ذکر جیسا اگاتہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہی

کہ یہ جانور حیوۃ ہیکلا ہے اور اسکا طبیخ اب حمام مین چھڑکین جو شخص اس پانی مین غسل کرے بدن اسکا سبز ہو جاویگا اور بہت
تک سبزی باقی رہیگی بعد ازآن رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہے علاج وہی علاج
ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حرذون ایک قسم اس جانور کی سام ابرص
بھی ہے اور اسمین ایک تشابہ بنظر صیبت کے ہے اور جو اسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اسکا گوشت کھالے اسکی زبان مین
ورم اور کھجلی اور درد سر اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ گنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال
کرین واجب ہے شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا
ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہے اسکا ذکر ہم اسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع
شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک شخص نے کہا ہے کہ اسکا
تمام الطیوس آنڈی وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور
سڑ جانا چند اجزائے بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑ کر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تب بھی اعضا
کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کیا جانا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور
الطیوس آنڈی وغیرہ کا علاج جسنے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اسکا علاج یہ ہے کہ لیتانج اور علک البطم
ایک انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میبہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کمافیطوس جسے کف گزندہ کہتے ہین اسمین حب صنوبر صغار
اور ورق سرو اور تخم اوسنگن جوش دے کر زیت کے ساتھ پلائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فوونج کے
ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے۔ گڈھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا رنگ تیرہ
مائل بزردی ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہے اور حلق مین
اور منھ مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار منھ مین بدبو پیدا ہوتی
ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا مین انکے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال ذوسنطاریا اور متلی اور قے اور اختلاط
عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی
جاتا ہے دانت اسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرائین یا شرابات کثیر المقدار سے قے کرائین
اور ریاضت کرائین اور حمام مین لیجا کر عرق اور پسینہ نکالین اور آب زن گرم کرین اور ادہان گرم کی تمریخ اور مالش کرین اور
دواے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دواء اللک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے وہ انمین بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نی خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کر کے
بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہے اور ذکاوت حس پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی
اور قے اور وجع الفواد و ورم شکم اور دونون ساقون کا پیدا ہوتا ہے علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج قطر کا کرین قسم دوسری
جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور نظیر جوہر اور جسم کے اسمین سمیت نہین ہوتی ہے کہ پہلی مچھلی سرد خصوصا اگر یہ مچھلی کسی
ایسی جگہ رکھی جاوے جہان قوی اور منی ہو کہ اسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو قطر مین پیدا ہوتے ہین اور

انیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودہ بھی شریک کریں دوا ایضاً برگ خبازی لیکر میٹھے پانی مین ابالین اسکے بعد جو چیزین اُس مین از قسم درد تہ نشین ہین اُنسے پاک کرین اُسکے بعد مردا سنگ پرودہ اور سپیدہ قلعی کو ازتمائی جزو اور روغن گل چار جز آب برگ کما وہ آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کرین **ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم** کے عمدہ اشیا اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہی اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھووین تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جاے اُسکے بعد روغن گل اور زیت مین گھیبین اور تھوڑا سا موم بھی ملا دین اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین **دوسرا نسخہ مرہم نورہ** کا چونے کو بدستور مذکور خوب دھو ڈالین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملا کر طیار کرین ۔ اس مقام کے مناسب خواہ تنفّط اور تنفط کا خوف ہو ایک دوا یہ بھی ہی کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلا کر چھڑکین ۔ اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر مشکطرامشیع مکد دس درہم مردا سنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث قضہ چار درہم اُنکو مغسول آب سرد سے چند بار پانچ درہم قیمولیا پانچ درہم طین قبرسی اور رومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی مکد سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد چینی چھ درہم توتیا سے سبز سات درہم بھیڑ کی مینگنی دانہ لباب خواہ بیرگ لباب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد دس درہم سوسن آزاد اور سنبل سوسن آسمانگونی زعفران مکد پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اسکی چربی بقدر حاجت ملا کر مرہم طیار کرین ۔ ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہی اور قلیل الحرارت مین اُسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہی کہ برادہ نحاس اور برادہ آہن کو طین خر خواہ طین احمر سے گل حکمت کرکے کسی تنور خواہ بھٹی مین جلائین اور قرص بنا کر رکھ چھوڑین اور جس وقت تجفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکین خواہ روغن گل ملا کر طلا کرین ماسبق قبل ۔ دوا ہی بچال کہ بوریا پارچہ کتان مین لپیٹ کر جلائین تاکہ جل کر خاک ہو جاے اور روغن گل ملا کر طلا کرنا عجیب النفع ہی جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پڑ جاے اُنپر کراث لینہ گندنا پیلیلا یا ہوا خواہ بقلۃ الحمقا ہمراہ سویق اور ورق آس کے پیسکر ذرور کرنا بہت نافع ہوتا ہی اگر اسکا نفع ظاہر نہو بھاکی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلا کر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو تو دوا مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال کرنا واجب ہی **پانی سے جل جانا** کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہی اور وہی اثر پیدا کرتا ہی جو آگ سے پیدا کرتا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل اسکہ اُس مین آبلہ پڑ جاے اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہ ہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف مین بھگو کے ہولے ہولے پھیرتے رہین کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی ۔ بعض اطبا سیا درت کرکے اس مقام پر آب زیتون خواہ اب بادکو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ان دونون پانیون سے کسی ایک کو آرد جو مین پیسکر استعمال کرین اور مرہم نورہ بھی مفید ہی اور جو دوا بنجال کہ بوریہ سے بنائی جاتی ہی اور نسخہ اُسکا ابھی مذکور ہو چکا ہی عجیب النفع ہی اور ایسے جلنے سے جو قرح پڑ جاتے ہین اُنکا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفّف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہی اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوئے ہین وہ سب بکار آمد ہین **نزف الدم اور حبس دم کا بیان** فن کلیات مین بیان ہو چکا ہی کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہی خواہ کسی رگ کا مونھ کھل جاے بسبب ضعف اُس رگ کے خواہ اُس رگ مین

امتلا خون زیادہ حد معین سے ہو جائے۔ خواہ کوئی حرکت قوی جسکے کہ جھنجلا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا موُنھ کھل جاتا اور خون نکل آتا ہی۔ خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بہ دوت اندرونی کو جذب کرے۔ خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جائے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا انسلاخ۔ خواہ کسی طرح کی سزائین اندرونی خواہ بیرونی اعضا مین پڑے یا کوئی حرکت شدید ہو۔ اور امتلاء کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اس رگ کا ڈھیلا ہو جائے اور صفاق جو اس رگ پر ہی اس مین تخلخل پیدا ہو نہایت ادنی اور اقدم وسط سیلان خون کی شرط طے راہ کی رگون مین سے شریان ہی کہ اس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہی اسوجہ سے کہ اسکا جرم متحرک ہی اور جو کچھ شریان مین ہی کبھی سمٹتا ہی اور کبھی منتشر ہوتا ہی اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع ہو تو بعد تفرق اتصال کے اوس خلا پیدا ہو انجام کار ہو رسا کیطرف ہوتا ہی جسکا نام ام الدم ہی اور شریان اگرچہ اس قسم مین ہی جو ملتحم ہوتی ہی لیکن بہت دشواری سے اسکا التحام ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہی اور جو چیز گرد شریان کے ہی اس مین التحام پیدا ہوتا ہی اور جب گرد کے چیز مین تو بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہی اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہی بلکہ بطور ترشح کے خواہ سیاہ پتلی دھار جسقدر رسائش باقی رہجاتی ہی اور ملتحم نہین ہوئی ہی اسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہی جب اسکی تہہ پر نرمی بذریعہ غمز اور دبانے کے کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہی اور جہان کا فضا ہان متحجر ہو جاتا ہی جیسے خنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہی۔ اور بیشتر وہ رگ تنہا زیر جلد گھر جاتی ہی اور بذریعہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہی اور جلد بدستور مسلم رہتی ہی اسوقت جلد کے نیچے ہو رسا پیدا ہوتا ہی اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہی اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہی اور یہ کیفیت اکثر خنق اور ادرہ مین جیسے کش ران مین عارض ہوتی ہی اور بعض مین بھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہی اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہی اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہی اکثر اطبا نے گمان کیا ہی کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہی بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہی اس مین التحام پیدا ہوتا ہی اور ورم مشہور بہ ابو رسما پیدا ہو جاتا ہی اور خون شریان بعد فتق ہونے کے کبھی نہین جوشتی ہی حالانکہ البتہ واقع مین نہین ہی کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جڑ سکتی ہی۔ جو لوگ شریان کے جڑنے سے مانع ہین انکی دلیل قیاسی بھی ہی اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہی کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہی اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہی پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی۔ اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی شریان کو جڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہی قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کہا ہی خطابی ہی یعنے اسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہی صورت اس قیاس کی یہ ہی کہ شریان بین بین ہی گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہی اور ہڈی مطلق نہین جڑتی ہی پس چاہیے کہ شریان جڑ جیوے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہی کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہی کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ انکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید بحث ایسی ہی کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور ادویہ کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین۔ لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہی کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہی اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اُنسے کم نکلتا ہی اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہی اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین ہی جیسے چھپھڑہ
سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہی خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہی پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہی اور ناک سے
کسیقدر خون برآمد ایسا ہو خطرناک نہین ہی اور جیسے برآمد ہونا خون کا شانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہو
بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہلاکت کیطرف پہونچتا ہی رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے
خون برآمد ہونے کی صورت زیادہ ہوتی ہی اور خطرہ بھی زیادہ ہی جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ اُنسے اگر خون
جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہی اور بند نہین ہوتا ہی اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا جیسے شریان تحت
یعنے جو استخوان سر کے پاس ہی کہ اُسکے خون کا بند کرنا سہل ہی اور فقط باندہ دینا اُسکا کافی ہی اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین
سے خون جاری ہوتا ہی اور خود بخود بند ہو جاتا ہی۔ کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے
ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہی اور مائل بہ سواد مثل خون ورید کے
نہین ہوتا ہی اور نہ اتنم ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی
استفراغ حد افراط کو پہونچ جائے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہی اسی طرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ ہوسکتا ہی
اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون
کے مہلک اور ردی ہی اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہی **قانون علاج نزف الدم** کا نزف
الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہی اسکا علاج کرین اور حبس نزف الدم کا سبب اگر قائم ہو
اسکا بند کرنا ممکن نہین ہی جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرائے خون کا ہی کہ جب تک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا
پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حوابس خون کے ذریعے
یا پار اُسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہو چکا ہی۔ تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسی قدر ذکر
کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جس طرف سے خون جاری
ہوا اسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان خون سے
اسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہی کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین اور
خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فایدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنے جو چیز خون نکلنے کی جہت
بدل دے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اسکی یہی کیفیت ہی کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری
راہ برآمد خون کی جہت مخالف مین جدید پیدا نکرے جیسے جگہ پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین دلیجئے تھنے سے رعاف
پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہی جیسے
صاحب رعاف کی اس ہاتھ کی فصد کھولی جائے جو محاذی اسکے تھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور نہ زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم
یعنے روکنے والی قسم ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہ بھی بذریعہ تبرید عروق کی اور اُسکے نفوذ کی ہو اور سبب ضعف اس مین یا بسبب
احتراق کے ہوتی ہی یا بوجہ تنگ ہو سکے ہوتی ہی اور مجذر زیادہ ہوتی ہی خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی ہونگی جیسے مٹی کا واقع

ہوتا کہ اکثر بوجہ منتہی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے۔ تیسری قسم یعنے جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کر دے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دی جیسے کوئی دوا خواہ کیڑا وغیرہ بھر دیں یا فقط رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم پر خشکریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑ جائے خواہ جمود اور لسبنگی ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا مغری اور چسپندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اسمیں تنگی پیدا کریں تاکہ اسے بند کر کے تہ بر تہ مسدود کر دے۔ بات ضرور ہے یہ بات جاننے کے قابل ہے اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ دوردن کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ استواری سے بندش ہو سکے گی ہاں اسوقت استعمال ادویہ مغری کا ضرور ہو سکتا ہے اور نفس اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جائے تو یہ نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دونوں باتوں کا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے جسطرف خون کا سیلان ہے اسکی جہت مخالف میں بلند کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ ترلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنے ایسے طرح اس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا بآسانی ہو جایا کرے اگر ان دونوں غرضوں میں نزاع تسلیم ہو یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اسی شکل پر اٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اسے اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور ضرور ہو سب مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ زیادہ کریں۔ اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شناخت جو اوپر جنبش کی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اسکی نسبت میں توجہ زیادہ درکار ہے اور وریدی نزف الدم میں چنداں اہتمام زیادہ نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم ہو اسکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کی طرف جذب کرتا ہے واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوا اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف تر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب میسر ہو خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب میں انکا چنداں فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انصراف اور جذب نہوگا اور نیز قواعد ایسے ہیں کہ بروقت انکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے یہاں پر قواعد ہیں جنسے فراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے اس عضو کے قریب سے واقع ہو جس سے خون کی

ہوتی ہی پھر اُس سے اتر کر دوسرے مقام پر کریں اور شرائین کے شگافتہ ہونے میں ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے
کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور حبس خون فقط انہیں تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین محمد اگر استعمال کریں
اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہی جو بعد قطرین میں کھولی جاے دوسری قسم کی ایک صورت یعنے خون کے غلیظ اور جائز
کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہی کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اسے اغذیہ غلیظ الکیموس
کھلائیں جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دیں جیسے ہریس اور سماق وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہی کہ مخدرات اور آب سرد کا
استعمال کریں اور بدن پر ادویہ مبردہ رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو یا کسی تدبیر سے پیدا کیجاے ایسی مفید ہوتی ہی
کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہی۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہی کہ اس میں فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہی یعنے مثلاً کبھی کوئی شریان
متصل قلب کے ایک ہی جانب سے ہوتی ہی اور دونوں جانب اُسکے متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے
کریں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاے بلکہ بشرط دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہی دوسرے شریان کا کہ اسمیں
ڈوب جاتا ہی اور خون اُسکی طرف پہونچتا ہی اور جس راہ کو بند کیا ہی اُسکی دوسری جانب سے خون اُس میں پہونچتا ہی اُسوقت
دوسری بندش کرنی پڑے گی۔ اور قبل از بندش اس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا مبدا ہی اور جہاں سے یہ رگ
پیدا ہوتی ہی بعض مواضع میں مبدا اُسکا اسفل کی طرف ہوتا ہی جیسے عنق میں اور بعض مقامات میں مبدا شریان کا اوپر کی طرف
ہوتا ہی جیسے ران اور پاؤں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاے اُسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک
تدبیر اسکی یہ بھی ہی کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت
سے مرادہ گوشت ہی جو محیط اسی رگ سے ہی اور اُس رگ کو چھپائے ہوئے ہی۔ اُسکے بعد اُن ادویہ کو جنکا ذکر ہم کر چکے ہیں
استعمال کریں۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اُسکی حرکت محسوس ہو مناسب یہ ہی کہ خرقہ
کتان سے اُسکی بندش کریں اسی طرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اُس میں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہوتا ہو
اور جب تدبیر کر کے سلامت حاصل ہو بعد ازاں استعمال دواؤں کا کریں اور تین دن تک نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور پٹیاں
گرد دواے مسری کو دیکھیں کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہی پھر اُسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہی بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرے اُسکے گرد اسی قسم کی دوا لگائیں جو کسی قدر پہلے دوا کی خشکی بوجہ اپنے رطوبت کے کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ
کپڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑانے سے وہ دوا بھی اکھڑ جاے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اوچھلکر
نکلنا رک جاے اور جس قدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہی باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہی اُسے جدا کر دیں اور اُسی جگہ پر اُس
دوا کو دو ٹکڑے کر کے گرا دیں اور دوسری دوا اُسکی جگہ پر بدلکر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح
اٹھائیں جیسا اُسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرطیں جنکا اوپر بیان ہو چکا ہی اور عمدہ طریقہ اُسکا یہ ہی کہ زخم کا موقع
مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا فرش بچھایا جاے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور
اوپر کے اعضا پست کر دے اور باینہمہ اس شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا ہو جب ایسا عنوان اُسکے لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جاے پھر تین روز تک مریض کو اُسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ خون بند ہو جاے۔ گو گرد وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اُسی وقت چاہیے کی جب کہ شریان عظیم ہو اُسکی ترکیب یہ ہے کہ ریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا
کپڑا کتان کا لیکر اُسپر ادویہ مخدرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنے بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کریں اور اُسکے اوپر پٹی
باندھیں اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی مدت
دراز تک اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التحام پیدا ہو کھل نہ جاوے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اُسکے خارج کرنے کی تدبیر
طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورا ہوتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور بعد بلی ہو
جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بالالتحام یعنے زخم کا منھ
بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اُسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے منھ پر رکھیں اور اندر رگ کے
داخل نہ کریں اُسکے اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصًا اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھلنے
اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے
غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا منھ بہم ملجاوے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت
اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہاں پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت تنگ
گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہوں اکثر اُنسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت شد کی یعنے حبس اور روک
حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاوے نہ اینکہ الم اور ایذا ہو پس جہاں اگر بجز
ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازاں تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائیں۔ اکثر احتیاج اُسکی کی ہوتی ہے
کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیں اور دونوں باڑھیں یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونوں باڑھ ہونٹکا ملا دینا اور
ایسی رفادے اور پٹی وغیرہ جو زخم کے سے رہنے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے بعد اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے
جو سمجھ ہیں۔ اگر کوئی رگ مثل وداج کے کٹ جاوے واجب ہے کہ اسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی انگلیوں سے ملا کر ادویہ اور پٹی وغیرہ اسپر دوسرے
ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں۔ ردم بذریعہ علاقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو منھ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت
اُس منھ کو بیٹھے رہنے سے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر بیٹھتا ہے کہ آخر کار میں خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ
کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اسی مقام میں گوشت پیدا کرکے شگاف میں تنگی پیدا کر دے مثلًا اسکے یہ بھی ہے کہ شرائین کے
کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف وہ سمٹکر پہلی ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اُسپر گوشت دوڑ جاوے گا اُس طرف جدھر سے
سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اُسی مقام میں درست پڑیگی جو موضع محمی ہو۔ اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے پڑتی ہے
تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازاں اُسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے
پڑی ہونے کیوجہ سے استواری زخم کی فقدان رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے
اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے
اقسام اور اقسام زاج کے اور کون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہیں کیا ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہیں اسی طرح زبدالبحر سے
بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ دوائیں چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتے ہیں۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر کس میں خطرہ ہے کہ

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہی آسانی الگ ہوجاتا ہی اور فقط پانی لگنے سے خواہ دوا کے لگاوٹ سے کسی جسم کی پڑپڑی اودھڑ جاتی ہی۔ ملکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہی فقط اسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہوجاتی ہی اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اس خشک ریشہ کا زوال ہوجاتا ہی اور اُسکے گرجانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہی اسی واسطے اطبا نے تجویز کی ہی کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو چاہیے کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اُس سے داغ دے دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور بآسانی گرنیکا ڈر دنون مین گرسے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اسپر ثابت ہوگیا ہی اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہین اُس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہی اول تو ضعیف کہ ادنے سبب سے گرجاتا ہی اور باینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہی اور تسخین شدید پیدا کرتا ہی۔ اور جو داغ بقوت لگانے مین لیسکا زدم اور ریختہ بندی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہی اور شگاف کو زائل کردیتی ہی اور اگر شگاف وسیع ہو اسکو چھوٹا کرلی ہی اور جیسٹ ہی کہ منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور مستعمل تدبیر یہ ہی کہ سپیدی بیضہ کی آبکہ آب نار رسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اُس مین آلودہ کرین اور مقام شگاف پر رکھین اور باندھ دین اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہی کہ زیرہ۔ درچونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھین اور ان دونون پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہین۔ تاحیات یعنے جملہ اقسام پھٹکریون کے بھی از بین قبیل ہین کہ ان مین نفس اور کی دونون کی قوت ہی اور چونہ مین قلقطار کی قوت ہی اور قبض کی قوت چونہ مین بہت کم اور معتدبہ نہین ہی۔ جو خشکریشہ ایسی دوا کے کاوی خواہ محض کی کسکو ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اُس دوا مین قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہی اور عمیق بھی ہوتا ہی سگدمے کے بلبلا کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی کہدت کے لفزہ کی بھی قوت رکھتا ہی۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائین جیسے سینہ مقشول اور علک مطبوخ اور قشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور ریتانج۔ ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے مینڈک بھی اُسی قبیل سے ہی جیسا کہتے ہین ایضاً کوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہی۔ جو دوائین بذریعہ تجفیف و استحکام حبس خون پیدا کرتی ہین جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور سازج ہمراہ روغن گل سے جلائین اور جب شعلہ دینا موقوف ہوجاے بجھا ڈالین اُسی طرح بردی سوختہ اور ریتانج اور صدف المحدبہ بریان یعنے چرک آہن اور گوہ گدہے کی لید اور گھوڑے کی لید دونون جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیون کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نمک جدا کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مفردی ادویہ کے ہوجاتی ہی اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب مین ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے بعد اُسے جلا ڈالین اسی طرح بالونکو جلاکر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہین اور جالینوس نے انھین ذکر کیا ہی اور ستیاور انکے وصف مین کیا ہی اور جالینوس کے بعد اور لوگون نے انکا تجربہ کیا اور حقیقت انکا نفع زیادہ پایا ہی منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہی قلقطار ببیبس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور مافل اور علک یابس ہر ایک آٹھ جزو زرنیخ چار جزو سب پیس کر چھانین ادویس جزو داخل کرین اور کل ادویہ سے ذرور بنا کر فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہی۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور پاستواری باندھین۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہی استعمال کرین۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی استعمال کرین۔ آور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کریں۔ یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کریں۔ خواہ قلقطار میں جزو اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زرانج آٹھ جزو جس میں محرق آٹھ جزو۔ خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور عفص ای برابر بطور استعمال کریں۔ عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سرے سے خون جاری ہوتا ہے یہ ہے کہ صبر ایک جزو اس بدن میں جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اُس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور زنگار کندر بدن خشک میں ایک جزو اور جو دکندر چرب بدن میں ایک جزو اور اُنھیں دونوں پر اختصار کیا جائے خواہ اُنکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کریں اور سب کو سپیدہ بیضہ میں گوندہ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کریں مقالہ تیسرا قروح کے بیان میں بیان عام قروح کا قرحہ جسے ہندی میں گھاؤ خواہ زخم کہا کہتے ہیں اسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑوں کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اُس میں ریم پیدا ہو اُسوقت اسکا نام قرحہ رکھتے ہیں۔ ریم پڑنے کی وجہ یہی ہے کہ جو غذا اُس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اُسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اُس تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر فساد غذا کے اسکی طرف فضول بعض سے میں وارد ہیں یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہیں اور متحلل ہو کر اُس عضو کی طرف آتے ہیں۔ خواہ علاج اُسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہموں سے کیا گیا ہے کہ اُن مرہمون نے عضو کو ڈھیلا اور سبلد کر دیا ہے اور اُن مرہموں کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اُسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ ہو اُسکو وسخ کہتے ہیں اور وسخ ایک چیز خاثر یعنے نرم مثل مبیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہے یا مثل دردی کے ہوتی ہے۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہے۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور مزاج مختلف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف ودلیے حالی کے ہوتی ہے قروح کبھی ظاہر میں زیادہ اور پھیرے ہوتے ہیں اور اندر کی طرف زیادہ نہیں غائر ہوتے ہیں اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہے۔ جو قروح غائر ہوتے ہیں اگر اُنکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اُنکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہے اور اگر اُنکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اسکا نام مخبے اور کہف یعنے غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اسکا نام مخبی اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد اُنکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہے۔ اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہیں اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اُسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے۔ جسوقت صلابت اور سختی گوشت قروح کی قرحہ ظاہری میں ہو اسکا نام قرحہ خرفیہ ہے ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جس قدر حس بصر سے دور ہے اور اُسی کو چوپر کہتے ہیں اُتنا ہی زیادہ برا ہے۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اُس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئیں اسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کر نواالاثر تا ہے اس عضو کے فعل میں خلل آتا کی

پیدا ہوتی ہی اور اُسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہی جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا ہوا ہو۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہی اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہی ایسی ہی رطوبت ہوتی ہی یعنے رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہی۔ جو رطوبت اُس ناصور سے نکلتی ہی کہ ہڈی تک پہونچا ہی رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہی۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچا ہی اگر اُسکی رطوبت دردی ہوتی ہی اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہی اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہی اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہی اُس سے خون اشقر بطور نزف کے برآمد ہوتا ہی خواہ بطور رشح اور دور شے کے یعنے اوچھلتا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہی اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ با کدورت اور خام برآمد ہوتی ہی۔ کبھی ایک ناصور کے بہت مونھ پیدا ہوتے ہین اُسکے علاج مین دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہی اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہی یا چند ناصور یکجا ہوگئے ہین اور کسی مونھ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہی۔ اُسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیئے کہ اگر ناصور واحد ہی سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلیگی مترجم کہتا ہی اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد ان سب کیواسطے کافی ہی متن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہی کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناسور اور رنگ کا ہوتا ہی۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہین بعض قرحہ مین درد ہوتا ہی اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہی کسی مین ورم ہوتا ہی اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہی کوئی قرحہ الالتس سے پاک رہتا ہی اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہی اور غبر لیتی قرحہ کی وہی قسم ہی جو ڈھیلی اور پلپلی ہو اور اُسمین خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی ہو۔ بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہی اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہی اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہی اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہی جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہی اور خراجون کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی ہی بعض قروح متآکل ہوتے ہین یعنے سڑجاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اُنکے متصل ہوتے ہین اُنکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہی۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتے ہین یعنے اُنسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہی اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہی اور اس قدر گرمی اس رطوبت مین ہوتی ہی کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہی۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہی۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہی جو قرحہ متعفن ہی متآکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اس جگہ کو خراب کردیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہی کہ اپنے متصل اعضا کو بوجہ سرعت کے سڑا دیتا ہی اور عفونت اُس مین نہین ہوتی اور نہ گرمی اُسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہی۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہی اور یہ جراحت اُس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متآکلہ نام رکھتا ہی اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہی اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہی جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب اور سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اُنکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اسیطرح

سرا اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں انکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور سیاہ بالفعل ہوں اور اُن قروح کی رنگت سرخ مائل ہو جاتی ہے ادویہ باردہ مثلاً ہوائے بارد سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ اگر ان کا رنگ بھی ردی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد مزاج کبد اور فساد مزاج خلط کی دلیل ہوگا جیسے قروح کبیرہ آتا ہے اور ماسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جب قروح کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور انہیں کھجلی بھی ہو وہ فصل خریف میں پیدا ہوتے ہیں اور جنکی جڑیں چوڑی اور سپید رنگ۔ اور کھجلی انہیں کم ہو انکا مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہوں وہ بھی ردی ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح اپنے گرد کے بالوں کو پریشان کر دیں وہ بھی ردی ہیں علامات موت سے جو سریع ہونے والی ہے اُن میں سے بعض اطبا نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں اورام اور قروح خبیثہ ہوں اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جائے تو فوراً مر جائیگا۔ قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے مثلاً میں خواہ کوئی تدبیر مفسد اس بدن میں ہوئی ہو بعد ایک جراحت پیدا ہوئی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے ان میں کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہے بعد بثر کے یعنی پھنسی خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت ہر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اُسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجودیکہ علاج میں خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہیں

افضل دلائل جو سلامت قرحہ پر دلیل ہوں خواہ قرحہ کے اچھے ہونے پر دلالت کریں انجام کار میں مدہ پڑ جانا ہے بشرطیکہ وہ مدہ بذریعہ استحال دوائے مقیح کے پیدا ہوا ہو بلکہ طبیعت نے خود بخود اُسکو پیدا کیا ہو اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضائے مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہیں ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اعراض قروح ردیہ کے پیدا نہیں ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اُسمیں بوئے بد نہو اسلیے کہ عفونت اُسمیں نہیں ہے اور کبھی کسیقدر بوئے بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اس امر کا بیان ہم نے اور مقام کیا ہے جو قرحہ نضج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خبیثہ اور قرحہ آکلہ وغیرہ ازین قبیل اور قسم میں کہ انہیں مدہ پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ جس وقت قرحہ میں مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا کرنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قرحہ میں خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہاں باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بھی تشنج کا خوف اُسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کر جائے کہ اُسکا تحمل بنظر عادت کے نہو سکے سا اگر کسی قرحہ ورم دفعتہً غائب ہو جائے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور کبھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضائے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قریب میں صلب اور نخاع کے ہوتے ہیں خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مقدم رکبہ یعنی زانوں میں حادث ہوتے ہیں کہ یہ قروح بھی اس عضلہ عصبیہ پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن میں ہوتی ہیں ان قروح سے خوف استحال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل میں تنور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن میں واقع ہوں تشنج

بلکہ جیسے ابتدا سے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اختلاط عقل کا بھی ہونا ہی
منجملہ علامات جیدہ قروح کے یہ ہی کہ انکے گرد کے جو بال منتثر اور پوشیدہ ہو گئے ہون وہ بال اگ آئین۔ بہت لائق
اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جنکا مزاج اچھا ہو اور جس مین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید
بھی ان ابدان مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اُس مین یبوست زیادہ ہو اسکا قرحہ علاج کو
دیر مین قبول کرتا ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہی جیسے لڑکون کے بدن اس مین قابلیت اثر پذیر ہونے
علاج کی بہت کم ہی بہ نسبت اُس بدن کے جس مین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصًا اگر مزاج اصلی بھی
خشک ہو اور اُس مین خون پاکیزہ اور مرغی نہو اور باینہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا
ہون اُنکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہی اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ انکے فضول بوجہ بند ہونے
خون حیض کے محتبس اور رکے ہوتے ہین اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین
ہوتی۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُس مین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہی
اسلیے کہ اس مین جو نگہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہی اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہی ہوا ضرور
ہی کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہی اس مین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاوے۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہی کہ
اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک امساک اور گرفتگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور نفس کو
طبیب معالج کے ایک تمامت سے پیدا ہوتی ہی اور گمان کرتا ہی کہ اب صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اُسوقت اُس نواصیر کی حالت
بالکل ایسی ہوتی ہی جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اُس حالت کو بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے
یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ہلنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ
پہونچنے سے خواہ بری طرح پر لیٹنے سے پھر اس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہی اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہی جو قبل
گمان صحت کے تھی یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہی۔ جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہی کبھی زائد از حاجت پیدا
ہوتا ہی اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہی اور شاید جن قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہی وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے
استعمال ادویہ مدملہ کا اُن مین کیا جاوے۔ اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہی غالبًا وہی قروح ہین کہ اُنکا تنقیہ
کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے۔ جب کبھی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہو جاوے اور سڑ جائین اور متعفن ہو جائین اور جوہر اصلی
عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہی۔ ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے کم
ہو گیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہی خصوصًا یہ ناامیدی
نسبت اندمال قروح کے اسی وقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہو جاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا گندہ
قرحہ منحرف ہو یعنے اُس مین ناصور پڑنے لگے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہی ضرور اُسکی بزرگی اس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہی جو گرد اُس
قرحہ کے ہی۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہی ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جس قدر رطوبت فاسدہ مجتمع ہی سب کی سب نکال ڈالی
جاوے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہی وہ بھی دور کر ڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونون صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہون

اسوقت اُنکے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہین کہ اُنکے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے اُنھین اسباب مین سے
ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے بُرا ہونا اُس خون کا جو اُس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور بُرائی اُس خون کی یا کیفیت
مین ہو یا کمیت اور مقدار مین کیفیت مین خون کی رداوت بسبب خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اُس وقت خون کا رنگ
سپیدی مائل رصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اسوقت
رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہاے سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتے ہین
اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہین سکتا ہے اور اُسکا
ستحالہ بطرف لحم کے نہین ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا
ہوتا ہے۔ کمیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا
نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہے گا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی [illegible]
اُس سے رسیدگی حاصل نہوگی اور جب تک زخم پورا ابھر نہ جاے یہ خشکریشہ ٹھہر نہ سکے گا بلکہ اوکھڑ جائے گا اور یہ ضرر اسوقت پیدا
ہوگا جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اُس مین بقلت پیدا ہوتا ہو۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہے
یعنے قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگونکا اتساع اور پھیلا ہونا جو اُس مین واقع ہین
اور منتشر ہین اُن ہڈیون کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اُنکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی
مائل ہو جاے۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہے اسکا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور اُنکی صحت مین
دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل
ہوتے ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صعوبت
قروح کی اُنھین برداشت ہو سکتی ہے قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین سواے
اُس قرحہ کے جو رض عضلات خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجودیکہ
قروح اولاً محتاج تجفیف کے اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی اُنکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ
خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جاے اور بیرونی عوارض کیوجہ
یہ اسباب پیدا ہوتے ہین نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہے جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اُس مین
زیادہ ہوگی اور اُسکے اجزاے منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اکثر اوقات
خیاطت اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش
کرنا چاہیے اور اُنھین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہو چکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہین
اور وہ غواص بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے۔ پھر چاہیے کہ باطن مین وہ
دوا بجز مجفف کامل ہون یعنے اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصًا جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل ہون اونکے

انکے یبوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤں میں حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہے
جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرنے والی پیدا کریں
اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج بخیہ اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں۔ اول چرک کو بہاتا ہے اور روان کرتا
ہے لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی انتہا اور بطرف اندرون قرحہ کے پہنچتی ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچڑنا
اور فشردہ ہونا چرک کا آسان ہو۔ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا مستقل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور
جو قوت التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دواؤں میں ہے بوجہ التزام محل کے اس میں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج
استواری بندش کا نہیں ہے۔ تیسرا فایدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونوں سرے آپس میں ملکر ملتحم ہو جائیں اس فائدہ
کیوجہ سے لازم ہے کہ دونوں باڑھوں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخوبی ملجائیں اور بہت اچھی طرح سے
اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو۔ معالج کو دوا
کی ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پائے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں انسے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلیے کہ بعد ورم کے
تا زوال ورم قرحہ کا علاج بہت مشکل ہے پھر اگر ادویہ مانعہ ورم کا استعمال ممکن نہ ہوا اور ورم ظاہر ہو جائے اُس وقت علاج خاص
ورم کا کرنا چاہیے مگر مراعات قرحہ کی بھی چلی جائے تا اینکہ علاج سے ورم کے زائل ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسیطرح اگر قرحہ کے گرد
کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیے اور خون فاسد کو نکال
ڈالنا ضرور ہے بعد ازاں اسفنج خشک اُسپر چسپاں کرینگے اُسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ ساذج
یا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے گرد کا تھا
اب اسکا انصباب بطرف ہو گیا ہے اگر اسکا انصباب موقوف ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب بھی ہوتا ہے
وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اُس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلیے
کہ قے ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے۔ اگر قروح کے اندر کی کوئی چیز
کی خواہ ٹکڑے جھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے ہاں وہ تدبیر کرنی چاہیے جو باب
عظام میں بیان ہو چکی ہے۔ پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اس میں پیپ پیدا ہو جائے بذریعہ استعمال دوا کے
پھر اس پیپ کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازاں انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک وصاف ہو جائے
داغ جانا چاہیے کچھ اور ناہمواری اُسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی صورت اس میں ریم وغیرہ
نہ ہو۔ اور جو قرحہ چرک آلودہ ہو دوائے جالی اور لاذع کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اُسکا کیا جائے لاذع کا
محتاج ہوگا اسلیے کہ حس اُسکا ادراک بخوبی نہیں کرسکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیے جوں جوں حس ادراک کرے
تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جس میں کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اُسکا استعمال ہو اور خیال
اور اہتمام اُسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوئے تو جو جو اسباب سوء التہاب و درد کے
ہیں انکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا کہ وہ

سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہیں اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن وہ صلاح نہوگا اگر نہوگا
سوا اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اگر جب قرحہ متعفن اور ڈھیلا ہوتا ہے اسپر گوشت ردی
پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور با عفونت ہوتا ہے اسکا علاج ادویہ سردہ کم سے جو گرد قرحہ کے ہیں کرنا چاہیے جیسے آب برگ
کوکل ارمنی اور سرکہ اور طلائے معتدل خواہ وہ طلا ایسا ہو کا تو رکی شرکت ہے اور برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ منتقل نہ
جائے اور چھوٹا ہوتا رہے۔ جو قروح ایسے ہوں کہ ان میں درد شدید ہو تو انکے علاج میں پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضروری
اور درد کی تسکین انھیں ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہوں لیکن
اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے گا
تدارک اس ضرر کا بھی کر لیں گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو۔ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں
یہ وہی قروح ہیں جن میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور سا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا ان میں رہتا ہے۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے
ایسی قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک
نہ ہو جائیں کوئی دوا انکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصًا جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہیں کہ انکی رسائی نہایت دشوار ہے لہذا واجب ہے
کہ پہلے تنقیہ اور صفائی انکی کر لی جائے پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جائے۔ جو دوا منقی ہے یعنے رطوبت کو پاک
کرتی ہے اس میں جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اس میں جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب ردی
بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا مادر تیز اختیار کیجائے اور طلا کی دوا خارج بدن میں مبردات ادویہ میں سے اختیار کریں
پھر اس طلا کو انھیں تدبیروں سے چھوڑائیں جن سے خشکریشہ اور پپڑی کو چھوڑاتے ہیں بعد ازاں علاج مناسب کریں اور یہی طریقہ جاری
نواصیر کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ انکو احتیاج پہلے انکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازاں علاج خاص کو اختیار کرتے ہیں ہر ایک
دوا بہ نسبت بعض ابدان کے بہت کم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور
زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم اسی واسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ
کرنا اور بڑھانا خواہ اسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اسکی قوت کم اور بیش کیجائے خواہ کسی دوا کی مقدار
گھٹائیں خواہ اسپر کوئی دوا زیادہ کریں کہ اس میں تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جائے یہانتک
کہ اسکا وزن کم ہو جائے خواہ اسکی دہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اسی دوا پر اضافہ کریں۔ زیادہ تر لائق دوا
قوی کی وہی قروح ہیں جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دیں بعد ازاں اسکو چھوڑ ڈالیں اسلیے کہ اب اگر
یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی۔ روغن کو قروح سے متصل نکریں اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بید انجیر اور روغن
آس اور روغن مصطگی کو اختیار کریں اگر قرحہ میں اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اس میں قرحہ پڑ گیا ہے تو
رفق اور نرمی علاج اسکا کرنا چاہیے اور دواے قوی سے اسکو ایذا نہ پہونچائیں سادہ مس عضو کی حس بلند ہو اسکے معالجہ میں جو واجب ہے
اور گذر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی میں پڑے خواہ کسی عضو شریف میں واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ بیحد پیدا ہو خواہ وہ
عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو سب قسمیں عضو کی بلحاظ حس کے علم میں داخل ہیں اور انکے اضداد کا حکم بلید الحس میں ہے

داخل ہو خواہ ضعیف الحس ہیں اور اس وجہ سے قروح باطنی متحمل دوائے سخت کے نہیں ہوتے ہیں جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوائیں
زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کے اندر ڈوب جاتی ہیں۔ اور یہ قروح بالذات مضرات ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کُندر اور ضمغ عربی اور
وہ دوائیں جو اندر محقق زیادہ ہوتی ہیں خواہ جنکی خاصیت دریافت ہو صواب علاج قروح میں یہ ہو کہ اعضائے متقرح ساکن رہیں
اور حرکت نہونے پائے اور حرکت دئے جائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیجائے اسکی مضرت بہت کم ہو بہ نسبت اسکے
کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل انسے کرایا جائے خصوصاً اُس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ واجب ہو کہ علاج قروح میں اسکا
خیال رہے کہ قریب کے اعضا میں التحام پیدا نہو جائے جیسے لحق جو ایک قسم کے قروح کی زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتا ہو
خواہ دو انگلیوں کی مابین جو گوشت بالکمال پیدا ہو کر انگلیوں کو متصل کر دیتی ہو کھف بننے غار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف ناسور کے
زیادہ مستحیل ہوتا ہو اور جو قروح شرابین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہیں انکی جہت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ میں ورم پیدا ہوتا ہو
جیسے کُنج ران میں ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اور بس گوش بھی جیسے خارش اندر ہاں تک پہونچ جاتا ہو اور بعدہ یہی علت
اسکی موجب ہوتی ہو خصوصاً اگر بدن میں حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اُسوقت د   من شدت ہوتی ہو
اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہو۔ لہذا واجب ہو کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کریں اور جو تدبیر اپنے مقام خاص میں مذکور
ہو چکی ہو اُسکو استعمال کریں اور جب تک ورم کا تنقیہ نہو گا اسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہو اور اس علاج میں
اسکی بھی حاجت ہو کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو تو تنقیہ
کرنے کے وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہو وہ یہ ہو کہ جس
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہو یا تو موافق ہو گی یا غیر موافق اور دوائے موافق اگر فی الحال اس سے کوئی فائدہ ظاہر نہو تو سمجھو
ہو کہ اس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اسکا عمل ضعیف ہو اُسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ جس
غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہو اثر اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی اور رطوبت
زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد سوائے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جائے۔
یا مخالف اس دوا کی اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حرت اور التہاب پیدا ہو جائے
اسوقت احتیاج اسکی ہو گی کہ اس دوا کی قوت کم کی جائے اور اسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کے ذریعہ سے۔
خواہ اس دوائے ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کودت کے مائل ہو جاتا ہو اسوقت معلوم ہو گا
کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہو اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہو کہ اسکی تسخین کی قوت زیادہ
کیجائے۔ خواہ وہ دوائے ناموافق ترہل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اسوقت واجب ہو گا کہ اسکی قوت قابضہ زیادہ
کیجائے جیسے گلنار اور بلوط وغیرہ خواہ اس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہو کہ اسکا تدارک ایسی دوا سے کریں جسکا ہم
ذکر کرینگے خواہ دوائے ناموافق قرحہ میں آکل پیدا کرتی ہو لو رمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آیندہ سطور میں اُسکا ذکر آتا ہو
لازم ہو کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جائے۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہو کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں
حد افراط کو پہونچا ہوا ہو اسوقت لازم ہوتا ہو کہ جو دوا اس مقام پر مستعمل ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اسکا معتدل

ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدیدیہ کا یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہیں کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت اگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم غائر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اسلیے کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہو گئے ہیں بلکہ واجب کہ پہلے انکی تجفیف کر لی جائے تا کہ اندر کی سختی پیدا ہو اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنے والی لگائی جائے اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اسوقت یہ دریافت ہو گا کہ اس دوا میں اتنی قوت نہیں ہے کہ اس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اس میں بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اس میں پڑے تو ایسا ہو جس میں قوت تجفیف کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو پہنچی ہو ادویہ تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور اس وصیت کو ہلا ادویہ منبتہ لحم میں یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط اور دھوکھے کی ایک ہی دوا کو یا اسکے مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال کرنا چاہیے مثلاً دوا میں قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہو گی عضو متقرح کو کھا جائے گی اور اسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اس صدید کے ہو جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جائے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی سی اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم اور مشابہ پھٹے ہوئے خواہ ترچھے مونھ کی کر دیتی ہے اور علیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں ان میں سے بعض ادویہ میں تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ در انیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوا جنمیں تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتانج اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کیجے اور بحسب مقابلہ مزاج جزدی مرض اور دوا کی قوت مرکب کیجے۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہیں وہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کر سکیں جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست انار اور نشار کندر اور مردانگ آرد جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے دردار اگر برگ جوز زیادہ خواہ جوز تازہ کا ضماد کریں کہ مسلم جوز کو پیسکر لگائیں خواہ انسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہو گا اور رطوبات کو خشک کریگا جدول کیسقدر رائدلکے مرہم جید مردانگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کریں تاکہ سپید ہو جائے بعد اسکے سرمہ اور روسنج اور ہلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیائے نقرہ سب کو ہموزن لیکر خوب کوٹیں اور باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مردانج مذکور ملا کر سب کو استعمال کریں وہ ادویہ جو قرابادین میں ذکر کیے ہیں انکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان قروح غائرہ کے علاج میں ہم کرینگے۔ منجملہ ان سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور ردع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت ورم کے مفید ہوتے ہیں اگر تاگرموتھہ کو پانی میں پکا کر چرک کی دھونے میں استعمال کریں تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے علاج قروح وسخہ کا وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسے دواسے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جس طرح قانون عام میں ہمنے بیان کیا ہے بعد ازاں رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ
اور گیاہ جاوشیر مرکبات میں سے مراہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے یعنے ہوں یا اس میں اشق وغیرہ داخل کیجائے
اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام فرموحالس مشہور
ہے خفیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر بوزن لیکر استعمال کریں خواہ سپیدہ اور جدہ یعنے
عنبر بید بوزن اور جب وسخ زیادہ بڑھنے لگے اسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح
یعنے نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دواے سیال
کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائیں بروقت ورم
قرحہ کے مضر ہیں علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخابی کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کھوف یعنے غار کے
ہیں اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی
غذا کے ممکن نہیں ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج ان دواؤں کی ہوتی ہے جن میں
تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرح سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور
جاری رہے اگر ایسا مقام بحسب اتفاق ہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موںھ قرحہ کا نیچے کی جانب میں ہو بھی مطلوب
ہے اور اگر اسکے برعکس اور الٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بتکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جاے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اونچا اور نیچا لانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو
اسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کریں اور چاک پورا کریں تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا باقی نرہے
کہ اسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اسکی جڑ میں اور جو منھ اسکا پہلے سے
ہے اسکے علاوہ دوسرا منھ پیدا کریں بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منھ کے پیدا کرتے وقت حال میں عضو کو
مائل کریں کہ اسلیے منھ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ منھ بنا چکیں قرحہ کی بندش پٹی
وغیرہ سے اس طرح پر کریں کہ منھ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کیطرف پہونچیں یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے اور
پہلے صورت کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اسکی بندش جڑ کی طرف سے
شروع کر کے منھ تک باندھی جائیں اور زیادہ استواری بندش کی دونوں صورتوں میں اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے
زور سے بھی نہ باندھیں کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منھ نکالنا ممکن نہو
بروقت قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ فتیلہ جو نبت لحم میں انکو اندر دار داخل کیا کریں اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے
چرک وغیرہ بھی پاک کر دیتے ہیں انکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے انکی قوت انبات باطل نہو جاے

اسلیے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع اُنکے قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے
اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور فقط یوں اگر قرحہ میں بھر دی جاے عجیب النفع ہے اگر اسکے بعد سوقطون لیکر اسکا برادہ
اسکے بعد آردکرسنہ۔ اگر محابی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی انکے جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا
ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کر دیں کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہو جاے گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کٹون
کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ان میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہاں اگر تر چیزوں کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ میں بھر کر دھو ڈالا
کریں خواہ اُن میں بروقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر اُنکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اُنکی چرک اور ریم وغیرہ [illegible]
نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جاے خواہ دھونے کے وجہ سے اُن میں صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اُن میں شراب ملا کر [illegible]
پانی بھی قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ تحمل اُسکا نہیں ہو سکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی
دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے بسکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اسکا مانع بھی ہے۔ اگر ورم ہوگا [illegible]
کوئی چیز قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کے دوا کو مناسب یہ ہے کہ
کہنہ کے اوپر بچھا دیں ڈبو کر رکھے جائیں ایسی دوائیں جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان مرہموں کی بندش
کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ منھ پر قرحہ کے وہ بچھایا رکھا جاے جس میں دوا ہے ضروری الاستعمال
لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبتیں ان میں سے کم برامد ہوں اور نیچے اسکے جو اعضا ہیں ان میں آرام اور سکون پیدا ہو اور
اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برآمد ہوتی ہیں
بعد ازاں خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑوں کا علاج** عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑوں کو نہایت
نافع ہے اور جو دوائیں کان کے کیڑوں کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکیں انکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح میں گوشت
پیدا کرنے کی تدبیر** جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہوے ہ ایک گوشت اُگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک بدن میں [illegible]
غذاے جید کا جذب نہوے اور اگر غذا قرحہ کے بقدر قلیل ہو اُس تک نہ پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہو جاے پھر کوئی دوا لذاع اور جالی
اُسپر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہوں اور کسی مقام پر کیوں نہوں واجب ہے کہ استعمال ادویہ بنسبت حجم میں وہ وصیتیں جو ہمنے
اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح مسدیہ کے
باب میں مذکور ہو چکی ہیں اُنھیں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جاے اور انمیں خشکی
پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اُس میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہوگی گوشت
کیونکر پیدا ہو گا۔ منجملہ ان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ کریں اول تو یہ ہے کہ اُسے بہنے دیا کریں اور روغن اور موم زیادہ کریں اگر
دوا بطور مرہم کے مستعمل ہے اور اگر تغلیظ مادہ کی کریں خواہ اُسکے غاڑ کرنے کی تدبیرات کریں اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالیں اور مقدار دوا کی
زیادہ کر دیں ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے
تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونوں تدبیر یکجا کر دیں پہلے ذرور چھڑکیں اور گر

اُسکے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً شراب قابض دوائے جید جمیع قروح کے جن ادویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک
وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اُس سے ہوتے ہیں اُنکو ہمنے باب جراحات میں ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے
کہ اُنمیں سے جو جو ادویہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہیں اُنکو بیان کریں۔ سرمہ سوختہ اور انزروت اور سر شیم ماہی اور حلزون مائیدہ
اور توبال شابرقان یعنے فولاد کا اور محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور وف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگرموتہا اور جبیدہ
بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے حاصل
ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں یا اُس عضو
خاص کا تنقیہ جس میں قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اُس میں
پچھنے لگائیں اور جونک لگائیں اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دیں اور غذائے صالح اُسکی تجویز کریں اور اُس میں کسیقدر
تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دیں اسلیئے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے
عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ میں تاکل اور عفونت نہو اُسکو آب سرد کی تکمید خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب حصی الراعی
کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہو اور بر وقت حرارت قرحہ کے اسی طرح دیگر بھی
میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت میں سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات میں قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ میں عفونت ہو تو آب دریا
وغیرہ سے نطول کرنا چاہیئے اور اور چیزیں جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان میں اُنسے نطول وغیرہ کریں پھر بالجملہ عمدہ
علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی کریں جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور شوکہ مصریہ
اور حب الآس اور وہ نطولات جن میں یہ ادویہ داخل ہوں اور اُنکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ ماش
اور حماض کی شاخوں کا شراب میں جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین میں گوندھکر یا کدوئے خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ
ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ میں ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی** کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہ ہے
کہ بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کریں اسکے تنقیہ خاص سے جواز قسم حجامہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح
مزاج کے بموجب بیان بالا کے کریں اور غذائے جید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیئے جسقدر قرحہ کہنہ ہوگا اسی قدر اُس میں فساد
اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھیں تسکین ایسی قرحہ کی زنگار و سویق وغیرہ سے
بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسے قسم کے قروح میں جب فساد بافراط پیدا ہو جائے کبھی اُنکا استیصال اور بیخ وبن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے
داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوائے حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوائے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے داغ جب ہوتا ہے تو سوائے
اس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اُسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوائے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیوں سے پاکیزہ
ہے کچھ باقی نہ رہے۔ دوائے حاد جمیع خرف یعنے گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم
اور ایذا پیدا ہو اُسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہیں اور بہتیرے ہیں ایسے قروح اگرچہ بحد نواصیر نہ پہونچے ہوں اور رکے
ہوئے ہوں جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہیں۔ اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہیں کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے
جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اُن میں سے آب دریا اور جو باب نواصیر میں مذکور ہیں ان قروح کے واسطے بکار آمد ہیں۔ قروح دینہ

اور تمام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار
بار پٹی کا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جیسا کہ وہ خاص قروح متعفنہ کے ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اس میں کسی قدر پھٹکری یا گوشت بجھی
تین کا جو مقعد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسی قدر لب خبز اور زراوند اور بیخ کرسنہ بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ
قلقدیس یعنی سبز پھٹکری اور ماش کے پیسی جائے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا قنطوریون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بلبوس
یعنی پیاز کی جو شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کدو سے خشک اور برگ زیتون تازہ دو ایسے مرکب زراوند عصارہ شقیقا
ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤں سے اسطرح پانی کے ذریعہ سے خمیر قوام شہد کے ضماد کریں۔ کبھی احتیاج انکی
عفونت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنی سرخ پھٹکری سے ہوتی ہے اور خشک قروح پر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور مازو اور زیت برابر
لیکر اسطرح مرہم طیار کریں کہ اسکو پورے سرکہ میں بوزن نصف قوطولی کے پختہ کریں تاکہ تمام سرکہ جل جائے بعد اسکے اسکی سلائی سے بنا کر مرہم
پر لگائیں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک بیس جزو افیون جند بیدستر جزو مازو جس میں سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک جزو ثبت یعنی کنکر
سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیصور سوختہ نصف جزو مرہم جیسا انزروت اور روسختج اور مازو اور زنگار
اور زراوند کسی قدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر بنائیں تاکہ اس میں لزوجت اور چپک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کریں یہ
دوا نہایت مجرب ہے زاج سرخ چوبیس جزو زردچیہ یعنی ایک آب نارسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو کندر
اور مازو ایک سو بیس جزو موم اکسٹھ جزو ایک قوطولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہے قلعی سوختہ جسکو گندھک کے
ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاؤ کی چربی
روغن بنج ملک الالا نا طار روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزوں کو بمقدار مناسب کے میں پگھلا کے اور پیسنے والی دوائیں میں انھیں پیسکر طیار کریں
جالینوس وغیرہ نے اس دوائے مفید کے اجزا جمع کیے ہیں توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس
ڈیڑھ اوقیہ بطور مرسوم مرہم طیار کریں یعنی پیسنے والی چیزوں کو پیسکر اور پگھلنے والی چیزوں کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا
مناسب ہو اور جیسا دقت ہو اسی طرح کریں۔ اس جگہ اطبا نے پسند کیا ہے کہ روغن دعابس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے
اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثل استام ذکر پر واقع ہوں انپر دو ایسے کاغذ سوختہ اور دوائے اندرون اور
کہ دے خشک جلا کر اور صوف وسخ جلا کر یا ضماد برگ سرد خواہ برگ رب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں علاج قروح عسیرۃ
الاندمال اور قروح خبیثہ دنیہ کا پہلے درج ہو کہ یہ گو تا جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہیں وہی قروح ہیں کہ متآکل اور متعفن
ہوں جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متآکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہیں اور جیسے قروح عسیرۃ الاندمال پھیلتے
نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہیں اسی طرح یہ قروح ناصور سے بھی الگ ہیں لیکن یہ قروح ضرور کیسے ہوتے ہوتے ہیں لہذا خاصیت کی
جو قروح متعفن خواہ متآکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور اصیر
بھی ہو قروح خبیثہ وہی قروح ہیں جنکا فساد درجہ غایت کو پہنچ جائے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج کا
یہ قاعدہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا فساد حرارت مزاج کی ہو تو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوتے ہیں تو ایسی غذائیں
تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو تو غذا

کرنت کرنی چاہیے اور غذائے جید مین توسع کرنا چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہو جنکی وجہ سے قروح
پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا ہی وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہی اور ابھی تک حد
ناصور کو نہین پہونچا ہی بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین
پسینا پیدا کرین اور اسکی تکمیر اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور
من سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہی اور مناسب ہی کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئیگا اور رانست
نلیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جس مین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہی اور کبھی
احتیاج قرحہ کے کھجلانے کی ہوتی ہی اور خون نکالنا اس عضو سے اور اسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جس مین زفت یعنے رال
پڑی ہو اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردہ پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہی اور خون فاسد
اس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ بڑے کا از قسم دوالی کے ہو اس قرحہ کو قطع کر ڈالین
اور خون اُس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہی اور اخلاط ردی ہو ابتدا فصد سے
کرین اور غلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر غلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اُس مین
سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت
زیادہ ہی بعد اسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہی اسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے
اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہی اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہی لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین
ہو سکتا ہی بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہو اور اس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اس عضو کے ہی حرارت خواہ برودت سے
جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت
کے ہوتا ہی اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ موجب اور سبب کا علاج
کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کرین۔ اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہی جو مادہ کو
جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہی اور اگر سبب قرحہ
کا ناصور ہوا ہو اسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہی اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہی ہڈی کو کھولکر اور
نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہی اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہو اسے چھیل ڈالنا چاہیے
اور پوری مقدار اسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شی جدا لگا نہ اسکا سبب نہ ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور وہی تدبیر کرین
جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہی کہتا ہی ایک لڑکے کے سینہ مین ناصور ہو گیا تھا
اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہی پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سرسینہ کو کھولا
اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت
ہوئی کہ اس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ غلاف قلب اسپر مستقر
تھا جالینوس کہتا ہی کہ جب مینے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے الگ لینے اور کاٹنے مین نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا

اور برفق وسہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھ کو اسکے
بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور مجکو ہرگز خیال نہی تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ
جو حصہ اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جس وقت میں یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اسوقت
مریض مذکور کے قلب کی طرف بغور وتامل اسی طرح دیکھتا تھا جسطرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے براہ تشریح دیکھتے ہیں اس حرکت
سے اگرچہ گمان غالب یہی ہوتا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ بچیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہ بہت تھوڑا اسکو
صحیح ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہوکر قلب کو بھی اس نے ڈھانپ لیا اور جس طرح پہلے بیرونی غلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ
کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کو ان
جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے مراد اسکی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے بیمار
اکثر بچ جاتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں جب قروح متعفن ہو جائیں اور گندہ ہو جائیں رای صائب یہی ہے کہ پچھنے کے ذریعہ
خون انکا بہا دیا جاوے۔ جسقدر مناسب اور لایق انکے ہو جو دوائیں مختص واسطے حسن اندمال کے ہیں اور اکثر حالات میں
بکار آمد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابر قان اور توبال دیگر قسم کی ہیں کالیے بھی اور
معاف ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور جو چیزیں
اسکے مشابہ ہیں مع ان چیزوں کے جو مانع گھٹنے مادہ کے طرف عضو متقرح کی ہیں اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو۔ ایک دوا
ایسی ہے کہ اس سے قروح عسیرة الاندمال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور تراق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے
چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جز زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جز زرنیخ سرخ چار جز موم اور روغن جسقدر مناسب
حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریائے شور میں پرورده کرکے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں کہ نمک اور چونا بھی
دیا ہو مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ
میں رکھیں گرمیوں کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کریں مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ بھی کہ پانی کا
نمک اور جرم نہ جائے ورنہ شوریت سب جدا ہو جائے گی ایضاً نحاس محرق اور زرنیخ اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن
آس بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جسوقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائیں ازانجملہ سر کا اٹا اور برادہ
زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور گندم کی مٹی باوزان مختلف جیسا ہر ایک دوا میں جس وزن کے لائق ہو دوائے جیسے برادہ مس
اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی میں ڈالیں اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے نکال
خوب سا پیسیں اور بطور ذرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملاکر مرہم طیار کریں صفت مرہم ذہبی اور یہ مرہم بھی جید ہے
مرداسنگ ذہبی ایک من اور موم اور زرنیخ مازریون چھتیس مثقال زنگار سود مثقال اور برادہ اینٹ چالیس مثقال برادہ سونے کا پسا ہوا
بدرجہ مرداسنگ دے کر چالیس مثقال از دیکھو مفردات اور قرابادین کو اس میں رائحہ کے معنے مفصل بیان ہو چکے ہیں اور روغن کہنہ تین
رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالیں بعد ازاں باقیماندہ ادویہ کو داخل کریں ایضاً تنور کے ٹھیکرے اور خاکستر نیم
یعنی نعلی کی خاک اور قلمی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کریں روغن آس ملاکر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے

اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی ہو روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملا کر بقدر
حرکت دیں کہ مرداسنگ اسمیں آمیختہ ہو جائے اور گاڑھا ہو کر مل جائے اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ وغیرہ کے واسطے یہ دوا ہے شورہ لگا کر اسکو لے
جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کریں خواہ شب یمانی سے چیکر ذرور طیار کریں یا زوفا چار جز قنطوریون دو جز راس سے
ذرور بنائیں اور پہلے زخم میں شہد آلودہ کریں اسکے بعد اس ذرور کو چھڑکیں قشور نحاس دو جز شب یمانی دو جز قیروطی دس جز بادرشان
قیروطیس مراد ہو جسے زبان رومی میں بعنی سور کہتے ہیں) دھوپ میں مالش کریں اور بعد ازاں استعمال کریں یا سپیدہ چشکری آٹھ جز قشور نحاس
لمع اندرانی کندر زنگار دیوست انار ہر ایک سے دو جز و ایک ایک جز موم دس جز اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ زیت ایک ایک
اوقیہ زراوند مانزوبیہ سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ اشج ایک اوقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر بطبوخ طیار کریں اور سرکندہ کی
جڑ سے ملانے جائیں علاج نواصیر کا اور ان جلد ونکا جو چسپیدہ نہوں نواصیر کی ماہیت اور اسکے احکام جو مقام حد دین منا
تھے وہ سب بیان ہو چکے اب جو تدبیر اسکے علاج میں درکار ہے اور اسکے صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر
سے نکلتی ہیں انھیں بطور نفسہ لینے اور نچاکر نکیے خواہ چاک کر کے اور جسطرح باآسانی انکا اخراج ہو سکے اسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات میں کیا گیا ہے
اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے پہلے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور بعض کہنہ
اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ انکے دراز اور شگاف گوشت تک پہونچ جاتے ہیں اور زیادہ تر انکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے
بدشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر اخار اور بوسیدگی انکی جہت سے واقع ہو گئی ہیں پہلے
اسکو بذریعہ قطع بُرید کے اطراف اور جوانب سے دور کر دیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دے کر خواہ کسی دوائے تیز
ذریعے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب چشم کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان
علاج ہی طرف ہوتا ہے تاکہ یہ علاج کیا جائے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تجفیف
کریں اور جسقدر چربی بُری ہے گوشت کی ہے اسی کو اندر کیطرف دور کر دیں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اس مردار گوشت میں پیدا
کر کے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر تک ذمہ بحال خود ساکن رہنے دیں اور اس زمانہ میں اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی
تدبیر نکریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنیکا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کریں اور جو چیز اس میں بطور مردار کے فاسد نظر
آتی ہو اُسے الگ کر کے اُسکے اندر خشک دوا اُس کو بھر دے اور تھوڑے دنوں تک اُسی طرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا
بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اس تک نہ پہونچے خواہ لیٹنے کی شکل
ایسی بری نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بہ طرف زخم کے
ہو جائے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اٹھے یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج
یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اسکی دوا سوائے قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے
چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر ترچھی اور سیکے سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہیں اُسے چاک کر دینا چاہیے اور داغ لگانے
میں شناخت اسکی بھی ضروری ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہونچے گا اور اس میں احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا
داغ لگایا جائے کہ جڑ سے نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادّہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنگار

کشتہ پارہ بھی انھین ادویہ مین داخل ہو اور انھین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہی اور برادۂ آہن اور نصف وزن اُسکے بھی اور اسکے نصف چونا لیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑ کر قریب گردن اس دیگ کے جو خوب وصل کر کے آگ پر چڑھائی گئی ہی معلق ہو جاتا ہی اور پارہ اپنے خواہ پارہ تصعیدون مین جب ادویہ مجففہ مذکور ملا کر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہی جیسے در باب اکسیر کتب مین مفصلا اسکا بیان ہی اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہی خصوصًا نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہی داخل کر کے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین مگر بہر حال اجزاے مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل کر کے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہی اور گوشت فاسد کو بریان کر کے خصوصًا وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی ہوئی گرد گوشت کے ہوتی ہی اُسے جلا دیتا ہی اور گوشت سے جدا کر دیتا ہی پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالین اور ہمیشہ اُسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکل جاے اور فقط گوشت سردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہو چاہیے کہ پہلے انکو ادویہ سے دھو ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہی اور آب خاکستر اور آب دریاے شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر ملا ہو اور جو پانی کہ زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جاے بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کو تنہا اور ترکیب ہون مگر بقدر کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جس مین آگ اور چونہ پوست بیضہ کا اور نورہ یعنے چونا کہ اس سے بھی تقطیر ناصور کا کیا جاتا ہی۔ جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جاے اُسپر دواے خردی یعنے جس مین عنزروت شریک ہو اور مرہم زرنیخ موت دعرب یعنے ناصور چشم کو بہت نافع ہی اور دواے جالینوس جسمین کاغذ جلتا ہی اور جو ادویہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور زرقیق کرسنہ اور ابہل سیاہ اور سمہ قوطون۔ تجربہ مین اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہی کہ جب ناصور کو اس سے بھر دین فورًا بھر جاتا ہی اسی طرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہی بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اسی طرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ نشار الحمار ہمراہ ملک البطم یا عصارہ بیخ بخور اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشیح اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ آگ کو نکال ڈالے جو سن پیری کو پہونچے ہون یا سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلعی کے دستہ سے ایک گاڑھا ہو کر سوکھ جاے۔ ایک دوا کو ابن اسکندر استعمال کرتے ہین پنج جاد شیر چنگری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو اور زرنیخ نصف جزو ان سب کو زرد فیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جس مین زرنیخ کو لگایا ہو اور بعض نسخون سے زرنیخ کو حذف کر دیا ہی اور دوا نہین کرتے اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضًا صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بریفیہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آپس مین مخلوط کر کے استعمال کرین ایضًا اور بھی ادویہ قوی ہین جنکو ہم نے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہی جبکہ گوشت جید اور اچھا نمودار ہو جاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو سپیدی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہو گئی ہو واجب ہی کہ اسکی اصلاح کر کے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائین اور بطور مدد کے رطوبت برآمد ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا

جراحات پر گوشت زائد کا بیان

جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہی اسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہی۔ جسقدر ان دواؤن مین لذع کم ہوگا اسیقدر خوب ہی اور واجب ہی کہ اس گوشت کے کم کرنے مین طبیعت

بدنی سے معاونت طلب نہ کی جاوے جسقدر رنگ گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہی اسلیے کہ بنا گوشت پیدا کرنا فعل
فعل طبعی ہی اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہو فقط دوائے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہی خواہ بدون معونت دوا کے
مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے — یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتے ہین جب تک پرانے نہون اور تازہ رہین جب ہی تک انکا اثر باقی رہتا ہی اور اگر
ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ انکی حفاظت بذریعہ تقریص اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاوے
اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہی اور نہ مین
اس رائے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اسکی طیار کرنی حفظ قوت کے واسطے کافی اور وافی ہی
اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے شراب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہی
یہ تجویز اولی ہی کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہی اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہی — جو دوا
زیادہ غلیظ ہی اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہی اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہی وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید
ہی اور بے فائدہ کچھ منتظر قوت اس دوا کے نہین ہی بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہی مگر دواے غلیظ جو کہ ہوا اور
اغذیہ مزاج سے منفعل کم ہوتی ہی اور اس مین تغیر کم پیدا ہوتا ہی اسوجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہی اور دوا جیسے قشور نحاس مرمدش
سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خار پشت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہی کہ باقی کم رہتی ہی اور گوشت کو
بمقدار مناسب سے بیتی زیادہ ہی — مثلاً ادویہ محدودہ کے زہرہ الحجر جو سمی ہ اسیا ہی اور اس سے زیادہ قوی سرخ پھٹکری اور
ہر الذہب اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہی اور زہرہ
نحاس بھی اس عمل مین قوی ہی لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہی خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاوے سمی یعنی گوشت
زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہی اور زنگار کا بھی حال ایسا ہی اکثر اوقات آب در ہلے شور مین کپڑے کو ڈبوکر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت
زائد کٹ جاتا ہی اور جس پانی مین کہ دو نمک گھولا ہو وہ بھی اسیقدر مفید ہی کبھی کبھی اور ایک آب انار میدہ کو سات گونا پانی ملاکر دھوپ
مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت دھوپ مین اسکو ہلا دیتے ہین تا اینکہ غلیظ ہوجاوے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو
پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت انھین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح سے قرص مطلوفس
اور مرہم سبز عجیب النفع ہی اور سبز مرہم جو طلح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس مرہم کا نام اسفریطالی ہی وہ بھی گوشت زائد کو
بدون لذع اور گزند کے اوڑا دیتا ہی اور دواے یادل اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہی اور دواے دقاق کندر اس گوشت کی
اصلاح کرتی ہی جو زیادہ بڑھ گیا ہو یا مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون ہرہ بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے
کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین تدبیر ان قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین جو قروح بعد اندمال کے
پھول جاتے ہین انکا علاج یہ ہی کہ جسقدر گوشت بڑا ہی اور جسقدر رطوبت بڑھی متصل ان قروح کے ہی پہلے اسے دور کرین اسکے بعد قروح
خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسے اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو
سوختہ ورق سرو اور سولیق بزر البنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دوا کے ملقدلیس بھی داخل ضماد مذکور کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہی اُسکے دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہی کہ جن مین قوت جلا کی زیادہ ہو اور منقیہ کی بھی قوت اُن مین زیادہ ہو اور اُنکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کی واسطے اُنکا استعمال کیا جاے۔ ادویہ جس مین قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اُن کے کم ہو۔ ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اُنکی مثال ایسی ہی جیسے سحالۂ آہن ہمراہ لک کے اور الطریفل کے اور سکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہی۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ لوہے کا زنگ اُس سے بہتر ہی اسی طرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کرکے اندر پہونچا ئین اور اُسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ قنطوریون اور سپیدہ کی اور جو نشان زخم کا دور رنگ پیوستہ ہو اُسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور حجر فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیفہ اور سبک ہین اُنکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ریہ یعنے پھیپھڑا اور طین یعنی جگنی مٹی جو مخمس جیسی اور بودی ہو اور پوست تربوز کدو کی چربی بہت عمدہ ہی خصوصاً جب اُس مین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انھین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین سارقسے جو نشان پڑ جاتا ہی اُسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہی اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہی اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہی سلیمانی ادویہ کہ اب اور دوائین جو اب زینت مین مذکور ہونگی اُنھین بھی دیکھنا چاہیے چوتھا مقالہ ہمہ کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیون کا تفرق اتصال جو نہین ہو سکتا ہی فصل بیان مین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھین اجسام کے بیچ مین چونکہ حس زیادہ ہی اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہو لہذا اُنکے جراحات سے در دہاے شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور اُس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرر یہ ہو کہ ورم عظیم مع وجع اور درد کے عارض ہو۔ اسان تر حال اور لطیف تر شیر کے زخم سے عارض ہوتی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنے بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال اور زیادہ شکل ہی خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسے عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہی اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہی اور برودت نے اُسے متعفن کیا ہی اور ایسی چیز کی طرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہی اور اُس مین پختہ ہو جاتی ہی اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہی کہ تشنج پیدا کرتا ہی اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہی کہ عفونت پیدا کرتا ہی اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہی لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہی خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرکب کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہی یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جن مین روغن کی شرکت ہوتی ہی کر لیتی ہین اور ادویہ مخصہ یعنے جسکے استعمال سے بدن مین کاٹنے سے چبھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح جراحت

عصب کے بدن مین ظہور ورم کا دیر مین ہوتا ہی اور اسیطرح اس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی قروح عصب کے التحام اور نضج دیر مین قبول کرتے ہین جو زخم پٹھہ مین لگے یا بطور نخس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہوجانا کبھی اسطرح پر ہوتا ہی کہ پٹھہ کھل جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہین جاتا ہی اور یہ سب زخم یا طول عصب مین واقع ہون یا عرض مین جو زخم پٹھہ کے طول مین واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہی۔ نسبت اسکے جو عرض مین لگے بسبب کہ زخم عرضی کی اذیت بعض میں بہت ہوگی بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہی اور یہ ایذا دماغ تک پہنچتی ہی اور دماغ مین پہونچنے سے خوف تشنج اور اعراض عظیمہ کا ہوتا ہی بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنے جو ریزہ ریزہ ہوگیا ہی اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہی اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہی اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہین خواہ جنکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہوجاتے ہین جھلی کے زخم بہت خفیف ہین بہ نسبت اوتار کے زخم کے پھر پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہی یعنے نہایت خفیف ہونگے جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہی اور باب تشریح مین جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اُنسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہی اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہی اور اس مین طولاً مسالک لیف کے دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے زخم مین چندان ضرر نہین ہی اور وتر فشائی مین مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہین اور وتر فشائی سختی مین زیادہ ہی اور جھلی اسقدر سخت نہین جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہی لہذا اُسکی جراحت اور بھی آسان ہی خوف زخم خواہ پھٹ جانا اُن رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہین اُس مین چندان قباحت نہین ہی اور سختی سے سخت علاج کا تحمل اُس جراحت کو ہوسکتا ہی جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شدخ یعنے طولی تفرق اتصال کے اُس مین زیادہ خوف نہین ہی اور اسی طرح بہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض مین واقع ہو اُسکی بہ نسبت بھی تبر مین خوف کم ہی اگرچہ عضو مجروح بوجہ تبر کے از کار رفتہ ہوجاتا ہی مگر اور اعراض مہلک پیدا نہین ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوا جو اُن کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت مین اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اُس مین جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو۔ جس چیز مین حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہی وہ شے قوت جذب سے خالی نہوگی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج مین پرہیز رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ مین ہان اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جائے جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ مین ہی اُسکی تلطیف بذریعہ بھیگنے کے ایسے سرکہ مین جو زیادہ قابض نہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ برا نہین ہی اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اُسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کے کثیف حرارت کاسرہ کا اظہار مترتب ہوجاتا ہی اگر کبھی دوا سے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب مین ہوتی ہی اُسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضروری ہوتا ہی مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اُسکا امالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت بڑھ جائے بہ نظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بنظر قوت کے اگر عصبہ مجروح کھل گیا ہو اُسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی نہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اُس سے زیادہ پہونچے گا اور اسی طرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہی وہ بھی مضر ہوگی۔ جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہین اور بارد بالفعل ہوتے ہین اُنکا ضرر بھی عصب کو زیادہ پہونچتا ہی۔ جب زخمی کے پٹھہ مین کسی قسم کی جراحت پیدا ہوجائے اُسکے التحام التیام مین جلدی مناسب نہین ہی مگر ابتدائے تسکین وجع مین البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑون سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہائے گرم سے یا زیت الفاق سے تکمید کرین کہ اس مین کسیقدر قبض بھی ہی اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اُسکی سخونت نیمگرم کی سخونت سے زیادہ ہی اسلیے کہ آب نیمگرم قسم بارد مین داخل ہی اسیطرح

کرسنہ جیسے مرداور زنجو داور ترس تنج اور سوئیں شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل اسکے کہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہئین اور کبھی یوں استعمال
دوائے خفیف کے بھی ذکر داور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت حسب کی ہو گئی اور تیز انصباب فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے فصد اور
کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو بنے اسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیئے ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعًا ناجائز ہے
لیکن ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اُن مین کسی قدر قبض نہو اور وہ روغن گرم
بحد افراط نہ ہو اسلیئے کہ جو چیز بافراط گرم ہو خواہ بارد بحد افراط ہے یہ دونون چیزیں مضر ہین اگر زخم ہڈی کا قریب نسبت ہو تو اگر کسیطرح
برودت کی ضرورت اسے پہونچی ہے پس اس مین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کر لی ہے اسوقت فی الفور محتاج ہوتا ہے
کہ ازالہ کی اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ ادہان گرم تحلیل کرین۔ پھر یہ ہے کہ کھل گیا
ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اسپر رکھیں جنکو ہم اوپر بیان کر
چکے اور جو رگ ہی ٹوٹی ہے اسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جائین اور بندش کے وقت کسی قدر صحیح موضع جو قریب [illegible]
کے ہے اسے بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اس مین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے مین درد
ضرور پیدا ہوتا ہے جب اکثر [illegible] کار دشوار واقع ہو اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت اُسے کاٹ ڈالنا عرض مین
ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اسکو بچانا چاہیئے اور عفونت سے بھی اُسکا محفوظ رکھنا پر ضرور ہے اسلیئے کہ ورم اور برودت
کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے بالکل جوڑ بلا
درست کر دینا اچھا نہین ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہوکر بھر نہ جائے۔ اگر زخم مین تنگی ہو اور خود اسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا
چاہیئے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اُس مین اجتماع صدید کا ہوکر
ایک مقدار زائد یکجا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اُس مین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب
جذب مواد بطرف زخم کے ہوکر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیئے کہ تدبیر الحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اس
خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جائے یا پٹی لکڑی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول لیا کرین گو دوسری
جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور
کبھی حاجت اُسکی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات مین خواہ اُسی رات کے دن مین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی آٹھ
گھنٹے ہی بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب اور روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصًا اگر اُس مقام پر
مذبح بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اسکی چندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی
کا کھولنا کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُسکی دوا مین رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین مین اُسکی
کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا
کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے فورًا تبرید سے اُسکی اصلاح کر دینی چاہیئے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جائے اور بقدر
ضرورت باقی رہجائے۔ کبھی قیروطیات فربیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اسکا اور مریض کا
مزاج یکسان ہو اور سخت بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے [illegible]

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اُس پر تجربہ کر کے اُس دوا کا ایک تخمینہ حاصل کریں اسکے بعد مریض پر تجربہ کریں اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باایں ہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کٹ گیا ہو اور زخم چوڑا اور وسیع ہو اشیاء حارہ تو یہ مثل افربیون وغیرہ کے مستعمل نہ ہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسطرح جو آب مغسول سے فوراً تیار کیجائے اور دیر میں چونا دھویا گیا ہو اسلیے کہ دیر سکے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات میں منصب کے خواہ رطوبات میں مستعمل ہوں۔ روغن گل اور روغن آس کے ہوں نمک کا لگا ہوا انمیں نہ ہوا ہو اور علک یعنے گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا انمیں استعمال کیا جائے وہ بھی مغسول ہوں اور توتیا کو مغسول کر کے استعمال کریں اور کسی طرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلا پٹھہ کے علاج میں اگر کسیقدر تشنج ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اُسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو ورنہ تو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ تر پٹھہ کو بچانا واجب ہے جو کٹ گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اُس پٹھہ میں بہت کم ہے جہاں پر اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اُس عصب کے جسپر بلا واسطہ یہ اشیا پہونچ جائیں اور گرد و پیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات کے پہونچنے میں دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلا پٹھہ پر بیرون پہونچائے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہوئی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلقطار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ سکنجبین خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئیں جاڑوں میں تو ہمراہ زیت الطبع کے اور گرمیوں میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلا پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیوں نہو تدبیر مناسب یہی ہے کہ پہلے دوا لگائیں اور اُسکے اوپر نرم سرشتہ زیت میں ڈبو کر لپیٹ دیں جسطرح سے کھلا ہوا پٹھا لائق بحال اُسکے یہی ہے کہ دوا میں نرمی کیجائے اور سخت قسم کی دوا اُسپر نہ پہونچے۔ اسی طرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان لگے ہیں لائق بحال انکے یہی ہے کہ انپر دوائے قوی کا تحمل کرایا جائے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہیں انکا حال بین بین ہے۔ اسی طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں ہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اُسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے بجز تسکین درد کے اُسوقت گرم کر کے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُسی کپڑے سے پوچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالیں اور سکنجبین سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہاں اگر زلیب کے فرستے المیان ہو جاے اسوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے اوپر پہلے سکنجبین لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ رض اور کوفت کا ایک لوہے کے کرے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک ہاتھ کے گزند پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخموں کا التیام اور پورا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اُسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کے اس مرہم سے درست کر چکا تھا پس اس مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے ادویہ مرخیہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت

وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوسرے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہی اگر بوجہ قروح کے تنج عاض
ہو بشرطیکہ جلد میں شگاف ہو گیا ہی اسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دواان قروح کو بالخصوص نافع ہوں ان میں تخفیف بہیر اگرین اور
لطافت زیادہ رکھتے ہوں انھیں کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاوے اور اگر جراحت
بطور تمہنے یزہ وغیرہ کے ہو اور اُس میں تخس بھی پیدا ہوا ہو اور ورم نہ ہوا ہو اسوقت عمدہ علاج یہی ہی کہ موضعی علاج کریں اور حرارت اور تخفیف
میں قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اُس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلئے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف بآسانی نیوست ہوتی ہی
واجب ہی کہ تدبیر عصب مجروح کی تلطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو جیسے طعام وغیرہ قسم ضنہ
سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہی خصوصاً اگر جراحت مرض میں ہو کہ اُسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدرنی تو قف ضرور کے ہوتی
ہی اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہی کہ بستر خواب اُسکا نیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں انکی رعایت
تدہین وغیرہ سے ضرور کرلی چاہیے۔ اسی طرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو
اسی طرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہی خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ میں ہو اور اطراف ساق میں واقع ہوا دویہ
جراح عصب اور قروح عصب کے علک البطم نہایت اچھی دوا ہی ہر قسم کی جراحت کے واسطے لڑکا اور عورتوں خواہ کیسا ہی
مرطوب ہی اور بشدت رطوبت مزاج کے ان میں موجود ہی ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہی کہ اُس میں تھوڑا سا زیت
اسقدر ملائیں جو اُسے نرم کر دے اور کسیقدر چسپیدگی اجزاے دوا میں پیدا کر دے اگر خشک زیادہ ہو اور بدل اس دوا کے رانینج بھی
بکار آمد ہی لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہی اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہی اسکے علاج میں تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ رانینج کے ملا
کرنی ضرور ہی خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہی خواہ زیادہ جیسا مزاج بدلتا ہو اور جسقدر ملائی سخت رنگ
ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارہواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر بارہ جز قیروطی ہو ایک جزیہ دواے قوی اور تازہ
اس قیروطی میں ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا منظور ہی خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہائی ہی اور زیادہ
سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہی خواہ اور مرہم وغیرہ جسمیں دواے مذکور کی آمیزش کریں۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم میں سوا
فربیون کے اور شیردار ادویہ مثل ہناتیہ بھی شریک کرنے میں اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہی اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی
ہی۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے بورہ ارمنی اور اُسکا کف اور کبریت زیت میں گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ جو اسلیس
اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کے جذب کر لائے اور اسی طرح زاج اور خاکستر جس سے نان پزا کہتے ہیں اور راسنج اور
السناق ذہب اور کبھی ابتداے جراحت میں سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے ہیں اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہی اور اندر سے بہت
اچھی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لاتا ہی۔ اور اکثر شہد کھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہیں
اور مفید ہوتا ہی۔ خواہ شیلم یعنے جنیج جو گیہوں میں برآمد ہوتا ہی اسیکا استعمال بکار آمد ہوتا ہی اسطرح کہ راکھ کے پانی میں پکا کر
ضماد کرتے ہیں۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہی کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اُسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور دیگر مرہم
الیہا سے قوی کر کے خواہ اسی سے اوپر کی دواؤں کو قوی کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ میں بغرض تحسین
کے چونا بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن واجب ہی کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہی کہ آب دریا سے اسکو دھویا ہو اور خوب گرم اور تیز دھوپ میں

دھوکر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئینگے اسی قدر نفع اسکا بڑھتا جائیگا منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہی جسکو جالینوس نے
ذکر کیا ہی کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فرفیون اور زفت یعنے رال اور زیت خالص کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو
روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہی مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہی کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل
ہو جاتا ہی اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہی۔ اگر زخم بطور رضہ اور گرنے کے پیدا ہوا ہی اور اس مین ورم یا عفونت نہین ہی
اسوقت مرہم افرفیون اور ہنجال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہی اسکے واسطے فرفیون اور کثیف بدن کے واسطے ہنجال
کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور رقیقی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار ہی اور باینہمہ زخم
کے رضہ اور جیسے کا منہ بند ہونے نہ پائے اور گوشت ہونا منہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر منہ تنگ ہو بڑھا دیا جائے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ایسے زخم کی دواؤن مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہی بہ نسبت اس زخم کے جو برطوبت پھٹ جانے
کے پیدا ہوا ہی اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہو اسوقت
آرد جو کا استعمال لازم ہی اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کر انکو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو آرد کرسنہ اور
آرد باقلا بھی اب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سکبینج کا ترک
کرنا چاہیے اور دوا کو اسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین بیان ان اورام کا جو عصب کو
بحالت جراحت عارض ہوتے ہین اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہی اور اگر ان مین ورم پیدا ہو
اسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہی لیکن اب ہمکو منظور ہی کہ بہ شرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے
کتاب قاطاجانس مین لکھا ہی اسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہی کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضائے عصب مین ورم فلغمونی
پیدا ہوا اور اس مین التہاب زیادہ ہو مناسب ہی کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جن مین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون
اور وہ احجار ادویہ کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنے کتاب قاطاجانس کے
دوسرے مقالہ مین انھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہی قلقدیس ایکدرہم اور ربع درہم زاج پونے دس درہم توبال نحاس دو
اوقیہ اور اڈہائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین ہیںکر سرکہ مین
دس دن تک بھگوئین اور پگھلانے والی چیزون کو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر پکائین اور خوب ہلا کر جب سب
اجزا یکذات ہو جائین اوتار لین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا لگانے کو
اُسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرما گرم رکھین بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت
نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق مین خصوصا جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہی۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے
اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اس مین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ لیپ کو پکا کر استعمال کرین اور
آٹا اس مین شکر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین پٹھہ کا کوفتہ ہونا
اور پیچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہو اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج تسکین وجع سے
کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دواسے جو تنگ لتہ کرتی ہی اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہی کہ تنطیل کریں اس عضو پر روغن گرم کی اور تھم تنطول کرتے رہیں اور جس روغن سے تنطول کریں چاہیے کہ اس میں قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہی اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہی اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہی اکثر بلوس مہرات بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہی اسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہی کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائیں اور پلا صوف اسی دوا میں ڈبو کر خصوصًا صوف زوفا کا اس پر رکھیں اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل میں پہونچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہی اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جن میں قوت تحلیل اور دفع دونوں کی ہو لیکن اسقدر فرض بھی اس میں ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور خیال کرنا ضرور ہی ان دونوں میں جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو بلکہ زیادہ پیشانی استعمال بادویہ قوی کا کرنا چاہیے تب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضًا اگر ورم میں طول ہوا ہو دوائے قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائیں کہ اس میں قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہی۔ خواہ جو دوا اجرک نر صحرائی سے بنتی ہی۔ اور اگر جامہ میں زخم بھی ہو اسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہی جس میں قوت تجفیف اور جمع اجزاے متفرقہ کے اور استوار کرنا اور ملانا اجزاے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جا بہ تک کچھ تمدید رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائیں انکا استعمال کرنا لازم ہی اور یہی دوا لینے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہی۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اس میں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائے گا فقط پٹھہ کا علاج ایسے قسم کا کرو جو انکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہی۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اس قیروطی سے کرتی ہیں جس میں نمک کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونوں حالت میں عمومًا نافع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید بھی ہو تو جب ہی کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کریں اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہی کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وثی میں پانیکا کسی قدر لگانا و دھونے دیں گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کریں جن میں پھول خوشبودار لطیف اور قابض پڑے ہوں اور جسکے مزاج میں سخونت ہی یا وہ دوائیں گرم اور خوشبو جنہیں گرم مصالحہ کہتے ہیں کہ انکا یہی حال ہی حکم عصب فاسد کا بھی عصب کی نوک میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہی اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہی کہ اس نوک کو نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال ڈالنے میں عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ ضرر اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہی اور اگر زور سے دبائیں سن سا معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کے اور تشنجات کی ہم نے جو علاج ادویہ مفردہ میں اور قرابادین میں خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل بیان کی ہیں اور اس مقام پر جسقدر دوائیں ہم ذکر کرتے ہیں وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہیں جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی میں گھول کر خواہ گھول کر استعمال

کریں یا گوندہ کر استعمال کریں مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیس کر ضماد کریں یہ بھی بہت خوب ہی اسی طرح بیخ سوسن کو بشراب انگوری میں بھون کر کے اور اسیطرح اشیج اور شورہ اور فربیون اس سب کو دردی زیت کے ہمراہ جمع کریں ایضاً تخم مرہ میفتنج کے ضماد کریں اقاقیا داقلیون اور اسکے نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہی

ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب اخلاط مادہ ہوتے ہیں جو ہڈیوں میں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے نقرس ہے یہی کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہی اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہی اور اسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر سڑ جاتی ہی بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہو بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہی **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہی اُسکے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بوداپن پیدا ہوتا ہی اور سرخی ہو جاتی ہی اور بدبو آنے لگتی ہی اور صدید پیدا ہو جاتی ہی اور نفوذ اُس میں باسانی ہونے لگتا ہی اور اکثر اُسکی بندش بھی اُسکے فساد پر دلالت کرتی ہی اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اسکے گرد پھیریں دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہی جو چکنی ہو کر اس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسی قدر چمٹ جاتی ہی اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہی کہ دانہ سا پڑ گیا ہی اور متفق ہو گیا ہی اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہی خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی ہو اسلیے کہ ابتدا میں بذریعہ سوچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہی بلکہ بیشتر اسی طریق سے اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہی [illegible] سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ جھلی اُس پر سے الگ ہو گئی ہی اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہی خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہی اُسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہی اور اسکو کھول دیں اُسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہی اور فساد عضو اور موت اُسکی پہلے سے ہو جاتی ہی بعد ازاں ہڈی کا فساد دوڑتا ہی **علاج** ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہی کہ اُسے کھجلائیں اور چھیل ڈالیں اور جس قدر فاسد ہو گئی ہی اسکو دور کر دیں اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اسکا خواہ ترشنا اور ریتی دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست کا گر پڑے ضرور ہی اور صحیح غیر فاسد باقی رہ جائے اور کبھی ہڈیوں کے پوست بذریعہ چند دواؤں کے بھی گرائی جاتی ہی جیسے سر کی ہڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی ہڈیوں کی یہی تدبیر ہی اور وہ دوا یہ ہی زراوند ایرسا [illegible] ریشہ برگ جاوشیر فنیک سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کریں عجیب النفع ہی کہ پوست ہڈی کو گرا دیتی ہی اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہی اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہی اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اُسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سوائے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور سے زائل نہو سکے اُسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہانتک کاٹنا درکار ہی اور اُسکی شناخت اسطرح کریں کہ چاقو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تاوقتیکہ جہاں پر ہڈی گوشت سے ملی ہو وہاں پہونچے بس وہی حد انتہائے فساد کی ہی اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر ہڈی سر یا ران خواہ راس ورک کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اسکے علاج سے مستعفی اور دست کش ہونا بہتر ہی اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہیں ہو سکتی ہی اور اگر ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد منظور اس امر کا ہو کہ تابع اس گوشت کے فساد کی ہی جہاں پر ہڈی واقع ہی اس گوشت کا

جدا کر دینا پس یہی اُسکا علاج ہی۔ واجب ہی کہ تبر پر عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہو اُنہیں غلافون سے جدا کر کے اور مرکو بیچ
ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہی اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہی اُسکی تبر مر بھی برابر کرنی چاہیے
صفت نشر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اُٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے
ایک دو ڈورا باندھ کر اوپر کی طرف لے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچین نیچے کیطرف تا کہ آری وغیرہ کے دانت
اس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین۔ اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو
شریف ہی جیسے صفاق انسلل خواہ نخاع اُسوقت آری کے ایک پتری وغیرہ ایسی رکھ لین تا کہ دندان آرہ کو گزند عضو شریف تک
کسی طرح نہ پہونچے۔ اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مسند پر کھلا ہوا ہو تب بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اُسواسطے کہ ہڈی تمام
جوانب سے کھل جاتی ہی پھر اُسپر گوشت نیا نہین اُگتا ہی۔ اور اگر اجزاے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل
سے اُنکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے
سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جاوے اُسکا علاج نہین ہو سکتا ہی بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور پوست
جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہی کہ انکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی
اعانت تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کر دے اور جو ذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک
نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہو ضرور اُسکے کٹنے سے قرحہ ناسوری پڑ جاتا ہی اور جب طبیعت اُسکو
خود بخود ہر طرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسی قدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت
گوشت کسی قدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے زخم کا التیام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا جو
جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجاے کہ اُنکے بھی ایسی تدبیر ہی اور تاخیر کرنا اتصور کر کر خود بخود نکل آئے بہتر ہی بہ نسبت تعجیل اخراج کے
اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطر و تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر
خود بھی جھڑکر نکل آئیگی اُس مین چندان مضرت نہین ہی۔ ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اُسکا استعمال بہ عجلت
ممنوع ہی مگر اُسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریا کی مٹی
اور چوک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر ہر ایک کو پگھلا کے ایک جز نمک ہو اور ایک جز شیر تموح اوفی حبہ زراوند
ان سب اجزا سے مثل تیر دمی کے طیار کرین۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قبلان ہم اور روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس
کر مرہم درست کرین اور اسی جگہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہی کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہی اور بہت جلد باہر
آجاتی ہی ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا ہی اُسے ہم آیندہ سطرون مین لکھین گے اور دوا کے
ذریعہ سے جو علاج ہی اُسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہی طلا ہڈی
کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کو مفید ہی منات یعنے پیتر کی مونگ مقشر ہر واحد دس جز صبر غلمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جز
گل ارمنی بیس درہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنے جھاو کی پتی اور برگ سرو
برگ آس برگ بید برگ سیب ناری اور رہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرق بنجو رثین اور مشک اور ورد اور بلبل نرجس کا مرہم

اور باقلیون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور توفل براده چوب طرفا غلطی مونگ اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اس مین زیاده کرین
اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سرو کو اضافہ کرین۔ اگر چہ وہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہے۔ مونگ پیس کر سہم سماق جلنار اقاقیا
طین کا ضماد کریں کہ زیاده قوی ہو۔ سنجاد اور بیگ دیسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور مسک زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً
وثی اور رض دونون کے واسطے جید ہے اور دہن یعنی مستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع کیلئے ہڈی اوتر جانے کو مفید
ہے سماق ماش اقاقیا غلطی گل ارمنی سرو آس کے ذریعہ سے ملا کرین فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اُس مین تین مقال
ہین مقالہ پہلا خلع کا بیان بیان عام خلع کا خلع کے معنے یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواه وضع اصلی الگ ہو جائے
ان چیزوں سے جو ہڈی کے قریب اور گردش کی چیزین ہین اور نکلنا اُس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنے اصلی موضع اور وضع کی
ربائی نہ ہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اُسے زوال منفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا کہین گے خواه اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف
اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہو گا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار
ہوجانے کے ہین اور اگر فقط ابتدا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اسکا نام وہن
اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے۔ کبھی منفصل مین ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اُسکا زیاده ہو جاتا ہے
اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہے لیکن اُسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے
بعض آدمی براه خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے انکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اتھلے ہوتے ہین اور اس
گرفت جوڑ و نکی بخوبی اُنکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدد اور رباطات وغیره جنکے اندر جانے سے
اور جوڑ کے بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجائش اُنکو جانے کی ملتی ہے اسیطرح رباط وغیره کی بندش اُنکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ
خلقت اصلی مین ضعف اور ناہموار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اُنہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ
طریقہ گرا کرتے ہین اور توکین گرہون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا
ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وه مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوتر جانے کے مفاصل
ہین اُنکے جوڑون نہین ہوتے ہین اسی وجہ سے اکثر اسکے جوڑ اوتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنے اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہے
ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اُنکا انخلاع اور اوتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ انکا اوتر نا بہت
دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے۔ جو مفاصل باسانی اوتر جاتے ہین اُنکی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط
چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسی وجہ سے زانو کا مفصل باسانی
اُتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین نکلا کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ باسانی اوتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی
آتا ہے اسلیے کہ باسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل باسانی اوتر جانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول
کریگی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے
مین ہوتی ہے منفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور رطیار مین انکے مونڈھے کا جوڑ ایسا
نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اُنکی مثال ایسی ہے جیسے انگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہو اور یہی وجہ ہو کہ بعد اوترنے کے پھیر انکا اصلی حالت پر آ
رانا نہایت دشوار ہوتا ہی۔ جو مفاصل انخلاع اور اتر جانے مین متوسط ہین اُنکی مثال ایسی ہو جیسے مفصل ورک۔ کبھی جو مفصل
آسانی سے نہین اوترتا ہو کسی امر خارج کی وجہ سے اُس مین یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ باسانی اتر جاتا ہو اور درست بھی آسانی سے ہو جاتا ہو
جسطرح حق الورک ایسے ڈھکنے ورک کی رطوبت زائدہ سے بھر جاتی ہو اور اسی وجہ سے اسکا اتر جانا آسان ہو جاتا ہو اور پھر چڑھ جانا بھی
اسکا آسان ہوتا ہی۔ اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہو جاتا ہو کہ ہر وقت اُسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہو اور تھوڑی
سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہو اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہو کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ
کیفیت زائل ہو جاتی ہی۔ بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہو جس مین گوشت پھٹے کے جو مفصل ہڈی کے ہین اور اُسکے سرے منقلع
ہو جائین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہو اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہو اُسکے بعد
راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کیمین کے نزدیک اوتر جانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہو کہ اوترنے کے بعد
اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہو سکے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوتر جائے اُس جگہ پستی اور گڑھا سا پیدا
ہو اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہو خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت
نظر آتی ہو اور اس سبب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہو اور قیاس اور مقائسہ درست طور پر ہوتا ہو
کہ جو مفصل اُسکے مقابل ہو لے اور اس اترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا مگر
جوڑ کی حرکت موقوف ہو جاوے اور حرکت نہ کر سکے اسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہو جیسے اگر پوری حرکت جسطرح
کہ پہلے ہمیشہ کرتا ہو اسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال
اور اوتر جانے کا مرض نہین علامات میل یعنے جھک جانے کے علامات وہ یہ ہو کہ تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری
جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندرونی مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات
بھی عضو مائل سے صادر ہو سکین مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے اسکی علامت یہ ہو کہ عضو منفصل لٹکا ہوا
معلوم ہو جب اُسی مقام طبعی کی طرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہہ پر چلا جاوے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرین
اسی طرح نادرست ہو جاوے اور جو شکل بالغرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جاوے کبھی بغل مین انگلی
سما جاتی ہو جہان گوشت زیادہ سخت نہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہو علاج میل اور خلع کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہو اور کبھی
اسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہی مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے۔ اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہو اسوقت خیال کرو
کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑے سے دبانے سے اترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہو اور قرحہ وغیرہ مین درد
دہ یہ خلع کے درست کرنے کے مانع نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہو اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی
درستی پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہو کہ پہلے علاج قرحہ
زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصًا اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اُن مین یہ مرض
لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہو خصوصًا اگر ایسے اعضا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضاے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہی اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون۔ انحصار تدبیر ایسے وقت
یہی مین ہی کہ تجبیر نہ کرین اگر ورم پستان ہو یا اُس سے درد وغیرہ کا ہیجان ہوتا ہو اور بہ دشواری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی
خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہی پھر اصلاح خلع کے اولا درپے نہ ہونگے اور اگر ورم نرم
کرنیمین البطال رطب کا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر بآسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کرینگے اور ورم کا
بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھی عارض ہون اور کشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین
عالم صناعت سے حکایت کی ہی کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا
ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جری اور بیباک
زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کے گوشت اور جلد وغیرہ اسی طرح ہموار رکھکر اور ملا کر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا
آخر اسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑاہند پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت اُسکی
سبز ہو گئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہونچے اسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور
مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا۔ اسی طرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اسکے بعد درستی خلع کی
کرین۔ اگر خلع مفصل ورشاع یعنے کھلا ہوا ہو اسکی تدبیر یہ ہی کہ جس طرف اوتر گیا ہی اور جدھر سے زائل ہوا ہی اسکے برعکس دوسری جانب
کھینچین تا کہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاے بعد ازان اس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہی پس اسی تدبیر سے چڑھ
جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اکثر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہی اسکو بھی دلالت ہوتی ہی اور جب چڑھ جا
پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہی خواہ ورم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہی اور
احتیاج منع ورم ضعیف اور درشت کی زیادہ ہی اسلیے کہ درستی اتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی
صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہین ہی۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہی
اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہی اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہی بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہی کہ قیروطی سرد سے
تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ یہ ہی کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہی کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا
تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہی مگر چند اعضا مین کہ انھین مستثنی کرتا ہی۔ میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہی یعنے اُس مین بھی
خیر اسقدر درکار ہی اسکے بعد چھوٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب اوسے
چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہی ضرور ہی کہ داغ لگانے کی تدبیر
کرین۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا
استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہی۔ اور بہتر یہی ہی کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور رعونات
کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو تری
ہو اور یہ وہی دوا ہی جو مفصل کو قوی کرتی ہی اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرانا واجب ہی اسی صورت پر بوجہ
تقویت کے کر دیتی ہی علاج طول مفصل کا واجب ہی کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی

ہو کر طولانی ہو گئی ہو اسی طرف پھیر لیجائیں اور ایسی دواؤں سے ضماد کریں جن میں قوت قابضہ کے ہمراہ قوت سخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں گمان میں کسی قدر چند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو ایضاً جو زالسرو اور ماء الحمل پر اقتصار کریں اسطرح زد اور یہ جو ضماد عنق میں پڑتی ہیں بعد اسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہو جبڑہ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رنبہ سے اوتر جاتا ہو اسوقت منہ کھلا ہوا رہجاتا ہو اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہو اور اکثر شاذ و نادر وقوع بھی ہوتی ہو پوری واقع نہیں ہوتی ہو لیکن اوتر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہو بخلاف اس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہو اور نیچے کا جبڑا اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہو پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اُن عضلات کے ہو جو پیچھے سے جبڑے میں آگئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہو اُسوقت اُسکی شکل اور ہیئت اُسپر دلالت کرتی ہو یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہو علاج سب قسم کا ایک ہو یعنے اُسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہو کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کرتا ہو اگر باسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ملتے جائیں اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہو جائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائینگے اور حمیات لازم اور صداع متحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہو کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہو اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہو اور محض فضول صفراوی دستوں میں دفع ہوتے ہیں اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہو اسواسطے علاج میں مبادرت چاہیئے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اسکے منہ میں ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا کرے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہیں کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہو جب بھی اُن میں تعرض بہ شدت باقی رہتا ہو بہر حال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دے چاہیے کہ اسکے منہ کو داہنے بائیں حرکت دیں پھر دفعتہ اسکے منہ کو کھینچیں بعد ازاں جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دیں یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہو اور اوتر گیا ہو اس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہو بہ ہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ ہر وقت درستگی کے ایسی طرح اُسے اونچا کرے کہ جب ہلانے لگیں پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جائے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنے چار دانت جس میں چار چار جوڑ نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور منہ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جائے اسکے بعد پٹی سے بندش کر دیں اور قیروطی موم اور روغن گل لگائیں پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر بحسب اتفاق جلد اسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کریں اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام میں کریں اور نطول بھی بہت زیادہ کریں تا اینکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تا کہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اسکے بعد مریض کو چت لٹائیں کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تا کہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہو گی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوتر جانے کا بیان** اسی حکیم نے کہا ہو کہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہیں

ہو سکتا ہی اسلیے کہ سینہ سے متصل ہی اور اُس سے جدا نہین ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس طرف اُسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہی اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جوکھم پہونچے اور نادرست ہو جاے اسکی درستی ہو سکتی ہی اور وہی علاج اسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہی ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہی اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہی وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہی اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہین اسکو اتر جانے سے منع کرتا ہی اور راس کتف بھی اُسے اوترنے سے منع کرتا ہی۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہی اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہی تاکہ سینہ مین تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاوے اور اسی واسطے سوا انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نکیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسی طرح سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہی خواہ گدی اور پٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہین اور جیسے بندش اُسکے واسطے لائق ہی اسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج طرف منکب کے بھی لائق ہی اگر اپنی جگہ سے زائل ہوا اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہی جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہی وہ ایک ہڈی غضروفی ہی کہ دُبلے بدن مین موٹی ہوتی ہی اور جب وہ ہٹ جاتی ہی نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہی کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک نظر آتا ہی اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہی وہان گہرا سا نظر آتا ہی مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہی کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہی اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہی منکب کے اوتر جانے کا بیان کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہی اور شانے کے اوترنے مین البتہ کسی قدر شک ہی اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہی کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی مفصل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور رباطات ان مفصل کا زیادہ گہرا نہین ہی اور رباط اُسکے غیر موثق ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم اُنکی فقط بغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہی اور اس عضلہ کا اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہی فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہی اور اسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہی اسلیے کہ اوپر کی طرف اُس مین انخلاع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اُسے مانع ہوتی ہی اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ادھر کتف شانہ اُسے روکتا ہی اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہی اسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہی ہان یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور نیچے کی طرف کے زائل ہوتا ہی اور تھوڑا سا زوال اُنکو عارض ہوتا ہی اور جانب اسفل مین خروج کثیر خصوصًا جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگون کے عضد مین خلع بھی باآسانی پیدا ہوتا ہی اور اپنی جگہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہی اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنے جو ولادت دشواری سے ہوتی ہی جیسے کہ معلوم ہی خواہ بروقت چاک کرنے جنین کے اور جھٹ پٹ درست نکیا جاسے تو بعد اس صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہی اگرچہ اصلاح بھی اسکی کردین اور کبھی بعض لوگون مین قبول اصلاح بھی نہین کرتا ہی بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہی اور عضد اور ساعد دونون باریک رہجاتے ہین اور اکثر لوگون کے بدن مین قبول اصلاح کر لیتا ہی اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہی لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنے نیولہ کے ہوتا ہی ران کی یہ کیفیت ہی کہ سب طرح کے حرق مین خالی از نقصان نہین ہوتی ہی اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے نکس پیدا ہو اسکے بعد درست کیا جاے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہی کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہی اور تجویف بھر جاتی ہی اور ایک
ابھار سا واقع ہوتا ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہی بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے
اس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہی بشرطیکہ اس کنارہ کو زوال کی
طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑی انکے سرشے پر ہی اسے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب بعد
علاج کے اس صدمہ میں سکون پیدا ہوتا ہی پس گمان کیا جاتا ہی کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہی اسکا
سر بطور گرہ کے بلند ہو جاتا ہی بطرف ربط کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہی اور اسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا ہی سبب
کہ صحیح اور درست ہاتھ میں التصاق پیدا ہوتا ہی اور نہ انکے قریب ہوتا ہی بدون گردن کے سہارے اور بدون وجع شدید
کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کی طرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہیں ہوتی اور اسی طرح اور
قسم کی حرکات بھی ہم اسکی واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ ورم یعنے ہیکل رہونے
اور ورم کے یا بوجہ مجلانے کے بھی پیدا ہوتی ہین علاج لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ انکا علاج آسان
ہی فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اس مقام کی گرفت کر کے خواہ انکے
قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال
کے لیے ضرورت ہوتی ہی کہ راس عضد کو بیچ کی انگلی سے برابر کرکے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست
ہو جاتا ہی اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اُن مین پیدا ہوتا ہی عمدہ طریقہ اُنکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہی کہ درست کرنے
والا اپنا پاؤن بغل مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرہ کے جسپر تیل لگا ہوا خواہ موم
کیا ہوا یا شہد وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کر گویا اسے
اوکھاڑنا چاہتا ہی کہ شانے پرے اوکھڑ جاے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر وار جھکاے جہان پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہی یہ طریقہ سب طریقون سے
اصوب اور عمدہ ہی۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اور مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے
رکھکر انکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھانے اسطرح پر کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکا رہنے دے
مگر اسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہی اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اُٹھانے والے کے بدن کے ہو اُسکے ہاتھ پر زیادہ تر
ور ثقل اُسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے اور اسی جگہ جو ان
کے مونڈھے سے نرم اور گول بن جاتی ہی علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسیوقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہی اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہی اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہی اور جب عضد کا چڑھنا
دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہی اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ تلیین کا
تجویز کر کے ایک ڈنڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہی اور اسکے سرے پر گول گول

جاتے ہیں اس شکل پر اور آسان یہ ہے کہ یہ گول سر نہ کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اس میں نرمی بھی ہو لی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے
اور اس گول سر کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوتر سے بچے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو
چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر ادہ کو پکڑ کے اُسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اُسے اوپر کی طرف کھینچتا ہو خواہ دو آدمی مجبر یعنے درست کرنے
والے کے زور سے مقاومت کریں یہانتک وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اُٹھ کھڑا نہ ہو خواہ
اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنے درست کرنے والا اونچا کرنے اسطرحپر کہ اسکے ہاتھ کو بطور پیچھے کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
ہاتھ کو دوہرا کر دے خواہ دوہرا کر کے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اُسوقت عضد اپنے جوڑ میں
آ جائیگا پھر اسوقت اُسی گول سر کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپاں کرے اور اوپر کی طرف اُسے دبایا ہو یعنے راس عضد کیطرف
یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کی طرف نعوذ ورنہ عضد کے
ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی سلم کے ذریعہ سے
تدبیر کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو متبہ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب
گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جاوے اور آدمی دوسری
جانب سے اس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کر کے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور متبہ
یعنے سوراخ بازو کی سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جاوے اور کبھی بدلے متبہ اور کبہ کے دیگر
ایک رسی جو بھی کام دے تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اوتر کے دوسری
جگہ سے ملاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے اور کبھی اور وجوہ سے بھی اُسکی درستی کیجاتی ہے لیکن ان
طریقوں میں تعب اور مشقت زیادہ ہے اُنھیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
گیا ہے جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاوے اور اچھی طرح بیٹھ جاوے اسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے
کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جاوے
اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری وار پار کر کے دوسرے شانہ تک لیجائیں اور خوب
سخت اور کبھی ڈھیلی رکھیں اور اُسکی سختی خواہ گرہ اس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازاں عضد کو پہلو
کے ہمراہ نیچے کی طرف کس دیں اور جکڑ بند کریں اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھیں
اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولیں اور غذائے مریض کی وہی تجویز کریں جو بیان ہو چکی ہے اگر باوجود چڑھانے اور درست
کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان
اوپر ہو چکا ہے کہ نا ممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا کبھی
وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع میں اس طرح کی تقعیر پیدا ہوتی
ہے علاج اسکا یہ ہے بقدر کھینچ توڑنے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر
اسے لانا چاہیے اور جس طرح سے ترقوہ یعنے ہنسلی گردن ٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہی اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہی اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہی اور یہ کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہین آتی ہی بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہی اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے کہ ترقوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہی مرفق کا اوتر جانا یہ جوڑ ایسا ہی کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہی اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہی اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہی اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور لقمہ دینے گڑھا جو اس مین ہی وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہی اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہی اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہی مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہی اور جب یہ اوتر جاتا ہی اسکے اوترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہی بہت برا ہی اوترنا ہی جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہی اور اکثر جو ہوتا اوترنا وہ زند اسفل مین ہی یہ پہونچتا ہی اور یہ اوترنا بہت ہی دشوار ہی اور بدشکل ہوتا ہی اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بہت زیادہ عارض ہوتا ہی زند اوپر کا زند کثرت سے خلع عارض ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی اور نادر ہوتا اور بد قطع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اوسے اتصال کف دست سے زیادہ ہی اور حرکت اسکی بعید ہی اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاے اور بہ نسبت پہلے کے لیے دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا علاج گٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہ بہت جلد عارض ہوتا ہی اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہی اور اگر بعد ورم بغرض بڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہی اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہی اور یہ پھر بیٹھ نہین سکتا ہی جب تک ورم موجود ہی کبھی اپنی جگہ اصلی پر عود نہین کرتا ہی اگر کتنا تھوڑا سا ہٹ جاے اسکے درست کرنے کو اوسے زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہی اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اسکی دو صورتین مین بازو کی طرف ہٹ جاتا ہی یا دوسری اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اسکی دوسری تدبیر ہی مگر آگے کی طرف اوتر گیا ہو اسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہی کہ اسکے سر پر چوٹین لگائین تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب سونٹے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب اونچا کرین اور اوپر کو اوٹھائین یا دونون ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنے جگہ مین درست بیٹھ جائیگا اور اگر گٹا پیچھے کی طرف اوتر جاے اسکی تدبیر یہ ہی کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کی طرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور دانا ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملنے سے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہی اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہی گٹہ درست بیٹھ جاتا ہی اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہی لیکن مالش کی حرارت چونکہ اجزاے لطیف کا فائدہ دیتی ہی اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہی اور جب گٹا درست اپنی جگہ پر بیٹھ جاے لازم ہی کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوفت اس کو دورے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے مفصل رسغ کا اوتر جانا رسغ مقام باریک جو سم پر حیوانات کے ہی خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ پر ہی انکا بعد ملنے کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہی مگر بٹھانے کے بعد انکا ٹھہرنا دشوار ہی اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین باسانی آجاتا ہی مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین کھیلے دشوار ہی اور دشواری

کی وجہ یہ ہو کہ قریب جوڑ اجساد واقع ہین اُن مین بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہو جاتا ہو اور ورم کی وجہ سے بخوبی درآنا
ایک ہڈی کا دوسری مین ہوتا ہو اور بیچ مین رُک جاتی ہو۔ طریقہ کھینچنے کا یہ ہو کہ ایک آدمی کہنی کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بٹھانے والا
جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اُس کشش کے کھینچے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اُنگلی کو اسی طرح کھینچے اور انگوٹھے
سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جائے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہو جائے گا بعد اُسکے ضماد مناسب کر کے
بندش کر دے **اُنگلیون کا اوتر جانا اور اُسکے علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہو طرف باطن کف کی جھکتی ہو اور اسی
جگہ اندر وار ایک بلندی سے پیدا ہوتی ہو اور بطرف مخالف یعنے پشت دست کے گڑھا سا پڑ جاتا ہو اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال
ہر وقت اوتر جانے کے **علاج** اُنگلی بعد اوتر جانے کے پھر اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہو اور جب تئین
ہر کہ برابر کھینچے رہین اور بٹھایا کرین بلکہ چاہیے اسکو پکڑ کے اور دبا کر اونچا کر کے اسی ہاتھ سے جو اسکی جڑ کے نیچے اسی جگہ پر ہو جہان سے
گرفت کیا ہو اور اوپر کیطرف اس طرح اُٹھائین جیسے اُنگلیون کو اُوکھاڑنا منظور ہو اسی ترکیب کے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر
درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اُس آواز سے شناخت اُسکی درست بیٹھنے کی کیجائے گی **انفکاک رسغ کی
ہڈیون کا** واجب ہو کہ جہان تک ممکن ہو اُنکی درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اسکے خلاف
جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جیسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کر کے چھوڑ دین اور سیسہ کا لنگر جس [illegible]
پیدا ہوا اور وضع خلقی پر اُن ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے
پہلے واجب ہو کہ ضماد مقوی سے لیپ کرین جیسا کہ اُسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہو چکا ہو اور کسی قسم کی حرکت نہ پہنچائین
مُہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا فقری پشت اور گردن کے اگر بالکل اوتر جائین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہ باقی نہین
رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جائین مگر اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہو جائین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہین وجہ یہ ہو
کہ نخاع مین اُنکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہو اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر بیٹھ رہے پھر اگر فقرہ اول گردن کا خواہ
خواہ اسکے متصل کا فقرہ اوتر جائے سانس کی آمد و رفت بند ہو جائے گی اور وہ ذی روح فوراً مر جائیگا اسلیے کہ عصب تنفس مین
اُسوقت تنگی پیدا ہوتی ہو اور اپنا فعل نہین کر سکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اُسکا بھی علاج ممکن نہین ہو اور
بہت جلد مہلک ہوتا ہو شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو بول و براز بند ہو جائیگا اور اس ضرر سے
بھی قتل کریگا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہو جائے اور نخاع مین زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو مگر کسی
قدر سکون ہو جائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اُس حصہ پر جو اس مقام کے نیچے واقع ہو
ضرر پہونچے گی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اُسکا ضرر نخاع
بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو حصہ اسکے نیچے ہو اُس مین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پاؤن مین
ضعف عارض ہوگا اور مقعد مثانہ اور مقعد مین ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی رد
کر کے پھیرنے مین حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور اتنا ٹھونکنا درکار ہوگا کہ شاید جو سناسن اور کرت
کے کانٹے اس فقرہ کے جب تک یہ فقرہ اپنی جگہہ پر بیٹھے بیٹھے اُس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ

یہ فقرہ اپنی جگہ پر تو پہونچ جاوے گا اور اُن ٹھوکروں کے صدمے سے ناسن وغیرہ ٹوٹ جائیں گے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف سے اکھڑ جاتا ہی
اور یہ امر عارض ایسا ہی جسکا بیان شاید جیسے حدب اور کوز پشت کے مرض میں اچھی طرح کر دیا ہی اسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت
کر لی جاہیے اور اُسکا حکم تنگی عصب اور دشواری ردکرنیکا ویسا ہی جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا **علامت** فقرات کے
خلع کی یہ ہی کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہی اُس جگہ کسی قدر بلندی ظاہر ہوتی ہی خواہ تقعیر یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہی اور ایسا
معلوم ہوتا ہی جیسے سنسہ کوئی ٹوٹ گیا ہی اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہی مگر فقرہ کے اوتر جانے میں خوف ہلاک کا ہی **علاج**
اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاتا ہی اُسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہی اور اکثر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہی اور اگر پشت کی
طرف اوتر جاتا ہی تو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ دونوں گھٹنے جھاکر اور خوف طاقت اور قوت کو کام میں لاکر درست کریں جس طرح حمامی مشت
مال کرتے وقت زور کرتا ہی اسی طرح اُسکے تھامنے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹا کر
اسکے اوپر چڑھیں اور مالش کریں سر موزی سے جس طرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہی اور مشت زنی کرتا ہی اور اس تدبیر سے کشود
کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہی ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کریں خواہ
دوکانچہ ایسا ہی تلاش کریں جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول میں اسی قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے
اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائیں اور علیل
کو حمام کراکے اسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاؤں پھیلا کے منہ کے بل لٹائیں اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹیں اور اُسکے اطراف
کو دونوں بغل کے نیچے سے باہر نکالیں اور دونوں قدم کو دونوں کتف سے باندھیں اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل
ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھیں اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کریں بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا
خواہ یہی دوکانچہ کے کنارہ پیکر کریں جو اسکے لیٹنے کا مقام ہی اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دیں کہ مضبوطی سے
اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اُسے لیکر کہ اُسکا نیچے والا کنارہ کسی
ایک ٹیک سے مستحکم ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہی اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت ہو اور
حاجت ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہی اسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونوں پاؤں علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے
ایک اور نہالچہ سے باندھے جائیں اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہی اُس مقام پر جہاں ران کا اجتماع
ہوتا ہی کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھیں اور اُن سب رباطات اور بندش کی چیزوں کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی
سے باندھیں جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے
پاؤں کے ہی اس دستہ دوسری کو اُسی طرح کھڑا کریں جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُسکے اعوان اور انصار کو
حکم کریں کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچیں اور خوب زور لگائیں بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے
اور فلک کے آلات تجویز کرتے ہیں اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر جڑتے ہیں جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہی خواہ
اُس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں پاؤں کے ہیں جب یہ سہام اور نوکیں گھومتی ہوئی حرکت
کرتی ہیں اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے ہیں۔ اور سزاوار ہی کہ کشش اس درجہ پر پہونچے کہ حدبہ کا یعنے مسندر

کو بڑکا دبر ہی اصل کھینچین سے درست کیا جاے اور اگر احتیاج اُسی کو بڑا در مقام محدب پر بیٹھنے کی ہو تو در ہم پس فعل کو کرین گے اور کچھ خوف اسپر بیٹھنے
سے نہ کرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو عمل تنگ گیری اور ضغطہ کا سہی ہو
مناسب ہی کہ ایک گڑھا کھودیں کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالے کے ہو سامنے اسی کو پشت کے اور طول اُس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے
ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ برابر ہو جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی ویسا ہی ہو
اور بعضے اسی وجہ سے اور یہ بھی کہا ہی کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہی وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول درمیں منزل کے
لیکر ایک کنارہ اُسکا اسی گڑھے مین داخل کریں جو دیوار مین بنایا گیا ہی اور اُسکے وسط مین رکھیں خواہ جس مقام کی رسائی اس کو پشت تک
ہوتی ہی اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا پیچھے کی طرف رکھیں تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھی
ہو گئے ہیں **بقراط** نے ذکر کیا ہی فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہی اور یہ بھی اُسکا قول ہی
کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہی اگرچہ قول بقراط کا صحیح ہی اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہی مگر کیا اچھا
ہو کہ ہم ویسی کشش جیسے بیان کر چکے ہیں ابتدا مین اُس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہی اور اسقدر استعمال اس کشش کا جس مین
قوت تحدبی کی نہ پہونچے کرین اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اُسکا اُس قدر ہو کہ
پشت پر برابر بیٹھ جاے اور سب فقرات کو محیط ہو جاے بنائین اور اُسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور صافی کی طرح لپیٹ
کر باندھین کہ اُس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گردن پر اُسی تختی کو رکھ کر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا لطیف
کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاے اور کسی قدر حدبہ بعضے کو بڑا باقی رہے سزاوار یہی ہی کہ استعمال علاج کا ایسی دوا
سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہی کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے
ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے۔ اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بذریعہ جبیرہ کے درست اور برابر کیجاے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور
جبارہ اس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اس سے بندش کیجاتی ہی۔ جو خلع
فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہی جسکا علاج ممکن ہی۔ پس واجب ہی کہ مریض کو ستلقی کرین اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی
طرف کھینچین اور یہ فقرہ متخلع کو برابر اور درست کر دیں دباکر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاے اُسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ خرقون
کے اونچا کر کے اُسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور گردن
تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جن ڈوردون سے اسکی بندش ہو مناسب
ہی کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہون جو کندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ
پیدا کرتا ہی **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان عُسرین کو کہتے ہین جس پر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہی یہ ہڈی
جب اوتر جاتی ہی بذریعہ حس کے اُسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہی اور ہڈی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ حس بصر کے دریافت ہوتا ہی اور اسطرح بھی
دریافت ہوتا ہی کہ علیل اپنا پانون پھیلا نہیں سکتا ہی موضع خلع مین اور نہ قریب رکبہ کے بلکہ دوہرا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق اور
گران ہوتا ہی تدبیر اُسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہی کہ بیچ کی اُنگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار رکھین کہ
سامنے مقام خلع کے اُنگلی پہونچ جاے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کی طرف اُنگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے

رہیں اور دبائے جائیں تاکہ ہڈی مفصل کی برابر ہو جائے خواہ اُسپر ضماد لگائیں اور تبریش کریں اور غذائے علیل میں تقلیل کریں تاکہ براز
بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائیں جس سے تلیین طبیعت میں نمی رہے **ورک کا اوترجانا** کبھی ران میں بھی وہی
صدمہ پہونچتا ہی جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہی کہ نیچے کی طرف اوترکر مثل سترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہی اور جب ران اوترجاتی ہی پاؤن کا
دراز ہونا اور نیز بلی پھیلنا دشوار ہوتا ہی نہ اُس مقام کے قریب سے جہان خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے
زیادہ دشوار ہوتا ہی اور ران اندر کی طرف بھی اوترجاتی ہی اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اُسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہی اور اندر کیطرف
کم واقع ہوتا ہی اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوترجاتی ہی اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہین
جب اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالنے کے وقت اوترجائے اُس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہی اور ساق
یعنے پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اُٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہی اور رفتار در برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی
علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اوترگیا ہی بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا ہی اور زانو
ترم ہو جاتا ہی کہ قادر دوہرا ہونے کے نہ بوجہ گشش ران کے نہیں ہوتا ہی اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہی اسلئے کہ سر
ورک کا اُس میں دھسا ہوا ہوتا ہی۔ اور اگر ورک بطرف خارج کے اوترجائے پاؤن چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہی اور کش ران میں عمق اُسکے
مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہی اور زانو کا حال یہ ہوتا ہی جیسے گڑھا پڑا ہوا ہی اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف
اوترجائے پاؤن اطول ہو جائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہی کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کر سکتا ہی مگر دوہرا کرنا پاؤن
بدون الم شدید کے اُسے ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسی قدر اُس سے نہیں ہو سکتا ہی اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن دراز
ہو ہوجاتا ہی اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں ورم بھی عارض ہوتا ہی اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہی۔ اور اگر پیچھے کی طرف اوترجائے
پاؤن اُسکا قصیر ہو جائے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرا کرنے
کش ران کے ممکن ہوتا ہی مترجم کہتا ہی مراد شیخ کی دوہرا کرنے سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہی کہ ساق کا دوہرا
کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہی جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ
ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہی اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہی
اگرچہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کر لیتا اور اب اُس وقت اُسے قدرت نہیں ہو کہ
ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کرے **متن** ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہی اور سر انفخذ کا کسی قدر کج ہو جانا
ہی **علاج** بہت جلد اُسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلئے کہ اگر جلدی سے درست نہو سکے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اگر اُسکی
رطوبات کا انصباب ہوتا ہی اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہین اور
اُسکے تابع جو خطرہ ہی وہ کسی پر مخفی نہیں ہی۔ ران کے پیچھے کی طرف اوترجانیکی درستی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر اُسے
اپنی جگہہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اس مقام کے جہاں
جہاں پر اُس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دوال تنگ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز
بنائی جائے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کرین اور چند پھیرے اسطرح باستواری لگائین اور

ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ منکب ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہو تا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کیطرف
ہوا ہو اسے رکوع کرنے کی اجازت دیں گے اور ایک آدمی قوی اسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنے ران کا بٹھانے والا
اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر کی طرف کھینچیں اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج
میں دفع کرے اور اگر اُس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے میں کرے اور کسی چیز خواہ ریسمان کے سہارے
سے قادر اعانت پر ہو تو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد ازاں ران جیرہ جانے کے بندش کر دی جاوے۔ اگر ران بطرف خارج کے
اتر گئی ہو درست کرنے والے کو چاہیے کہ ران کے اُس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہے اور اُسے حرکت دے خلاف
جہت خلع میں اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا
اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنے آگے کی طرف اتر گئی ہے خواہ پیچھے کی طرف
ڈھلکی ہے مجبر کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی تہاچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور موٹوشہ کو اس جہت میں سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل
ہو اور پاؤں علیل کا دونوں کنارے تہاچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب جتنے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک چیز
سنبھالے ہوئے ہیں یکبارگی کھینچیں اور زور کریں اور علیل کو ہوا میں معلق کر دیں۔ اور اسی ترکیب سے اور صورتیں خلع کی جو اوپر
مذکور ہو چکے ہیں اُن میں بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اُس سے بھی درستی ران کے اتر جانے کی کیجاتی ہے
بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطباء نے بہت ہی اچھے بیان کی ہے اور کہا ہے اُسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھود دیں اور وہ گڑھا
مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اُس گڑھے کا تین انگشت
زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی میں کھودے جائیں اُن میں آپس میں دوری چار انگشت سے زیادہ نہو تا کہ بیرم انھیں
گڑھوں میں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جاوے اور باندھ دیا جاوے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسی طرف ہو جدھر اسکا دفع کرنا
مناسب ہے اور وسط میں اُس لکڑی کے خواہ کسی دو کاٹھ کے بیچ میں ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود کے لائق ہو اس لکڑی کا
طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اسکی بقدر چوب دستی تبر کے ہو تا کہ جب علیل بیٹھ کے مثل لیٹے یہ لکڑی درمیان رودہ بار
سلو اور اس فخذ کے گھوم جاوے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں کی طرف سے کھینچتے ہیں
انھیں جھکنے خواہ گرنے سے روکتی اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور باانہمہ پھر جسد جسوقت نیچے کی طرف
کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچیں جیسے
اوپر بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اُسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ میں
داخل نہو اور درست ہو کر نہ بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر دو اور لکڑیاں دو طرف اس لکڑی
کے نصب کر کے ہر طرف ایک لکڑی مثل دو پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اسکے بعد اُن دونوں لکڑیوں
پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تا کہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنے چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے
اجتماع سے ایک شکل شبیہ اُس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی میں تہلا کہتے ہیں اسلیے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری
لکڑی بیچ میں دونوں کناروں کے رکھی جاوے گی بعد ازاں علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائیں اور جو ران صحیح اور بے جھکم ہے اسے

کھینچین انھین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو نیچے اُس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہی اور جو ران علیل ہی کا پشتیبان
کے اوپر ہے کی تاکہ سر اران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تاکہ
لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اُسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض مثل ہو
اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاے طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر اران کا کعب تک اس
ڈنڈی کی گرفت مین آجائے اور خوب طرح اُس سے پاؤن کو باندھ دین اُسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اُس لکڑی سے جو مشابہ
دستہ ہاون کے ہی جسکا استعمال کوبڑا اور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہی خواہ اسطرح کھینچین جو ہشتہ خاص رانی ترکیب کشش کی بیان کی گئی
لیکن یہان پر مناسب یہ ہی کہ ساق کو نیچے کی طرف سے اُس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہی کھینچین تاکہ سر اران کا اپنے موضع
اصلی پر اِس مرشد کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہی کہ جس سے راس مخذا اپنی جگہہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہی اور کھینچنے
علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہی جسکی شرح بقراط حکیم بھی کرتا ہی وہ یہ ہی کہ بقراط کہتا ہی کہ علیل کے دونون
ہاتھ کسی تسمہ یا پٹے وغیرہ سے باندھین اور دونون پاؤن بھی اُسکے خوب مضبوط کسی ناڑا یعنے تسمہ وغیرہ سے باندھین مگر پکڑا کھینچین اور
گھٹنین پر نہ پہونچے اور پھر ایک کو بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاؤن کے چار انگل سے زیادہ نمود اور جو ساق اوتری ہوئی ہی اُس کی
بہ نسبت دوسرے پاؤن کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو
اُسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور سے جھٹکا اُتری ہوئی ران مین اُس مقام پر جو نہایت ہوتا ہی اور دونون
ران کا سر ابھی ہی اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے اگرچہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی اصلی موضع مین درست ہو کر بیٹھ جائیگی اور
داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہی بلکہ اس مین اسلیے اور مثال کی ضرورت نہین ہی جو جو باتین اور کی
ترکیب مین درکار ہوتی تھین اِس صورت مین کسی کی حاجت نہین ہی پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور
خوب مشاقی سے بکامل درست اونسے نہین ہو سکتا ہی بلکہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو یہان سمجھکر اُس سے باز رہتے
ہین لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہی کہ ران اوسکو جسطرح کہ ہمنے
کہا ہی دراز کرے بعد اسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے بیرم کے سرے کو کسی لتہ وغیرہ مین لپیٹے
تاکہ تکیہ اُس جگہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے ہون کر اودہر سے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا آہستہ آہستہ
زیادہ دفع ہو جائے۔ اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہی کہ جو ران اوکھڑ گئی ہو اسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک دوسری زور اور پشت دست
کی ہتیلی کی جو کشش ران علیل پر رکھکر نست خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو
دراز کرے۔ اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو ہر وقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو مگر
اسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اُکھڑا ہو اسوقت بھی اسی طرح سخت چیز پر
رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کے دفع کرنے مین بیان کیا ہی پس لازم ہی کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکانچہ وغیرہ پر
رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈورے وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو انھین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ہم کہہ چکے ہین اور مناسب
ہی کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہو سکے اور رہنے کا اسی تختہ پر متصل رہ دون کے اور متصل اُس مقام کے ہو جو بہرہ متصل

نکل گیا ہی پس ہمکو اُسی قدر اقسام خلع مین ورک کے بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہی جو ورک کو کسی ایسے علت سے عارض ہوتی
ہی جو اُسی مین ہی اور پہلے سے ہی لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہی جیسے کتف بھی اسے وجہ سے اوتر جاتا ہی ایسے وقت مین لازم ہی کہ داغ
دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہی خلع رکبیہ کا رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہی اور کبھی بدون سبب قوی ہی
کے بھی اوتر جاتا ہی اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہی جیسے کہ بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہی بدون انگڑائی
لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہی سوا رے آگے کے جانب کی بسبب فلکہ یعنے چپنی کے اور اسکی معاوق ہونے کے علاج یہ ہی
کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھاکر قریب زمین کے دونون پانون اُسکے تختہ سے اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اسکے دونون ہاتھ اوپر
کیطرف اور نیچے کیطرف اٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرنے والا اُس رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اپنے پھیرے
ہو اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہی اور بعد ازان اُسپر بندش کردین رفتہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہی جب اُس مین انخلاع
عارض ہوتا ہی واجب ہی کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوہری
ہونے سے منع کرین اور اوپر سے جبیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور استواری
سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرکے پھر زانو کو جلد ہی دوہرانا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد بہ مین خم دینا لازم
ہی تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اُدھڑ جائے پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جاتا کبھی کعب یعنے ٹخنا
پانونکا بھی اُدھڑ جاتا ہی اسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہی اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہی اور بقوت ٹالنا پڑتا ہی تب جاکر
وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہی پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہیے
تاکہ پھر دوبارہ اُدھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہی اسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہی اور اسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے
اور اگر تمام وکمال جدا ہو جائے اور اُدھڑ جائے پس واجب ہی کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر
واپس آئے جیسے حکماے اوائل نے کہا ہی اسی طرح تدبیر کرین انکی تدبیر یہ ہی کہ تھوڑا سا پھیلا بیٹھ کے بمثل زمین پر دراز ہو جائین اور
تکیہ لگائین اُسپر جو درمیان دونون ران کے اور رو دون کے ہی اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑھا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدنکو
ہر وقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اُسکا پانون کھینچا جائے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ پر
اعتماد قبل از ہٹانے طبیب کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہو چکی ہی موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی
ہوتی ہی جو اُسپر بطور تنگ اور تکیہ کے لگی ہوتی ہی پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہی کہ اور کوئی مددگار ہو جو ران کو
مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ مین باندھکر
خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اس اُدھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور موجود دوسرا ہاتھ
کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بند درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت
قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انھین دونون مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہی اور جو چھہ پاشنہ پا پر واقع
ہی بندش کیوقت اُسے بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ چھہ آجائے اور نہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور
چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہی اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہی اسلیے کہ اگر

لوگ قبل صحت تام کے چلنے پھرنے لگے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج مین یا فساد پیدا ہوگا۔ اگر ہڈی پاشنہ پا کی بوجہ کودنے خواہ
جھکنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہی اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہی کہ اس عضو کو اس طرح درست
کرین کہ مریض کو منہ کے بھل لٹا کر اور عضو اوف کو کھینچین اور برابر کرین اور جو لطولات اورام مین تسکین پیدا کرتے ہین انکا استعمال
کرین اور استوار اور مضبوط پٹیون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جاے
کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پاے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دین اور انگلیون تک یہ بندش کرین مگر پاشنہ کھلا رہے
قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیون کے اوتر جانے کے ہی اور کبھی اسکی درستی مین فقط اسی قدر تدبیر کافی
ہوتی ہی کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے انکو روندے اور بیچ مین کپڑا حائل کرلے پس اسی طرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جاتے
ہین بعد درست کرنے کے ضماد کرین اور بندش باستواری کردین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی واللہ اعلم دوسرا مقالہ کلیہ کسر کے یعنے
ٹوٹ جانے اعضا کے بیان مین **بیان عام ٹوٹ جانے کا** کسر اُس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہین جو ہڈیون مین پیدا ہوا اور
کبھی شکست استخوان کی مقامات مین جدا جدا واقع ہوتی ہی اگر چھوٹی چھوٹی کرچین بوجہ اس کسر کے ہڈی کی ہو جائین انسے رض
کہتے ہین اور کبھی متفرق نہین واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہین ہوتا اسکی بھی دو قسمین ہین کبھی برابر ہوتا ہی اور کبھی شعب دار مختلف
ہوتا ہی اور کسر مستوی کبھی عرض مین واقع ہوتا ہی اور کبھی طول مین اور عرض مین جو واقع ہوتا ہی وہ بھی کھیلا ہوا ہوتا ہی اور کبھی
کھلا ہوا نہین ہوتا ہی طول مین جو کسر واقع ہوا اسکو صدع کہتے ہین اور قصم اُس کسر کو کہتے ہین جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قوم نے اقسام
کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہین پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق مین دور تک پہونچا ہو اُسے تجلی اور صوتی
کہتے ہین اور جو طول مین نقطہ دور تک پہونچے اُسے مشطب کہتے ہین اور جو کسر طول مین پیدا ہوا اور اُس مین استعراض بھی کسی قدر
ہو اُسے بالسے اور قنوی کہتے ہین اور جس کسر مین ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین اُسے سویقی اور جریشی اور جوری کہتے
ہین جب کسی ہڈی مین انکسار پورا پیدا ہو پھر دونون ہڈیون مین ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہین رہ سکتی۔ بلکہ وہ دونون
ہڈیان بالضرور جدا اور ایک ہو جاینگی اور ان مین محاذات مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب
اس ہڈی کو محیط ہین اُن مین ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہی اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہی اور تابع اس درد کے ورم ہوتا ہی
پھر اگر جدائی اور نقص مدور ہوا اور اُس مین کوئی شظیہ یعنے نوک وغیرہ پیدا نہ ہوا اسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار
نہین ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہی۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہی بہ نسبت اسکے
کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہی اور وجہ خیریت کی پہلی صورت مین یہ ہی کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ
متصل ہوتا ہی اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان مین زیادہ ہوتی ہی۔ اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہی جو جو اجزا
یعنے روک کی چیزین اور حروف یعنے باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہین جن مین جوڑ کے سرے در آتے ہین اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہین
جن مین مہرے اور گریبان جوڑ کی ہیئت ہوئی ہوتی ہین وہ سب پس جاتے ہین اور سب مین کسر واقع ہوتا ہی اور جوڑ مستعد انخلاع اور
اوتر جانے کے ہو جاتا ہی۔ اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہو جاے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت طرفین
ہوتی بسبب اُس صلابت اور سختی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہی اور بسبب اُس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہی پھر اُس جوڑ کے

کھینچنے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری
درستی اور التحام مین اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہو اُسکے بعد جو کج اور مائل ہو کر وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنون تک ایک
بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جائے اُسوقت اُسکی درستی اور
جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور ادویہ ایسے شخص کو دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین
کرینگے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف
مائل نہو جیسا ہم نے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنے مفصل ہماری
سمجھ مین نہین آتے اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پگھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی
شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا اُس گوشت کا
جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اُسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نہ کیجائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جائے جس سے
گلنا اور سڑ جانا عضو ماؤف کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ دفع ہونے کسی چیز کے جسمین کسر
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بے زبان کی ہڈیون شکست اور
کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اُس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور فساد انجبار
کے احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور فساد انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنے
موضع اصلی کیطرف اُسے درست کر کے پھیر لائین ۔ لڑکون مین خواہ جنکا سن قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر اُس نو وہ ہڈی جوڑ جائے
اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے
اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس مین پیوند ہوتے مین اُسکا کل
اور پیوند از قسم اُسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات
ہو جائے بلکہ بیچمین ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی
گر قلعی وغیرہ سے ٹوٹی تلینے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے حال دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی
جوڑ اور مصنوعی مین ہے ۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو ناقابل ہے اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور بر
تر وہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بد نما وہی کسر ہے جو زیرین مین نیچے کی طرف ہو اور دلیل
وہی ہے جو ضلع مین مذکور ہوئی ۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکے ٹوٹنے مین نہین ہوتی
ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست
ہوتے ہین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے ۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہے
اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن مین یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین
اور کبھی مدت زیادہ بھی لگتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے ۔ جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہونے کیوجہ سے

عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ اسوقت ہے کہ نسبت اسکے بطرف پشت کے مائل اور جھکا ہوا اُسکا ثقیل جانبین ہو دو وجہ اسباب
ہیں کہ اُسکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ انکے ایک سبب یہ ہی کہ بکثرت تحلیلات کا استعمال کیا جائے
یا بکثرت قے وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار نہایا کریں۔ خواہ قبل اسکے کہ ہڈی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج
اور چپیندہ پیدا ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر میں جوڑتی ہے۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہی کہ خون
بسیار آمد ہو اور اسقدر کم پیدا ہو جیسے طبیعت سے کوئی فضلہ دفع کیا ہو جبکہ کثرت اُس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہو تو قاعدہ
کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہی کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچیں گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ بات زیادہ کشش
اُن ابدان میں جو رطب ہیں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد ان میں زیادہ تر اور
اگر زیادہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اُس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ ہڈی درست نہو گا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست
نہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا ہے اور کسر میں برابر ہو اور جب وہ مناسب بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ہڈیوں کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی
رہبری کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں ہیں جیسے چاہیں انکی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کریں۔ واجب ہی کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں یعنے اُسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
دیں ہاں اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضایقہ نہیں ہی بلکہ مست
ناسب ہی کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہو جائے اور واجب ہی کہ ہر وقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کیوجہ سے بندش ہو یا خلع کی درستی کیوجہ سے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور
نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہی اور گویا اُسکی حیات خاص زائل ہو
اور متعفن ہو جاتا ہی اور احتیاج اُسکی ہوتی ہی کہ اس عضو کو کاٹ ڈالیں۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہی کہ دشبذ حاصل ہو
ان میں یہ وصف نہیں ہی جیسے سر کی ہڈیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہی واجب ہی ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور تھوڑی مقدار
ا ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو لیکن جسقدر رطیط محتاج الیہ اور ضروری ہی اُس سے زیادہ غلیظ بھی ہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہی
ا ہونا اُسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہی اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہی
سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جائینگے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اس جگہ سے دریافت ہوگی
ان غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے کے وقت
حرکات تعب انگیز قطعًا ترک کر دیں اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کریں اُس سے خون رقیق ہو جاتا ہی اور مقام گرم
نہ ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور اُن میں حرارت بھی کسیقدر ہی اور تغذیہ بھی
اُسے اعانت کرے پس ضمادات میں آکلیل اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں یہ بات پیدا
ہو کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر جسقدر اُس مدت میں پیدا ہو اسکی اصلاح میں وہی تدبیر چھیلنے کی کر لی چاہیے جو قروح میں بیان ہوگی
یعنے وہ قروح جو بد دل چھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اسکا طریقہ یہ ہی کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جو لزوجت دُرکی سپ

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج قطر کا جو کچھ ہو وہی کرنا چاہیے — دوسرا
کباب بنا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اُسے بند کرکے اور ڈھانپ کے نہ رکھین بلکہ
اسی دبرنگ کھلا رہنے دین کہ اسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پہنچتی رہے اس لئے کہ اگر بند کرکے رکھین گے زہر ہو جائیگا
علامات ہیضہ کے عارض ہونگے سب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی
اسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے علاج قے کرائین اور میبہ اور مشوش اور شراب ریحانی پلائین ہمراہ عصارہ
سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اُسکے کھانے سے عارض ہو
اسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے جنس دوسری سموم حیوانیہ کی جنکے بعض اعضا مین سمیت ہے تمام جسم سمی نہیں ہے
ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہائے حیوانات ہین اور کنارہ یعنے نوک بارہ سنگھے کی دم کی مرارہ افعی یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موتر استعمال
ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور دوا بہت کم نفع
کریگی علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد ملاکر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق
اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فادزہر دوا ہے جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور تمیلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے در پے
آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اُسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم جوزہ ہائے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دواء المسک ملاکر
ٹپکائین مرارت نمر یعنے چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ سبز اسکی قے مین برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور
الیہ کی بو اسکی ناک مین آتی ہے اور رأس ایلیسے کا مزہ اُسکے مونہہ مین ہوتا ہے اور آنکھ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی
ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جائے اور قے سرے امید حیات کی ہوگی علاج
قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو
نیم پایا ہوا چار جزو تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے
اور باانیہمہ قے بھی کرائین اور آب نے ان مین آہستہ رہا مین اور خوشبو پھول داخل کرین دریائی کتہ کا تلخہ بعض اطبا نے کہا ہے جو شخص
تلخ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجائیگا علاج روغن گاو ہمراہ جنطیانا رومی کے
اور دار چینی کے استعمال کرین اور پنیر مائیہ ارنب بھی اور تمر ہندی روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے نقط بارہ سنگھا
کی دم کا کنارا جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے علاج
پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد ملاکر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اسکے بعد
لہسن اور پستہ اور ماہیزہرج ملاکر خواہ معجون ماہیزہرج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز
مین چار مرتبہ کرنا چاہیے جنس تیسری از قسم حیوانات کے یعنے رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے
خون ترگاو کا تازہ جو شخص خون تازہ بیل کا پی جائے اسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت
اور مسوڑھے مین ہوا اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سراہین پیدا ہوتی ہے بعد اسکے خناق
اور کزاز پیدا ہوتا ہے علاج بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی تمدد پیدا ہوتی ہی جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہی اسی وجہ سے خناق مین گرفتار ہو کر مرجاتا ہی اور جو دوا جمود خون مین نافع ہی جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اسمین دودھ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور دودھ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملا کر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ملاکر اور عصارہ برگ توت سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دوا اسکا استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر امعا اور معدہ مین پھیل جاوے مسہلات کا استعمال اسوقت کرا دین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین دواب کا پسینا اسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہی اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونون تلوون سے بھی پسینا بدبو ٹپکتا ہی علاج اب نیم گرم سے قی کرائین اور طلا یعنے اب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق کل مختوم بھی نافع ہی گرگٹ کا اثر بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ جو شخص اسے پی جاوے فورا ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اسکے تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج باز کی بیٹ خلا مین گھول کر پلائین اور قی کرائین اور اچھی طرح سے قی کرائین تاکہ ساری آلایش نکل جائے اور اسکے بدن مین تمریخ روغن گل کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سے اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ مکھن کے چبلیا نام کے کرایمن بگڑا ہوا دودھ اسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاوے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر تلخی بھی آجاوے اسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑا قسم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی بعضے قاتل بھی اس سے پیدا ہوتا ہی علاج قی کرائین ماء العسل پلا کر اسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین خون بستہ جب شکم مین خون منجمد ہو جائے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہی پھر اگر استفادہ سمیت کسی امر خارجی سے نہین کیا ہی بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہی اور جس عضو مین بستہ ہوا ہی اسکے خواص اور اعراض دیگرگون ہونگے مثلا اگر سینہ مین بستہ ہوگا تنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض متغیر ہو جائیگی اور ضعیف ہو کر پسینے موذی البشرت تواتر کے ہونگی اور اسی خون مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے گی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائیگا اور اختناق اور صغر نبض اور غشی پسینے پسینے عارض ہونگے اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکور کے قریب قریب ہین ادویہ عامہ جمود خون کے سب اقسام مین یکسان مفید ہین انجدان سپید اور انجدان احمر بھی ایسا ہی مفید ہی اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکورہ وزن میں لوحات خصوصا پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور مکشت اور اب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو مکرر دیا جائے یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہی کہ دودھ گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہی یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوا ئے جلیل ہی اور عجیب النفع معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہو چکا ہی اور وہان باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مطالعہ کر کے پھر دوبارہ یہان کچھ زیادہ امور بیان کرنے مین پہلے اس مریض کو تا امکان قی کرانی لازم ہی اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قی کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوگا ہی اور قرطم سائیدہ جو اب گرم مین پگھلائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش بیس درہم پنیر مایہ گوسفند بیس درہم حنطیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلیسا کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ پنیر ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور سمجھے گمان ہو کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور درمج لنذرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اُس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ برگ لزین درخت کا استعمال کیا جاوے کہ اُسمین ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدارات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کے سب سکنجبین مین یا درسرکہ گھول کر دیکر اسلیے کہ سرکہ دوا ہے جید ہے خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیساليوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم الفقار الطيب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور دوا ہے مفتت حصات یعنے جیسے پتھری توڑ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اسکا استعمال بھی ضروری ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ تور وغیرہ مین بقدر ایک ذات لیعنے پانچ درہم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درم کے نمک پسا ہوا اُسمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین پھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اُس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برودت تمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اُس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ مین دودھ بستہ ہو جاوے علاج واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اُوسے ضرور پلائین اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اُوسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اُسمین زیادہ ہے لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو پگھلا دیتی ہین یا بذریعہ قی کے اخراج اُسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی ہین خصوصاً جو دوا سے مرکب کل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور دوائے کبریت خواہ دونون برابر ملائی جائین سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش کی یعنے کاٹنے سے جانورون کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اُسکی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان ابتدائے قول نہش کے بیان مین قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اُسکو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور بعث بر یہ تاکہ سم کو جلا دے اور طرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اُسکے بعد دفع سم اور ابطال اُسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرے جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

جو اور بنظر اپنی طبیعت کے اسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم لسیدہ و کرکیاشلا اور سوائے ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہوجاتے
ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی باسلیئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین بہ دقت اور دشواری ہوتا ہے یہ سبب اسکے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہو
جسوقت رطوبات کو پائی اور اسپر سوار ہو بیٹھے جیسے جواد کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں۔ معتبر ہیں اوقات فصد کا وہ ہوگا
ہو جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہو اور جذب اسکا ہوسکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات او مواد سے پر ہو کبھی الیکے او غرض بھی
پیدا ہوتی ہو کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہو بہلانسکی کی دوائین جو زہر
بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور خاد زہرات کلیہ میں یا تریاق اور خاد زہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور
مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہو یا ایسی دوائین جو سمیت
کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط میں حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی
دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دین ایسی ادویہ مرکبات میں مثل ادویہ مسہلہ اور مقیئہ کے لسوع کے واسطے
او اسی طرح مدرات کا حال ہو یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتے ہین او جو مادہ حرکت دین آتا ہو اسکو
دفع کر دیتے مین جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیئہ اور مدرہ اور جو دواعضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہو اسمین چند اغراض مد نظر
ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور نفوذ کے روکنے سے حاصل ہوتی
ہو اسلیئے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہو اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہو۔ او از ین قبیل
عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤن سے کہ کلوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کے ہین او
اسی وجہ سے نا بعض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیئے کہ جو دواز ہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہو او اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع
کرتی ہو اس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہو خصوصاً یہ دوائے جاذب اسوقت زیادہ مفید ہوتی ہو کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی
ہو از ین قبیل محاجم کا استعمال ہو اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہو اگر زہر اندر کیطرف ساری ہوگیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے
کے طریقے مین ہو اسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہو اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین ہی نکل جاتا ہو اور
فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہو لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہو کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور موُنھ اپنا دھو چکا ہو اور اسکے
دانت مین سڑی ہوئی بوے بد نہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی بھی لے او موُنھ مین روغن گل
او روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موُنھ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تا خیر کرے لو پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے
اور جسیقدر چوستا جائے او تھوکتا جائے۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور
جاذب ہون اگر ضماداً استعمال کیجائین بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اُنکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہو اور کبھی بسبب مشابہت
کے اپنی ہم صورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہو اور گوشت سانپ کا سر اور دم
کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہو اور سمیت کو جذب کرتا ہو تا آنکہ بعض ادویہ ایسی دفع سموم کا کردیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہو
اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہو او اس دعوے مین خواہ ثبوت مین
اس دعوے کے حکیم طبیعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہو اور طبیب اگر بحث

اور دریافت نہ کرسکے کچھ اُسے بنظر فرق خاص کے مضر نہین ہی اکثر لطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے قرعہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہی پس واجب
ہی کہ جو چیز اُسمین ایسی ہو وہ گرادی جاسے یہی شرط دواسے طلائی ہی اور ایک شرط یہ بھی ہی کہ طبیعت سم کو سیلان کا احالہ اور تبدیل
ضرور حاصل کردے یا تو رطوبت کو منجمد کردے تاکہ اثر زہر کا پھیل سکے جیسے بیخ بیروج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردے جیسے
داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اُس سے داغ دینا طریقہ
اہل مصر کا ہی خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اُس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردے خواہ کیفیت حرارت اور
برودت مین اثنا دکھیہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہوا اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاسے اور کسیقدر اثر ظاہر
ہو کر نفع نہین پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہو گرد اگرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت
اسقدر ہڈی تک ہی سبکا سب نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالین اُسکے بعد داغ دین
منجملہ کیفیات اور اثر ضروری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اُن اعراض کا کرین
جو مخفی ہین اور لسوع کے تابع ہوتے ہین جیسے فلفل اسی غرض سے ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو تو اُسے بند
کردے منجملہ وصایا کے جو سموم مین خواہ مخصوص مین قابل حفظ کے ہی یہ ہی کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو
زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جاسے ادویہ مشہورہ بعد کاٹنے حیوانات کے منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم حنظل قوقی پانی
مین پیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع فوتنج کا لطیف اُسکے تینون قسم کا اور چند سیدمستر عجیب النفع ملح لبن لاغیہ
اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہی جسے تیاموشیج اور فرادی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کے لسع کو مفید
ہی خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہی اور رخید وار اور لوجا او بشبکی موش اور آذریون اور تخم بازورد اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو
کلونجی کے مشابہ ہی اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق مرعا ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہی جالینوس کا قول ہی
جس شراب مین سانپ گرجاسے لذاع ہوام کو اُسکا پینا مفید ہوتا ہی پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات
کے مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ الخیان جمیع سموم کو نافع ہی اور ثمرہ بنجنکشت اور روغن بلسان
اور حب بلسان اور بنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور
دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہی تموش کے بارہ مین ایک پینی جو خاص چین سے آتی ہو اور مینگنی بکری کی جلاکر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کما دریوش
اور کاشم الفیا سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور راجواین سکبینج اور لیتہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اُسکا شرابی ثمار اور راسن اور شیوم اور فودمانا
بارنیون اصل الخنثے تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس غرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اُسمین پھیردین اور خشک کرین اور بر وقت
حاجت اُسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ نفحہ کے شوربا
نیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ ہو ہمراہ شراب کے پلائین اور ریق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے
کا اور قنہ عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم کرنب بری بھی نافع ہی ادویہ باردہ مین سے جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد
کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہی اور پرسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے
ہین تریاق عجیب افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کوٹ کونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سنبل دو درہم شہد ادرات

بہ جیر سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ آسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال
گل مختوم دو مثقال ابولوس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک سے دو قیمن اوقیہ ماء العسل میں ۔ ایضاً تریاق مخلص
بیخ تبیخ لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ خار ہر ایک سے ایک درہم عاقرقرحا
سے معجون کرین اور دو عدد سپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اسمین تری داخل کرین اور
مزاج پکڑلے اور طیار ہو جانے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ دوا سے مذکور لطیبہ سرسام [illegible]
جائے تب بھی نافع ہے اور طبیخ مرجانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور نمک ملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کے نہش کو نافع ہے کچلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک
دو درہم حلتیت نانخواہ زراوند مدحرج ہر واحد ایک درمی فلفل سپید مرکی لغت درمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلات
رومیہ کے شراب مین داخل کرکے ۔ ایضاً حلتیت نا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار ایک
ہی شربت ہے ۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک
درمی کے مرکی زعفران ہر ایک ایک درمی طین جرجیار درمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ۔ ایضاً
حب بلسان نوقاے خشک تیز لغت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل تخم ترب کی نیسون فطراسالیون ساروں کمون کرمانی ہر ایک
ہر واحد چار جو سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھ جو شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ۔ رومی طلاؤن کا بیان
جانور کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کے لگائی جاتی ہین انمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور قوم خام خواہ اور بالا
ہو اور روغن زرد مین خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگا ہوا ہو اور خود بیخ نہری بہت اچھی طرح جذب
کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ آنکا چاک کرکے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت
بدلتے رہین ۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جائے اسکے پیٹ مین
پگھل جاتا ہے اور رنگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہین اور شاید یہ اثر اسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین ہو لیکن یہ اثر نہ ہو منجملہ
ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو یا نمام اور برگ ختنی یعنے وہ گھاس جسکا نام ختمی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر
اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون لیکر یہ بھی الطیا کرتے مین کہ ضماد ثوم اور سم اور بکری کی مینگنی [illegible]
جانور کے کاٹنے سے نافع ہے سوائے مار گزیدہ کے زہر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مارگزیدہ
کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً خردل اور بورہ اور بیج آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کرین
زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے
اور یہ علاج ارباب مصر کے اجداد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے ۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق
کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم قطرون کا منجملہ لطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملاکر
اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ نیولے کا بھی مفید ہے ۔ ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین
اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین انمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور دعیہ کو جب زیت مین
کنولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح مرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنگشت زیت مین اور قیسوم بیخ انجدان

اور خنثی اور دوقو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں
مثلاً بیخ الخیدان سیاہ اور فلفل ساذج تازہ اور حب غرغر ہر واحد ایک جزو بیخ بیروج نصف جزو حب بلسان قردمانا ہر واحد تین
جزو کو ملاکر زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اسکا قوام پیدا ہو جاوے اتنا گاڑھا جیسا خیال کیوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا کریں
۔ ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکہ اور زیت میں ملاکر طلا کریں ۔ ایضاً ۔ فقاح صنوبر ایک جزو
بیخ بیروج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت میں ملاکر طلا کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہیں ۔ ایضاً ۔ حب غرغر دو جزو
میعہ جزو واحد سبکو ملاکر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے طرد ہوام بالکلیہ مکان کو ایسی چیزون سے
جھاڑیں جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بھگانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجرے مکان کے اور کونے میں وہی چیزیں
رکھیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ ادویہ ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے کہ ہوام گرد
نہ پھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی
ہوام دور بھاگتے ہیں اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہاے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ میں عجیب
الاثر ہے اسی طرح قنہ اور سنبکہ اور اظلاف اور جوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور
فودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قنطریون کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی
کی دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت
اور بکری کے سم کی بناکر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائیں ۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور دیبانی
خواہ سلاجیت سکے ہر واحد ایک جزو موسے گوسپند اور سم اسکا ایک جزو قرص بناکر دھونی دین اور فرش کو اس سے تبخیر کریں
یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ قردمانا بیخ الخیدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شتر مرغ کلونجی تخم حرمل ہر واحد
دو اوقیہ ۔ ایضاً سرگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درہم پوست بیخ بیروج ایک درہم موے گوسپند تین
درہم فودنج دو درہم مومیائی خواہ سلاجیت چار درہم سب کو ملاکر دھونی دین اور آل انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے
اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرحکا حاصل ہے بھگانے کی چیزون میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بھگانے سے اکثر ہوام
بھاگتے ہیں سبستر اور رجق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائیں اور شیح کا بھی حال ہے اور حلتیت
کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسی طرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاو لگائیں یا راکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے
کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں ۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہیں اور اسی جگہ جاکر جمع ہوتے
ہیں ۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھرون میں ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضائیات
اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں پہونچتا ہے ایسی چیزون کا
گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام انکے خوف سے گریزان رہتے ہیں اور شاذ و نادر کھیں نکل
آئے یہی جانور انکو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص توشہ دان تامور کا بناکر اپنے پاس رکھے سانپ اسکے گرد

بھاگے گا اسیطرح جو شخص اسکا لیپ اپنا کرینے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہی اسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہی درندہ جانورون کو ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے جاتے ہین اور کھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنے چیتا اور خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین سانپ کے بھگانے کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہی اور بکرے کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہی جو شخص اپنے بدن مین لوف جو ایک قسم کی گھاس ہی تیل سے خواہ اسکا عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگائے اسے سانپ نہین کاٹتا ہی اور کسی مقام کو نوشادر حنظل سے تر کرین اس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہی اور خردل سے سانپ مرجاتا ہی اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہوا گر تان رائی کو پھیلا دین ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے منہ مین نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہی بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صائم جاذب ترہو اگر بچھو پر تھوک دے تو فوراً مرجاتا ہی اور حنظل میں جاپ کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے سرف اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہی بخور جو اخراج عقارب کرتی ہی میعہ اور زرنیخ اور زیبر کی مینگنی بھیڑ کے قریب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکے پہلے ترب کو پگھلائین اسکے ادویہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آویگا اگر مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اسی کی بو سے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہی کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر اگر خیساندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب مرجائین اور مر جائین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع ہوجائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جب لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو تو سب بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہین اور رایحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہی کہ اسکا نام لیکوانہ ہے حشیشۃ البراغیث ہی جسوقت اسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہوجاتے ہین اور انمین سحر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہین رہتے پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائین اور بہتر یہ ہی کہ سب کو یکجا کرکے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شیرکہ منتہ جسکا نام قولون ہی اور اختار البقر اور حرمل ان سب کی دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور لبوب اسرو و جوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کو کا یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب نیولے کے بھگانے کی تدبیر یہ ہی کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہی چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اسکی تدبیر یہ ہی کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہی ۔ ایضاً خربق اور بزرالبنج اسیطرح سنج کرسنہ بھی اسکی قاتل ہی ۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سک سے اگر چوہے کی کھال نکالکر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نرکو خصی کرکے یا اسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہی لیکن کھال اودھیڑ نکے ڈالنا بہت اچھا ہی بعض لوگ یہی کہتے ہین کہ ایک چوہا کو دورے سے صوف وغیرہ کے پانو باندھ کر اگر کسی گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اس گھر مین ہین سب بھاگ جائینگے اور مجھے اسمین تردد ہی چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جائے گی اسیطرح مقناطیس اور تلخ گاو سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت

اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اُسکے دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہی مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہرتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال کے دھوئین سے بھی اور گندھک کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین شہد کی مکھی اور بھتورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کے دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہی اور جو شخص اپنے بدن مین خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہین جاتی ہی خواہ عصارہ چنار کی اور زیت کو ملکر لگائے کیک اور پسے کے بھگانے کی تدبیر بنا بر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصا برگ چنار کے دھوئین سے بھاگ جاتا ہی دیمک کے بھگانے کی تدبیر جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسیطرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہی اور تفتیر اور تدخین اعضاے ہدہد اور اُسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہی جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہی اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست ترنج کا بھی فائدہ ہی اقسام سانپ کے جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہین اور جنکا فن یہی ہی کہ سانپون کا حال اور اُنکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اُنکا قول ہی سانپ کی تین قسمین کی ہین ملک تو وہ قسم ہی کہ اُسمین حدت زیادہ ہی اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہی اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہی اور اسی مین اصم بھی ہی اگر اور اصلات داخل ہی اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین ہی خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جاے اور سمیت کو جلا دے اور بخاری سمیت کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کے گھی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر قی کراتے ہین اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اُسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہی اُسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین سو دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہی اور کمتر اُسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہی۔ اور تیسری قسم درمیانی ہی کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین انکا علاج فقط اُسی جگہ کیا جاتا ہی جہان زخم کاٹنے سے پڑ گیا ہی اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہی۔ اہل تجربہ نے کہا ہی کہ پہلا طبقہ جو شدید الحرارت ہی اُسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہی اور یونانی مین اُسے باسلیقوس کہتے ہین اُسکی سمیت کا یہ حال ہی کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فورا مر جاے ایک قسم وہ ہی جسکا نام خطاف ہی اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شپرہ کے ہوتا ہی اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہی اور گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہی خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہی کہ اُسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھردری ہوتی ہی اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہی اور رنگ اُسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہی آنکھین اُسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہی۔ اور بعض اقسام مین سے ایک وہی سانپ ہی جسکا نام نزاقہ ہی اسکو قدرت ہی کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ تھوک پڑتا ہی مر جاتا ہی خواہ جو شخص اسکے تھوک کی بو سے کسیقدر اُسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہی وہ بھی مر جاتا ہی اور طول اسکا دو ہاتھ تک ہوتا ہی اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہی اور جسے کاٹتا ہی وہ بھی مر جاتا ہی قبل ازانکہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کے بچنے کی امید ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہی کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جاے

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہوجاتا ہے۔ سم مقعد یعنے جو سانپ کہ لنگڑا اور فی الفور مہلک ہے اسکے بھی چند اقسام ہیں اور چند دو مصر میں
بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید اور سرخ
اور اشقر اور رسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی ساتپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل منشار یعنے
تیشہ سپہ کے ہوتے ہیں سانڈ ہبہ جو قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہے۔ بعض انمیں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنے پیاس لگانے
والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جنکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے
لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جیسے نر و مادہ
کا اختلاف ہوتا ہے نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض شیخ سے کی یہ رائے ہے کہ مادہ ہی زیادہ بری ہے
کہ اسکے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مسن کے زیادہ برا ہے اور بنظر جثہ
کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور
بنظر مکان اور جاے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑوں پر رہتے ہیں انکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت انکے جو
سرد زمین یا ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک و سیری کے بھی سمیت میں سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکا سانپ زیادہ ظالم
ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ کہ حالت غضب میں کاٹ کھانے سے زیادہ برا ہے
بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے۔ یہی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور
موٹا ہو اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ
گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے
فوت ہو جاتی ہے اور اسی کے لگاؤ سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فناے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غریزی
کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جبکہ حرارت بدن میں نہ رہے اور قلب میں کسیقدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہیں
کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اوسکا زہر بارد ہے اور وہ خون
کو جمع کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے مخدر بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے
اور اسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان
میں وہ مر جاتا ہے اور جسکا مزاج گرم ہے اسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اُن لوگوں کی ہے جو اصلہ کے مزاج کو بارد
کہتے ہیں اور جو کوئی کیوں نہ ہو اور کیسا ہی عالیقدر کیوں نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوے حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں انمیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ
اسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مر جاتی ہے اور اسمیں حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج
اسکا گرم ہے اور بغیر حرکت نہیں کرتا ہے اسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور احوال دوسرے

جو انسے عارض ہوتے ہین باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنے بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے
یہ دریافت نہین ہے کہ حرمانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکا اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے
سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور وہ بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور
آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور
وہ جہان رہتا ہے اس جگہ گھاس وغیرہ نہین اگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑ کر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے
اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور
آواز کے سے ایک تیر کے سپٹے تک جو کوئی خواہ جانور سنے مر جاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی
مر جاتا ہے اور انکی تیزی اس ہین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مر جاتا ہے جیسے یہ سانپ کاٹے اسکا بدن پگھل جاتا ہے اور پھول
کر صدید اور پانی بدبو اسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مر جاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاوے وہ بھی مر جاتا
ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اسکو ہٹاوے خواہ چھوٹے اسکی
کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مر گیا
اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونون مر گئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکا یا
بجاگر سانپ کے کاٹنے کی آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مر جانے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہان اس سانپ کے
ہونے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے صفات قریب
اوصاف ملکا کے ہین کہ وہ سیدھا ہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے
سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اسکا گوشت مہرا ہو کر رہ جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب
جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکا کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم
خشخاش دو درہم نمک اور جند بیدستر ہی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اس
سانپ کے جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے جسکو یہ سانپ کاٹتا ہے اسے ہچکی اور تغیر لون
اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اسے ہم بیان کر چکے ہین علامات اس سانپ کے
کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے یہ سانپ جسے کاٹے اسپر وہی اعراض طاری ہوتے
ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین سن پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہو کر خشکی انمین پیدا ہوتی ہے علاج اسکا وہی
ہے جو صم کا علاج ہے بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان جسکو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بے حس و حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اسکی بعد ان احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین

اور جاڑی پے در پے اور آنکھون کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے تنفس کا انتظام بالکل باطل ہو جا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے ڈنک پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اسکے پاس موجود ہوتا ہے اوسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسکلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر تھوکتا ہے اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین ویسا ذکر کر چکا ہون یا انکے یہ دوسری قسم ہے اور اصنافات کی قسم مین داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اس جگہ ورم ہو جاتا ہے اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹتا ہے اور اوجھ اور فم معدہ مین درد پہلے پیدا ہوتا ہے اسکے بعد تمیق بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے علاج اسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا مقرنہ کا بیان یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلند جگہ مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہین چلنے وقت آواز کھڑ کھڑی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہین اور اسکے بھی چند اقسام مین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کے جبڑے اسکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین علامت اسکے کاٹنے کی ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑو دی ہو خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرگر جم گئی ہے اور تمام بدن اسکا گرم اور بھاری ہو جاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران و ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاوے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلاکر کرائی جاوے بہت عمدہ ہے اور قے ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہے شراب پلاکر اور چند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب کے عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہے اس سانپ کا بیان جسکا نام اودریس اور کدروسودروس ہے یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جاے اسکا نام کدروسودروس ہے اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا شر اور ضرر بھی بنسبت اسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور جسے کاٹے اسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتے اور اگر بوجہ اسکے کہ اس قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ انسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہے کہ جوز السرو پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست

بنج بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک تیرہ خواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر کرین آذریس کا بیان مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ
سے کرتا ہون کہ مجھے شبہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور اذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم مین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور
کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا ہے۔ لیکن مین نے جس کتاب سے
یہ مقام لکھا ہے اسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور علاج ذکر کیے ہین اس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے
جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو دار متعفن ہوتی ہے
اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین نتیجہ ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اشباہ سب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل و
نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف
منتقل ہو کر بیان اسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین انھین مشروحا بیان کرتے ہین بیان علامت
لسع افاعی اور اسکے احکام کا بدترین افاعی اور بدترین اژدہے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے
اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاے اسطرف مدھر سے کاٹا ہے اور
اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برامد ہو اسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین
صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع
مین سوء پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منھ مین خشکی پیدا
ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اور
بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اسکے بعد فساد خون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا
ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی ذرسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا
ہوتا ہے اور بھوڑسے اور سر کی بلادی ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا
ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اگر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا
ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد مشترکہ کالحاظ
کرنا چاہیے اسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو تو بھی
تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود آلہ سم ہو جائین گے مناسب
نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اسے ممکن نہین ہے
کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مارگزیدہ بکثرت
استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ
شراب اگر ثوم میسر نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ایل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے
کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انیسون
کسوثا فن یعنے بابونس درہم فلفل چار درخمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر مر واحد ایک درخمی زرلیہ طلا یعنے دوشاب انگور مطبوخ

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً ۔ مرکی جندبیدستر فلفل زرنبخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبت دو اوقیہ
ملا کے ذریعہ سے معجون کریں ۔ ایضاً ۔ تخم حندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور یہ دوا مثل نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے غلط
گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خالص ہے واجب ہے کہ اسکو بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا کہ اکثر فقط اسی کے استعمال
سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف آسے قے اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور
بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ
انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگرچہ دو اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے
ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو باز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جاے اس رطوبت کو جو اسمیں ہے اور پھوک کو ضماد استعمال
کرے معلم کسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور
کچھوے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ تجربہ ہے اگر کسی ڈدے
وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے
لکھے ہیں** کہتے ہیں کرفس صحرائی جسے سمرقیون خواہ سمرنیون کہتے ہیں اسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور بیخ ترکی کی جڑ اور برگ بادنج
اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غاریقون جو دو اثمین سے ہم پہنچے شراب شیریں ملا کر بقدر ایک درم
کے پلائیں اسیطرح عصارہ اباقلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب
یا قسط ہمراہ ابوسین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کا سم خواہ بیخ کا سم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا ۔ ایضاً ۔ انفحہ
ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شیرزنان کے اور بیخ حیا اور بیخ خرتیل جو نواحی بنزد معروف ہے وہ بھی نہایت
درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ حندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے ۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ تربد کو جسوقت
شیر دوشیدہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لیس لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور کوشمی
بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال
ورنبطیانا ۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کے ڈالیں اور پلا دیں اور کل ایسی چیزیں جو منقطع ہیں اور بیر میں خصوصاً
لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی ہے اور سب قلیل چیزیں خصوصاً جوف نیولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا
تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں انمیں سے عصارۂ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ
جوش دے کر اور عصارہ اطراف کرنب بستانی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں **ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں**
یہ ضمادات ہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہیل و حب الغار اور بابونہ
اور اسقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور
اور مرغ کا پیٹ چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کر کے اور ادہان میں
روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں وہی انفاد کو پکایا ہو **بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون
روان کر دیتے ہیں** جیسے امورلیوس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے انکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہی حتی کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ
بھی از سر نو شگافتہ ہوکر اُن سے خون روان ہوتا ہی اور درد متصل پیدا ہوتا ہی اور قی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہی
- قدماے اطبا نے بیان کیا ہی کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہی انکے بدن کا رنگ خاکستری ہی اور انکے بدن پر
نقطہ ہاے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہاے متفرقہ کے ہوتا ہی اور بعض لوگوں نے کہا ہی کہ انکے قد افعی
سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم انکی باریک تنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہی اور انکے سر پر لکیریں سپید رنگ
متقاطع ہوتی ہیں اور انکے دانتوں میں آواز کرکرانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہی یعنے پوست اندرون دانتوں کے چونکہ خشک
ہوتے ہیں جیسے کوئی خشب میں آکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہی دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہیں یہ شخص جسنے ان حیات
کے یہ صفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولی میں داخل کرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور انکے کاٹنے سے
تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور اُنسے خون بکثرت جاری ہوتا ہی اور کسی طرح نہیں
رکتا ہی اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہی تا انکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُنسے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری
ہوتی ہی بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہی وہ بھی بہکر نکلجاتی ہی اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہی
اور بسا اوقات معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہی - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہوکر سیاہ ہو جاتا ہی اور
اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہی اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہی حبس
بول عارض ہوتا ہی اور آواز بند ہو جاتی ہی سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی
غالب ہوتی ہی جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہی اور کزاز پیدا ہوتا ہی اور دانت گرجاتے ہیں بعد وہ شخص مرجاتا ہی - علاج
ان لوگوں کا قریب یہ علاج اُن لوگوں کے ہی جنمیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر
پلاکر قی کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا انکی طریح یعنے ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہی اور جلب
میں اسکا شکار کیا جاتا ہی خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجاے اور مکرر انھیں قی کرائی جائے اُسکے بعد یہی مچھلی کے ساتھ
کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر الٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہی خصوصاً ہمراہ شراب کے
اور عصارہ ختجانش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع
کرتا ہی اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرقہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور یار تنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس
خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہی اور داغ اسمیں کرات اور اجوائن ورسداے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں حیہ
معطشہ کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہی اسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہی اور اُسکے بدن
پر نشانہاے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اُسکا چھوٹا گردن اُسکی موٹی اور حلق اُسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک مائل
ہوتی جاتی ہی - ایک قوم نے کہا ہی کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام میں ہوتی ہی اور صورت اُسکی مثل افاعی کے ہوتی ہی اور رنگ
اُسکے پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہی اور دم اوٹھائے ہوئے چلتا ہی - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی
ہی کہتے ہیں جسے یہ سانپ کاٹے اسکا پیٹ جل جاتا ہی اور التہاب و سوزش پیدا ہوتی ہی پھر اسکی پیاس کسیطرح نہیں بجھتی ہی اور پانی سے کبھی سیر

نہین ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین برآمد ہوتا ہی تا آنکہ پیٹ اُسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پھول جاتا ہی اور تمام رگون مین پانی بھر جاتا ہی علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کے اور قی کرانے کے پھر خاص علاج اُسکا یہ ہی کہ ثقل اور رطوبات ندروتی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہی اُسے نیچے کیطرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دار چینی اور اسارون اور سیالیہ اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونا اور زیت کا کرین اور یہ ضماد لگائین جیسے ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے پہونچتا ہی اُس پر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہی اطراف دہستان مین مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہی کہتے ہین کہ اُسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہی اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہی اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہی کہتے ہین کہ علاج اُسکا مشترک ہی مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہی کہ نام اُسکا امفنیا ہی اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہی اور جب کرتا ہی یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہی اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہی کہ قفازہ ہی ہی یا کوئی اور قسم ہی مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ ہوتا ہی اُتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہی اور مجھے گمان قطعی نہین ہی کہ جسے مین نے دیکھا ہی یہ وہی ہی یا نہین بلوطیہ جسے دروبیوس بھی کہتے ہین یہ سانپ اُن پتھرون کے نیچے رہتا ہی جو گھرون مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہی اسکے بدن کی کھال اُتر جاتی ہی اور جو شخص اُسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اُتر جاتی ہی خواہ جو اُسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اُسکا تپ بدنی پیدا ہو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہی اور جو کوئی قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتا لگ جاتا ہی اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین علاج وہی ہی جو افاعی کا علاج ہی اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسی طرح لیکمپڑا اور بیخ تخنتے جو کیا مشہور ہی اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہی مفید ہی کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائین اور تمر بلوط کی تضمید کرین جاورسیہ یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہی اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہی اسپر اعراض بھی طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہی بیان اُس سانپ کا جسکا نام رقشا سیلسطالی ہی کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہی یعنے موتہ اور دم کیطرف سے مگر اُس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہی اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہی جو بیان ہو چکا حیہ کرقنا جسکے رنگ مختلف ہون بعض مجربین نے ذکر کیا ہی کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہی کہ دوسرے دن جگر ملسوع کا سڑ جاتا ہی اور اجزا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہی اسکا علاج وہی ہی جو افاعی مصغیہ کا علاج ہی حیہ بارسطالیس اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہی کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہی اور صلابت ہو جاتی اور نفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اُسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور عقل مین بھی تخیر اور غشاوہ بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہی علاج اُسکا مثل علاج افاعی کے ہی اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہی

ہین اسے پہچانتا نہین اور اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور نہ اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہی کہ اسکا ذکر مکرر ہوا ہی یعنے کسی اور قسم مین داخل ہی یا نہین **فیجرمیوسس** کہتے ہین اسکا کاٹنا شبیہ لسع افاعی کے ہی مگر گزشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہی جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہی اور سبات اور نسیان اور استقامہ جگر اور امعاے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہی جو بارسطالیس مین کہا ہی یعنے مین نے اسے ابھی تخمینا ذکر کیا ہی اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہی بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہی اور علاج اسکا مثل علاج افاعی کے ہی **امودوطیس اورہواعیرووسس کا بیان** طول ان سانپون ایک ذراع کا ہوتا ہی اور رنگ انکے مثل ریگ کے اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور صدید دموی اس سے روان ہوتا ہی اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہی اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہی اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان ادویہ مین سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہی اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہی بہ نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری یعنے شنک الجن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہی اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضماد مختص بہ قروح متعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین **وہ سانپ جسکا نام سیسر ہی** اور یہ معفنہ ہی کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردن بہت پتلی دم چھوٹی پیٹ انکے گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے مین چلتے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہی تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہی اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہی۔

علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہی درمیان افاعی کے اسکے بعد علاج اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہی کرنا چاہیے **ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی سانپ معتد بہ ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین **تنین** اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہی کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہی اور بعضا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہی اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک لمبی مثل ذقن کے ہوتی ہی اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین زیادہ ہوتی ہی اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہی اور وہ اژدہا تو یہ جو بلاد آتیبیہ مین ہوتا ہی چار ذراع تک لانبا ہوتا ہی اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہی کہتے ہین انکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور جبڑے اسکے زرد اور سیاہ اور مونہہ بہت بڑے بڑے اور عجب ایسے ہوتے ہین کہ آنکھون کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی فلفلیس یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہی ایک ایسا اژدہا کہ اسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے اور گ[illegible] ہوتے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہی اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہی اور زہر قسم اژدہے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہے — مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اغاذیمون اور شیر شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کی ہے کہتے ہین جیسے اغاذیمون کاٹنے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین اُس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور شیر کا حال یہ ہے کہ اُسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اُسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اُسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑجاتی ہے اور اُسکا قرحہ اُس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ مین بکار آمد ہے دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان گندمک اور سرکہ اُس مقام پر لگائین جہان سے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طرکیلا نامی ایک مچھلی ہے اُسے ساتھ قلی کے اگر مقام پر زخم کے مالش کرین یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھے ہین خصوصًا تریاق اول اور بادروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی ایسے ہین کہ اُنھین بعض علمانے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونون دریائی اژدہے کی قسم مین داخل ہین خواہ اُسمین داخل نہین ایک کا نام سموریا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے دوسرا طرونحوروں ہے اُسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرونحوروں کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اُسطرح پر کرنا چاہیے جو سرد زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنون مین قوت محلل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات اسکے واسطے قشر و ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مرادف فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درہمی کے مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہے اُسکا استعمال کرین

چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہون کے جو آدمی اور کتے اور بھیڑئے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین خواہ اور درندے اور تمساح اور سندرا و نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین

بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہوا آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عضو پر ایک کپڑا زیت مین ڈبو کر رکھے خواہ فقط زیت سے اُس مقام کو پونچھے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو تو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین — لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چباکر تازہ دم ضماد کرین کہ اس طرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے — ایضًا طلا مرداسنگ اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام پر اوّل وقت مین ہی کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعہ سے خواہ پونچھنے سے خواہ کسی دوا سے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اُسے پاک کرنے کے کرکے چھوڑ دین اور زنگار دین اگر قیح اور ریم اُسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہین ہوا تھا پھر اُن ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب لسوع مین ہمنے بیان کردیا ہے اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرح کا نہو اُسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی بھی تدبیر کرے — عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہو اُسکے واسطے خواہ جنگل کے گربے اور نیولے کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اُسکا استعمال لعاب جذب فساد موضع مجروح کے کیا چاہیے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہے آدمی آدمی کو کاٹنے اور پھر زخم ہو تو اُس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر اُسکی طرح رکھا رہنے دیں بعد ازاں علاج اُسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جاوے اور بارزد کا ضماد آدمی کے کاٹنے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ میں ملاکر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاؤ اسقدر جلائیں کہ سپید ہو جاوے بشہد ملاکر۔ ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک ملاکر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر کرنب کو اسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھاچکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہوں اور ان حبوب میں سے بہر خصوصاً اگر مسور کھاچکا ہو اور کسی کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عض کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ نرگاؤ اسقدر جلائیں کہ سپید ہو جاوے بعد ازاں شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہیں اور باندھ کر اُسکے اوپر خاکستر کرنب کو ملا کرتے ہیں

پاگل ہوا کتا جو دیوانہ ہو اور بھیڑیئے کا کاٹنا ان دونوں کا علاج قریب اُسی کے ہے جو قانون عام میں ہمنے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے میں بکار آتا ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اُسپر کف دست سے تھپکی دیں بعد ازاں نطرون اور سرکہ اُسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کے اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً مرداسنگ کا طلا کیا ہوا مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائیں معتبر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ یہی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے

دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان

کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی اُنمیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اُس مرض کے ہر ایک حیوان اُنمیں سے دیوانہ اور بولا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اُسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے اور اُس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احتراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جاوے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاوے پس ربیع میں دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے اور جیسے لکھنؤ میں بلوچ پورہ۔

کی گرمیاں، ہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا ہو پسینے اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اُسکے اخلاط مائل بہ سوداویت ہو جائیں اور سوداے متعفن پیدا ہو اُسکی غلطت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں بہ وقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن متوج ہوجاتا ہے اور رنگ اُسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور اسباب فساد مزاج اُسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈرجاتا ہے اور پینا اُسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اُسکے جوڑ بند میں رعشہ اور تھرتھری اور زیادہ ایکے جھیری کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اگر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ میں اُسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو میں بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیوں کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھوں سے بنور غصہ دروں کی طرح اونھیں دیکھتا ہے اور بُری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اُسکی ہروقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ میں کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسطرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے — دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چلنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور یوں چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال بر لسان رہتا ہے جب کوئی شے یا صورت اُسکی نظر میں آتی ہے اُسطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہیے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کے ساتھ ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتوں کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ کرتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ اور آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے تو آواز اُسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہیں اور اُسکے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ چلتا ہے اودھر رخ نہیں کرتے اور شاید اگر ہو سکے جسے کوئی رکھتا اُسکے قریب پہونچ جائے تو دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور بد دلی اور وہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگ کے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ تر ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنی گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا بجو دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اُسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اُسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جسمیں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اُس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت میں حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل ورید دل سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیاں اپنی اور مٹھا ہے اور اطراف بدن کو سمیٹتا ہے اور روشنی اور دھوپ سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتوں کو بالخصوص ناپسند کرکے اور اُنکی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر میں پانی سے بلکہ سب تر چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے جو نوبت اُسکے
قریب جاتی ہے تو اُسے کتا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی میں لوٹنے کو ناپسند کرتا ہے اور
کبھی سیلان منی بلا شہوت اُسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بطرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہے اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری
ہو کر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور رفتہ پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ
کرتا ہے پھر قریب مونھ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی ایک جرعہ خواہ دوا ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہو جاتا
ہے اور گلے میں پانی پھنس جاتا ہے اسیوجہ سے مرجاتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور
کبھی آواز اُسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہیں دیتا ہے اور کبھی اُسکے بول میں ایک
شے لحمی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہیں کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے
ہیں اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہی ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اُسے قدرت پیشاب کے
دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی ہے اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہے عجائب احوال سے اُسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر
حریص اور بعض ہیجان اس مرض کے اگر کسیکو کاٹ کھائے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اسیطرح اُسکا
جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اُسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اُسکی نوبت یہ
پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ
جائے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اُسکے خیال کتے ہر وقت متخیل ہوا کریں اور جدھر دیکھے اُسے کتے ہی نظر آئیں وہ
بھی قابل علاج کے نہیں رہتا اوائل اطبا نے ایسے مرضا میں سے دو شخص ایسے دیکھے ہیں کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ
رہے لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ انھیں یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہیں تھا مع ہذا ایک آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض
پیدا ہوا تھا اور قبل اس آنکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب بنفع ہے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر میں زیادہ سے
زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا اکثر کم و بیش ہوا اور موت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہیں ہے انکا دعویٰ
یہ ہے کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
اور مٹی گیلی میں لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہے کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہے لہذا منافی اور مضر اُس
مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہے اور کیچڑ میں لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہیں ہے اور
مجھے یہ دلیل پسند ہے اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے
کی بات ہو۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اُس مریض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جسکے مقام زخم سے خون بہ
کثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے
محفوظ ہو جاتا ہے بخلاف اس حالت کے اُسکا انجام اچھا نہیں ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے حیوانات
کے کاٹنے میں** کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہیں اُنمیں سے کوئی اثر اسپر
طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کر دینا

پس اسیقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندمال کر دیں اور پس زخم کو متقیح ہونے دیں چونکہ یہ تخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اسکا متقیح ہونا تو ہمارے نظریہ علاج منافی اسکے ہوتا ہے۔ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک دبی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب ان آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے تو ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تلاش کیے جائیں جنسے اس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسے مریض کے علامات میں بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جو زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائیں اگر مرغ اوسے سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے نکلی ہو اسمیں تر کریں اور کتوں کے سامنے پھینک دیں اگر سونگھکے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اسکی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرد چیز اسکے بدن تک پہونچے بدن میں سخونت پیدا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے مخصوص نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اسکا زخم پورنے نہ پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چوڑا ہو جائے رطوبات کا چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو تدبیریں باب لسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بغرض احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجائے اور پھر زخم پورنے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا واجب ہے کہ اسکو زخم کا پھاڑ ڈالیں اور اندمال باقی نہ رہنے دیں اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر میں کریں اور مفتحات کا ضماد اسیر اول ایام میں کریں جیسے جاوشیر اور جوز اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے اسکا نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر اسپر ٹکیہ پیرا لا ہوا اور خالص ہو اسمیں زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملا کر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکہ میں بھگوئیں تا انکہ گھلجائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز ہی کافی ہو جاتی ہیں اور جو چیز کہ ادویہ حالی ہو اور جلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے قلقطار اسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کی پھیلانے والی ادویہ میں سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اسقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو بسد دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سکو بارہ سیر کرکے مرکب کریں اور ابتداء میں نفع بخشنے پسینا نکالنے کی جو تدبیر ہمیشہ کیجائے جلنے پھرنے سے خواہ حمام میں نہانے سے اور ایام اولی میں استفراغ پر جرأت کرنی چاہیے بلکہ جذب بالطریق خارج کے کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ خود سم کا اطراف سے بدن کی طرف کشش کے ہو جاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکیں اسکے دو دن خواہ تین دن بعد اس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاء خون پایا جائے فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگ بدل جائے بند کریں بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اسی مقدار نکالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو اسلیے اگر ضرورت ہو غاریقون کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہے اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل جید ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ
نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سب کی گولیاں بنالیں
مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کر چکیں ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال
کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر یا ادا اسہال بذریعہ ماءالجبن اور افتیمون کے کریں واجب ہے کہ غذا
اسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریج کی تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدارمت ملطفہ کا استعمال
کریں اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلاء یعنے دوشاب انگور ایضاً ذوہو اور شراب کی منفعت زیادہ ہے
اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اسطرح
حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیار کی آب سرد میں توڑ کر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار لوہا بجھایا
ہو اسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کر کے بدن سے اسکو دفع
کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیے اور باوجود کہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ میں بھی داخل ہیں
یعنے غذاے دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دواے سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے
اور قرابادین میں مذکور ہوگی استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہے اور
تریاق النافع جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان
نہری کو جلاکر بطور کوئلہ کے سیاہ کریں انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہو جاے
پیسنے کے قابل ہو تو اوسے جدا کر رکھیں جنطیانا کا کو بھی اسی آگ میں بنائیں اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو
پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار اونگلی سے چاٹنے
کے قابل مقدار شراب تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسیں دوسرا نسخہ کو بلاس طانات نہری
جو شکار کرکے جمع کیے ہوں اسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اونکو تابنے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی
تنور میں بقدر معتدل جلایا ہو اور اونکے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور جنطیانا بھی پانچ جزء اور کندر ایک جزء ان سبکو پیسکر کسی برتن
میں بحفاظت رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوائی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ
اور اسیطرح جوں جوں زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا آنکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں
جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جسے دواء الذراریح کہتے ہیں اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دواے سرطان
کا استعمال اوائل ایام میں کرنا چاہیے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ میں
جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دواے
بادین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤں کا بھی ہے یعنے وہ ادویہ جنکا ذکر
ہم آیندہ سطور میں کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اسوقت مقدار دوائی اس سے بھی دو
سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور متصل جرح کے پچھنے بھی لگانے چاہییں اگر انہیں ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جاوے اور مریض کی خبرگیری سے بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اسوقت زخم کے منہ بڑھانے میں زیادہ فایدہ متصور نہیں ہے اور نہ زیادہ تفریہ ایذا کی کچھ حاجت ہے ورنہ بیمار کو ایذا بے فائدہ پہونچے گی ہاں اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہوجاوے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اسوقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے چار ایام اول میں گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انھیں ایام میں اور قریب میں انھیں ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکی ہیں انکا استعمال کریں یعنے تریاقات مذکورہ کو پلائیں اور استفراغات معلومہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو تبھی تک کہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتویں روز قتل کرتا ہے اور اسصورت میں انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا جواب میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہے اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگا دینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو آنچ داغ کا ہو تو اونکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرہم زنگار اور پیمرہ تلانما خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اسقدر کہ بدن اسکا تر ہوجاوے اور طبیعت میں اسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرائیں گویا اسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آب حمام علیل کا بیحد نفع میں کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوائل ایام میں اسکا فائدہ کچھ ہوگا بہ برودت سے بچانا مریض کا ضروری ہے اور کبھی اسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جاوے کہ رطوبت ہے اسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیم گرم اسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محل آتا رہے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہیں جبتک قوت اس حالت کا بالفعل نہو جاوے اور یہ کیفیت طاری نہ ہوجاوے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہیں پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اسے کتے کی صورت آئینہ میں متخیل ہوتی ہے بہرحال اسکو لونا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے میں جو تدبیرات اور حیلے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں انکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اسمیں فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پاؤں باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائے ہوں حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درمی حب الغار رومی ہر ایک آٹھ درمی شہد میں معجون کریں مقدار بقدر ایک باقلاے مصری کے چاہیے۔ ایضاً سرطان نہری بحری کی اور حب عرعر ہر ایک دس جز اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب چھ چھ جز زراوند مدحرج حب الغار رومی تمام تخم سداب بری ہر واحد تین درمی شراب شیریں میں اسے گوندھ کر مدور کریں اسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے۔ ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب ہمت یعنے حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی بتیس اصل جنطیانا چار درمی چار دان اسکو

پیس کرکے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت بعد دینے کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہی کہ دیوانے کتے کا دانت
جو شخص لٹکائے رہے اسکے سامنے سے سگ دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہی اور اسکی طرف رخ نہین کرتا ہی اور اسیطرح سب قسم کے
کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور گرد اسکے نہین پھٹکتے ہین لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہی اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہی ادویہ مشروبہ
بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے حضض اور جنطیانا اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہی حتی کہ اسکا نام
لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہی جسمین کتے کے کاٹنے کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اور مرکی بھی جیدہ ہی پلانے مین اور
لیپ کرنے مین کہتے ہین کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہی اور کماذریوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہین اور بعض لوگ
حکایت کرتے ہین کہ چشمہائے سرطان اگر سب کے پلائی جائین انکا فائدہ یہی ہی اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور بعض
طبا نے کہا ہی کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہی اسکا نصف اگر پانی مین ملاکر پلائین فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگون کا گمان ہی کہ
دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہی اور مجھے اسکے استعمال پر جرأت نہین ہوتی ہی اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اسکا دل بھون کر
کھلانا بھی سودمند ہی کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اسی کتے نے کاٹا ہو اسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہی کہتے ہین جب پانی سے ڈرنے
کی نوبت پہونچ گئی ہو اسکے بعد جگر مذکور اسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ قنبۂ عرجاد کو بھون کر کھلانا چاہیے کہتے
ہین اگر اس مریض کو ماہی دانہ یا چند بیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت
مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اسکے دوائے جالینوس ہی اور تریاق کبیر بھی قریب انھین اجزا کے
جو اوپر مذکور ہوچکے ہین سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ بقدر
تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین نسخہ دواء الذراریح کا
جو خاص ان لوگون کو نافع ہی۔ ذراریح یعنے پرندہ زہردار اور جسکے پرون پر خال سرخ اور سیاہ ہون انمین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین
پکڑین اور قوائم اربعہ یعنے ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالین اور صاف کرین انمین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اسکے برابر
ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم پیسین خصوصاً ذراریح کو اور پانی مین گوندھ
کر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہی اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کرین اور اگر مثانہ مین کسیقدر
پیچ اور مروڑ سی پیدا ہو جو شاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین ہر روز داخل کرین بعد اس طبیخ
کے پلانے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اسمین پیشاب کر دے اور غذائے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہائے مرغ
نیز استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہی لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اسکے بعد دو مقدار حشرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑ دین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے
دین اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلین اسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملاکر پیسین اور
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ ہی ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال
کے ایسی تدبیر کرین کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ دوڑنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے
زیت خواہ روغن گل پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرے اور اسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہیگا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں حلتیت کا ضماد
مفید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا کی نے اسکے نفع کی گواہی دی ہے اور
لہسن کا ضماد کرنا اور شربا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ اُن ادویہ کے جو سمیت کو
بقوت جذب کرے یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اُس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور
خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نقیع ہمراہ نمک کے اور حیاۃ و شیر بھی عجیب النفع ہے - برگ قثاء بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ
بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر سر شیر ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں - ایضاً چیونٹی کو شکر ضماد کریں ایضاً
نمک اور زنگار ہر واحد چار جزو چربی بچہ گاو کی بارہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں - ایضاً لباب تین جزو بورق دو جزو سمندپشین ایک
جزو لیط کی چربی بس جزو اور روغن بلسان وغیرہ حسب المقدر حاجت کے پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوائل اطبا میں سے ذکر کیا ہے کہ
نام قلعر یوس ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اسوقت آدمی سے پانی پلانا بیمار کی کھال میں مناسب ہے اور دیگر
طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن میں پانی پلائیں اسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا
بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ نیچے اس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو - اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہیں ہیں -
بعض لوگوں نے پانی پلانے میں ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا ہے کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بناکر اسکے حلق میں رکھے
اور اسمیں پانی دور سے گرا دے پوشیدہ اسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگوں نے سونے کی انگوٹھے بنائے اور
اسمیں پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گہریاں بناکر
اسمیں پانی بھر دیں اور علیل کو پلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور بھیڑیا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجوں کے زخموں
کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکے مثل جثہ میں اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیوں کے نہیں ہیں بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع
خالی سمیت سے نہیں ہیں اگرچہ بچارے خود صحیح اور سلیم ہوں اسواسطے اول علاج اُس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہنچا
ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاے اسکے بعد زخم کے التیام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب
کرنے میں کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے
کاٹنے میں یعنے جو کتا دیوانہ نہو اسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے
جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بسلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزند سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور
جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور
مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیے شہد ملاکر اور اسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التیام زخم کے واسطے بہت
نافع ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر حصہ عضو وغیرہ چبالیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اسپر تمساح کی
چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو
وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے لیکن آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذب اسکا نفع دیسے
ادویہ ذیل سے کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام بامرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تنقیح ورم کی سنبھد اور کلونجی اور شراب شہد سے کرنی چاہیے بلی کے کاٹنے کا علاج کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگون کا وہی علاج عام پہلے طریقہ کر کے پھر ضماد پیاز اور ضماد خود بیخ بید کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کدورت عارض ہوتی ہے۔ علاج اسکا قریب یہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھانے مین بھی انہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود نیولے کا پوست اور جگر اسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دوا سے گئے اسکے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موش غالی کے کاٹنے کا علاج اور اسکو قلار بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا مائل بہ تیرگی بالطاقت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منہ اسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جب کر کے اسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اسکے پشت کی یعنے ریڑھ اسکی بطور بارہ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے نیز طلف رکھتے ہین ایک پر ایک چڑھا ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اسمین ہوتی ہے اور یہ کیفیت رکھتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ ہاو رکھ سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑجاتے ہین انمین رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد لیتے ہین ان دانون کے کدورت و تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کیطرف سے چاک کیے جائین سپید رنگ گوشت نیچے کیطرف سے نکلتا ہے اور کبھی اسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے پیپ صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ امعا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزند پر تہافنہ خواہ سرکہ ملاکر لعبین اور آب شور کو گرم کر کے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل مین لائین یا اسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقر قرحا پیس کر چھڑکین خواہ توم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکا کر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور حرمل اور تمام اور جوزالسرو ہمراہ شراب کے اور عاقر قرحا اور تخم حرمل اور ترظم ان دواؤن سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ جنطیانا اور انفحہ جدی اور انفحہ خروف یعنے پنیر مایہ بچہ گا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے پینے بہت نافع ہے۔ بعض علماے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ حرمل یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے مینہ بھی بہت عمدہ ہے انکے واسطے اگر انجیر اسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاے اور اسیطرح اگر اشیاے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین تو بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گر جاے تو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان حشرات کے

بچھو کے ڈسنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور تیلونکے اقسام کسع **حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنے شہد مکھی اور بھڑ وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو علاج متعلق ہر ایک کے ہو اوسے جداگانہ لکھینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے

اصناف عقرب کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا ہو اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے سوہ بچھو جو بال بردار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتا ہے بعض ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ انمین چمک دمک زمانہ طلوع شعری کے ظہور مین ہین بھادون مین بہت زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور جمبوٹا مشابہ بچھو کے جسے چھچھوندا کہتے ہین اسکی سیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے متن بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلا پانچ خواہ چھ گرہان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور کہب یعنے ہری سیاہی مارتا ہوا اور سبز مٹی جیکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اوسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہین کانٹے سے چھبتے ہین اور درد ہوتی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے

بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین جس مقام پر ڈنک مارتا ہے تو ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہ درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ مین اختلاج اور بیچ گن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور بلتہ ہو جانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنے لرزہ بدن مین تھرتھری پڑجاتی ہے دونون پر و بینی اوسکے ہو جاتے ہین قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا ایسا گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصا اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو فعلون مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصا اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجاوے گی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہو کر اوسپر لپٹ جاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اسکے بعد پھر جم جاوے گی دونون کوسے مین ادرسطہ کا غبار پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام برازیا ہر نکل آسنے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاے اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر انکا جدا ہونا دشوار ہو جاتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور بابونہ

وغیرہ سے کریں اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کریں اور شروط اسکے سب ملحوظ رہیں جو اگلے بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے عمدہ مذکور ہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے سمیت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کریں اور مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھے کا چھلکا اور جس گھاس کو خواہ بیخ کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اسکا ایک بالشت کا ہو اور اسکے مزے میں لزوجت ہو اور بعینہ مزا اسکا بقل لیمبے جیسا کا ہو وہ جبکہ تازہ ہوتا ہے اور اسکو پانی میں بھگو کر پلاتے ہیں پس درد میں سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سے حشایش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم انھیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اسکی شاخ میں سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیاں برابر برابر اسکے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اوپر مثل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اسکا ویساہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اسکے پلانے سے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہے اگلا استعمال کریں اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق حزرہ نامی حکیم کی اور ترار بعہ اور سنجرینا اور دواے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشرا اور حرمل ان کل تجربہ میں آئے ہیں اور قرطم بری ایسی ہے کہ بشہادت جالینوس اسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں باندھ دیجائے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خار دار کے ہیں اور مترجم کے نزدیک جیسے جسے بعض بلاد میں انجھا جاڑا کہتے ہیں شاید اس سے مراد ہو بلتن بعض لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کریں سکون درد میں پیدا ہوگا اور اسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل ہی نہیں ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کے ساتھ اسطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کریں اسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اسیقدر جوزبنی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہاں چھپی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا نہ پہونچے اوڑھا کر اسے ٹھہرانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائیں لینے نیچے سے گرم بخارات آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک لطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کرکے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگوں کے واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین خطمی عروق صفر عاقر اسب کو شہد ملاکر معجون کریں دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم جند قوقی ہر واحد سے بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمیں سرکہ بالزوجت کیا جائے سب ادویہ کو جمع کریں اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مرکی ہر واحد نصف جز بعکیے ہوئے انجیر میں معجون کریں اوسے دو گرام مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید جندبادستر فلفل ابیض ہم وزن ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شربت تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے۔ ایضاً

رتیلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہی۔ ایضاً جاوشیر مرکی قنہ جند بادستر فلفل سپید کو لیوے اور شہد ہموزن مین معجون کرین
دواے عسکری اوراسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین حماما دین تخم حشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کرین
مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہی اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہی جملہ مشروبات منجملہ ادویہ
مشرویہ کے طلقیت ہی۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنی ناگرموتھا اور حب الغار اور بادروج اور تخم بادروج
اور تخم حماض بری اور تخم حشقوق اور کاسنی سکبینج یہ سب ادویہ پلاتین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور توتیج بری اور سرطان نہری اگر جلا کر شراب
خمر کے پلائین وہ بھی مفید ہی اہل عرب کثر دم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اس سے بھی نفع ہین ہوتا ہی ایک قوم نے
تجربہ کیا ہی کہ نمک شور بقدر ایک کف دست کے بھی زیادہ نافع ہی۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ ماشان سبز جب روغن گاو مین
کوٹ کر اور چھان کر پلائین اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ زیادہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج
کھا چکا ہی اوسے عقرب سے ضرر نہ ہوگا جادو جسکے بال ویر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہی اور اسکا نام خرکوک ہی جب سوکھا کر
ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہی۔ ایک معتبر شخص کا قول ہی کہ عقرب گزیدہ کو اسنے افیون ہر تیر البنج ہموزن شہد ملا کر کھلانے اور نافع ہوا
بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہی جیسے لطور طلا کے مفید ہی ضماد تریاق کی منفعت عجیب ہی تمرہ حنتی اور اسکی
کوبل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کاکنج حرالبتے اگر تجربہ بھی شرباً نافع ہی۔ ایضاً زراوند طویل بیخ جاوشیر ہر جز
جز ہموزن لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جز فلفل نصف جز
محروث یعنی ربع جز اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جز ان سب سے اقراص طیار کرین۔ ایضاً قشور بیخ زراوند
طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جز بقدر دو ا جب ان اجزاء سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہی کہ وردی شراب چھہ جز کبریت زرد
تخم جرجیر تخم سداب تین جز جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین گیا کرین اور بنائین اور ایک درہم پانچ
اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہی واسطے جذب سمیت
عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہی۔ ایضاً ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہی اور مشابہ بچھو کی
دم سے ہوتی ہی اسکا ضماد بھی مجرب ہی اور اسکی یہ خاصیت ہی کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام بدن کے اسکا ضماد کرین خدر اور سن
پیدا کرتی ہی اور جسقدر خون اس مقام مین ہو اوسے مردہ اور منجمد کردیتی ہی جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہی۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ
کے بعد ذبح کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہی گویا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جذب کھینچ لیتا ہی اور پھیلنے نہین دیتا اور اسیطرح
سیدک کا بھی حال ہی اور بعضے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہی کہ طلا سے مداد ہندی بہت نافع ہی اور درد مین سکون پیدا کرتی ہی
اسیطرح کچی انجیر مین جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہی اور جند بیدستر اور بلادر بقول اطبا عجیب النفع ہی کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہی
اور بھی ہمراہ سرکہ کے خضاب کرنا بھی عمدہ ہی اور کبریت زرد یعنی گندھک کا ہو ہمراہ اور انجیر کے خواہ ملک الطین کے ساتھ اور گوشت مسک مالح کا
اور لسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی حیاجد اخواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً دقیق شعیر عصارہ
سداب کے ہمراہ خواہ اسکا جوشاندہ۔ ایضاً چپے کی بھوسی اور پتال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی طلیہ نافعہ سے ہی کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور عصا ہمراہ بادروج کے طلاء سے جید ہی اور خشک مرزنجوش بھی نافع
ہی ملح البول بھی ایسی دوا ہی کہ اسکے بعد کوئی دوا انفع نہین ہی ایک یہہ بھی طریقہ نافع ہی کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہی سنگریزہ کو آگ مین گرم کرکے
اسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوس سے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ تدبیرات خاص کے یہ ہی کہ طبیخ نخالہ اور طبیخ اذخر اور
طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہی آب دریاے شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہی عصارہ حندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی
اور لفظا ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہی اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی اور عجیب النفع ہی
فصل بیان مین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اون بچھوون کے ہوتے ہین جو اہواز مین ہوتے ہین اور باخباثت ہوتے ہین
دم اونکی کھچی ہوئی اور زہر اونکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر پر زرد رنگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی وہین ہی اور معادن الخجدان مین بھی
پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً اوسکا اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دو تین دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کہ اسپر کرب
ظاہر ہوتا ہی اور رنگ مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہی اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہی
اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہی اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہی اور غشی بھی ابتداء مین پیدا
ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور وہ دو کم ہواس وہو گئے سے اسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت
ردی اور برا ہوتا ہی علاج بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہی کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاہو سے
تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ ملطفہ جسوقت تشنگی بکثرت مین شدت ہو اور اسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ
سویق تفاح آب سرکہ کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہی کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دواے جید
ہی جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دواے جید ہی نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر جنطیانا السلیخہ زراوند مدحرج
طرخشقوق بابسباسہ سب کو ہموزن لیکر مقدار شربت اسکی دو درہم ہی دوسرا تریاق افعین لوگون کے واسطے طرخشقوق بابونہ
تفاح ترش گشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور مقدار ایک درہم کے مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہو
آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب تفاح
شاہی اسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور روغن ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ روغن گل
کے جو سرد کیا ہوا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور علاج خاص بول الدم
کا جو ہی وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہی اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور
اگر مقام لسع مین آکلہ پیدا ہو دواے حادثہ سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قروح خبیثہ کا علاج
جو مذکور ہوچکا ہی اوس سے علاج کرین بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب
تجربہ اور احتیاط نے فقط چہ قسم کے ذکر کیے ہین مگر تفصیل مین ہر ایک صنف کے اور صفات مین اونکی عبارات
مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہی کہ پہلی صنف اونکی جسکا نام راغیوان ہی مدور الشکل ہوتی ہی اور عناب رنگ
اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہی اور یہہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی
قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہی اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گریبان گریبان سی ہوتی ہین اور منہہ پر

اسکے تین چیزین بلند نمودار اور انمین جلن چکنی چلتی پہا ہوتی ہین تیسری قسم مور مقبون ہی انکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہی وہ بڑی چیونٹی جسکا نام معروف ہی اور رنگ اسکا مائل بہ خاکستری اور اسکے بدن کو چھوٹے اجسام اوپر نیچے اور سرخ رنگ ڈھانپتے ہوئے ہین جنکو ہر وقت اسکے ظاہر ہونے سے۔ چوتھی قسم مقلیر و مقلون ہی اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہی اور اسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین جیسے بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔ پانچوین قسم سقلیون اسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہی اور اسکے بدن پر نقطہ ہاے چند خصوصا سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قریدو اطیس یہ طویل الجسم ہی سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اسکی گردن کے نیچے ہوتا ہی اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کے یہ سب بیان کیے ہین سبکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سواے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہی کہ رتیلا ایک دابہ ہی مشابہ اس عنکبوت کے جسکا نام خید ہی اور وہ مکھی کا شکار ہی یعنے جس طرح مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہی اسکے مشابہ رتیلا ہی جسمیر بھی کہا ہی کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہی جو مصری کہلاتی ہی اور انھین اقسام مین سے سرخ رنگ ہی گویا کہ گول لکڑی کی ایسی ہوتی ہی اور انھین اقسام مین سے سیاہ رنگ دخانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہی اور انھین اقسام مین سے رنگلا ہی اور انھین اقسام مین سپید اور لال پیٹ کی ہوتی ہی اور منہ اسکا چھوٹا اور انھین اقسام مین سے کوکبی ہی اور اسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اسپر نمایان براق ہوتے ہین اور انھین اقسام مین سے زرد رنگ والے ایسے ہوتے ہین کہ خطوط زرد پیلے اسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہین۔ اور انھین اقسام مین سے عنبیہ ہی جو اسی نام سے خاص ہی اسکا منہ اسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہی اور اسکے پاؤن چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف پھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہی دونون پیر فقط زور دیکر تن جاتی ہی تو قریب ڈنک مارنے کے عفونی رطوبت منہ سے گراتی ہی اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہی اس سے زیادہ الطف ہی ہی انھین اقسام مین سے ایک قسم ثعلبیہ بھی ہی مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہی اور پشت اسکی سپید ہوتی ہی اور مختلف طرح کے نقطہ رنگ برنگ اسکے بدن پر ہوتے ہین انھین اقسام مین سے زردچیہ اور انھین اقسام مین سے زنبوریہ ہی اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہی غرض یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہی اور انھین اقسام مین سے کرسنیہ ہی اسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہی کہ چھوٹی ہوتی ہی اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہی منہ اسکا چھوٹا پیٹ اسکا اشقر اور قوائم اسکے سپید رنگ اور جوسلے بھاگنے زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی وہ نہایت خبیث قسم ہی اور اسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اسکا بڑا ہوتا ہی اور اس مکھی سے مشابہ ہوتی ہی جو چراغ کے گرد اڑتی پھرتی ہی شب کو یہ رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اجمالی و تفصیلی یہ ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گہرا لگتا ہی اسی وجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہی اکثر اوقات جالینوس کہتا ہی کہ جس شخص کا یہ بیان ہی کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور ان چھ قسمون کو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہی چنانچہ اوپر انکا بیان ابھی ہو چکا ہی وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہی اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہی اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہی اور سبزی مائل کہ جسمین کھجلی نہ زیادہ اور نہ تھوڑی ہی اور جو مقام اسکے گرد اور قریب کا ہی اسمین کھجلی ہوتی ہی اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

یہ تحقیق ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ تو اور بلیدی ورم مین زیادہ نہین ہوتی ہو اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چند قسمیں بیان کی ہین اسکا قول یہ ہے کہ اعصاب عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ پسینے ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے ویسی ہی جسا یم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور سینے چبھنے کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سر پر لیسے پیدا ہوتا صفرا اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ آنمین رطوبت پیدا ہوا آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل البطن خصوصاً پیرو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہین ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالے کے برامد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط انمین نہین ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کے سر مین ہوتا ہے اور المبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بالنہمہ پیشاب مین ایک شی مثل عنکبوت کے برامد ہوتی ہے اور قضیب اور عانہ اور رکبہ مین تمدد تشنج پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی او جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے اول حکیم جسنے چند قسمین بیان کی ہین وہ کہتا ہے جنمی قسم قریوطلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بعض کہتا ہے کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سود او رقطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور رعشہ اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑ کے اور استرخاے شکم اور انتفاخ بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخاے بدن عارض ہوتا ہے اور قفیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن مین اور پیٹ مین ورم اور قضیب کا توتر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور لعوظ اور ایک شی مدان البول کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے اسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور درد سر اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو بھولا پھالا ہے اسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے غبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں معتبر نہین ہے کہ ہم اسکی رعایت کرین غالیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اسمین کم ہوتا ہے۔ اور زرو جیہ سے تمام بدن مین آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہی کرسنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہی وہی اعراض پیدا ہوتے مین جو جنبیہ کے بیان ہو چکے
لیکن جنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور با صعوبت زیادہ مین مصریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت واقع
ہوتی ہی علاج انکا بھی وہی ہی کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنے جذب او قبض اور جو سا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف کا
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور مین اور حمام او آتیرن سے بھی بہت جلد سکون انکے اعراض
مین ہوتا ہی اور درد بھی ٹھہر جاتا ہی اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آتیرن مین بیٹھینگے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آتیرن سے باہر نکلے اور پھر
درد پیدا ہوا الغرض واجب ہی کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید اسیلا اور تنین بحری اور سانپون کی اکثر اقسام کو مفید ہو سکتے
ہین کسموریا اور طرموخون کے کاٹنے مین یہ دوا پلائی جاوے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو
جندبیدستر سیاہ زیرہ حبشی ورق ینبوب ابو طولون انار کی چھلکیان پنیر مایہ خرگوش دار چینی سرطان نہری میوہ عصارہ خشخاش حب البلسان
ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندھکر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہی اور وہی اسکی مقدار شربت
بھی ہی کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین ــ اور بعض نسخون مین اصل السوس اسپند اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو
اور تخم کرفس مذکور ہی تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور رائی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور
نخود سیاہ خصوصا بری یعنے جنگلی جلتا حب الآس بھی بہت خوب ہی او تخم فیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارہ حی العالم
کا ہوے بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہی جیسے چاہئے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی حسن شراب
مین جوز السرو خصوصا دار چینی بھی جوش دی گئی ہو اور شوربا سرطانات اور شوربا کے مرغابی جوشاندہ بیخ بلیون ہمراہ شراب کے
عمدہ مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہی کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر او تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین
تریاق مجرب اسیواسطے ہی کلونجی دس درہم دو کمون ہر واحد پانچ درہم ایل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار
شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہی کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملا اور
نمک اور قلقدیس او اسفنج سرکہ مین ڈبوکر او بھی بخور کرین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ ہالم اور گندنا
او عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے شماد انار کے چھلکے او سندا ونداد جو سرکہ مین ملاکر بعد دستے زخم کے استعمال کرین اور زخم
کو پانی اور نمک سے دھو ڈالنا چاہیے نطولات جو مفید مین منجملہ انکے آب دریا سے شور ہی گرم کرکے اور طبیخ حرشف او طبیخ جوز السرو بھی مفید
ہی شبث کا بیان اور علاج اسکا یہ جانور مکڑی کے ہمصورت ہوتا ہی جارون تا اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے
ہین کہتے ہین جسے یہ کاٹتا ہی اوسے درد معدہ او رعشہ اور عسر البول او عسر براز عارض ہوتا ہی اور جب یہ نوبت پہونچ جاوے پھر قاتل ہوتا
ہی اور اس شخص کے بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہی مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال
ہی شاید یہ وہی حیوان ہی جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہی یا کوئی اور شی ہی علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہی عنکبوت کا بیان اور اسکے
علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہی اور
علاج اسکا مثل علاج رتیلا کے ہی اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی انکو نفع پورا ہوتا ہی اگر تمام روز تا بہ شام اسکا استعمال
کیا جاوے بعد حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہی اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی

شریک ہو۔ دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی اُنھین حیوانات
کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہردار حیوان ہین مگر مجھے ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس
امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور انمین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین [illegible]
چار جنبرون کا حیوان اُسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اُسکے پاؤن سپید اور سر پر اُسکے دو بلندی
بصورت چونٹی کے ایک تو مقدم سر کے اوپر ہی ہے سیدھی اور دوسری اس چونٹی سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کی وجہ
سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو منھ ہین اور چار جنبرے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونون چونٹی کے اُسکے سر پر دو
خط ہوتے ہین اور انکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو منھ اور چار جنبرے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے
رنگ کی سپیدی اور پیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا
کے علاج مین جتنی ادویہ مفید ہین انمین سے چار دواؤن کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور حندقوقی اور قیصوم
ایک اور حیوان ہے جسکا نام موش بینا ہے اسکا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور
حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہو اوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز
اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے نملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی مین شش حال ورمیلو کی یونانی مین اور طعانوس بھی
کہتے ہین یہ بھی مثل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار
ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اور مثل خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتون کی جڑون
سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچانا جاے اسپر فادزہر کو طلا کرین اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن ماعز اور سکہ اور گل مختوم اور جدوار اور [illegible]
اور اسی کا عصارہ اور اسپغول اور لعاب اسپغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ مطبوخ
اور حزرالطین کا بیان اس جانور کے پاؤن بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو نملۃ
النسر کی فصل مین بیان ہوے زنابیر کا بیان زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین سختین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اُنکے سر کے
گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جن زنبور کی گرہان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانو مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ جس مقام
پر اُسنے کاٹا ہو اُسپر بطور معلوم خوب سا چوسین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو انگور یہ تخم مرزنجوش پلا دین

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہو گا - یا تین کفدست بھر کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات
سے تبرید پیدا ہوتی ہی اور وہ معروف اور مشہور ہیں اُنکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہی - کبھی برف کا شیاف
دینا بھی مفید ہوتا ہی طلاے خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہی اور اسکا نفع باقی
ہی اسیطرح خطمی بھی نافع ہی اور چولائی اور مکوے خشک اور گندھ سائیدہ بھی مفید ہی اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکا اور گل خوشبو
جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح اوجھگارے کا خصوصا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح
افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے - پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور
اُسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین - اسیطرح محلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہی - اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر
جم جاتی ہی بنا بر قول بعض اطبا کے اُسکی تضمید پانی و نمک کے ہمراہ مفید ہی - درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہی - دیواروں پر جو لونا ہوتا ہی
مثل شورہ کے اُسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا - کبھی ان چند پانیون سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہین اسکا بھی
تجربہ ہوا ہی کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین
سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد مین سکون پیدا ہوتا ہی - مکھی کی مالش مقام گزند زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہی فصل بیان مین
نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہی ہان اسکا ابر یعنے ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہی
اُسکے نکال لینے کی تدبیر امر ظاہر کی سی ہی فصل اڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شی جو اسی کے مشابہ ہی اور اسکا
حال قریب بہ حال نحل کے ہی بلکہ اُس سے اسلم ہی یعنے اپنا کم روتی ہی - مین کہتا ہون کہ منجملہ اُن پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک
رکھتے ہین ایک وہ بھی شی ہی جو مشابہ ہی دار چیونٹی کے ہوتی ہی لیکن یہ جثہ مین اُس سے بڑی ہوتی ہی بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہی
مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہی ہان موٹی اوتنی نہین ہی اور اسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے
بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہی اُسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد رنگ اور نر اسکے لیے ہی وہ چھوٹی ہی اور اسکا چھتا
بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہی اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہی مثل عنکبوت کے چلتی ہی جیسے کسی نے
اسکے پر نوچ ڈالے ہین اُسکے بعد اوڑنے لگتی ہی - میری راے مین اُسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہی جو زنبور کا بیان ہوا فصل
سام ابرص و عظایہ کے بیان مین جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین پٹھے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت
اُس جگہ گر جاتے ہین جب اُن دانتون مین سیاہی آجاتی ہی ہمیشہ اُس مقام پر درد رہتا ہی اور بڑھتا ہی اور کھلاتا ہی تا وقتیکہ ریشم
بھرنے سے یا قرص سے اُن دانتون کو نکال نہ ڈالین پس ریشم وغیرہ سے اُن دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اُسیوقت درد مین سکون پیدا
ہو جاتا ہی اور کبھی اُن دانتون کو روغن اور راکھ سے چھوڑا دیتے ہین و بعد ازان اُسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہی کہ جنگلی کاسنی
کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہی پھر اگر درد مین زیادتی ہو تو تریاق زہیلا کا استعمال کرین فصل اربعہ و اربعین
کے بیان مین اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہی اور اُسکے ہر ایک طرف
جسم کے بائیس بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہی اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہی یعنے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہی - اور
بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہی تھوڑی دیر تک رہتا ہی

اور تو اُسکو ن پاتا ہی زہرۃ الحشیش اسکی تریاق ہی اور جبتک اسکے واسطے استعمال نمک کا ہم لوگ کرسکے کافی ہوتا ہی فصل بیان مین
سالامندرا کے کاٹنے کے میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ حلایہ کے ہوتا ہی کہ اُسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ جو زہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہی اگر چولہے یا انگیٹھی مین ڈالدین اُسکی آگ بجھا دیتا ہی جسے کاٹتا ہی درد شدید
اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہی جیسے آگ لگی ہی اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہی اور زبان بند ہو جاتی ہی اور تمتمہ یعنے
اکثر حروف کو بہم اور جستے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہی اور اگر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہی کہ وہ سیاہی علامت
یعنے گل ہونے کی ہی یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہی علاج کہا ہی کہ اسکا علاج چوزہ ہائے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہی
کہ راتینج یعنے صنوبر کے درخت کا گوند کیونہ ہمراہ شہد کے اور طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ قریص اور زیت اور
بعض لوگون کو مینڈک پکاکر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اُنہین پلایا جاتا ہی اور مینڈک کا شوربا کھلاکر لوٹیون کا ضماد کیا جاتا ہی
اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکاکر کھلاتے ہین فصل سولوقندیون بری اور بحری کے بیان مین پچھلے اسکی شناخت
نہین ہی اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو
اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہی اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہی خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سرخ آجاتی
ہی اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہی اور اگر یہ جانور بحری ہو اُسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہی اور شاید اُسکا علاج
قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا رماد کو سرکے
مین ملاکر یا کُنجد سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملاکر [illegible] ازان یہ دوا اسپر رکھین فصل
دریائی بچھو کے بیان مین میرے گمان مین یہ ہی کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اُسکا پیٹ پھول جاتا ہی اور استسقائی صورت
پیدا ہوتی ہی اور بیشتر اخراج ریح اوسے ملا اور زیادہ ہوتا ہی واجب ہی کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجائے اور اسکا
علاج تیس بحری اور رتیلا کا ہی اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہی اونھون نے کہا ہی کہ عقرب بحری کا کاٹنا
حار ہوتا ہی فصل ضفادع یعنے مینڈک دریائی کے بیان مین جو سرخ رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہی
کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہی اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع
نہین ملتا تو پھونک مارتا ہی کہ اُس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہی اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا
ہی جیسے کاٹتے اور مجھے ایسا خیال ہی کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے
جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اُنکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہی کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو
علاج ہی اُس سے علاج کرنا ضرور ہی اور دوا یہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اسکے بیان مین نے اُنسے علاج کرنا لازم ہی الحمد اللہ وحدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت بھی بیان زینت کا ہی اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہی پہلا مقالہ شعر یعنے بالون کے
بیان مین اور اسمین خزاز کا بھی ذکر ہی فصل پہلی ماہیت شعر کی یہ ہی کہ بالون کی پیدائش بخار دخانی سے ہوتی ہی جسوقت

وہ بخار مسام مین بستہ ہو جاوے پس وہی بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور بعد جسقدر بخار دخانی اُس جگہ آتا جاتا ہے اُسی بال کی طرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزجت ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اسمین طینیت کے خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہے اُنکے پتے زیادہ نہین پھیلتی مین - کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اُنکے اسباب کو بہ تفصیل وہان بیان کردیا ہے - مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اُنمین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ چاہیے ہون اُنکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اُکھیڑ کے دور کردینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کردینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اُنکو کسی تدبیر سے کم کردینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اُنکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اُنکو باریک کردینا یا اُن کو دراز کردینا (۴) یا شکل بالون کی سیدھی کرنی یا اُنکو پیچدار بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کر اُنکو سیاہ کردینا خواہ گلگون اور سپید بنانا الغرض اس فن مین ہم انھین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے

فصل دوسری سبب انتثار شعر کے بیان مین بالون کا جاتا رہنا یا کم ہوجانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے اُنکی پیدائش ہے اُسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہے - اور کبھی اُس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو منبت بالون کے اُوگنے کا ہے - مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اُسمین کمی ہوتی ہے یا ایکبارگی مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا اسلئے کہ حرارت رطوبت کو مائل بحاج کرکے اُسکو متغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہوتی ہے یا جوہر بخاری مین خلل توالد کم ہو جاوے جیسے کہ بخار دخانی لڑکون اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیئے انکا رطوبت کی انکے بدن مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اُنکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ از قسم امور طبیعیہ سے ہے یا وہ از امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب ان پر بسبب امراض طویلہ کا گذر رہا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہوکر نحیف ہوجاتے مین تب اُنمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جسسے بالون کو غذا پہونچے لہذا اُنکے بال گر پڑتے مین اور نئے بال نہین اُگتے اُنکے بالون کی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دیکر سینچتے مین جب سینچنا موقوف کر دین نہ تو وہ شئے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اسکی بیل پھیلے گی - یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نفس کٹے وغیرہ کہ اُنپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اُنمین بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن اُنکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اخبثات شعر یعنی بالون تک پہونچتی ہے پس اُنمین بھی برودت پیدا کردیتی ہے اور اسی سبب سے اُنکے رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کسی امر مخالف کی طرف اور جسقدر اُنکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے مسامات مین ٹہرتی نہین بلکہ نکل جاتی ہے - اسیطرح جو لوگ بڑے موٹے بھاری جسم کے ہوتے ہین یا فربہ ہوتے ہین اُنکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے مین - چونکہ بال اُگنے کی جو اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے صلع یعنے گنجا ہونا یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالون کی پیدائش ہے اُسمین بلحاظ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا اسلئے کہ دماغ کا استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوئی ہے کہ اُس حالت انفصال مین وہ شعر یہان اثر نہین کرسکتا - جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کے پاتے ہین اُنکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اُس جگہ مادہ بالون کا نفوذ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کرسکے مگر ٹہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹہر سکے کسی نامناسب کیفیت یا منافی سبب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے - نفوذ نکرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اُسجگہ جلد زیادہ موٹی ہو یعنی گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

ہین پر حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے
ہین اُنکے بدن پر اور سینہ پر بالون کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اُنکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اکھیڑے جا سکتے ہین
یا گھنا پن بالون کا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنی سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے جس شخص کے بدن مین
مادہ شعریہ مناسبت یعنی مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدہ تحلل کے اور بسبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہ
بھی ایک سبب اسباب مانعہ سے ڈاڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال ڈاڑھی مین باقی رہین وہ قریب
اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین ۔ اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین
رطوبت ہوتی ہے ۔ حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے
جس شخص کے بدن مین بالون کے مواد فاسد ہو جاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا
ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور
آکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام نبع مین یہی سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے بعض بروقت ظہور
آثار اور علامات مقدمہ کے اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو ۔ بقراط کے کلام مین جو یہ
امر مذکور ہے کہ ارباب صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہتا ہے کہ اور بال اُنکے اوگین گے ۔ اس سے مراد بقراط
کی یہ ہے کہ جن لوگون کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجائیگا
اب اُنکے بال اوگنے کا کوئی مانع نرہیگا لہذا اُنکے بال اوگ آئین گے ۔ بچون اور بلکون کے بال جلد جو نہین گرتے اسکا سبب
یہی ہے کہ نبت یعنی جالے روئیدگی بالون کی اُنمین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے
کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنی حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اُنکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے
بالون کو گرنے سے بچاتی ہے جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برامد ہونے بالون کے بھی دشواری
اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث جعدگی بالون کی ہوتی ہے ایسے جب بال نکل آئین پھر بھی سخت جلد بالون کی بسرعت گرنے اور
منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے ۔ اور جو لوگ الثغ ہین یعنی سین کو ثاء مثلثہ اور راء مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو حائے حطی بولتے ہین
وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اُنکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اُنکو ذرب یعنی اسہال اکثر مرض زیادہ
ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے

فصل تیسری بیان مین ان ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین

جن دواؤن مین لطیف حرارت
ایسی ہے کہ اسکی جہت سے قوت جذب کی اُنمین حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ
بالخاصیت حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے بسایط کو بہ تفصیل انکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات
اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین ۔ ادویہ بسیطہ جو لایق حفاظت شعر کے ہین
اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اُنکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ ان امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ اُسکے
علاج مین ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین ۔ منجملہ اُنکے ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ بلیلہ کابلی مر صبر سیاوشان اور
بعضی ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فیلزہرج یعنی رسوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا دہن

آس اور روغن مستگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت اور نمکین پانی کتان سوختہ کا مع اُسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ
طلا کرین ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کر کے ملین خصوصاً جبکہ انکے واسطے مرکبات اور حب
الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل و روغن آس مین پختہ کرین ترکیب معلوم ہے اور استعمال کرین ایضاً برگ آس تازہ اور تر اور
لاذن اور عوسج اور اطراف سرو اور حب الآس سے سر پر لطوخ علاوہ کے جو ڈالین زیت مین کوٹ کر - ایضاً حب الآس سوختہ تخم کرفس اطراف
آس و تخم چقندر اور اطراف عوسج اور جیر بر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود جید جزو مین ادویہ کو بذریعہ طبخ کے ہمراہ
کرین تا آنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اُسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کر کے از سر نو بعد طبخ دوین کہ جوش
آئین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر حسب صلاح اُٹھین اور بوقت حاجت
استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالون کی بھی کریگی اور سیاہی بھی لائیگی - ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد
دو اوقیہ جوز بندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور سب برتن مین دوا بھری ہو اُسپر گل حکمت
ہو اور اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی دب یعنے ریچھ کی اُسمین داخل
کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور غاز کی چربی سب اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد واسطے مذکور کو اوبھار کھین بروقت حاجت
خوشبو روغن ملا کر استعمال کرین یہ دوا مصلح ابتدائی کو بھی نافع ہے - ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ
دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساٹھ ہے چار اوقیہ لاذن کو طلاء یعنے ماہی توہ
وغیرہ مین پختہ کرین تاکہ وہ گرم ہو جائے پھر سب دوائین ڈالین اور خلط ملا کر رکھ چھوڑین جب حاجت ہو اُسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن
خوشبو مین ملا کر استعمال کرین اور بہتر یہ ہو کہ روغن مارزین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہین - ایضاً
ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری سے اور ماء الآس اور شراب قابض اور اسقدر ملانا
چاہیے جو مشابہ ہو مرہم کے یا ہو اور طلا کرین - ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات بھر رہنے
دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے - ایضاً پرسیاوشان
اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے آستہ رچو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملا کر استعمال کرین - ایضاً
ہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف رطل اور مازو سبز پسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن مرکی
ملا دین اور قمیع انبیق سے معطر کرین جو معطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا - ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن
آس شامل کرین - ایضاً کندر اور سوسمار کی بلیدی یعنے غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ برابر ایک - پانچ درہم شراب قابض کے ساتھ
پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین - فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان ورد اور شقائق النعمان
چار حصے اور رعی الحمام اور اُسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے
سیکر پیس کر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً بیخ فاشرا بیخ اشراس ابو شیخ کے نزدیک مجرب تو یامین بیخ
خنثی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو بورہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملا کر استعمال کرین یہ سب دوائین تو
وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین - لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور چکنی ہو اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج
کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے
اور جو شراب کہنہ ہو اس سے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان
کو بدن کے پاس نہ لیجائے یعنے اس سے مونڈنے بدن کو نہ دھوئے بلکہ اگر مثلاً غیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی
اور بزر قطونا وغیرہ ایسی چیزوں کا ابٹنا ملے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ تنگ ہو گئے ہوں اسوقت محللات کے ہمراہ ایسی داؤں
کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کریں پس غذا میں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور عدس اور گندنا اور بدن پر طلاء ثافسیا
خردل اور قردمانج اور سداب اور فلفل کا کرنا چاہیے حمام اسیاسے تحلل سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر
واجب ہو کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اسوقت وہ ادویہ مفید
ہوتے ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہوں اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نیم گرم پانی
سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے فصل پانچویں بیان میں بالوں
کے دراز کرنے والی ادویہ کے اکثر بالوں کی طوالت کرنے والی دوائیں وہی ہیں جنمیں لزوجت اور چپچپاہٹ ایسی
کہ انکے لعاب سے بال مثل تار کے کھچ سکیں جیسے برگ سمسم اور کدو کی پتی اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن
سوسن کہ اسمیں موم جلاکر ملائیں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس میں تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے
حنظل بھی نافع ہوتا ہے کہ پانی میں بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لادن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور دھیمی آنچ سے کیطرح
کی اس سے طاقت کہ پگھلائیں روغن زیت سے ہمراہ سفوف کرکے اسپر چھڑکتے رہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم
پختہ ہو جائیں اور استعمال کریں۔ آزاد درخت کی پتیوں کو اس بارہ میں اور اسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے۔ ایسی کو پیس
کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں (مرکب دوا) برگ آزاد درخت پر سیاوشان روحج تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤں
کو سر پر تھوپیں ہر وقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر میں ڈالکر اس سے
سر کو دھوئیں اسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں۔ ایضاً تخم گاؤ اور بلخہ کرگ اور بلیلہ کابلی اور بلیلہ اور املہ
اور سیاہ دار ان او مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورده کریں بعد ازاں
خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے پہلے سر اور ڈاڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے
دھولیں۔ ایضاً جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانچوں خوب جوش دیں کہ پانی میں انکا اثر آجائے بعد ازاں اس پانی کو
چھان کر اسمیں روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک
دس درہم انکو یہاں تک جوش دیں کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ
بیس درہم پانی میں جوش دیں جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شعیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن
ملاکر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے فصل چھٹی تیبتات ہوا سے قوی کے بیان میں اور اسی میں
علاوہ اس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اجب یعنے بھوؤں کے بالوں کے اسمیں دوری کا علاج کرکے انکا جسے والا

ورگھسنا کرنا وغیر ذلک - جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل بالشل سر اور اسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر چونا لگا استعمال کرنا اسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب اور تحلیل کی ساتھ ہی وکالیسی تدبیر کو خاصیت ہو داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور صاحب کے بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسیطرح ڈاڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ سرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تسوید شعر مین عجیب خاصیت رکھتی ہی - جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہی الگ ہے وہی دواء داء الثعلب مین بھی نافع ہین بعد اعتبار و لحاظ کرنے اُن امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا ہی - و دوا المیحج ہین دفتہ ذرایح تازہ انکے سر اور پاون کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین یا زیت مین اور اسقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جائے بعد ازان جس جگہ چاہین اوسپر ضماد کرین پہلے خطمی لتے سے تر کرین کے بعد ازان بال اوگ آئینگے اسیطرح عسل بلادر جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہی جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا انکے کندش کو روغن سپید بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور یہی مکرر کرنی چاہیئے کہ بال پیدا ہو جائینگے - دوسرا نسخہ سم حمار کو اور سینگ جلا ہوا اُسکو روغن کنجد یعنی تل کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہی چیونٹیون کے انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہی اور عامۃ الناس کی رائے یہ ہی کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہی دوا ہی کہ عظایہ جو ایک جانور شبیہ سالامندر کے ہوتا ہی اور اپنے گھر وطن مرجان سا اوسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین - ایضاً انگبین تمر غونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہی کہ کھرل اور بتہ قلعی سے بنا کر اور اسمین اونھین روغنون مین سے کوئی روغن بخصوص بالون کے واسطے مذکور ہیں چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنے چربی انھین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر پیسین کہ قوت اُس کھرل کی جو قلعی سے ہی اس دوا مین آجائے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اسکے بعد برگ انجیر بریشتہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اُسپر ضماد کرین - ایضاً پیش منذق یعنے ریٹھہ کا چھلکا لے اور پیسے اور روغن ترب کے ہمراہ استعمال کرے - ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش اور قضیب حمار اور آدمی کا طحال دونون ایک تھیلی مین ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن تیس درہم پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواون کو ملا دین - ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہی - بیہ گاو نمک دی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مرآٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب الحمار اڑتالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب بریان کر کے تراش ڈالین اور سارے اجزا کو شراب اسود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جائین مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ایضاً قریطن کا نسخہ جیہ عدہ خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین مختار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اُسپر برگ توسیج اور برگ آس آونی کے ہموزن اور پرسیاوشان آٹھ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر حب الغار اور تخم بید انجیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک سے بالون کے اوگانے مین اعانت کرتا ہی ایضاً خاکستر پر بجا سف جب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جائے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اوگین گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجبین کے لیے بہت موثر ہو
ایضاً خاکستر برنجاسف اور بندق ہندی جلاکر اور لادن اور ذراریح اور مکھی کسی ٹھیکرے مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ
ہوجاسے اور ہموزن اسکے غالیہ یعنے خوشبو دوائین ملاکر پہلے اس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضاً
حاجب اگنے کے واسطے دو عدد جوز لیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اسکے ہموزن خستہ خرما جلاکر ملاوین مگر وہ بھی اسقدر
جلے کہ پیسنے کے قابل ہوجاسے اور پندرہ دانہ مرچ کے ملاکر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاوشان اور حب الآس اور
تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاسے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملاکر استعمال کرین دوا سے آخر جس سے حاجب
کے بال اوگتے ہین کندر چار درم حبیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درم شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر
استعمال کرین دوسری دوا اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشوار ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب
کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اسکا نسخہ یہ ہی شیح ایک جزو اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین تین جزو زفت تر چار جزو
روغن سوسن مین بھگوکر اسپر فربیون کو ڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملائین نسخہ دیگر قصب یعنے نے سوختہ سات درہم خاکستر
سینڈک کی پانچ درہم تخم سیر چار درہم بیخ اسپرس تین درہم روغن نار کے ساتھ پیسکر استعمال کرین فصل ساتوین بیان
مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہی کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے
ہوتا ہی جو بالون کی جڑون مین اس جگہ ٹھیرا ہوا ہوتا ہی جہان سے بالون کی روئیدگی ہوتی ہی اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہی ملتا
ہیجانے سے فاسد کردیتا ہی اور جس مادہ سے انکی غذا سے جید ہوتی تھی اسکی بھی روک کردیتا ہی اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنے لومڑی کو بھی مرض ہوتا ہی داء الثعلب و داء الحیہ مین فرق یہ ہی کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر
گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہی جسطرح سانپ کی جلد گرتی ہی اور بیشتر بعد گرنے
بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہی جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہی۔ جو مادہ داء الثعلب و داء الحیہ
کا مورث ہوتا ہی کبھی صفراوی ہوتا ہی اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق
کے کیا جاتا ہی یعنے جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برآمد ہو اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہی خصوصاً اگر
بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین۔ اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہی اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین
انسے بھی شناخت ہوتی ہی کہ کون سی خلط کا غلبہ ہی چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے
کی بھی شناخت ہوتی ہی اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اس جگہ سرخی آجاسے اور خون کھینچ آئے معلوم کرنا چاہیے
کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا۔ علاوہ برآن
زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہی کہ قرحہ پڑجاتا ہی کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہی علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہی کہ
خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا
کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اس سے قبض ہو خوب ہوگا
اور حمام بھی نافع ہی قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ سعوطات
اور نشوقات اور غرغرون کے وہی سب ادویہ جو باب امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا جدا ان ادویہ کا
بیان بخوبی کر دیا ہی بعد ازان جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اُس مادہ کو دور کرین کہ جو زیر جلد اُس مقام
خاص مین پوشیدہ ہو اہی یا تحلیل اُس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین تا ایسا نہ ہو کہ جلد اسی مادہ کی خباثت سے کوئی
کیفیت راسخہ حاصل کر لے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہی کہ جن
دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہی وہ سب مقطع اور محلل ہون گے مگر تحلیل اُنکی اتنی نہونی چاہیے کہ بسبب تخفیف ہو دیخ جائے
اور بسبب شدت سخونت کے ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آسیدہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سرد دست ایسی
تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی ہی مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اُس مرض کی گویا اصلی
دوا ہی کہ اسکے بدون چارہ نہین ہوتا ہی لازم ہی کہ اسکی حرارت کم کرلین روغنہاے معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کرین جو
اسکو گرم دوا پر غالب ہون خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین تافسیا عمدہ وہی ہی جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف
الاثر ہوتی ہی۔ اور ہر قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہی کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جائے اور بعض مقام
پر اُسے لگائین جبت پت پھر چھوڑ ڈالین دیر تک لگی نہ رہنے دین اور اگر کہنا وضعیف الاثر ہو اسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہین اور
نہ اسکا جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہی کہ خوب بس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی۔ یہ
بھی واجب ہی کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہوتا ہی کہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہی کہ ہمراہ اس قوت کے
قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اُسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر نادر بھی ہو جائے
۔ واجب ہی کہ ان دواؤن مین جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اُسکے بدن مین چھپان ہون بعد ازان کہ تحلیل اُس مادہ فاسد
کی کردین جو کہ جلد مین تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب ہو منع کرے تھا اُسکی تحلیل کرے گی اور جو
مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم
کہ اُنکی تاثیر پہلی طرح سے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر سے قلت مقدار پر کیسا اثر
کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت قوی دوا کو مزید تی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر زیادہ پیدا
ہو یا تو مقدار مین اور کمی کر دین یا دواے ضعیف کو اُسی مقدار سے استعمال کرین اس امر مین پوری کوشش رہے کہ زخم
نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصاً اُن ابدان مین جو طبعی مزاج ہون یا سن اور جنس اُنکی نرمی بدن کی مقتضی ہی۔ پھر اگر بالفرض
غلط زخم پڑنے خواہ ورم آجانے کی نوبت ہو پہنچے چربیون کے طلا کرنے سے اُسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ
کی چربی یا قیروطی دودھی اور جب ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر
عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اُوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جب تک مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جائے اور خون جید کا جذب ہونے
لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہی کہ دوا چھوڑا کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو عین سرخی جلد پر آجائے کہ قبل
استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہوتی۔ اگر مالش سے تبدل سرخی کیطرف نہو معلوم کرنا چاہیے کہ

بھی دوا ہیت ضعیف ہو تو اس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چیتھڑون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر
سخت سے دلک کرے کہ انتشار پوست چھل جانے کے قریب پہونچے بعد ازان پیاز سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی
نہ آوے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور فربیون وغیرہ کے طلا کرینگے۔ منجملہ ان امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے
وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اور عضرین
ان ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائین اور ادویہ حادہ اگر دین کہ بال بکل آئین
۔ سیلان مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے
واجب ہے کہ استرہ سے دو تین تین مرتبہ اور جب بال بکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ
سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ با خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے
چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا کو کھانے کی قابل ہو اور مسامات کھل جائین اور بہتر تمام خاص مقام
اس مالش کے اثر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اسوقت دوا کو زیبق لگانا چاہیے تاکہ جڑون تک پہونچے۔
استفراغات کی ضرورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیعۃ ہلیلہ مین کسیقدر خربق اور افتیمون کی قوت دے کر استعمال کرین اور جب قوقایا
اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق
سیاہ اسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون
تنقیہ مین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اسنات ان مسہلات کے تو سابق
مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج مرکو شحم حنظل سے مرکب
کر کے دینا چاہیے۔ تریاق کا استعمال مہینہ مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر
کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دے کر بایام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد
کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اسکے بعد فصد خاص رگہاے سر کی اگر روا ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے
رگون کی اور اگر روا نہ ہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر
خون ہوگا اوسیقدر اسکی اصلاح وغیرہ کرنے کے علاج کا ذکر ہوگا۔ غذا اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو تم پہلے ہی فراغت پا چکے جہانکہ علاج
امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ فربیون جو سہ سالہ نہو اقوی ہے بسبب فربیون کو اونہی قانون سے مدبر کر کے
جو بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ فربیون کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اسکے
حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنے زفت رطب مین یا مویزج کو روغن غار مین مسکہ اسمین
گوندھین۔ یتوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ قطرات ڈالین اور چھپکیان پڑ جائین بعد ازان کوٹ
کر اور ڈھیر ین تاکہ اسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکل جاوے جب پوست تل چھلکے کے اوتر جاوے گا اسکے نیچے بال نمایان ہونگے دار چینی
اس مقام سے جہان بالخورہ تھا۔ کیکج یعنے لٹومری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا ہے اسی بالخورہ
کو چاہیے جو قوی ہو اسکے بعد کبریت اور دونون خربق اور تخم جرجیر اور کبریت بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور

جڑین جلاکر اور جو بہے کی پیکنی جلاکر اور قلقل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور چھلکی عروق ماہیران اور قطران اور کبھی اسمین تلخہ کو بھی اور پیتے
ہین اسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چیدہ و نیز سرکہ مین پیسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے
افضل ادہان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شمسیہ لیعنے آگ پر پکنے والی قطران
ہے اسکے بعد زفت اور افسنتین سب جڑون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً انگور والی دستیاب ہو لطوخ جید جو خردل اور
قطران کے جز و مستعمل ہو صفت لطوخ قوی نافع فربیون اور تا فسیا و بہن النار ہر دو بعدد مثقال کبریت زندہ لیعنے جلی نہ ہو اور خرنوب
اسود ہو یا ابیض ہر ایک اسمین سے ایک مثقال موم ملاکر قیروطی القیدر ضرورت بنا دین ایضاً بو ر اور انچی دو جز نوشادر
ایک جز ان دونون کو سوختہ کرکے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد طلے مقام بالخورہ کے عمدہ تیل چپڑا کرین اور تین گھنٹے کے بعد پانی
ڈالین کہ دوا سب کھد چکی ہو اور تین روز تک لگا یا کرین پھر اگر وہ بہت ہین نشتے لیعنے سے نہ جاتا ئین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہوچکی ہے
ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پکنے یہ انکے اتنا سلیط تیز ہو جاوے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دواسے بالخورہ کا
مقام مسقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہو اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ایک دوا اس سے خفیف
تر ہو اور نفع اسکا عجیب ہو وہ یہ ہی نسخہ سرکہ کہنہ اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے ملتے ہونگے بعد ازان محل مرض کو
کھرکھرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کرین ایضاً الیسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جسمین کسیقدر تا فسیا پڑی ہو نافع ہے
یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اطفال کو مقطر نہ کرنا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو نسل قریب بلوغ کے ہو آدھے نصف درہم حب فوقا یا اور جالینوس
کے واسطے دو دانگ حب مذکور بس ہے فصل آٹھوین بال تراشنے والی دواؤن کے بیان مین نورہ یعنے چونا دو جزو اور زرنیخ ایک جزو اسمین
تھوڑا سا ایلوا ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین اگر چونہ زیادہ ہو اور ہرتال وزن مذکور سے کم تو نہایت خوب ہے
اور چونہ کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہو گی مگر اثر ضرور ہو گا کبھی چونہ اور زرنیخ دو جزو اور ایک جزو لیکر پانی مین پکاتے ہین
اسقدر تیزی آجاوے کہ پر کے بال اوتر جانے لگین اور اگر پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہو گا مگر دھوپ مین رکھنا بہ نسبت
پکانے کے اچھا ہے پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت دہی یا انہین پکاتے ہین تاکہ روغن مین تیزی آجاوے بعد ازان اوسی روغن کو
طلا کرین کبھی اس پانی کو اتنے دنون تک سوکھنے دیتے ہین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاوے اور اس نمک یا انہین ملاکر استعمال کرتے ہین بسبب چونہ اور ہرتال
کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہے اور لطیف ہوتا ہے اگر چونہ کا پانی جو مکرر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دے کر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور
اس پانی مین ہرتال پیس کر ملائین بہت عمدہ ہو گا کبھی سنر جو نمک جو زمین بہت کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی بکار آمد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال
گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا نورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگائین بعد ازان
آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالین کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی بھوسی سے ہوتی ہے اور
کبھی اسمین مر اور مصطگی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین فصل نوین علاج اس شخص کا جو چونہ سے جل گیا
ہو واجب ہے کہ اس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نہ کرین اور جلد لیسے دھو ڈالین اور اس سے پہلے روغن گل لگائین
جب گرم پانی سے دھو چکین پھر آدمی سرد پانی مین بٹھائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازان آسپر عدس مقشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر
طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہو پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہو گا یا مرداسنگ جو سپیدہ بیضہ مین پرورده کیا ہو اور دھنگل

اور کافور۔ فصل دسوین نورہ کی بو کھونے کی تدبیر بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی۔ گل معصفر اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور اسی قبیل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین فصل گیارھوین بال کے گرنے کی روکنے والی دوائین جتنے مخدرات باردہ ہین وہ سب روئیدگی مو کو منع کرتی ہین مثلاً یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان بنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دے کے طلا کرین بہت اچھا ہے جرم اس مینڈک کا جو آجام یعنے سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برامد ہو وہ بھی مانعات شعر سے ہے اسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بنج اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین۔ بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین علقہ یعنی جونک کو بچہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اسکا طلا بھی مانع برامد مو ہے اسیطرح جس روغن مین سلاحی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے یعنے اگر بال نہ اگتے ہون تو اوگا دیتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قیمونیا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزو کو آب بنگ مین پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہے کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے۔ اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہے کہا ہے کہ مینڈک کو جو نیستان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مرداسنج اور موتی والی صدف سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اکھیڑنے بالون کے عانہ یعنے کاسہ بالون کا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ تقویت بال اوگانیکو کرتا ہے فصل بارھوین مجعدات شعر کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو گھونگھروالے کر دیتی ہین مثلی کا آٹا اور اسکا روغن اور سدر ابیض اور مازو اور چونہ مرداسنج سب کو ملا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر کو دھوین کبھی ان ادویہ مین بزر البنج بھی بڑہاتے ہین اور روغن اسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بنج تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین۔ اسی طرح اگر نمک کو اسکا بھین خوب طرح سے بالون کو گھونگھروالے بناتا ہے دوسرا نسخہ مازو اور کزمازک اور سنگ لاہ یعنے سونے چاندی کا میل اور ریگ سرو یا حب السرو بہدانہ مرداسنج کثیرا طین یونی یعنے سر ملنے والی مٹی اور آملہ ہر ایک ایک جزو آب انار رسیدہ نصف جزو شراب جسقدر سے گوندھ کر استعمال کرین کہ یہ بھی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے فصل تیرھوین بالون کے سوختہ ہونے کے بیان مین اسکا علاج وہی ہے جو بالون کے پھٹ جانے کے علاج مین مذکور ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ہائے مرطبہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین فصل چودھوین تشقیق شعر کے بیان مین اسکا سبب خشکی اور استعمال غذاہاے یابسہ ہوتا ہے اور دوا اس لیئے معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزر قطونا اور لعاب برگ بید اور ان کے مانند اشیا جنمین ترطیب ہے فصل پندرھوین ان ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین نورہ جس وقت ادویہ شعر مین ملایا جاے بالون کو باریک کر دیتا ہے فصل سولھوین جوانی و پیری کا بیان جہنے مقام مناسب مین اس امر کا ذکر اچھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہ ہم فقط یہی لکھتے ہین کہ جب تک خون یا دسومت اور سخونت اور بالزوجت ہے اسوقت تک بالون مین سیاہی رہتی ہے جب بالون مین مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہے

فصل سترھوین بیان مین اُن چیزون کے جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی دیر مین آتی ہے اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اونکے مین کیجائین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین خاص اُنکا اثر نہ ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزین بدن مین پیدا ہوتی ہین اُنمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین ہو پہنچے اور اُسکی ماہیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے حقنہ بذریعہ ذکر نہ کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر چند روز راحت دے کر اعادہ احتقان ہو اگر سے اسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاے جو مشیب ہین کہ جنھین ہم بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤن کا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال جیسے خون محمود اور متین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ اور مطجن اور کبب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ وہ دودھ اور دہی مین پکی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی خیال کرنا واجب ہے کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جاے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج حد سے مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور گوشت جو خاص قسم کا گوشت ہے اور تیتر خصوصاً نہار منہ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ تر کا اسی قدر ترطیب ہے اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذاے خاص ہے اور ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اجتناب عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن یاسمین بالون مین ڈالنے سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالون مین ایسی خشکی آنے گی کہ جائین گے اور بہت جلد یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ برآن یہ بھی ہے کہ بالون کا دھونا قوت کا اُنکی حافظ ہے اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ اور تلخہ گاو سے بالون کو دھویا کرین مواجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کر دین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑا لیکر چبایا جاے اور نگلتا جاے مترجم بعض تجربہ مین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑا بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اسیطرح کم کرتا جاے اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریق آزمودہ ہے میرے گمان مین کہ تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اُنکی بھی رعایت کرے تو غالباً مفید مفید ہو متن اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالون کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھیگا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائے جاتے ہین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے ہے اور اُس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور املہ ایک جز عسل بلادر جو آدمی بلادر سے نکالا ہوا ہو سبکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا سا استعمال کرین ایسا ہو کوئی اثر بد پیدا کرے۔ انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور مثرودیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اسکی پڑجائے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جید کی ہلیلہ سیاہ و برنج دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور بہت جید اور مجرب ہم زنجبیل و ہلیلہ کابلی دار فلفل ہم وزن ملاکر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم غاریقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دارفلفل ہر ایک تین درہم شہد میں معجون کرکے استعمال کریں۔ واجب ہے کہ ان
دواؤں کو پورے سال بھر تک استعمال کریں۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالوں کے ان دواؤں کو استعمال کرے اُسے چاہیے
کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال۔ **فصل اٹھارہوین بیچ بیان لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حارہ
ہین مقوی ہین اور جتنی سیال اور تدبیرین مشابہ طبیعت روغنہائے گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت
غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہونچتی ہے بشرطیکہ استعمال روغنہائے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہین
ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح
زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم
حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بنائین کہ پہلے روغن خردل مین
تلوبچی کو جوش دین بعد اسکے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش
ہوتی رہے سپیدی مو کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ نفاح اذخر نصف
اوقیہ یہ سب دوا یا روغن مناسب مین پختہ کرین یا پانی مین اسقدر جوش دین کہ انکا اثر آجائے پانی مین خوب طرح سے اسکے بعد زیت مین اس پانی کو
پکائین کہ سارا پانی جلجائے۔ اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور ڈیڑھ قسط پر اکتفا کرین بعد اسکے ایک وقیہ اقاقیا کسی شراب
مین ڈالکر نیم گرم بھیگا دین اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین روغن جید روغن بنبہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب
برابر ہموزن اُنمین سے ایک رطل جدا کرین اور بعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود خام نفاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزاء
ہموزن لیکر اس مجموع سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین اگر بہم ہوسکے ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی
جلجائے اُسپر روغن مذکور ڈالین اور پکاتے رہین تا آنکہ سب پانی جلجائے اور روغن باقی رہجائے بعد ازان چھانکر استعمال کرین لطوخ جید
اسقدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کر دیتا ہے۔ اقاقیا مازو تیتھی تخم البنج کزبرہ یا لیسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز
جو خشک کر لیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا میل روسختج پھٹکری سیاہ ان سب سے قرص طیار کرکے مگر
باریک باریک ٹکیان ہون خشک کرلین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین علوف جید ہلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر
واحد دس جزو لاذن بیس جزو برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جزو تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان
پکائین تا آنکہ غلیظ ہو جائے اسی کا استر چڑھائین۔ منجملہ مجربات کے جسکو ہمسے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے
زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زاج احمر بلخی بوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے موئے سپید دور ہوکر انکی جگہ
سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج مین بھی ہو۔ واجب ہے کہ
اسکے بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو دیہ کو پاک کردے اور ترطیب پیدا کرے۔ **فصل انیسوین بیان مین خضابات کے۔**
کتابون مین بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جسم
عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہوجائے انکے اثر کرنے کو بالون مین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے
کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہوکر بالون تک نہین پہونچتے اور نہ بالون مین کچھ اثر انکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ

قوت اُنمین ہو یا کوئی اثر خاص اُنمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی اُنکا اثر نہ کرے - اور اس بات کی توقع اور امید اُس وقت ہوگی
کہ وہ اشیا قوی التسبیغ ہوں کہ اُنکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی ادویہ
اگر مگر کسی روغن میں پکائی جائیں اور یہ توسط ادویہ مبردہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اُنکا اثر بلا احراق اُس روغن میں آجائے
شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیوں کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت میں بھی آیا ہے اور میں لکھتا ہوں
لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ایک عرق یعنے رگ شاخہائے جوز سے اگر اول ربیع میں قطع کرکے ایک شیشہ چینی میں روغن بطم بھرا ہوا ہو اُسی
میں اسکو ڈالدیں اور سب کو زمین میں دفن کردیں تا آنکہ شیشہ میں خشک ہو جائے بعد ازاں خریف میں اُسے کھولدیں اور اُسے پھر دیکھیں
کہ پھر اُسی شیشہ میں بہت سا عرق اُسکا پیدا ہوا اور سڑا ہوا آجائے اور اُسی سے خضاب ہو جائیگا - اگر ایسے خضاب سے کہ زعم اکثر لوگونکا ہے
میں تو نفع کا نکرا یہ عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہیں - جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہیں اُنکی تین ہی قسمیں ہیں
ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کریں تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے - اور ہم پہلے سیاہ
رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہیں فصل بیسویں بیان میں سیاہ کنندہ دواؤن کے مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائیں
ہیں جنکی خوبی پر تمام آدمیوں کا اتفاق ہے اور انکا اثر بسبب استعداد مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسی کے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہیں اور کسی کے کم
تو مہندی کا استر لگاتے ہیں اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجائے اُسکو دھو کر وسمہ لگاتے ہیں اور دونوں استر اور وسمہ کے لیے
مقدار زمانہ مناسب مقرر کرتے ہیں یعنے جنکے بال جتنی دیر میں مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہیں اُسی زمانہ تک لگائے رہتے
ہیں مگر جتنا زیادہ دیر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہیں اور بعضوں کو
یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کر لیتے ہیں اور بعضوں کو فقط وسمہ کا طلا وسی رنگ بناتا ہے
وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے - ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اُسمیں قلوبس زیادہ ہوتی ہے اور شقرت بہت ہوتی ہے
- اور وسمہ کرمانی دیر میں رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اُسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہے اور اُسمیں قلوبس نہیں
ہوتی ہے جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی قلوبس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ موے سیاہ کے پیدا ہو اور شقرت بھی اور سرخی حنا کی جاتی رہے
حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے قلوبس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا
مگر اولے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اُسکو دھو ڈالے - بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی
توڑ کے ساتھ لگاتے ہیں اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہیں یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور
آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ سب اجزا معین حنا اور وسمہ کے ہیں اور بعض آدمی حنا اور وسمہ جوشانیدہ اور سنگ
کا پانی پہلے اُسے آگ پر خواہ دھوپ میں اتنا گرم کرتے ہیں کہ صوف کو سیاہ کردے اُسکے بعد اُسی پانی میں حنا اور وسمہ کو بھیگو کر
لگاتے ہیں اور یہ ترکیب بھی مفید ہے - اگر خضاب میں کسی قدر لونگ شریک کردی جاوے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ
تک پہونچنے نہیں دیتی - اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہیں مگر خضاب مذکور سے اُسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ مازو روغن
زیت سے چرب کرکے جلاتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اُسکو کسی ایسے ظرف میں سوختہ کریں جس پر گل حکمت ہو اور اتنا جلانے کی یہ ہے کہ مازو
سیاہ ہو جاوے اور اُسمیں سوختگی آجاوے زیادہ اُسکے جلانے میں مبالغہ نہ کریں بیس درہم تو مازو لیں اور دس درہم روسختج اور دو د

چنکری اور ملح اندرانی ایک درہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب
کا نسخہ یہ ہو صفت ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاے اور روسختج اور چنکری
اور کتیرا ہر ایک دہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہو رہا وہ یہی ہو جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طلین مازو ل اور طلین جوزی اور طلین قیمولیا کوئی
مٹی کیون نہو بناتے ہین جیسے چونٹی سر پہ لگائی جاتی ہو اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتے ہین
اور برگ حقیندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہو کہ مرداسنگ خوب پیسا جاے اور اگر مرداسنگ کو اس
پانی مین پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ بکر جوش دیا گیا ہو یا معہ پہین رکھا گیا ہو تو بہت خوب ہوگا اگر اس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دین
اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہو اور مازو سے بریان اور روسختج اور
چنکری اور ہلیلہ اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین ۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض
کتب مین لکھا ہوا دیکھا ہو ان مین وہ چند نسخہ جسے دل میرا قبول کرتا ہو اور یقین انکے موثر ہونے کا ہو لکھتا ہون **صفت خضاب** جید حنا اور
وسمہ دو جز روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو سے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تاآنکہ سرخ
ہوجاے اسکے بعد استعمال کرین ۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہو نسخہ اسکا یہ ہو خبث الحدید سرکہ شراب مین پسا ہوا مقدار
سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب پکائیں کہ یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاے بمقدار نصف کے اسکے بعد دو منٹ
اسی مین خبث الحدید کو رہنے دین تاآنکہ سب اسی مین بجائے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اسپر بھی سرکہ ڈالین بعد پیسنے ہلیلہ کے
اسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اسکا غلیظ ہوجاے مترجم خلوق بوزن صبور ایک قسم کی دوا
خوشبو ہو جو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہو تب بعد ازان روغن مناسب کو اسمین اتنا ملائین کہ اسکے اوپر تک پھر جاے
اور پھر پکائین کہ قوام اسکا مثل غالیہ کے ہوجاے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین ۔
یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہو تو سبب اسکا قوت حرکت آہن کی ہو ایضاً کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ مین پکایا جاے
بشرطیکہ خوب جوش دیا جاے بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ قویہ مین داخل ہو اور مجھے پسندیدہ یون ہو کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض
اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین ۔ کہتے ہین اگر کسی قمقمہ یعنے ظرف مین فقاح شقائق النعمان اور
دو ساق شبت یعنے سویہ کی اور سک اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دہ اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لیکر
مین دفن کردین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ
وزن اسکے شب ملاکر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ بطوخ مسود ہوگا ۔ کہتے ہین اگر کدو سے
تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکال ڈالین اور پھر اسمین نمک اور
کدو سے خبث الحدید اور رہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہوکر
خضاب سیاہ بنجائینگے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی ۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً
عورتون کے دودھ مین جوش دین تاآنکہ ثلث باقی رہ جاے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری راے مین یہ ہے کہ یہ دوا حافظ سواد موے ہوگی خضاب نہوگی۔ جالینوس نے شہادت اس خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے
کہتا ہے کہ وہ گل ہمیشہ خوشہ کے درخت جو زمین ہوتی ہے اسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس لے اور تھوڑا سا قیر رطب یعنے جوز سیاہ تر ملا کر
ملا کر بال رنگین۔ بعضون نے کہا ہے کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ او جا کو جو ایک
قسم کا بید کا درخت ہے زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالون کو سیاہ کردے اور میری راے یہ ہے کہ اگر غرب پستہ او جاے مذکو وصل ثابت
ہے تو ہر کھن نیت اسکے اثر کو ضعیف کردیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہے اس خضاب کے بارہ مین
ہو و ہو نبیس نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہوجاے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی
معنی ہین تو کسی خوص کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو
پکانا آب جوز مین لا و اسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کریا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق
النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاے اور فقط روغن رہجاے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اسمین پکائین یا ایک گندنہ
تر مین نرم آنچ دیوین پھر صاف روغن کو لے لین وہ ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین تک اسپر سبکی لیکے پھر نرم نرم جوش دین اسقدر کہ
آگ تیکی لگنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے جلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن
اثر سب کا اچھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر امید کرنے کے لائق ہے خصوصا اگر اسمین
پھٹکری بھی شریک کیجاے۔ کہتے ہین اگر روغن کو نارجیل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اسکو بند کردین اور دبا چھپا اسے تنور مین
رکھین جب روغن آمد ہوگا اس سے خضاب ہوجا بجائیگا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو مانعات شب مین بنہنا چاہیئے۔ کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو لیکر
کر کے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینے تک سرگین مین دفن کردین خضاب طیار ہوگا اور
اس خضاب کے لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ اچھا پڑا ہوگا۔ یہ خضاب ایسا ہے گویا مجرب ہین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے اتفق کالذا
خضابات قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا۔ ہمارے زمانہ مین در عہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے
ایک چیتہ کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک چیتے والا اسکے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا اسکی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی
پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مخضب ہوگیا فقط۔ الکسیین غالیہ کے بیان مین اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے
ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس تر و تازہ کا پانی جو آس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ
نصف جل جاے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم خطمی اور اسیقدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور پچیس عدد مازو سوختہ
اور پچیس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اسمین ڈالا جاے اور پکاتے پکاتے قوام غلیظ کیا جاے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین
اور بطور ربّ کے چڑھا دین جس مقام پر منظور ہے اسقدر کہ بالون سے اوپر آنکی تہ نظر آئے۔ کہتے ہین کہ روغن خبہ داہ تین درہم اسمین
بلادہ اسرب اور سنجح ہر واحد چار درہم ملا کر اسکو پیس لیں اور چھوڑ دین تا آنکہ سیاہ ہوجاے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو
کرین یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین شمول حنا کے داخل ہین اسیطرح
پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مر اور حضض اور
خردل اور نمک اور خربق اور سرد اور آملہ پر سیاوشان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلی

شورہ جو زا اور اسکا پانی اور اقاقیا علیحدہ علیحدہ بھی چقندر تخم حنینہ اور آس اور حب الآس لادن مرداسنگ چونا اور سرگین کی سب قسمین زیادہ ہاسے اجساد معدنیہ بھی
فصل بیسویں ان ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین کہتے ہین کہ قسب بلخی جو تازہ اور تر ہو اسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح برگ آبنوس اور بادالزاج بھی خضاب سنہری ہو اور رات تک دیر لگایا جاتا ہو جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور دردِ شراب کو رات بھر پانی کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندش مین گوندھ کر خضاب لگائین کہتے ہین کہ پھنگری اور اسفرک اور زعفران یا مر کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز مگر اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر طلا کرین اسیطرح ترمس کو سرکہ شراب مین گوندھ کر اس دوا کو ملائین۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنے شورہ اور لونا دیوارون کا تین درہم دردِ شراب سوکھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہائے انگور بقدر کفایت محمر قوی سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پر سیاوشان دو باقہ اور روغن افسنتین ایک باقہ ترمس مقشر یا بلس دو کف دست یہ سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا پانی جو خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہو۔ کہتے ہین کہ دردِ شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے طلا کرنی
فصل بیسوین بیضات کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو سپید کردین پشک خطاف اور از انجملہ نسرین اور اسیطرح تخم یعنے مونگا از انجملہ لوز و حسین سپید از انجملہ مولی کے چھلکے اور تلخہ گاو اور بخار کبریت اور قفاح کبرا اور لعاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار جب ہی کہ گندھک سے اسکو دھوان دے لین ایضاً تخم راستن اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پھنگری کوٹے مین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا سے ہموزن کے صمغ عربی ملا دین۔ ایضاً برگ نسرین اور قسنور خشخاش اور نفاح اور باگران دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا اور اگر اسمین کافور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالون کو گوندھ کر گندھک مین پیچیدہ کر کے اسی کی دھونی دیتے ہین اور رات بھر مین دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین
فصل بائیسوین تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرنے اپنے اثر سے مین دماغ کے اور اسکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نزلہ کی دماغ مین بڑھ جاتی ہو اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہو اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہو۔ ان مضرتون کا علاج اُن ادویہ مصلحہ سے جو خضاب مین داخل کیجاتی ہین کرنا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو سے حار اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بال کھینچ کر مثل کھونٹی کے ہو جاتا ہو اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور بری ہو جاتی ہو اسکا تدارک اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کر دین جو کہ جلد کو رقیق کر دے اور بالون مین تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کرے خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہین اگر ایسا ضرر پیدا ہوگا تو انکی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بال کھینچ جاتے ہین اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہو اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہو عوام الناس جلد کو آرد باقلا اور میدہ وغیرہ سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہو۔ کبھی بعد خضاب کے قمل

عارض ہوتا ہی اور تفصول ست اس جگہ مراد یہ ہی کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہی بلکہ بال جیسے کہ تھے ویسے ہی رہتے ہین بہتر یہ ہی دوا بہ جیسے وقت مستعمل ہین یہ ہی کہ آدمی خضاب سے بقدر ایک جوزہ لیکر اور خشک کرین خصوصا اُس خضاب سے جسمین قوت نوا صہ عفیکر کی ہو کی سرکت سے ہو پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہی کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لیکر اور اوسے ترکرکے نسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لسب اور معقود ہو گیا ہی تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونھین مقامات پر لگاتے جائین جہاں بد رنگ نظر آئے ۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب بیاد کان شکر کرتے ہین نضول جاتا رہتا ہی اور خضاب پختہ ہو جاتا ہی فصل تیئیسوین خراز کے بیان مین بھوسی اور ابقا کو خراز کہتے ہین کیفیت خراز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہی اسلیئے ہم بھی کہتے ہین کہ خراز وہ ابریہ یعنے بھوسی ہی جو سر مین پیدا ہوتی ہی اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر جست ہی کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہی اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کے پیدا ہوتا ہی اور بد ترین اقسام اسکی وہ ہی کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہی اور مناسبت تقشر یعنے مقامات پوشیدگی مین بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہی یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہی کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہی اوسے فاسد کر دیتا ہی کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہی اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہی اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہی علاج خراز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہو جاتا ہی اور یہ سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعاب کا لگانا کافی ہوتا ہی اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہی اسکے ازالہ مین ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہی جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اسکے ترطیب اور تعدیل کرین ۔ ایک قسم خراز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہی کہ نوبت تقریح کی آتی ہی اسکے علاج مین واجب ہی کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہی کہ سبب اسی خراز کا امتلاء بدن ہو یا مادہ بدیہ بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اسکے بعد روغن سے ترطیب کرین فصل چوبیسوین ادویہ ملینہ خراز کی کہ جنہین لذع بالکل نہو جو خراز کی لعید اور جسد یہ ہو اور ضعیف بھی اسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور تیتی کے پانی سے دھونا کافی ہی اور جب کہ طبیخ ابلیس چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکاکر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصا عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالیں کہ نہایت نافع ہی اور تمر ہندی اور کرنب اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا خیر کی دوا مین کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہین یا ایک لطیف ملین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور ابلیس چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیسکر لگاتے ہین الیضا تخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملاکر طلا کرین یا سر پر نرم سرم کنارہ نا سے شہتوت کو پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جاے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کرکے یا کندر کو شراب مین حلول کرکے زیت ملاکر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہی کہ شراب برگ بید سے دھوئین اسلیئے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہی اور بے ضرر ہی اور واجب ہی کہ جس دوا سے سر دھو چکین اسکے بعد بشک کو تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ فصل پچیسوین خراز قوی کے ادویہ کا بیان بورق مذکرت اور تخنہ گاو اور شحم حنظل وغیرہ و شراب ردائی اور

مویزج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور تافیسا وغیرہ کو سر کے دھونے مین استعمال کرین ایضاً تیمولیا کو لیکر لخلخہ گا و طلائین اور استعمال کرین
اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی بین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین ایضاً
اور دی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ ہ ۔ چار درمی سب کو یکجا کر کے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے
دھو ڈالین اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین ۔ کبھی سر مین گائے کا اوجھ مسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہی بعد ایک شب آرام
دے کر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہی
پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز ردی سکے قوی دوا ہی ۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور مویزج پڑتا ہی ۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر
لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے سکے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت سکے ہمراہ جمع کر دیتے ہین ۔ یا مویزج کو زیت مین
ملا کر ملتے ہین ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین پگھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی
اسمین خربق ملاتے ہین فصل حبیبلیوں یا بکٹ واکے بیان مین ہی جسکو بعض جدید اطبا نے دعوے کر کے لکھا ہی کہ اسنے تجربہ کیا اور
عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زوفا سے تازہ نصف جزو بطی کی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سر کو صابون اور
آب گرم سے دھوئین اسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے بعد ازان اُن مذکورہ اجزاے مذکورہ کو ایک شبانہ روز
لگائے رہین بعد دھو ڈالین دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان منظر لون اور رنگ کے فصل بیان مین اُن اسباب
کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور بیس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا
کھانے اور خون مین سودا و بیت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہی اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہی فصل
رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور او جاع یعنے درد کے اقسام اور ہواے
شدید کا صدمہ بدن پر اوٹھانا نابستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہی ماکولات مین سے زیرہ کی خورش
اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہی سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہی زیرہ
کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگون مین
سدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پائے بلکہ اسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا
کرے فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے
کی پیدا کرتی ہین ۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہی اُسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور حمرت پیدا
ہوتی ہی اور ان اوصاف کی معین وہ شی ہوتی ہی جسمین جلا خفیف کی قوت ہو (جیسے بخار صفراوی) کہ جلا کی وجہ سے جلد باریک
تر ہو جاتی ہی اور جسیقدر مردار جلد ہوتی ہی اسی جلا کرنے والی شی کے سبب بلطافت چھیل چھیل کر الگ ہو جاتی ہی اور جدا ہو کر
اوتر جاتی ہی اور اسیطرح چھیلجاتی ہی کہ اُسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہی خصوصاً اگر اس خلط بخلی مین رنگ بھی ہو ۔ یہ خون
وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہی اس مین احتیاج اسکی بھی ہی کہ بسبب کسی پوشش اور
لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوا سے خارجی سے جلد مستور بھی ہو ۔ جو چیزین خون کو حرکت دے کر جلد تک پہونچاتی
ہین اُنکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہی ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہی جب بکثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہی کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردین تیسرے یہ کہ اسی خون کو حرکت
کردین اور حرکت دین کہ اوسے پھیلا دین اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہین اور مجاری ہین اُن راہوں تک پہونچا دین کیونکہ اُن
مجاری کو وسیع اور کشادہ کردین چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائین ۔ رنگ کی خوبی پیدا کرنے
والی اشیا الطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا یا بیضہ نیمبرشت اور ماء اللحم اور شراب
ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک کھینچ کر آجاتا ہی اور اسی سبب سے رنگ نہایت
اچھا کردیتا ہی مترجم اور بعض نسخون مین تجلب لیعات وارد ہی اسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے خوبی پیدا ہوتی ہی یعنے خون
صالح کے آنے سے متن اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہوگیا ہو اور دوکھا پن آگیا ہو اور اسکو خواہش ہو کہ اسکا وہی
اصلی رنگ پھر پیدا ہوجاے لازم ہی کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنے کچے خرما کے کھانا شروع کرے یہ دونون میوہ خون لطیف کو زیادہ
کرتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہین ۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہی کہ چند روز نہار مونھ شراب ورد و دیا کرے
خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہین انکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ہڑ کا مربی کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی اطریفل
سے بھی قوی تر ہی ۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام مین ڈالی
جائین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت ہی زیادہ پیدا ہوتی ہی خصوصا منضج مین مترجم یہ لفظ متن احتمال رکھتی ہی
سیج یعنے جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاے یا سیج یعنے وہ شخص جو سیج کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا
ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہی کہ منضج ہو یعنے زعفران منضج مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہی جیسے ادویہ مفردہ مین مذکور ہی متن مقدار شربت
زعفران کی ایک درہم تک ہی اور زرونباد وزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کرین الوج نامی ایک نبات
وہ بھی محسن لون ہی لعبہ بربری یعنے بیروج الصنم ایک درہم سے دو درہم تک جب سونٹھ کے معلومہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو شدت اور
کیطرف کھینچ لاتی ہی اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسکیے ہی تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے ۔ بقول مین جیسے مولی اور کراث
اور بصل اور کرنب خاص کرکے اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال ۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزائش کرین خوش
عیشی اور خوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا الفیاسرور اور طرب اور مطالعہ یعنے روپرو کھنا
اُن افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہین
انکی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگون کی صحبت مین رہنا یا تیر اندازی کی جیت ہار اور تیرون کے پرون کے انداز مخصوص کو خواہ
گھوڑدوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہون
جو چنانچہ باب ریاضت مین مذکور ہوچکے ۔ جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون
کو اندر سے باہر لائین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنے مٹر اور بیسن اور نشاستہ اور آرد
گندم خصوصا چنے کے بیسن سے بنائی جائین سپید کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لادن اور ایرسا اور انجیر اور کندر اور مصطگی
اور روغن مصطگی اور پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج سیراوہ علوج یورانی بوسیدہ ہڈیان اور محلب اور قوۃ الطیب
بھی اس بارہ مین قوی ہی ۔ بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قلفت اور تخم کدو اور آرد تخم ترب اور تخم جرجیر

بہت سے لوگ جو صبیح الوجہ جنکے چہرے صاف ہوں بالوں وغیرہ سے انکو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارۂ قثاء بری اور زرورج عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم اگرم جسوقت کہ دوشیدہ ہو تو اس میں اسکی گرمی ہے اور جوشاندہ ترمس اور عجاجیل جسمین وہ مہرا ہو جاسے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ میتھی اور اکلیل الملک غسول جید باقلا سے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اوٹبنا طیار کریں غمرۂ جید آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزء بیس ایک جزء عدس مقشر کتیرا اشنان شنہ ہر واحد نصف جزء زعفران اتنی کہ رنگ آجاسے شب کو طلا کریں اور صبحدم تہاڈالیں اور نہانے سے پہلے اسکو دھونے کیلئے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کریں دوسرا نسخہ بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا ابرساغوری السمک جملہ اجزا ہم وزن لیں اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اسمیں آمیختہ کرکے طلا کریں دوسرا نسخہ آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنے شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ میں ملاکر طلا کریں۔ بلبوس جو بصل الزبر ہے اور بصل اور بورہ اور اجاص ہمراہ شہد کے جلا کرنے میں قوی ہیں اور اشق اور روغن بابونہ اور میعہ تازہ بشدت جلی ہیں اور کرات زرنیخ فضلہ سوسمار اور بیخ نرگس بھی غمرہ دوسرا زروج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ یہاں تک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جاسے اور اس غلیظ القوام سے ایک اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو کہ جنمیں جوبال کنجشک دقیق ترمس بیس مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سائیدہ کرکے طلا کریں غمرہ دوسرا کتیرا زجاج شامی جو مثل غبار کے پیسا ہوا ہو زعفران نرگس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملاکر طلا کریں اگر تمام شب چہرے پر طلا خردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ ارباع یا بیخ کو ملکر دھونے میں چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا۔ یہ سخت اور بقوت جلی ادویہ اسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہیں جو کہ ابتداء جذام میں بدروپ ہو گئے ہوں اور تنکر اور بثور اسمیں ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ادبھر آئے ہوں اور کبھی جسوقت اسپر لگایا جائیگا ان پھکو دور کر دیگا۔ بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً ایک رطل صابون آدمی کے برابر اشق تین رطل پانی میں حل کریں پگھلا کر بعد ازاں اسمیں سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر پیسیں شیشہ کی کھرل وغیرہ میں جب خوب پس جاسے رات کو استعمال کریں ایضاً مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور آثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہے اسکا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اس دوا کی تھوڑی سی مقدار کا بیان کافی ہے

فصل بیان میں حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہنچا ہو اور جلد وغیرہ میں کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ صاف پانی میں بھگو کر اسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈالکر منہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ نشان اور چھائیں کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چہلی کے ساتھ طلا کیا جائے دور کر دیتا ہے۔ یا لباب خبز ملا کر مرداسنگ کا لگانا اسکو دور کر دیتا ہے۔ اسی طرح سیاہ مرچ میں جو تخم نکلتا ہے اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بجنبہ نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاسے۔ وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہیں اور اسیطرح برگ کرنب

اور کندر اور ہلیلہ دقیق پیسکر شہد میں ملا کر زخم کے سبب مثل آب کشنیز اور کوئی شے کے ہین اگر اُس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کندر کے ہمراہ نشان مذکور پر ملا جاتا ہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا ملا نا بھی مفید ہے الیوہ کے لگانے سے وہ نشان جو اونجاس کے رنگ کا ہو پھیکا پڑ گیا ہو مٹ جاتا ہے اور ناخنین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح ملک البطم اور لاذن بھی اور واجب ہے کہ اس نشان پر چیند روز تک رہنے دین - اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلا سے جید اسی سے کے واسطے بادام تلخ مقشر اکدرہم صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم باش مقشر نصف درہم تخم سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر ایک درہم نہایت پورانی ہڈیان خشک شدہ الکیہ زخم از روئے تاکید رہے آب چاد مشکر ملا کر طلا کرین آب ارزوج کے ساتھ ایضاً اینٹ یورانی مٹی کے برتن پر کولونا جم جاتا ہے اسکو طلا کرین اور تسکیح روغن اجوز کے ہمراہ ایضاً نطرون باشق مرکب زرنہ ہموزن لیکر سرکہ مین طلا طبار کرین تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاوے اور تیزی کم ہو جاوے اور زخم نہ ہو اسطرح اسیطرح قیمولیا اور بیجال کبوتر اور صابون اور کندر برابر وزن لیکر گرم پانی مین ملا کر طلا کرین ایضاً بارہسنگا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاوے کندر اور آرد کرسنہ آرد ترمس آرد باقلا سب ہموزن تلخ بادام تلخ بعد ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک اُنمین سے کتیرا صمغ عربی ربع ربع وزن ایضاً پہلے ملک البطم سے ضماد کرین بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکیہ شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کرین یہ دوا مسّ اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے کبھی حفظ جلد مین بحنیون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان** قبنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب پڑجائین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے - گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حق لیکے پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے - فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہو جائے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے - اسطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت ابرسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہسنگا جلایا ہوا آتش کوٹ کر استعمال کرین بہتر اور کلف پر بھی موثر ہے **الینیّا** اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان پوسیدہ ہر واحد دس جز بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جز گو را بر تن مٹی کا دس جز نشاستہ دس جز ترمس پانچ جز روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جز بیس دس جز حب الیان میدہ جز آب شعیر مین گوندھ کر طلا کرین اور اگر اُسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جز ملالین نہایت عمدہ ہوگی - ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین **فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان** خون مردہ اس سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا دہانہ لیفی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اُسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہے - جو خون مردہ مائل بہ حمرت ہو اُسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور کلنجی یعنے جو خون لتھڑا ہوا سا معلوم ہو اُسکا نام کلف ہے جسکو چھائین کہتے ہین - اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین - اکثر اوقات میں صاحب نمش کے دونون ہونٹھ سپید ہو جاتے ہین اسلیئے کہ اُسکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے - ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیئے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیئے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

دشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم ہونے پائے۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شی خشک بستہ ہو رہی ہے تو نرمی آلہ سے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو آہستہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازاں علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خوب ہمنے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کریں تاکہ رگوں کے منہ سے پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہوں اُنکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہیں وہ کھلی ہوئی راہ سے رگوں کے خون صالح کو جذب کریں خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج میں اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہیں ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو شدت لذع پیدا کرتے ہیں اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُسکے علاج کرنے میں اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہیں ہوتا ہے بلکہ اُسکے علاج میں دوا سے محلل اور لذاع کا استعمال دونوں طرح کی دوائیں ضرور ہے کہ رکھتے جائیں اور ادھا تے جائیں اور وہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اُسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہیں ہے۔ کبھی ابتدائے زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی کا نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی میں قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دئے ہیں۔ کبھی شیاف مر اور شیاف وردی بھی اگر بکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالیں اُسکے بعد دن بھر میں دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کریں۔ سب سے بہتر جو اس مرض میں مستعمل ہوئی دونوں دوائیں ہیں اگر آب حلبہ کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اسمیں داخل ہوتی ہیں سب ضعیف العمل ہیں ترش سرکہ میں بھگویا ہوا انجیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور بخال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کریں شہد ملا کر ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالیں بعد ازاں صمغ بطم کا ضماد کریں اور چھ روز بند معا رہنے دیں بعد اُسکے دھو ڈالیں اور سوئیاں چبھو ئیں تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآئے بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہیں چھوڑ دیں بعد ازان نمک سے مالش کریں اور آدھے گھنٹے تک رہنے دیں بعد ازاں اس دوا کو اسیر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکل جائیگا وہ دوا یہ ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلا لیں شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کریں اور دن بھر میں تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماؤف پرلگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دے گی اور جو داغ گودنا گودانے سے جیسے ہندوستان کے ہنود میں رسم ہے پڑ جاتے ہیں اُنکو بھی دوا دور کر دیگی اور ادویہ مفردہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب خبز کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب اُنجیر کا دودھ آب برجیر تلخہ گاو کے ہمراہ اور کبیر وبرگ بیروج کہ مثل پر ملی جائے اور دیگر آثار بر ایک سنہ پھر اور مرزنجوش بھی مطبوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمیں قوت جلائی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہیں کہ اونکا ذکر ابواب گذشتہ میں ہو چکا ایضاً قوما نا اور مر اور تافیسا اور بصل الزیر یعنے بلبوس جسے تلخہ پیاز کہتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف جعد۔ جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز تقشیر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر باستواری باندھا جائے اور پھر آدمی کو دوبارہ باندھیں ایضاً فاشرا یا غاشیرا ستین اور تخیر یعنے لاسے آسیب انگور اور حب البان اور یاسمین خوبیگا

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل یا عسل ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کی خربق اور دارچینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے جید ہے ۔ ایضاً سکبینج جسکو جند قوقی کہتے ہیں اور بنجال کبوتر اور بنجال گنجشک اور بنجال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جز اور چونہ دو جزو زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بوقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نشتروں سے دھو ڈالیں پھر دیا تیج کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازان اسی مقام کو سوئیوں سے گود دیا ہے بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھ ڈالیں پھر اس پر تھوڑی دوا کو پھر لیں اور دوائے مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اس پر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسی طرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا ۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملاکر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں بعد کہ خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کریں ایضاً طین قبرصی اور حب القطن کو آب صابون میں پیسکر طلا کریں کہ بمشل اور کلف اور آبلوں کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈرد زیت کو جلا کر ۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں ۔ خفیف ادویہ جو کلف اور بمشل اور جمیع آثار کو دور کردیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو اس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوپاڑ کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کردے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم زردیانی میں جسکو مورد کہتے ہیں ملاکر طلا کریں ایضاً تراب زیبق اور تخم خربزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زردیانمیں کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں ۔ ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جز اور تھوڑی سی زعفران اور دریچہ کی بلیدی اور کتے کے فضلہ کی راکھ یا فقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو ۔ دیا خلیون بموجب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکاکر جب گھل جائے رائی کا لعاب اور تتھی کا لعاب ہموزن ایک ایک اوقیہ مقل اور تمر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر بذریعہ لعابات کو ملائیں اسکے بعد سب کو خوب جمیں بعد ازان زیت سا ملاکر دیا خلیون طیار کریں قرص جید مادر ذرون جاوہ درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم اسے پانی میں حل میں لاکر قرص بنائے ۔ دوائے ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہے شلسپوہ جسکو تخم تیوا اور تخم حلوندی کہتے ہیں دو دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان جیر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مراسن سے قرص طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں کھریل میں اور تین درہم بادام تلخ جو پیستے پیستے آٹا یا ریک ہو جائے کہ اسکا اثر باقی نرہے اور کھریل سیاہ ہو جائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹ ہیا ملا کر طلا کریں اور ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جز طین قیمولیا گوسیندی بوگر جزا سندل ایک جزو بورہ دو جزو شمع العسل اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور شمع کو روغن بادام سے پگھلائیں اور طین قیمولیا کو آب گرم میں محلول کر کے باقی سب اجزا کو آمیز تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدے گی ۔ اطبا نے کہا ہے کہ بہرہ کی جھائیں کو فصد رگ باسلیق کھولنی بھی دور کردیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی سی ہوجاتی ہے فصل دہم ۱۱

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گودنا گودوانے سے جو داغ پڑتے ہیں اوسے کہتے ہیں وشم کے داغ کی ازالہ کرنیوالی وہ دوائیں ہیں جو پہلے باب نمش میں بیان کردی ہیں اور بیشتر نقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد ملک البطم ایک ہفتہ اوسپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہیں بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاوے اور نمک سے مالش کیجاوے اور پھر ملک البطم کو دوبارہ اوسیطرح لگائیں تاکہ داغ سب چھوٹ جائیں اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاوے گی۔ اگر یہ ترکیبیں موثر نہوں پھر سواے اسکے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشبک کریں اور بلادر سے زخم ڈالیں اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دیں **فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہیں جو ابتداے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہو کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہو یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہو خصوصاً جاڑوں میں یا اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہیں اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہو کہ بخارہ دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہیں پاتا ہو اور سرخی پیدا کرتا ہو علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زرلو چسپاں کرنے کے بعد ازاں پھر وہ تدبیر کرنی جو تنکیس کے واسطے ابتداے جذام میں کی جاتی ہو اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہو **فصل بیچ تمیز بہق اور برص ابیض اور اسود کے** فرق بہق اور برص میں یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہو کہ دونوں بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہو اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی ہوتی ہو اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہو سبب عام ان جملہ اقسام میں یہ ہو کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہو کہ تمام بدن میں ہر ایک جگہ کا رنگ اوس غذا میں پیدا کرتی ہو جو اوس جگہ پہونچتی ہو اوس قوت میں ضعف آجاتا ہو اسی سبب سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہیں کرسکتی اگرچہ بہق والے بدن میں مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہو اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہو کہ اوس مادہ کو سطح پر پھینک دیتی ہو اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہو اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہو اسی سبب سے مادہ برص باطن میں رہجاتا ہو کہ پھر جو غذا وہاں پہونچتی ہو اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیرلاتا ہو پس التصاق کی زیادتی ہو قبل ازینکہ اوس غذا میں مشابہت لون بدلنے ہونے پاوے جسمانی قوتہاے مغیرہ وغیرہ کا فن کلیات میں ذکر ہوا ہو وہاں تفصیل ان مطالب کی بخوبی معلوم ہوچکی جب یہ حالت مستقر ہوجاتی ہو تو پھر غذا کو جو اوس تک پہونچتی ہو اپنی طبیعت کیطرف کھینچ لیتی ہو اگرچہ کیسی اچھی غذا کیوں نہ اوس جگہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہو کہ مادہ فاسد کی بھی اصلاح کردیتا ہو اور موافق اپنے کرلیتا ہو بعض درختوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو کہ اگر ایک جگہ بوئے جائیں اور اوس زمین میں سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جاے نشاندن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہو ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیاں وغیرہ ہوجاتی ہیں اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگائیں ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہیں چنانچہ **جالینوس** وغیرہ نے ذکر کیا ہو کہ ایک درخت جو بنام لبخ فارس میں ایسا مشہور تھا اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر میں لاکر لگایا پھلوں کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب اختلاف بلاد اور امصار کے بدلجاتے ہیں ایسے ہی کیا بعید ہو کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کے عام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائیں اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہی جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہو نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا جیسے برص میں ہوجاتا ہی اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاوے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوس مادہ کو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دے اور رنگ اوسکا سپید کردے (اگرچہ ایسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنی بہق اسود اور بہق ابیض
مین یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی — لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص
ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے — بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات
اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوباے متقشر ہے (جسے ٹھیٹھ ہندی مین چنبل یا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا
ہے کہ باوجود خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین
اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات زیریہ
سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اور بے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی سرایت موضع
مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین — یہ برص
اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا اسیطرح
بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہوچکے ہین — یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پھنسیون کے مقامات پر بھی ظاہر ہوجاتا ہے اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر
یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ پھنسی کے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور مسام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اسلیئے کہ جلد مجروح چونکہ
اپنے افعال مین ضعیف ہوجاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کرسکتی **علامات** بہق اسود کی شناخت
کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنی بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے
منجملہ امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر
اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہئین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال
بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور باریک بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح مین
بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے — ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی مین بغیر خون کی
دوسری چیز یعنی رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی **ایضاً** — جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکے
زوال کی امید کرنی اوسلیے ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے — بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہے کہ
تقشر اور تفلس اور تحرق جو اوپر مذکور ہوچکا وہ برص اسود مین ہوتا ہے بہق اسود مین نہین ہوتا پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے
بعض قسم تو ایسی باخشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے — مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے
اور چکناہٹ نہین اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلیے کہ چکناپن دلیل نضج کی ہے اسود مین بعض اقسام برص اسود کے
لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے — جو برص اسقدر
گہرا ہو کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلتا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین
ہوتی — اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو
پھیرلاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج مین بہق اسود کے** ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور خیار شنبر ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور زبن
تبیل اور اودیہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا - خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا
اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ
ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ باسانی تنقیہ کر دیگا - کبھی اچھی اچھی غذاؤنکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہو جنکا کیموس جید ہو اور حمام
اور المرطل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہو **سفوف** جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہو - ہلیلہ سیاہ
آملہ شونیز ہر واحد ایکجز زنگ فراد ڈیڑھ جز ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم
ہو چند روز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال کرین - واجب ہو کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح مین رہے اگر کسی قسم کا
فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اوسکے بعد طلا ہائے قاشرہ جنمین قوت جلا کی بخوبی ہو لگائے
جائین اور ایسے طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچا دین اور جب طلا کے لگانے سے پھید پھیدا جاے اور روانہ دانے
پڑ جائین چندے صبر کرین تاآنکہ جلد اور کھال او دھڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر
تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہو کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالین تاآنکہ سکون ہو جاے
پھر اعادہ کرین - یہ ادویہ جیسے کہ ثانیسا اور فلفل اور خردل اور حرف بینے تخم اسپند تیوحات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور
تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کبیکج بیئے لتومری کی بھی بہق مین نافع ہو اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لتومری خوب جذب کرتی
ہو اور یہ سیدہ مہلون کے واسطے اور پورانی گٹھلی جو دیوارون مین چنی جاوے وہ بھی مفید ہو اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی گئین
جو سیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہو جیسے آب تناسے بری اور طبیخ حنظل **صفت طلائے جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کو نکرہ بہق
اسود پر حمام مین طلا کرین **ایضاً** تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھ کر جو سرکہ مین پکائی جاوے **صفت طلائے جید**
شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جز شب یمانی تین جز زاج اور زرنیخ ہر واحد دو درہم تخم حرمل بیان کیا تو اپانچدرم سرکہ کہنہ ملا کر طلا
کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون کے دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور باب برص
مین مذکور ہو چکے اور ترمس وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو نافع ہین **فصل بیان مین علاج وضح اور برص کے**
واجب ہو کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین
ہان گوسپے ماسے نہار موکھ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہو اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہی
حمام مین بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہو جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط طبعی سے ہو چکا ہو اور قی کا بھی استعمال
کیا جاتا ہو بعد ازان ادویہ مخرج بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات دیے جائین جیسے
ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انھین ادویہ کے ہو - ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہو جسمین افتیمون اور
بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہو - حب النیل مین اخراج خلط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہی - جو
مسہلات ان لوگونکو موافق ہین اونمین سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو **صفت** دارچینی سنبل
شاہتلیے بلسان مصطکی اسارون زعفران سادج ہندی فودنج نہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے مسہلات موافقہ سے اونکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایکجز تربد
تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب مین ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے - اور مجھے پسند یہ امر ہے کہ اسی دوا سے مرکب زنجبیل کیا جائے وقیہ بھی اضافہ کیجائے
معاجین اطریفل اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارش ان اور ان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجز زنجبیل ربع جز شیرہ
زبیب سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین **ایضاً** ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑھ جز ہر بقدر تین درہم
استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین **ایضاً** مج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطکی کندر شونیز حب النیل بالسویہ لیکر شہد
سے معجون بنا دین اور ایکدرہم استعمال کرین - کتاب اختصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب چھنی
ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہے اور اگر دوبارہ بیان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو چھر سے رشتہ کرین اس باریک غبار
کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مری حنظلی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دو پہر دن چڑھنے تک - زوفا اور اسکے تخم کو
ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہے - عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح ہر روز پینے سے برص
کے داغون کی جگہہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور اسکی زیادتی کو روک دیتا ہے - تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے -
اقراص افاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین دریائے اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح پر ہے
ترکیب تخم زوفا دو جز بزر انجرہ نصف جز صبر ربع جز شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال کیا
چلا جائے - بعض لوگ اسمین مج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین - **ایضاً** کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پورے
سال بھر اسکو استعمال کرین - اسی کے قریب مقام ایک دوا ہے مگر یہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ مرچ چہار درہم ہلیلہ کابلی و بسفایج ہر ایک سہ درہم ہلیلہ زرد پنج درہم ایارج فیقرا بیست درم نمک ہندی سات درم
تخم زوفا بیس درم عاقر قرحا سہ درم تربد پنجاہ درم شحم حنظل بیس درم غاریقون پانچ درم سقمونیا شش درم عسل مصفی مین ملا کر معجون کرین اور
ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین - ازین قبیل ایک دوا الندی بھی ہے نسخہ بزر جرجیر مقشر کیا ہوا بیضے قریب بیس من تیرہ تری کے زوفا صبر سقوطری
ہر واحد تین درم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مری کو پی
لین اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین بعد ازان غذائے اسفیدباج کو اختیار کرین - ہمیشہ لوغاذیا اور شادریطوس
ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درم کے بھی جائز ہے یا اوس سے بھی کم - ایک گروہ کو اس بیماری مین افیون سے نفع ہوا کہ اونکو برص کے غوطہ ہوا اور وہ
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی ہی سی مقدار مین چل سکتی ہے - اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو اور یہ مشروبہ کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہے بلکہ ایسے
وقت نقائے بدن اور اعتدال مزاج مین فقط ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے - اور غذائے برص سریع الہضم
تجویز کیجائے نہ اوسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی - ترکاریان اور ہر ایسی چیز جو گوشت تری کی ان برص سے پکائے جاتے ہین اونسے
بھی پرہیز کرنا لازم ہے - وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اختلاف مدرجات مختلف ہین اوسے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بہ شدت ہو اور

اور بسبب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچا دین اوسکے بعد یہ امر واجب ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہوجائین اور ادویہ
جنمین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین اور جنکو ہندوستان مین خضاب برص
بولتے ہین اب یہ تدبیر ہے کہ ادویہ مونضیہ یعنی ملک اور مالش کے مستعمل ہین اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاے - اور مالش
برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاے - اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے —
تاثیر ادویہ یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاے جو از قسم لطوخات کے ہو - بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ
ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اور پھالا دے تا کہ مادہ بہ کر نکل جاے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین - اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت یہ ہو کہ دو بار اتنی دیر تک جسمین لگائی جاتی ہے یا کہ اوسمین سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ دی گئی اور پھر بعد آرام اور
سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے - ادویہ برص باعتبار اول یعنے جالا صفہ یب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون
خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حنظل اور ابسل دراتیاتج بیخ دم الاخوین بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت بوت
بیخ کبر فلفل حب الحم ترب بیخ قثاء الحمار تخم ترب جبیز وہ قاقلہ یا فریون زراوند قلقند زنگار کبریت قطران ہجال کی جو ترلیوس قسط زراوند شقائق النعمان
انیسا نہیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پیسکر طلا کرنا اور پیاز نرگس بھی ہے مجربات سے نوشادر اور
روغن جینسہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر نفع کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنے کالا سانپ جو کینچلی
جھاڑ دیکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشترغار - میاہ یعنے تر دوائین جیسے سرکہ
دیہ زرنیخ ترکم یعنے کسوم کا زرد پانی آب قثاء برّی آب بلبوس اور آب عنصل خاص کر کے اور آب مرزنجوش خصوصاً اوس برص پر جو
کھجلنے کے نشان پر ہو گیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا - اطلیہ جیدہ سے تریاق اور شرودیطوس اور لوغاذیا
آب تباکشتی کے ہمراہ - ایضاً شیطرج کوٹ کر اور سیطرح رائی کو مگر کبھی یہ دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اقرب ہے کہ سپیدی درمیان
ہین دونون جلدون کے ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو - ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ ایکا ئین اور اوسکے
بعد زاج کو ملائین - اطلیہ جیدہ مین سے فرابیح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین
اگر پہلے سانپ کو ذبح کر کے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کردین اور پھر شورہ سے اوسے نمک دین اور سانپ کو بریشتہ کرین تا اینکہ پھول
جاے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تا کہ
پتے خشک ہوجائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اور سیر پیس کر ملائین
کہ مثل مرہم کے ہوجاے اور دھوپ مین طلا کرین طلاء ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج بگڑ جاے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون جو
ابتداے برص کو بھی دور کر دیتی ہے - یہی دوا جونہ بول صبیان یعنے شیرخوارہ مین بھگوئین اور سات دن تک تازہ پیشاب اوسمین ڈالا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجاے طلا کرین تا اینکہ قرحہ پڑجاے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
سوختہ اور خون کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تا کہ سب دوائین ملجائین بعد ازان طلا کرین تا اینکہ رنگ بدن مثل اصلی رنگ کے
ہوجاے - اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو بکر لگاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

مادہ کا لیسے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے - ماءالاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی
باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے - آخر کے مسہلات مین حب منتن کا استعمال کرین اور پھر ماءالاصول منضج ہفتہ تک پلائین اور خون بڑھانے
کی تدبیر لحوم حارہ سے کرین جیسے طائرون کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزین غلیان اور جوش خون مین پیدا کرنیوالی ہین یا ان سے
ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق بیضے چکنے شوربے وغیرہ سے نسواسطے نفع ہے کہ اوہ بھی کبھی چیز کرین پانی سے زیادہ
اس مرض مین کوئی چیز مضر نہین ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرین - واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھردرے
کپڑے سے ملا کرین تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام مین جانا بھی ہر برص کو مضر ہے - غذاے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی -
اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے - جو سپیدی کہ بعد داغ لگانیکے جسم صحیح
ہو جاے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہین یعنے برص نہین ہے اسی طرح جو سپیدی کہ پچھنے سے خون کی آتی ہے وہ بھی صفت
طلاے کثیر الاخلاط کی جو مستقیم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہین تین اوقیہ اون زرانج جو اہل روم ہ یعنے چیکیلا ہو
یا انخم یعنے سیاہ یا خون ابنث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ رشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک
اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ
چھوڑین - اندرائن تازہ کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن بیس رطل کے لیکر کسی طنجیر مین پکائین اور پکاتے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقر قرحا کندش تافسیا قرنفل سلیخہ اور بورہ تخم تنار الحمار خربق سیاہ جاوشیر ڈالین جب
دو ثلث پانی جلجاے اوسکو چھان ڈالین اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھین تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاے بعد ازان
آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل دو مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیون پر چھڑک دے کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے
ہون اور چلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونون قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنجار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ
ملا کر ان آبہاے مذکورہ مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونمین ادویہ اور خون ہاے
مذکورہ بالا مین ملایا کرین کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی تمام لئے جائین اور پتے بھی جائین کہ پینے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
خشک ہو گی بعد ازان اس دوا کو حمام مین جا کر طلا کرین - مین کہتا ہون کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک مسہل الدموں
جو تاثیر مین اس سے قوی تر ہے استعمال کیجاے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے طلاے جید جو ساہر
تامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقاقل بیخ کبر ہر واحد ایک جزو اسیطرح حضض دو دم مرزنجوش ہر واحد ایضعف جزو دھوپ مین ٹھہر کر طلا
کرین **طلاے خفیف** جیسے جعدہ برص ہے شقاقل اور ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین **ایضاً** فوہ الصبغ اور زنجبیل اور
تخم ترب کندش سرکہ شراب مین پیسکر استعمال کرین **ایضاً** شبہ یعنے پیتل جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ
اور مقر یعنے پیتل جلایا ہوا اور زراریح ہر واحد ایک درم پہلے قطران کو سرکہ مین گھول لین اور لگائین بعد ازان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
چھڑکین **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے اریباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ مجبشہ اسیطرح زنگار اندرائن
پیسکر سرکہ ملا کر قرص بنایا کرین اور سکھا رکھین اور بروقت حاجت پھر سرکہ مین پیسکر طلا کرین اوسکے بعد غبیر کو اوپر خوب سا لگا دین

ایضاً کتاب الزینہ قرلطن حکیم سے ایک نسخہ منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض او اسود شاشر الیشیہ بیخ مازریون کبریت
زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے رقیق ہوجائے اور شیشہ کے ظرف میں رکھکر دھوپ
میں بیٹھکر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین دوسرا نسخہ جو حکیم جبریل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فربیون اور خربق
ہر واحد ایکدرہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** کت رتی تا فسیا مازریون مجیٹھ شیطرج حب عاقرقرحا
مویزج ان سب کو خون مار سیاہ میں جو کنجلی چھوڑ چکا ہو ملاکر قرص بنا رکھین اور وقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسکے پانی میں ملاکر
حمام میں استعمال کرین **ایضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سبکو ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین
صفت **دوا ملکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور زلسل آستہ سرکہ میں جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی
رہے تا اینکہ مہرا ہوجائے پھر اوسمین زاج اور زرنیخ احمر برادہ آہن اور لشکر دہن اور زبد البحر ملاکر پکائین تا اینکہ جوش آجائے اوسکے بعد طلا
کرین اور بار بار لگاتے رہین دھوئین نہین جہانتک نہ دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا اثنا طات کو بھی دور کرتی ہے طلاے جید
عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر یک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین **ہمارے
تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ تمام وزرنیخ شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ
ملاکر استعمال کرین جو لقاطات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور جب اچھے ہونے زخم کے چھری سے دوا لگائین تا اینکہ جس طلا کل
ہوجائے پھنسے کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب لقم ملاکر طلا کرنے سے
دور ہوجاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ جیسے ہم رنگ جلد کے رہے اونکے اوزان اور مقدار کی بصراحت
صاف تعین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین (اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواے صبغ کی کمی اور بیشی
دوا کی حاجت ہوتی ہے) بلکہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کردینے چاہئین کہ اونہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین از انجملہ
شورہ اور مرداسنگ شراب اور مغرہ یعنے سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شب وغیرہ کو مرکب کرکے طلا کرین یہ **صبغ ہمارا مجرب ہے** پوست جوز اوسکے
برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملاکر استعمال کرین
اور مقدار مناسب وہی ہے جیسے قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج قلقند یعنے سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دھوپ
مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیتا ہے **صبغ آخر** قرط شیح مردار سنگ
چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار
سرکہ شراب مین اسقدر بھگوئین کہ سیاہ ہوجائے اور بجراحت کشیرہ طلا کرین یا نشترات دیکے کر سینے لگائین اور پھر استعمال موقوف
کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص کی** بیان کی ہوئی چیزین اور مقلیا اور مطجنات اور کبابیات اور لحوم کے جو سکباج اور ابازیر
کی شرکت سے طیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کردینا یا تھوڑا سا پانی
پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج ہے جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن
کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو
اوسکا لگانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجاے پھر علاج

مرض جذام کا ذکر کیا جاتا ہے **مقالہ تیسرا** اون امراض اور عوارض جلد کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان مین اور شری نیج البلخیہ اور بطم کا بیان** سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین سعفہ کی ابتدا تبدد سے کاسہ سر مین سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوست سر اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان ان پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے خشک ریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور بعض اوقات ریم بھی ان قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا نام شری نیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے کبھی مادے اسکی ابتدا ہوتی ہے کر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین - اور بیشتر سر مین اس مرض کا اثر ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے سبب ورشہ مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حاد اور اکال ہو خون مین ملنا اور اخلاط غلیظ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اسمین رطوبت لطیف اور تیز ملجاے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اسے طبیعت دفع کر دے اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور شری کی نوبت پہونچے بلخیہ ایک قسم قرحہ ردیہ کی ہے اور بطم دو قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا ران کے مادہ سوداوی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بعلاج سوداوی کے ہے **علاج** سعفہ کا علاج اور تدارک کا تدبیر عنقریب ہم اسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر مناسب ہی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے مطبوخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کرے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور رب شاہترہ مجموع دونون سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونو مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ ایک دن اسی پر انتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون غذا نہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصا چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط ایسی سبزہ چیزون پر انتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین امتناع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل روغن وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسب کی فصد پیشتر حاجت کراتا رہے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام الجبہہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین باہم مرتقی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اکثر پچھنے سر پر لگاے جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت ساخون اوس سے بہہ جاوے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصا بعد خون برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ ممکن نہ کرین اور نمک حمام مین بیٹھین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچایا یا بخار آب نیم گرم چند مرتبہ پہونچانا - اور ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نزدیک بیان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضایقہ نہین ہے بعد

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے — ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگ کا سے
تجربہ سے مرض سعفہ میں فصد کھولنے سے بر آمد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر
طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین بکار آمد ہے اور اسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دہو ڈالین — ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے
اگر یہی مرض کی ابتدا ہے یا بدن رطب اور وورم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ توتیا اور رسمہ اور مازوے سوختہ اور روغن
انکو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض محففہ سے بنائی جاتی ہین جیسے پوست انار سرکہ شراب مین ملا کر اور
روغن گل اور کبھی اوسمین مرد اسنگ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط
اور جب سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی اور جب ابتدا اوسکے
اوسمین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل — یا مرتک اور چرک نقرہ اور
بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمان گونی اور عود بلسان
اور گوڑ ہکوک بیخ خرنوب یا کرنب اور حب البلسان سائیدہ — ایضًا عدس اور معزہ ہمراہ سرکہ کے — ایضًا بادام تلخ اور مازوی سبز
دونون کو پیسکر طلا کرین یا سرکہ ملا کر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درست کرلین — اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مرزنجوش
کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے بر آمد ہو اوسکا سعوط کرین — جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور
درشت پر ہو اوسکے علاج مین حاجت قاقطار اور قلقند اور شورہ اور زاج حیا اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین
کی ہوتی ہے اور دوا ے القراطیس ہمراہ توبال نحاس اور روغن تنوبے کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے — ایضًا مثل مرداسنج اور
اسفیداج کی بھی موثر ہے — حرف یا لیس بھی مجففات قویہ سے ہے — بیخال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے
اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زروازیرا جو ایک طائر معروف ہے خصوصًا چیاول کھا کر فضلہ کرے — مرہم عروق کا ان
لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے — اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند اور پوست انار سے
مرداسنگ حنا ملا کر کے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب مین مذکور ہوگی **صفت دواے جید** کی قلیمیا کبریت سبز
خاکستر تیرو کے شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین — کشنیز خشک سوختہ و تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل مین **ایضًا**
خاکستر چوب انگور اور زراوند دحرج گلنار اور مازو ریتا نج سرکہ اور روغن کے ساتھ **صفت دواے جید** میلے سعفہ کو طبیخ کنیز سے دہو کر
توبال نحاس اور مرتوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل
بقدر حاجت **فصل ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی** مزمن اور کہنہ تو استعمال دواے حاد کا محتاج ہے کہ اوسے شرا کے گوشت تک
اپنی تیزی پہونچادے بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سمہ کہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا — ترطیب بدن کی غذا اور نطوخات اور حقنہ وغیرہ سے
کرنی بھی نافع ہے **صفت دواے جید** جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف ماميثا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر لوبرق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین — اسیطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائین اور جرب

اور قوبا اور تمر طاشعر اور داء الثعلب اور خرز اور بلخیہ جو سعفہ ردی کی قسم ہوتی ہین ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہی مترجم شاید
یہ وہ دوا ہی جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہی **متن** بیشتر سبب سعفہ کا یہی ہوتا ہی کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا
علاج بھی یہی ہی جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے **خاص تجربہ کی** دوا جو قوی ہی اور مجرب بھی ہی زراوند اور زنگار اشق
مثل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر جیند کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین **فصل قوبا کے
بیان مین** قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہی ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہی خصوصاً سعفہ یابسہ
مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہی بس ممکن ہی کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہی اور زیادہ ترکال اور دم رنگ
اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب حدت بھی قریب سبب سعفہ کے ہی اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت ہی جسمین حدت زیادہ
ہو کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہی جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلظ مادہ حریف سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہی وہی ہی جسمین
یہ انسیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور رطوبی بھی ہوتی ہی کہ بوقت چھلجانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہی
کہ ایک تری سی نکلتی ہی اور یہ قسم داد کی اسلم ہی اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہی کہ وہ
بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہو جاتا ہی۔ اور بعض قسم قوبا کی تقشر ایسی ہوتی ہی کہ اوس سے چھلکے اوڑھتے ہین اور یہ تقشر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہی ایسا داد مثل بہراء سود کے ہی اور جیسے خشک کنیشیہ اور بعض قسم اسکی تقشر
نہین ہوتی۔ بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث مدبر ہوتی ہی کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہی اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہین دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہی اور قدیم کہنہ بھی لیکن پرانا داد زیادہ ردی ہی۔ اور یہ مرض مواد کا فصل خریف کیطرف
منسوب ہی کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہی **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج مین ماحصل ایسی ادویہ کی حاجت ہی جسمین قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہی اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ
رقیق کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہی اوسیقدر اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہی۔ جونک لگانی دلو
کے مرض مین ایک اچھی دوا ہی۔ تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت ماء الجبن کی اوسقدر ہوتی ہی جسکی تعیین
مشاہدہ مرض خاص پر موقوف ہی۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہی جتنی سعفہ مین ہوتی ہی —
اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہی۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر بتبدیل مکان کر یا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا
ہی۔ ایک قوم کی تجویز یہ ہی کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
ایک مسہل کا جو مطبوخ صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہی۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جاوے اور بکثرت
ہو جاوے پھر اوسکا علاج وہی ہی جو کہ جذام کا علاج ہی **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے
حماض اترج کافی ہی اور قوی داد کو بھی کافی ہی۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو سب کا سرکہ
ملاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر غایت درجہ مفید ہی۔ ماء کبریتی یعنے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سریش بکھاون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے
دانتون سے جو خون برآمد ہوتا ہی اوسکے جمے ہوئے چھلکے یا لخلخے تخم خربوزہ اور بیخ اشراس روغن بادام تلخ بھی جید ہی برگ کبر اور

سکنجبین سرکہ مین ملا کر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے — آقاقیا اور مغاث اور روغن نخود کو بھی صلاحیت اصلاح
کی ہے ہر ایک بدن کی داد کیواسطے۔ وہ بدن یا قوی ہو یا ضعیف ہو اور ورق حضض بھی مفید ہے۔ ابتداء تو باربار پیشاب ہر دم آب گرم ملا کر روغن بنفشہ
سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے ہین — ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تو قوبائے ابتداء کو دور کر دیتا ہے خصوصاً جو اجزا بیضہ کے اور سعفہ رطبہ
کو بھی نافع ہے اور لعاب اسپغول یا عصارہ اسپغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص اور کدو سکھا کر مفید ہے دوائے جید
صمغ اور ماء عنزمی البلوط اور میعہ ہو تران اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً بخار لینے پر ہینگ جس سرطین سے کلائی جڑتے ہین اور سکو اور گندہ
اور کبریت اور سرکہ ملا کر کے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین۔ جو داد قرمزی اور کہنہ ہو جائے اور قسم ردی سے ہو اور سیلان دوائے قوی ترکیب ہے
جیسے عصارہ حماض تیز جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا
بلن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیٹر کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون مجرب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ لعوق
ہر لعوق سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہو چکا ہے اور تخم تنکشت اور کبریت الشمع اور بوم اور حب الیان
اور ان فیسا خاسہ اور خصوصاً اگر اسکی تیزی بنالین روغن خردل مین اور سنگپیہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قیروطا اور کندش اور حماض کی
جڑ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لعابت مفید ہے مرکبات قیروطا کو لیکر مین اور روغن نخود اور انکلیسن
کی اور شہد اور کبریت کو صمغ بطم اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبائے منتشر کو بھی نافع ہے دوسرا الشنجیہ کندر اور زاج
اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً یعنی ارمنی لکست مثقال روغن دو درہم حماض اترج
عنزالیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا کرین ایضاً سنا سپید
سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مرد اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین دوائے
جید حب البان دس جز اور کبریت اصفر سنگپیہ ایک جز خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی آمیز داخل کر کے طلا کرتے ہین
ایضاً کبریت اور روقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر ایضاً فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد حب
الخضراء سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین **فصل بثور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے پیدا
ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان بثور کا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اسکے
سپندان دونون کا لطوخ بنالین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے **فصل جرب اور حکہ کا بیان**
تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جس کا
استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہو جائے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے — یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ
اوسمین بلغم شور و بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلاظت بھی
ہے مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے — اکثر اس مرض کی
پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے
جو قسم جرب کے بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے — اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نشو و ارکہ دو سے

دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اون چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز تحجیری پاتی ہے — جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے — جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد قمل اور سعفہ اور خارش اور قوباء کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے — جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین لذعیت اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جیسا اوسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اوسے بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اور تنشیف نیچے صفائی جلد مین یا مادہ مدفوع مین نہ ہو — یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ — یا بسبب غذا ہاے غلیظہ ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے — یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے — حکہ کبھی مختص چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اوسکا مثل داغ کہ آبلہ وغیرہ پر باقی نہین رہتا — سن شیخوخت مین جو خارش ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور معدودے کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب متقشر اور اوسکے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین — اور خلاصہ مثال یہ ہے کہ اوس حکہ کا دونون جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندرونی حصہ مین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے — جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے — جرب کی پیدائش زیادہ تر اونگلیون کی گھائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر ہے — جرب عظیم اور فاحش سکون پذیر ہونے کے بعد خربشات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوباء کے ہوتے ہین — جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سحج امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط محترق کا استفراغ کیا جاے دواے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی چیزونکا کرین اور نقہ اور میوہ جو ہلکی ہون اور بسرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور حمام کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ حمام مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شی عفن جمع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بلو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم بوقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہین — مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج اور فستقین ملا کر اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین مامیران بھی شریک کیجاتی ہے — ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک سے دو ثلث کے اندازا اس جوشاندہ کی مانیت سے دو ثلث رطل لے ایکا اوسمین خیار شنبر بیس درہم خوب بھگو دین جب اچھی طرح بھیگ جاے چھان کر ایکدرہم غاریقون ملا کر ۱۰

استعمال کرین حب جیا اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہی۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سحق کرکے گوندہا کرین اور سکہائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ سب دوائین اسکے نم ہوجاے تیسرے بار اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب لبستہ کرنیکی قوت آجائے اور گولیان بنالین دواے قوی جرب فرمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور بسفائج کابلی مقشر ہر واحد ایک درہم تربد دو درہم ہندسیہ مین گوندہکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے۔ کبھی اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہی۔ کبھی جرب ردی فرمن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہی کہ ہمیشہ بر در پی تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دے کر تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑدے بعد متواتر تین روز استعمال کرین اور یاد طرح سے فاصلہ اور ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ عمل کرچکا ہو اور اگر سحج امعا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہی اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ صبر آب کاسنی مین بھگوکر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہی اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کردے تفوحات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہین ایضاً شارب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ مین سوکھا کے طیار ہو اس رب واسطے جرب طب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ ماء الشعیر کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کے واسطے مفید ہی اور ممکن ہی کہ یہ رب جملہ مسہلات جیدہ سے اسیطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہو سکتا ہی اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے انکے رب اور جلاب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہی اگر روزانہ استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور صبر شاہترہ کے چند روز در پی استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہی ادویہ منقیہ جو بروقت تنقیہ کرتی ہین اور اونکے قائمقام یہ دوا بھی ہی کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ خمسہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہی ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا ادو درہم ہر واحد ایک درہم زعفران تین درہم ایضاً دواے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہی جسمین بسفائج داخل ہین اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین درہم تک استعمال کرین ایک گروہ نے کہا ہی جب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہی کہ تخفیف کرین اور فقط جنے کا ستو اور شکر صبح دم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاے گی۔ کہتے ہین کہ صاحب البرص اور حکہ قشفیہ کو بھی نافع ہی کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جاے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہی کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہی۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہی خبث فضہ اور مرداسنج اور صندل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھ کر اور روغن گل ملا کر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہی اور اس سے بہتر یہ نسخہ جیدہ ہی گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام دواہی تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ وہی ہی

جسمین قوت شخمیہ بھی ہو جیسے انار کے چھلکے اور عفص وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاے — اسیطرح آرد عدس و بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملاکر
دھوپ مین رکھین تا اونکا خوب گرم ہو جاے اوسکے بعد طلا کرین معجون جو اس غرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب
قوبا کو اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد ان معاجین سے وہ ہین جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ مشمش
کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر ایک دس درم ہلیلہ زرد چار درم مشمش منقی شہد جس قدر جمیع ادویہ کے — ادویہ موضعیہ
واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت
جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملح کبریتیہ اور راتیانہ اور عقیدہ اور جیسے جو سی اور گیہون کے آرد کی جسے سمید کہتے
ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور جب بطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کزر
طبیخ حلبہ آب پوست خرنوب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے تخم حنظل اور علک الانباط آب
نعناع ملاکر اور ریتیانات کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج احمر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام
پھٹکری کے اور نیلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بیشتر وہ سرکہ جسمین ونلی بھگایا بعد ازان شیشہ کو اوسمین بٹکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے
کبھی اور چاوہ مین ریتیکل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کردے اور افراط حدت کو منع کرے — پست انا بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے
مجربات سے تخم خربزہ کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب ساکھجائین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی
ہوئی بھٹی کے قریب بارہا مین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دواے جدید مرداسنگ و زاج تخم خربزہ ہموزن لیکر پیس ایکرین سرکہ
شراب مین و کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی حل نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تریاکا فعل ہو پہنچا تین
بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بدرجہ مفید ہے اور بوجہ حل نداوہ کے اندر بھی آمین کم ہے (جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیاے
مادہ بعد محلول ہونے کے حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی) — کندش اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور
کمیلا اور قلعی اور مس سوختہ اور مغاث اور نوشادر اور تلخ منشیہ اور تخم حرمل اور ماش اور زنگار اور اشنان گاذران اور بلیدی سنگ
اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قنبار الحمار ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کر کے موضع جرب پر
چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور جب خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید راکھ اور مسکہ اسی طرح ملین
تا انکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاے — کبھی تنہا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالہ جرب مین کافی ہوتا ہے — مرکبات جدیدہ
مین سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کنیر اقلیمیا خصی مردار سنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملاکر طلا کرین شب کو اور دوا لگاکے سوئین صبح کو حمام
مین جاکر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملاکر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دواے
سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بھگوائین اور بروقت حاجت کے طلا کرین
ایضاً کشتہ سیماب اور سیاہ سالکہ برگ نیم اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جز بھیڑ کی مینگنی تین جز سرکہ مین ملاکر طلا کرین —
جب ادویہ قویہ جو خلاط اور خشک دکھال ادھیڑنے والی ہین استعمال کیجائین اونکے بعد روغنہاے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے
روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین اور جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو — جرب رطب مین
ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے — جس دوا مین کشتہ

سیماب پڑتا ہی حتی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضاے کریمہ سے دور رکھنا چاہیے۔ حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے ترطیبہ کی حاجت ہی ہوا وخیین ادویہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہوسکتی ہین مثلاً گاے کے دہی کا تو ڑ جو خوب ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور مروخات دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان بارد خصوصاً اگر ان ادہان مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاے۔ جب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی۔ نرم اور سبک ادویہ مین سے خشخاش سرکہ مین بھیگا استعمال کرتا ہی ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی مین اور نشاستہ بھی ان ادویہ مین شمار ہی اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہی اس مرض کی ادویہ قویہ مین ایک قرطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہی اور خارش مین اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہی۔ ادویہ قویہ مین سے یہ ترکیب ہی کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر چلا کرین خصوصاً خصیون پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور بیدداروس کھجلی کو بھی نافع ہی اندرون ہر دو سرین گاہ کے اوٹھتی ہی بطور شیاف کے لینی چاہیے مشایخ کو علاج حکہ مین جو شمامل فنا کو عارض ہوتی ہی اس دوا سے نفع بہت ہوتا ہی کہ دردی شراب کو تازہ سونٹ کے ہمراہ لگائین۔ استحمامات اور نہانے کے باب مین جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کئے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا واسطے مرضاے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور باذنہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہاے نرم کا کھانے مین ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ کبھی جاننا ضرور ہی کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہی

فصل حصف کے بیان مین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے کسی عضو پر کثیر العروق ہونیکے سبب کم نہانیکے یا نہانے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنے خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جو ادہ سے پیدا ہوتے ہین جو کسل اور تعب بدنمین بسبب اپنے تنش کے پیدا کرتے ہین اور عدہ اوہ اسا سرنج اور جیسے پیشانیل ہونے والا تا کہ اگر تھوڑا سا عرق برآمد ہو تا دفع ہوجاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہی اور اب جو کہ نہانے سے نیز ادراک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہوکر رہ جاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بثور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہی جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے اور کبھی اس سے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہوجاتی ہی علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو بذریعہ فصد یا اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہی کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا انھین وہ جو دیسے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط جاد کرلیا کرے حصف کے بدو زاد ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہی اور اگر پیدا ہوگیا ہی تو زائل کردیتا ہی بعد از ان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینا برآمد ہونے کے بعد اوسکے مناسب گرم کی حالت بھی نافع ہی ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو نافع ہی مگر کھجلی بھی اوٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہی اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہون اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسے اشیا کا جو برآمد عرق کو مانع ہون جیسے طبیخ آس اور گلسرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ خوب کا جالا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہی۔ کبھی حمام ایسے پانی جسمین اشیا قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور رفتار کو

حجامت ساقین جرب فاحش کو نافع ہی

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہاں پسینا زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار
شکنجے کھچوا کر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہو اور آب سرد سے نہانا ۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور
مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہو اگر ملا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر ۔ ایضاً وہ مسوحات جنمین مجیٹھ اور مرداسنگ اور نیشا لی
اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور قدیمہ اُسکا اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور قاتل کندر ہے کبھی غری السمک
یعنی سریشم ماہی بھی ضعف کو نافع ہوتا ہے پانی مین گھول کر ۔ اور شیر ضعف قوی مین استعمال ہوتے ہین اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت
ہوتی ہے ۔ اگر ضعف کی وجہ سے ترشح بڑھ جائے اوسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر او
مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے ۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہین اور فساد اور رداءت انکی زیادہ ہوتی ہے
اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے **فصل**
نبات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھر کھری مدت تک رہے اور انسداد مسامات ہو اور پسینہ اوسکا
جیسے ایسے شخص کو رات کیوقت یا بعض اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو
نبات اللیل اور ہندی مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس
اوسکا بوجہ خشونت اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تخفیف پیدا کرکے اور کبھی مسامات
او بند اس مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے ۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا لازم ہو
اور اس سوے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات و ہوائے شبیہ جو اکثر ٹھنڈھی چلتی ہے ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے
اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیئے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے ۔ خاص حالات سے اس مرض کے
یہ بھی ہے کہ ابتدا مین تو کھجانے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجانے اور ملنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا
ہے **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین
اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہا سے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر دینا مین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہو چکا ہے اور اگر تخلیہ بدن کی
کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا کرین ۔ اور یہ موضعیہ مین صبر کو منافع ہے اون سب دواؤن مین جنکا اس مرض سے خصوصیت
ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طلین ۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر ۔ آب کرفس تر
ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے ۔ تنہا اور دسرکہ بھی اس مرض کے مفید ہے اور لوبیہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثاٰلیل**
کے بیان مین مسون کو ثالیل کہتے ہین یہ بیماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گردی ہوتی ہین اور
عفن فرمنہ یعنے بیچدار اور چھلکے ہوئے ترچھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو موجب اس مرض کا ہے اور جو اول مرتبہ مین اسکی پیدایش کا
فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس کا خلط سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک ملنے سے
مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہوا ہو کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے جب بہ احتقان اور بکثرت
کے اور ہونے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کر کے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون مین کہ اونمین
بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور ادنی خون مین رگہا سے کو جنکے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت

مخففہ زیادتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کردیتے ہیں لہذا عفونت جو لازمہ کہ رطوبت ہے
پیدا نہیں ہونے پاتی خصوصاً جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت میں زیادہ حار نہ ہو۔ کبھی ایک مستبرا پیدا ہوتا ہے اور یہی
ثؤلول ہے بسبب استحالہ کہ اوس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کرلیتا ہے جو بذریعہ
بخار کے اوس عضو میں آتی ہے جہاں وہ ثؤلول پیدا ہوا ہے پس اس غذاے استحالہ شدہ میں پیس اور یبوست پیدا ہوتی ہے اور
ایک مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں جب وہ بڑا اشدہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جاے یا کسی اور تدبیر سے فنا
کردیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہیں۔ جو بڑے بڑے مسے ہوں اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے
سرے ہوتے ہیں ایسی ہوں اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہوں اون مسون کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہوں
اور کسی طرف جھکے ہوے ہوں اونکا نام ترون ہے۔ بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہادہ ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے
مسے کو دیگر اقسام سے تمیز کرلیں اور جب اوسکا مادہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہو جانا چاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے
نکال ڈالیں اور باقی نہ رہنے دین **علاج** بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا اسکے
لیے تو امر لازمی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور اشتمال سے بہت گذر جاے۔ اسیطرح تدبیر تولید کیموس جیدکی یا اور
تدابیر جو بکرر بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سب علاج خفیف ثآلیل کیواسطے
جیسے مالش مسون کی روغن پستہ سے بیشتر کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین روز تک ٹہرجانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے
اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **ایضاً** بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور جبذ مازج بھی جید ہے اور برگ
تازہ برگ آس ثؤلول خفیف اور قوی دونوں کے واسطے اور جوز ترکے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب باینکہ اسکے لگانے سے
ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثؤلول میں لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے خرنوب کے اور اوسی کی
راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ اور دوا جید بالغ النفع میں سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل میں چھان کر آب
سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثآلیل کے واسطے چونا اور ہرتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سیاب
کشتہ اور علی الخصوص ناکستہ ملوط بدانہ زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلبوس کو سپند کے نشاستہ کے ساتھ **ایضاً** ذراریح
ہمراہ زرنیخ کے **ایضاً** عسل بلادر سہ کے اوکھیڑ ڈالنے میں قوی علاج ہے اور شیر تیوہج یعنے درخت شیر دار سی جیسے مدار اور
تھوہر وغیرہ کا اگر کمر یا اوسپر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے۔ جو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کبھی بہت
اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے سکا و نجی کو پیشاب میں پیسکر لگا دین عجیب الاثر ہے اور ذبلہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم
حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہیں اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے **ترکیب معتدل** پوست جوز تر اور
زجاج اور چونہ جو نرم دہ ہے ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور سہ پر رکھیں **ایضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم سجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلنہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کے
ہمراہ طلا اوسپر کرین۔ منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر زن سے جو تنکے یا چاندی اور
لوہے کے باریک باریک نل ایسے کہ مسون کی مقدار اوسمین سما جاے گو مدبد شوار ہے کہ ہم از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہوا اور بار بار بڑھ

اون ملیون کی تیز اور شکل اونکے موضع کی بطور قطاع دائرہ کے ہو مینے پیدا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے باستعاری تمام مسہ کو اوسکے اندر لیں اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ نہاں سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجائے - یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کھنچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد سیر روغن زرد لگادین - ایضًا جب کوئی دوا سے حاد اوسپر لگائی جائے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اور اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جائے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گردپیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعر یعنے گہرا ہوتا ہے (جیسے گولا بنانے کی ترکھانی جو نجاروں کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا نہ ہو) اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوا سے حاد لگاتے ہین ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہی کہ وہ کٹنے نپائی بعد ازان مقام مقطوع کو صابون اور سم الفار اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہجانا تھا وہ بہگیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہ گیا تھا خشک ہوسنے کے بعد خود بخود گر پڑا

فصل قرون کے بیان مین

قرن سنیگھ کو کہتے ہین اور یہان مراد ان فرونیون سے ہے جو اطراف پر عامل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھجاتی ہے کثرت عمل اور محنت شدت کرنے سے جیسے محنت کرنے والون کے ہاتھ مین گھٹے پڑجایا کرتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردہ ہوجائے کہ خشکی سے لینے خواہ کھینچنے سے کچھ ایسا ہی بعض انواعہ سے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گرجائے بعد اوسکے روغن زرد لگائین

فصل شقوق کے بیان مین

جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس اور خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی برودت اخلاط کسی مادہ حادہ کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے کھینچتی ہے اور کبھی حرارت شدیدہ کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوا سے گرم جیسی لو ان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اور زمین مین خشکی لگی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہنچنے سے روکنے کیلئے اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا ہاتھ کا بسبب آبہائے قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہو پیدا ہوتا ہے خصوصًا اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اوسکے العضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جنمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنے رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق خشیا بور خواست کے پانی سے اس بات مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے

علاج عمومًا شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ان مرطبہ کا شربا استعمال کرنا چاہیے خصوصًا روغن کنجد بقدر ایک اوقیہ تک ہر روز آب کدو سبز کے ہمراہ یا نقوع زبیب شیرین کو چند روز پیوین - اسیطرح مرطبات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ تدہین کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے آتا قیامت مفید ہے ایضًا طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصًا قیروطی جو برگ چقندر اور معروف جربیون سے طیار ہوئے ہون یا موم حیوانات چربیون سے بنائے جائین اور

زفت رطب و قطران اوسمین داخل ہو اور اگر تشقق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی بارد رطب یعنی عصارات باردہ رطبہ سے
بنائے جائیں اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضروری ہو اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا**
علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہی جسکے جلد مین گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی خالی رہے یا برودت زائد ہو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے تشقق ہونٹھوں مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہی
پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع تشقق ہو یہ ہی کہ قبل ازینکہ خشکی زائد ہونٹھ مین پیدا ہو اور سبب تشقق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر
کرے قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کرین اور ادویہ مذکورہ اگر بعد تشقق کے استعمال
کرین تب بھی اکثر زوال تشقق ہو جاتا ہی۔ پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا نی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے تشقق کو روک دیتا ہی جب تشقق پیدا
ہو جائے اوسکے لیے عمدہ دوا یہ ہی اروی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد
لگائین یا انزروت خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر پگھلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین —
یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھوں کی ترقیدگی کو مانع
اور بہت مفید ہی اگر ترقید ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب ابخرہ ردیہ کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب یبس
اور خشکی اور کثافت جلد کے اور خلاصہ یہ ہی کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہی کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہی **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ ادہان اور
چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن جینی بدرجہ غایت مفید ہی جیسے بیل گائے اور بکری کی چربی
اور مغز جسمین تھوڑا سا موم ملا یا جائے کہ یہ بھی نافع ہی سادر الیہ یعنی چشمہ کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو روغن
ٹپکتی ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہی۔ مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حبرل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہی اگر
یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ معزیہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہو حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ
کرتے مین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین بس ایسی دوا کہ جن مین کتیرا خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جائے
عجیب النفع ہی ایضاً موم اور روغن گل سپید اور علک البطم اور سیر سالم سب کو یکجا کرکے لقمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہی
ایضاً قطران ہمراہ طحین یعنی پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہی اونکا بسائیدہ ہمراہ روغنہائے مناسب کے اور شحوم مذکورہ کے
نافع ہی ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہی مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہی ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ
جانے مین استعمال کرین ایضاً بیدانجیر کا مغز تھوڑے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بیدانجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح
ہو اوسکے لیے نافع ہی ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین لائین
ایضاً سرطان نہری کو شیشرج کے ساتھ پختہ کرین ایضاً روغن زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت
عمدہ یہ دوا ہے کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور کندر کو

بھی پیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لین اور سب کو روغن بیلانجہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو متعاقب یعنی پاشنہ پائی مدمن کا خوگر ہو اوسے نقصان کی ایذا کبھی نہ پہونچے گی

مترجم کی مجرب دوا

پاون کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے تمسٹی تلخ بقدر ضرورت جوکوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاون کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاویگی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاون کا جو بھی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا

فصل ہاتھونکے پھٹ جانے کا بیان

علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف ہو اسے ہو یعنی سخت ہو واسطے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین کام لانا چاہیے

اونگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا

اسکا بھی یہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ تخم بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین

فصل تقرح قطاۃ

یعنی پیٹھ تک جانا اور زخمی ہونے کا علاج۔ قطاۃ اور پیٹھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چیت لیٹنے سے اور سخت ہونا بحالت بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے لازم ہے کہ جس وقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت چیت لیٹنا ترک کردین اور ربعاج کا استعمال شروع ہو جاوے۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاوے تو اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور انکے پائین یعنی مثلاً خماسے بید کو بچھا کر لیٹین اور وقت وضع چھبین گی یا جبہ کو بچھاوین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین

رائحہ منکرہ کا علاج

یعنی بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدبو پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کا دیر تک نہ کرنا سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ پھیل جاوے اور میتھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ مالحہ یعنی تیز ہوا اوکو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین۔ بخر یعنی گندہ دہنی کی بوے بد کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا ہے۔

بغل کی بدبو کا علاج

جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو مثلاً اپنی کیفیت کے بہتر خلط مقدار اور کمیت کے لیے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب لطافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اوسی جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو۔ نہار منھ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنی پل پنگ ایضاً کرفس اور حرشف اور ہلیون۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دفع کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے ہلیون۔ بدبوے جلد کو تتبع مشمش یعنی خوبانی کا جوش دیا ہوا اور خوشبو کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین برگ مورد الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور سوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور قونج اور مرزنجوش اور برگ بہی اور برگ بید ملا ہو سعتر تمر کے آس کی جو پیسا ہوا ہو اور مشموما صندل کی تمریخ اور سعد اور تفاح اور قرقصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کر کے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور اشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور اسی کا چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہی **ایضاً** اقراص ورد ہمراہ سک کے **ایضاً** اسنان آس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن مشکی وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیانمین صنان کے** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی صنان وہ بدبو ہی جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ صنان بقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہی جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہی اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہی البتہ صنان کی پیدائش مناسب اور اولی یہ ہی کہ اوس مادہ سے منسوب کیجاے جو انسان مین تحلیل بہ منی ہوتا ہی وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہی - علاج صنان کا بعد تنقیہ کے بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو یہ ہی کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیات معادیہ اور خاکستر آس سے اور بس پانی مین جسکی تحلیل ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور سافج اور گل سرخ ہر واحد ایکجزو توتیا اور مرداسنگ مقید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** ورد احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جزو ایک قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور لطوخ کے استعمال کرین **فصل** صفت ایک نورہ کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہی - سعد اور سافج فقاح اذخر سیعہ شامیہ جو بنی رمان کا مشہور ہی ہر واحد دس درہم گل سرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہم سعد و فقاح اذخر اور سافج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوس پر گل سرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سو کھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہی اور سرد مزاج والون کے مناسب ہی سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہاے سلیخہ ہر واحد تین درہم قسط اظفار الطیب سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہم شاخہاے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درہم بنی رمان کی اسکو شراب مین حل کرکے باقی ادویہ کو آب نمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جونکو ہو چکا **اور دوا ہی** جو پسینہ کی بدبو کو دور کر دیتی ہی دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ یعنے وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیلس بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گل سرخ خشک ہر واحد تین اوقیہ خشک دوائین آب اس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی محلول کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز کی بوی بد کا بیان** اور ریح کی عفونت کا بیان ہی اور اوسکا علاج ان تینون چیزونمین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہی جنکی خاصیت یہی ہی کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغاز اور لہسن اور حیرا اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہی مگر جعدہ [illegible] اس اثر کو دور کرتی ہی اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہی جیسے میٹھی [illegible] اور پیشاب کو بدبو کرتی ہی اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہی اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہی **فصل بیان** ان مین

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہیں وہی بول کی بدبو کے بھی ہیں ایسا ہی مدرات جیسے ہلیون وغیرہ کے
رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا
علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا **فصل قمل اور صئبان کے بیان میں** جو مادہ کہ لب لیسا ہے
کہ خاص اوسی میں کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی امر شی میں حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ
لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہیں ہوتا اور اسکے بعد لطافت میں وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہوکر
بہتا ہے اور اسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو متحلل ہوکر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اوسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلا سے طبقات
میں محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خراز اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اوسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو اندرون پاکیزہ تنفس
ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمیں حرارت کمتر ہے اور
قوت مصیبہ اور ریم بن جانے کی اوسمیں نہیں ہے اور نہ اوسمیں بسرعت عفونت زائد ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمیں
قبول حیات کی بھی ہے تب شاکلہ حیات موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادے سے قمل یعنے سپش جوان
پیدا کر کے پھرتی ہیں اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادے سے دفعتہً بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا
ہوتے ہیں جنکو صئبان کہتے ہیں۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہائے بد الکیموس بھی معین ہوتی ہیں جو قوت دافعہ بطرف ظاہر بدن
کی طرف متحرک ہوں جیسے انجیر اور کبھی اوسپر ریاضت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کی طرف غذا کو لانے والی
ہیں خصوصاً اگر اوس تنہا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی
تسہیل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور منفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد میں کثیف پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو
حرکت دے یا تسہیل کرے یا ایسی نسیم کہ جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بمتعفنہ کا
استحالہ دے پاسکے الغرض یہ سب اشیاء متولد قمل پر معین ہوتے ہیں۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب
بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے **علاج قمل** جو بکثرت
پیدا ہوں کہ اونکی نسل منقطع ہو اور بڑھتے ہی چلے جاویں اونکا علاج یہی تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرا کے
اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزوں کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہیں چنانچہ
اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازاں ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت
نافع ہے اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیریں سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کے پہننا اور
حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی تدبیر ہے کبھی شرب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے افسنتین کو
طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہیں جو مجفف اور محلل اور جذاب ہوں خارج بدن
کی طرف پھر اگر قمل بکثرت ہوں اور بڑی ایذا دیتے ہوں اوس وقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے
منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے۔ ایضاً برگ حماض بھی اور اوسکی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ مان
یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ سبز کتان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن ترطم لیپ کرنا نافع ہے اور مانع تولد

قمل ہی اور روغن ترب عجیب الاثر ہی پوست سلیخہ اور زراوند عاقر قرحا اور خطمی کی جڑ اور حمام اور جعدہ اور انیسون اور مشکطرامشیع
تخم انجرہ اور بیخ نسبت قرومانا ترتیب جید شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ارمنی ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے
سب کو کوٹ کر سرکے مین ملا کر دھوپ کی ادویہ مین تلخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہی اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور
طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر - مرارات یعنے تلخ چیزین جسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین - بخورات مین تخمیر
کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصًا سک کے ہمراہ اور کندھک - مقبلہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہی مویزج اور زرنیخ
سرخ اور بورہ ان سب کو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل سے
رائی اور کندش دونونکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انیرمی البین اور پارہ اسی مرکب مین پیسکر شتہ کرڈالین یہ دوا قوی الاثر ہی اسیطرح
یہ دوا جو مرکب ہوگی ہلیلہ اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر پاپڑا اور قسط تلخ سے الیضًا کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران
تلخہ کا وادتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہوجاوے یہ طلا بھی قوی ہی الیضًا قطران جنطیانا اور ہرتال اور روغن سوسن الیضًا مویزج اور برگ
دفلی اور پشب یمانی الیضًا حمام مین شیاف مامیثا ایک جز اور برق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ ہموزن سب جز اکے اور بعد
خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر - یہ سارہی ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تخمیر اور دھونی یعنے
مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہی خصوصًا جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہوچکی ہین یہ چوتھا مقالہ
اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہی **فصل ہزال**
یعنے لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ تھوڑے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہی جو غذا سے
پیدا ہوتا ہی (۲) یا بکثرت استعمال غذاے لطیف سے جس سے خون گاڑھا بدن مین پیدا بھی نہین ہوتا لاغری ہوجاتی ہی (۳) یا فقط
تدبیر غذا سے پر اقتصار کرنا جس سے خون بکثیر و پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہی **مترجم** اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر
تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما حداہ) کا ہی وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہی اور بے ربط ہی مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس
تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو **متن** (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے
جو غذا مین تصرف کرتی ہی لاغری پیدا ہوتی ہی اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف
پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کرسکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہی (۵) یا بسبب
سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب گھٹ جاتی ہی یا کم ہوجاتی ہی لاغری پیدا ہوتی ہی خصوصًا اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد
ریاضت معتادہ کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہوگئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہوگیا ہی بلکہ ایسے طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہی (۶) یا سبب
لاغری کا یہ ہی کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہی طبیعت بدن کو اوس سے بغض اور نفرت ہی یعنے اوسے قبول کرکے تغذیہ
بدن نہین کرتی ہی - چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہی قوت جذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے
(۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہی کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھکر مزاحمت جگر کی کرتی ہی پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب
ہوتا ہی اور قوت کبد مین کمی اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہی (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندرون

بدن میں پہونچکر جریان غذاے اعضا کو روکتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور تضییق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات میں یا اخلاط کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے یا اسلئے کہ مسامات بہ سبب بستہ اور منطبق ہو جاتے ہیں اسلئے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے اتحادا یبس اور خشکی یا کسی سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہیں باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات میں کسی بندش سے یعنی خمیر کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحلل کی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنے جسقدر غذا بطریق اعتدال اعضا کو پہونچتی ہے بوجہ ریاضت مفرطہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ میں ٹھہر نہیں سکتی جیسے بوجہ اون عموم یعنے رنج اور افکار میں اور امراض محللہ میں غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہیں اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے نہایت ہی آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر میں لاغر ہوتے ہیں اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض ابقاے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال ہو تو تحمل کر سکیں اور ہضم ہو جاوے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی اور لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنے کھچاؤ اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن میں ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نکرے جن سے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر تحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنے ٹکرانا اور ٹھوکر جن اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی منع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذاے اعضا منحبس ہو جاوے اور نفوذ اعضا میں نکر سکے اور منحبس ہو کر غذاے مذکور متعفن ہو جاوے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی میں بہت سے مضار ہیں کہ اونمیں مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال میں ہمگی ہوتی ہے۔ پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہوا اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلئے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاوے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلئے کہ فربہی میں آفت اور ضرر دفعتہً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن میں خشکی اور ہوا میں یبوست پیدا ہو جاوے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب دہ گانہ مذکورۂ بالا میں سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کریں اور ازالہ سبب میں کوشش کریں (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ و قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر

افصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہین اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہی کہ وہ متحلل ہو جاتا ہی اور جزو بدن نہیں ہوتا ہی (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہی اوسی قوت کی تحریک و تقویت کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے اوٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہی۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہی کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے حال مین مختلف ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہی کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھے مگر بندش ایسی کی ایسی نہ ہو جاوے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرے کہ غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاوے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور یہ مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد اونا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاوے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاوے مالش کرین (۳) اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تو تفتیح مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہو جیسا کہ عنوان مین بیان ہوا ہی اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہی اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور اسخان کے لازم ہی جو بذریعہ اسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہی اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون س بہتر ہی طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نکرتا ہو یہ ہی کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان اوسپر مجمر یعنے سرخی پیدا کرنے والی شی رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵) اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو تو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اونھین ادویہ سے جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاؤن پر سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنے دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بحد سے مقوی قواے طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر سب اسباب فربہی کا ہی۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور متینہ قوت جاذبہ ہو کر منہضم ہو جاوے مسمن بدن ہی جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوس مین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہی اور گوشت سخت پیدا کرتی ہی اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنے ڈھیلا اور متفشی یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہی جو ڈھیلا ہوتا ہی۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہی اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہی اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہی۔ مگر نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھاکر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگون زیادہ ہوتا ہی اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصاۃ مین مبتلا ہونے کی اولویت ہی لیکن سب آدمی پر

یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہے - یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہے کہ سکنجبین سادہ یا
بجائے جو معروف اور مشہور ہے اوسکو فوراً استعمال کریں اور قبل از طعام گبنہ ہمراہ سرکہ و شہد کے استعمال کریں اور سکنجبین بزوری
بھی استعمال کرتے رہیں تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جائے - عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کر غذا
منحدر ہو چکی ہو - اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہے - کیا خوب تدبیر فربہی کی
اکثر آدمیوں کیواسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں - واجب
ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سوائے چند اشیائے غذا کے کہ اونکے ہضم پر
استحمام مضر ہے - مخزرین کے واسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے - منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا
ہلکے کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہے (چنانچہ ابتدائے صفحہ ما قبل میں مذکور ہو چکا اور
ہمی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست
لاغری سے بچا ہوا ہو اوس وقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے - یا عضد تو لاغر ہو اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں
اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے - مسمنات میں سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہیں -
ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور ہلکی ہو یعنے دیر میں کیجائے اور معتدل حد اعتدال ہو اور دلک سہج کی
جو پارچہ یا خشونت سے کیا جائے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت یا بعد
دلک کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے
اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یا لبس لینے سو کبھی مالش کرائے
بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے - تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی میں واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے - مسمنات میں سے چند لطوخات ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے
مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا
روغن جو زفت کو سیلان میں لاے استعمال کریں کہ ٹھہر جائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کرکے جب پگھل جائے
استعمال کرتے ہیں کہ چسپ جائے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی
عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جائے اور غذا کو اوسی عضو میں بند کر دیتی ہے - اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت
بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل
کرتی ہے اور لزوجت اور خشونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات میں ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہوگئے جزو عضو کیطرف
کہ اوس سے جدا نہیں ہوتی ہے - جب گرمیوں کی فصل میں اسکا استعمال کریں واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائیں اور
جاڑوں میں دو مرتبہ - اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو میں بسرعت ہوتی
ہے یا دیر میں اور عضو مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور بطوء کا خیال کریں - اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت
ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑ رکھنے میں دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

اودھر اسکو لگایا اور اوسوقت جب سرد ہوگئی چھوڑ الیا کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہی اور دلک کرنے کے بعد ازان طلاے زفت کرتے ہین - یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصًا اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہوجاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہی جو خلاف مقصود ہی لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگادین جس وقت منجمد ہوجاے اور سرد ہو دفعۃً چھوڑ الینا چاہیے - اور بہتر یہ ہی کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لنجن بھی ہو ڈالا جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین - آبہاے کبریتی اور شفری یعنے پانی زمین ہاے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہی مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کردیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنے فربہ سرین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر - بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہی جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہی کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے - اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور نا امید ہوکر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہی کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک و مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سواے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہی بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہی - اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہی اسلیے کہ اوسمین حصہ غذا جو پہونچتا ہی زیادہ تحلیل پا جاتا ہی اور فربہی آنے مین زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصًا کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہی اب لازم ہی کہ ہم ادویہ مناسبہ اور حقنہاے مناسبہ بیان کرین کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہی کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہی خصوصًا جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد ازان اوس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہی اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر تراشیا ہین **ترتیب جید** بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہی بھی کرتی ہی اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہی اور مقوی باہ بھی ہی **ایضًا** ایک نکول اور دو سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین - یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر یلا شیرہ پر اوسکی نصف جز قند سپید

دو فنجان ہے ایک صبح کو اور ایک وقت سونے کے خوب سائیدہ کیا کریں بیس درہم تک ترکیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف جو بام کیا وہ یہ ہے گندم سپید انجیر خشک کو لیکر آہستہ آہستہ پیسیں اور دو رطل شیرہ گوشت تازہ و سیر
تازیں جتنا کہ وہ آٹا اوسمیں کو ندھ سکے گوندھیں اور پھر اوسکے قرص بنا لیں یعنے ٹکیاں بنالیں کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کے
ہوا سکے بعد پختہ کریں اور سوکھا دالیں پھر دو تین قرص کوٹ کر تناول کیا کریں ترکیب جید جو باغری منی کی خوشبو
سدہ باسے اطراف جگر سے اور بوجہ صغار یعنے مرض پلیہ سے پیدا ہوا سکے واسطے یہ نسخہ ہے ترکیب جید لیکر اوس پر
بقدر چار چند وزن کے پانی ڈالیں اور اتنا جوش دیں کہ ادھا پانی جل جاسے اور پھر شیرہ ترکیب کے دو رطل خبث الحدید
اور ایک مٹھی اجوائن اور ایک کف دست بار شکر اور ایک کف دست سعتر ڈالیں جب دو روز رہ جاتیں تو خوب ترتیب نہار منہ
بقدر ایک رطل کے پی لیں اور تین گھنٹے کے بعد روٹی ہمراہ مرغ کباب کراث کے تناول کریں اور نبیذ قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک رطل کے استعمال کریں پھر جب سات گھنٹے گذر جائیں گوشت فربہ کا استعمال کریں اور اوس پر تین رطل نبیذ قوی
تناول کریں کہ یہ ترکیب قوی مزاجوں میں تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کتیرا اور تخم خشخاش اور
جو مقشر اور بہمن اور کبرا اور کمر اور زر نبا دایرہ مغاث ہر واحد سات تین درہم سبکو کوٹ کر اسکو جوش دیں اور اوسیر دو من
آٹا نخود ملا کر پکائیں اور ہر روز تیس درہم تک تناول کریں اور ہمراہ اوسکے روغن زرد میں دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کریں
اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کتیرا بیس درہم زرنباد تیس درہم
کو کوٹ چھانیں اور سوم حصہ مجموع کے خبز سمید اور سبوس یعنے ثلث مجموع کی اور مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کریں ہر روز بقدر بیس درہم بیجڑے کے دودھ میں اور شیرہ انگور کہ دو نیم کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرتا رہے
فربہی اور کی تفصیل میں منتخب بہی السبب ہیں اور روٹیاں دو دالی ہوئی اور گندنا اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے
اور کسیلا علاوہ نفع فربہی کے نفع کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے اور
مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہوں جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا
بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکڑ کر خشک کریں اور کوٹ کر ہمراہ سویق کے استعمال کریں اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے مرغ رائب جلو یعنے مٹھہ جیسے دہی کا دہی جو اچھی طرح بستہ ہوا ہو اور نہ
اوسمیں ترشی مناسب کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور ہیئت اوپر ہی تھی اوسیوقت اوسکی
چھاچھ یعنے مٹھا بنائیں تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھے کو نہار دل بقدر نصف رطل کے پی جاسے اور تین گھنٹے صبر
کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہو جاسے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے او غذا کو رات تک تاخیر کرے اور رات کو چوزہ ہاے
فربہ مرغ کی غذائیں اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق روشن کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشاء کے
استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور ریحانی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکل کر غذائے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ میں تر کرے ایک شبانہ روز تک
اور پھر بعد دودھ دیا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ میں تر کر دیا کریں یہ بھی جائز ہے اور اسکے بعد

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش، قند اور گندم اور جو ہر ایک جز بنائے ہوئے یہ سب اجزا برابر لے۔ تعیش ۱۰ درہم اور بادام ملکو بجائے اوسکے ہم سکو پکالین اور روز
اسی مرکب سے پینتیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب کیساتھ کسی بین پختہ کرین اور مہزول کو پلائین۔ بعدازان آبزن مین استحمام کرین کہ اسقدر کہ متحمل ہو ایضاً
روغن جاپسا ایک رطل پانی مین نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجائے اوسمین ایک اوقیہ قند ملاکر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن
کنجد اسیقدر ملاکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بناکر تناول کرین **ایضاً** آرد نخود و آرد باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مسور
مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزاے مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزو شکر دو حصہ
طیار کرین بھیڑ کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعدازان پانی مین جوش پختہ کرین
اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالیں اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونیکے ایک ہنڈی مین بھر کر تنور مین کسی انیٹ پر
رکھکر پکائین جب ہنڈی سرخ ہوجاے گویا کہ گدر خرما ہے دوا سے مذکور کو ہنڈی سے نکالکر پیسین اور اوسمین سے دو مثقال اوس فانیذ یعنی
رب مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دواے عجیب** بھنگ
کو پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور سکا اور اوسکے چھلکے چھڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے
کے قابل ہوجائے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے انزروت مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور ہر وقت سونے کے
پانچ درہم تناول کرین۔ یہی مہزولین اور لاغر آدمی انکو کالنج و عنب الثعلب ورکاہو اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیاے
فربہی آور انکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جنکا مرض دق ہے ہم کرچکے ہین) حاجت
ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے۔ خربق سپید تودری بجائے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ
حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ یا ۱ درہم سونجان بزر البنج عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم
نخود ابیض ایک کول بیسے دودھ مین نخود کو بھگوئین کہ پھول جاے بعدازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل
سویق کے پیسین اور سب اجزا کو کیجا کرین اور آٹھ مغرفہ روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو
تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو مشہور ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا تا نخواہ ہر واحد ایک جز
کسیلا و جزر بزر [illegible] کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سبکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن
اوسکے جب [illegible] اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربا سے روغن دار مین ڈال کر
قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب التین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ ہو کہ جسمین
ترشی ہو ڈالین اور تین قدح اوسکے تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کرین اور اوسکے
بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لعبہ بربریہ سویق مین ڈال کر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی
پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے۔ **ازین قبیل** جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہون اونکا علاج
مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اور اوسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگونکو
ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جاے حقنہ جو بکار آمد مین وہی ہین جو گردہ کو
فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا اسا گندہ بیروزہ شریک ہو اور حقنہ ہاے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر بندکو ہم چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ کرنیکی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد ذبح
کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزاور نخود اوسمین ہر واحد
چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین ادراس ہر لیسہ کو مع پانی کے ان اجزا پر ڈالین اور پھر
سکو پکائین تنور مین تاآنکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جائے اوسکو چھانین اور شوربے سے روغن دار تین اوقیہ اور دسم
دو اوقیہ رقیق لوزاور آرد جو تین ہر واحد ایک اوقیہ ٹرھاکر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین **فصل**
تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا فربہ کرنا
کی فربہی ممکن ہی ہو جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہو جو خاص ایک عضو
سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی — البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو
خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھہراوین اور غذا کو طرف طبع عضو ہذا اسکے پھیر دین کہ مناسبت
پیدا ہو جاے — اور یہ امر جیساکہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر یا خشونت سے پھراو یہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے
اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہی — بعض لوگ علق بری کو جوکر دھاے
سرخ مین تمام مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے — مادہ کا عضو مطلوب
کے طرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہو کہ عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کی طرف کی
راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہو اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دی جاے
اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اتمال جد یعنے لوہے کے آلات سے
اتمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہی جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہو — اطبانے کہا
ہو کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہو کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہو
اور سخت ہوگیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹا پن اوسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے**
عیوب کا بیان حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قید ہی کے ہو کہ حرکت اور قوت یعنے برخاست
اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہو عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہو کہ وہ انکی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہو اور
ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہو اور یہی سبب ہو
کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہواے مناسب بہو نچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہو اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی
نسبت بھی خوف رہتا ہو کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف بر آمد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ
اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہو اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہو کہ اونکو قتل کرتا ہو اور اثناے رونگی مین ایسے
خون مہلک کے خواہ اوسکے کیقدر پہلے ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہو — پس ایسی حالت مین انکا تدارک
بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے — ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ یون حالی اونکی بھی ہو کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین — اور جو
فربہ کہ حد بلوغ فربہی کو بہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہو خصوصاً اگر ابتداے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور یہی لوگ بعرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنے اسہال کا فرط ہونا بسبب
رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور یہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین بسبب کمی اور پیاس بالکل اونمین
نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح ہین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت حرارت پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے
کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہنچیگا مگر یہ کہ بانجھ ہو جاتے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع
اونمین کمتر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی
ہو جائین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے ایسے ہی فربہ زانو مرد اگر اونکا علاج کسی
مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہنچنے پاتا ہے مگر بہت تقلیل اثر کہ
جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت اونکی ضعیف ہے
فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک
کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق مل سکتا نہین کہ تنگی اور بیہی عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے
اونکی تلف جان کی نوبت پہنچتی ہے پھر اگر دواے مسہل نے کسیقدر تحلیل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہو گا
اسلیے کہ حرارت غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور معتدل حالت مین فربہی ہے جو لاغری
اور فربہی مین معتدل ہو خوب صورت و خوش لباس پیدا ہین اگرچہ کہ اونکو تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اونکے
مزاج بالکل رطوبت کے ہوتے ہین اور اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے **فصل لاغر کرنے کی تدبیر**
فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام
اور ریاضت شدید کرنا۔ اور بھوک لگنے پر بہی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو از قسم
غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روٹی اونکو خبز خشکار اور خبز شعیر
دینی ممکن ہے اور لازم ہے کہ اوائل نہار اونکی غذائین بہ نیت بکانے کے زیادہ شوربے چاہئین۔ اون لوگونکی تقلیل غذا پر زیادہ
چرب اور دہنی دار کہانے سے بہی ہو سکے مادہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے
بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک
ہی مرتبہ ہو لیکن بار دفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ
اور درشت سے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہئین کپڑے خشونت دار اور کھر کھرے اسیطرح فرش خواب بھی
خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر نہ کرنی
چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متخلخل ہو کر لینے سے کم تشعر برید زیادہ ہو لیس قبول غذا نہ کریگا اور تحلیل معتدل سے اونکے
بدن کو دور رکھنا چاہیے کہ یہ تحلیل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو کہ جسقدر
غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہوگا۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہنے اسلیے
قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہاں زیادہ قے کرنے سے لاغری کا

پیدا ہوتی ہے - جو مزاج موروث فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا ازالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت
معتدلہ موروث فربہی کی ہو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرط کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی
دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے
ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین - واجب ہے کہ اونپر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور
استفراغات کا کرایا جاے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین بڑا
معین ہے (۱) اثر تو یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض
تحلیل مین آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کر کے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون مین حدت
پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہے - ادویہ ملطفہ اکثر اوقات
وہی ہوا کرین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد مین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین
مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہین کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ مواد
کی بمواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکرسکین - ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر ایفاد کرینگی
اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہے - بلکہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط
کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ انضاج لاغری پیدا کرنے مین بر کار رہین عروق سے
صادر ہون - یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین
عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند دحرج فطراسالیون جعدہ سندر وس مین بھی قوت لاغر کرنیکی
مخالف قوت کہربا کے - اور الک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس - اور ذراج بھی لاغری
پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی موثر ہے لاغری پیدا کرنے مین **مترجم**
ایک نبات ہندی جو بنام جیت چنہ مشہور ہے اور کہین کہین الٹا جھاڑ ابھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ
جاتی مین اونکے اندر سے مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ
چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار ترجمہ سے درج
ترجمہ ہوتی ہے **متن** مرکبات ادویہ صفت دواے مرکب زراوند دحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم
کے جنطیانا رومی جعدہ قطر اسالیون ملح الاندرانی ہر واحد تین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے **دواے قوی** بسنج
قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاو شیران سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ
جز مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جز الک مغسول ایک جز بمقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال بکے - ادویہ ملطفہ مین
سے سرکہ اور مری نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہے اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے
کہ سرکہ سے پرہیز کرے - نہار اوٹھکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو
بخارات لطیفہ سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اوطعام وغیرہ جا اوسکے بعد مستعمل ہو گا

اوسکو قبول نکرینگے — اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیرتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل
ہون قوت جاذبہ کسلمند ہوجاتی ہو اور عروق کو خوگری ہوجاتی ہو کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہو اوسے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی ہین اوس
بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہو — اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ رد بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شی نہ جائیگی
اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہوجائیگی — منجملہ ادویہ مسخنہ سینہ لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہو اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ
ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہو — وہ اسے کرکم و معجون فلافلی او سنجبینا و رانقرویا اور دواء اللک دواء نانا سیا و امروسیا الطریفل صغیر
طلا کرتا دوا ون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہو جو مبرد ہون اور مجفف ہون تیت جاذبہ کی اور اونمین ادویہ مین کسیقدر
سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج — اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہو استعمال
کرنی چاہئین — واجب ہو کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبیل از غذا کے ہو اور ہمدائی استحمام ہو بائی سنوا و محلل ایسا ہو کہ تحلیل اوسکی
پائدار ہو نہ اینکہ فقط جذب ہی پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فورًا غذا نہ دینی چاہئیے بلکہ غذا کو روک کر
بعد استحمام سو رہنا چاہئیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قی کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا سے
سباب یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک و مالش متوال اور محلل کرنی ضرور ہو **فصل تہزیل اعضاے**
جزئیہ جیسے پستان او خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس مرض بھی اونمین احوال اور شرعط کیطرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق
کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت معنیات مخصصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا
اس عضو کیطرف آتی ہو اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونمین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف
مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہو **نسخہ** اوسکا
تیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال سے یا ہمیشہ طلا کرتے
رہین یا روہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہو **ایضًا**
لیمین حجر اور ماز و دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ
ایسا ہی کرین — پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہو کہ زیرہ پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک
سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بعل سوین اسفیدہ ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور
مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین — اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داخس کے**
(ہماری زبان مین بسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی قور مین پیدا ہوتا ہو اور بڑی صعوبت
پیدا کرتا ہو اور درد شدید اوسمین مولم اور ایذا دہندہ ہوتا ہو کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہو اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی
ہو اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رکین بدبو کی ریزش ہوتی ہو او سوقت اونگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہو او بشدت
ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہو **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہو
علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہو جو اور اقسام ورم کا ہو یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور
انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہو اور ہمیشہ ابتدا مین واجب ہو کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ تبر شدید النفع ہے اور بیشک زمانہ ابتدا میں یہ دوا نافع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنے سبوس کے یا ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کہ نوری کی شرکت سے طیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول جن جو سرکہ میں لگایا ہو وہ بھی زیادہ نافع ہے مازو کو کہ سرکہ ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادہ عاج اور اقاقیا جسطرح کہ ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد میں ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں اوسکو ڈبوتے رہیں اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رُب عنب الثعلب میں یا جلاب میں گوندھکر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمیں لگنے نہ پاوے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شئے اور حب الآس رب عنب الثعلب میں پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہے **دوائے مزیل داحس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کریں۔ یہ کچھ تعجب نہیں ہے کہ برودت ادویہ پر اختصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تحکار ایک جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داحس میں پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تجفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم میں ڈبوکر تھوڑی دیر صبر کرنا اور پھر ایسا ہی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے زمانہ وسط یعنے تزید میں کندر پیسکر داحس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلادنجی یہ بھی ایسی ہوئی ایضاً لعابات لینا اور جربیان اسی طرح قیر ماسے انزروت او موساسس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داحس کی شروع ہو جاوے پھر آسیر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت میں گوندھکر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاوے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تا کہ جسقدر آلایش اوسمیں ہے خارج ہو جاوے اور بوقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کریں جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور قیروطی ترمس ہمراہ شہد کے بھی ایسے وقت مفید ہے اور جب متقرح ہو جاوے بس صبر کا استعمال بہتر ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے ترکیا ہوا ہو وہ جب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا یا کریں اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا کرے اوسے کاٹ ڈالا کریں مرہم جید جسکو قولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز شہد میں ملا کر مرہم طیار کریں ایضاً مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو اور توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داحس پر لگا دین اور خوب بندش کریں پانی اور تیل سے بچائیں مرہم جید زاج سوختہ کندر ہموزن الکبر زنگار نصف جز ماء العسل ملا کر مرہم طیار کریں اور داحس پر لگائیں اور بیشتر جب آکل اور شر داحس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قاندلیقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے کہ وہ قرحہ داحس کو سوکھا دیگی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داحس متقرح ہو کر بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داحس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

اب دوبارہ بیان نہکر دیا ہی **فصل** داء الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہی یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہی کہ اجزا سے حادہ جدا ہونے کی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاؤ پیدا ہو جاے اور چھینے کی ایذا ہونے لگے اوسکو داء الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہی خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنی بیخ خنثی کو نمک غمیر کے ساتھ دردی شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے خصوصاً روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کر کے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہی اور قوبا ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس و نمک و دردی شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہی **فصل** تشنج اور تعفن و تجذیم جو اظفار کو عارض ہوتا ہی یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اونکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہی اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہی اور ریشہ دار بھی ہوتا ہی اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہی اور اکثر یہ کوئی قالع یعنے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہی پس واجب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات و پائداری کا ارادہ ہوتا ہی یہ ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہی اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہی بعد اوکھیڑ جانیکے وہ بد ہیئت ہوتا ہی اور اسی طرح ایسی سب بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بد قطع او بد نما ہو جاتا ہی اسلیے کہ جتنا حصہ مین ناخون کے آتی ہی اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ او تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہو جاتی ہی اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہی جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہی۔ اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہی بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن کر پڑتا ہی اور درد شدید پیدا ہو کر تپ پیدا کرتا ہی **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو۔ پہلے ضرور یہی کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہی اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہی۔ جو شخص شطرنج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکے ناخن برابر ہو جائینگے۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہی اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہی جو ناخن کو نرم کر کے اوسکے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہی جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا ثفل فقاع کا یہی ناخن کو ہموار کر دینے کیواسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہی اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہو سکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین۔ صمغ سرو کا ضماد جید ہی تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کر دیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری اور درستی ہو جاے **فصل** جیلا ناخن اوکھیڑنے کے یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہو جاے اور سب طرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسے اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن آجم جاوے۔ صبغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور دنبل اوسمین
رہا کرتا ہے اوسمین چند روز اوسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہو جاوے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو اوبھارین تاکہ اوس سے خون کثیر برآمد ہوگا
اوسکے بعد لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسطرح وہ گر جاویگا۔ ہمیشہ
زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا
کرنب کو چربی کے ساتھ اگر جیبکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کبیکج یعنے لٹومری ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافسیا اور
زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور
زرد ہرتال اور زرد گندھک اور عاقر البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات انگشت
اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جما ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو
نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پاوے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاوے اور اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائین اگر گویا کوئی چیز ابھی پیدا
ہوئی ہی نہین) بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے
چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کر دے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو یا زیادتی حرارت خواہ برودت
کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین۔ اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری
اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر
اوسکے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان ہے
اوسکا علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کرے گی اسیطرح تخم کتان
ہمراہ حرف کے اسیطرح وہی سوختہ ہرتال سرخ اور رازیانج۔ زفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کیا ہمراہ جوز السرو اور عفص کے
بھی عجیب ہے اور یہ دوا شرکت آرد برنج حماض بھی سرکہ سے ملا کیجاتی ہے **فصل** اوس ردی جو ناخن پر آجاتی ہے زفت وجھنگلی ورلبط کی چربی ملا کر ہر خواہ
آنگشت و ملا کر استعمال کرین یا چوب بار یک پیسکر سرکہ ملا کر طلا کرین **فصل** رض الاظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو گرد دیتی
جو ورم ہو اوسپر طلا کرین اور بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جیسا انتشار پیدا ہو گیا ہے یا جو بچا اوس ناخون تک پہونچا ہے اوسمین انتشار
ورآیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شموم مشہورہ اور تبرید طلیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ ناخون
کے نیچے کسی صدمہ کنگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہے۔ اوسکا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام ہو بلکہ وسکا ٹانکی
حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کر دین اور چاک تو یب سین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلے اگر اس
چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی و آہستگی کے ساتھ
تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور دونو پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ملا کر یا چاک کر کے نرمی سے ریم کو بھی
نکالدین اور بدستور پھر اوسے درست کر کے باندھدین مگر چاک کرنا گوشت تک نہو نچہ زند و شدید ایذا ایسی پہونچیگی کہ واقع سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ
خود ہی وارو اوسکے نیچے بار یک جعلی ناخن میں بنتی ہے اوسقدر شگاف دینا چاہیے اور مرہم و غیرہ بعد ازان دیکر لگانا چاہیے و آخر علاج ہم باسلیقون ہے فقط الحمد للہ العالمین

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مترجم

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہی کہ جسنے قانون بکونات مافی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہر ذرہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھہ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسا ے عقلای جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہی ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و کشف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین و تحقیقین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا ہی جس جگہہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف بعجز و قصور ہون اور ملائک مدرک کو الف قدرت قادر قدیر سے معذور ہون پھر انسان ضعیف البیان کا کیا ذکر بہر حال خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ہے سزاوار صلوۃ بیحد و سلام بیعد کے وہ ذات اقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ جنکے دست شفا و نسخہ لونس مطب فیضان صحبت بابرکت کے آب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے۔ صدہا مردے صداے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہی کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بتعلیم غرض و عوض کے بلحواے فرمان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالات و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان و حذاقت و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہی محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہی ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان بس بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہی علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہی جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل و خشیت تامہ ادا نہین ہو سکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہی کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہی ہر چند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو بہ سلیس ترجمہ ہوکر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہی یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی جناب منشی مالک مطبع ہی ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہی و فائدہ رسانی عام خلائق مد نظر ہی چنانچہ بالفعل جلد چہارم قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی سینا کہ باتفاق حکما و اطبا زمان کے بہت معتبر اور مستند ہی اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہی ترجمہ ہوا ہی چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلی مین فاضل کامل طبیب حاذق والا علام مولوی غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر نایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولویصاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین دو مرتبہ طبع ہوا ہی جلد ثانی مفردات مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین و مرکبات مین جلد سوم سال حال مین زیر طبع ہی

81 اور عنقریب چھپکر ملاحظہ شائقین مین گذرے گی جلد چہارم یعنے کتاب چہارم جو مشتمل ہی سات فن پر فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اور اس فن مین پانچ مقالے ہین - فن دوسرا پیشین بینی و پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران مین اس فن مین دو مقالے ہین - فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین - فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین - فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اس مین پانچ مقالے ہین - فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجمل بیان زینت کا ہی اور اس فن مین چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا بیان بالشرح و البسط تمام مذکور ہی باِمعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہی کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہی جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماء متقدمین و علماء ماہرین عاجز و قاصر ہے اوسکے مطالب عالیہ و مقاصد اکیہ کو اوسکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جائے اطبائے درجۂ اوسط اور جنکو نہایت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر استفادہ کر سکین ظاہر ہی کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ و مد نظر ہوتا ہی جسقدر دقائق و مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منظوم کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہوتا اور استفادہ زبان مشہور آفاق ہوتا ہی فی زماننا اوسقدر زمانہ موافق ضروریات خود و قلت وقت سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ ایسا سامان باعث استحصال ہو نہ وہ ذوق و شوق و ریحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہی کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علماء و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے اوٹھا جاتا تھا لہذا اکابرائے عاقل و دانائے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بلحاظ حال وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ کیا جاوے اور الحال سب ہی بنا پر ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا بر افادہ عوام و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنے اہل اسلام سنت جماعت و امامیہ و مذہب ہنود کے مختلف فرقون کے کتب علوم و فنون ترجمہ ہو کر طبع ہوئیں لہذا اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہو بالفعل یہ کتاب نایاب کمال حسن و صفائی و لطافت بیانی باہتمام مہتممان و کارگزاران ذی عز تمیزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نول کشور مین بصحت اہل و دانائی سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کاغذ سفید پر بخط روشن و واضح بار دوم بماہ مارچ ۱۸۸۶ء مطابق ماہ جمادی الاخری ۱۳۰۳ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول عالم ہو بمنہ و کرمہ

علاج الامراض - مولفۂ حکیم محمد شریف خان
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ -
رسالۂ ازالۃ سوار الطریق لطالبان تحقیق
تحقیقات طب کی بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی
لکھی ہے -
رسالہ دافع المنیہ ونافع البریہ فی احکام التغذیہ
لاصحاب التخمہ والسنۃ تنقیحات تخمہ بدہضمی وغیرہ کا
بیان ہے اور اسکا علاج ہے -

کتب طب اردو

تشریح الاسباب - معروف بہ مظہر العلاج
مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش
رسالۂ زبدۃ المفردات - ونظم بارق مولفہ حکیم
سید علی حسین متخلص بہ ملیح -
زبدۃ الحکمت - فصول اربعہ مین روزمرہ چیزون
کے استعمال کا بیان ہے مولفہ نواب حکیم قمر علی رئیس مشتعل
المفید الاجسام - مع تواریخ عجیبہ ہر قسم امراض
کے نسخے مولفہ سید فضل علی بٹھو ڈاکٹر -
علاج الغربا - اسکی کوڑیون کی دوا نمبتی کام
کرتی ہے مترجمہ حکیم غلام امام -
قانون عترت - عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً
تپ دق وتپ مزمن کا مصنفہ حکیم عترت حسین
تحفۃ الاطبا - اسم بامسمی ہے مولفہ حکیم سید
شرف حسین خیرآبادی -
قرابادین شفائی - اردو مترجمہ حکیم
محمد ہادی حسین خان مرادآبادی
قرابادین ذکائی - فارسی مصنفہ حکیم ذکاء اللہ خان
اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مرادآبادی

انیس الاطبا - تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی
مجربات اکبری - اردو ہر مرض کے نسخے انکا مجموعہ
مترجمہ حکیم واجد علی موہانی -
طب نبوی جسکا ہر نسخہ مریضون کیلیے اکسیر اعظم ہے
انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین
رموز الحکمت - ان علامتون کا بیان جس سے
ابتدائے مرض سے تا انتہا یا دوسری علوم ہوتا ہے
اور اسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی -
معالجات احسانی دلائل تشخیص امراض اور
اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی -
علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب
مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان -
رسالۂ قارورہ - شناخت رنگ واقسام ورسوب
بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحییٰ -
مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی
تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی
اکسیر القلوب - ترجمہ اردو مفرح القلوب تصنیف
حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم -
عجالۂ مسیحی - معالجہ امراض بارانی وسوء ہضمی مولفہ
حکیم سید محمد ولی -
کیمیائے عناصری ترجمہ قرابادین ذکائی ہے
مترجمہ حکیم محمد نور کریم -
تشریح الاجسام - علاج امراض بہمعوط التجنیس
مولفہ سید فضل علی ڈاکٹر -
مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری
مین مطابق ہے کہ اس عنوان کی کتاب ابتک تالیف
نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان -

رئیس جالندھر طالب علم سرکاریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی
ترجمۂ ذخیرہ خوارزم شاہی سلطان الصالحات
طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جو زبان فارسی مین
تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی
جرجانی تھی اسکا ترجمہ اردو مین جناب بدیع حکیم
محمد ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو
عام فہم مین فرمایا ہے جلدین -
۱ جلد اول و دوم وسوم وچہارم یکجائی
۲ جلد پنجم وششم یکجائی -
۳ جلد ہفتم وہشتم ونہم ودہم یکجائی -
ضروری الطب - اردو جس مین آثر وخواص
ادویہ مفردہ جدول مین لکھے ہین مولفہ حکیم
مہتاب رائے رئیس سرسرک -
ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا کا
جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی غلام حسنین
زینت الخیل - فن معالجہ گھوڑون مین
مع تصاویر -
ایضاً - مع رنگ
فرسنامۂ رنگین گھوڑون کے علاج مین بہت نایاب
کتاب ہے مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی -
مجموعۂ میزان الطب - اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل
۱ میزان الطب اردو ۲ - رسالہ بحران اردو
۳ - طب عزیزی ۴ - رسالہ دلائل النبض
۵ - رسالہ دلائل البول مترجمہ حکیم مولوی
صادق علی -
تریاق مسموم - یہ نادر ومستحسن رسالہ ہے مشتمل
اقسام سانپون مین اور انکی شکلون کی تصویرات

اور جس جس سرزمین پر پیدا ہوتے ہین اُنکا پتا و نشان اور جس جس نہج سے اُنکے زہر کا علاج از روے دوا یا منتر اور افسون کے جیسا جیسا چاہیے لکھا ہی یہ رسالہ کمال خوبی کے سبب سے عام پسند ہوا اور مفید خلائق ۔

امرت ساگر اُردو ترجمہ یہ کتاب علم بیدک مین جامع کلیات و جزئیات فن ہی اور معالجات مین حاوی نسخجات آزمودہ و ممتحن ہی مزید بران اسمین اور بار کتب بیدک مستند سے مثل پشنگ برتھری بدھری ۔ تکھوتری وغیرہ بیدک کی کتابون سے ترجمہ ہو کر اپنے اپنے محل و موقع پر بڑھا کر ایک ذخیرہ علم بیدک کا کیا نی بحال عموم انتفاع کے لیے منجانب مطبع زبان بھاکھا سے بعبارت اُردو سلیس عام فہم حرف بحرف کمال خوبی اور حزم و احتیاط سے ترجمہ ہوا کہ کوئی مطلب بیدک کا اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہوا اور جس جگہ توافق مضمون بیدک اور طب یونانی کا پایا اُسکا ترجمہ اُسی موافق کیا اول یہ پشنگ زبان مارواڑی مین چھپی تھی پھر بھاکھا بولی مین عبارت درست ہو کر چھپی بکرات و مرات ہزارہا جلدین ہاتھون بکین دست بدست شائقین اور تاجرون نے خریدین چونکہ علم طب بیدک مفید عام اور اشاعت علم مفید عام کی ہر زبان مین انسب ہی سواے فائدہ عام کے خاص یونانی طبیبون کو ضرورت طبی مین ایک قسم کی معاونت طبی ممکن ہی یہ محفوظ حق تالیف مطبع ہذا چھپی ہی ۔

مخزن سلیمانی ۔ ترجمہ اکسیر جو فن طب مین کتاب اکسیر ایک اعلی درجہ کی کتاب ہی جسکا آج نظیر نہین ہی عربی زبان مین اُسی کا ترجمہ اُردو زبان مین کمال خوبی اور حسن سے ہوا ہی اسمین تمام امراض اور اُنکے معالجات بہت شرح و بسط سے لکھے گئے ہین کہ جسکے دیکھنے سے ماہیت اور حقیقت تحقیق امراض اور اُنکے معالجات کی کماحقہ متحقق ہوتی ہی یہ کتاب قابل ملاحظہ واقفان فن طب ہی

شفاء الامراض ۔ اُردو زبان کی عجیب شان کی کتاب ہی کہ اسمین مترجم طبیب حاذق و حکیم محمد نور کریم نے بطور سوال و جواب کے مسائل طبیہ کو لکھا ہی اور اسمین چند باب ہین پہلے باب مین تعریف اور اقسام علم طب اور امور طبیعیہ نو فصلون مین مرقوم ہی اور دوسرا باب احوال بدن انسان مین اور تیسرا باب بیان اسباب ستہ ضروریہ مین چوتھا باب بیان علامت و شناخت نبض و قارورہ و براز مین پانچوان باب فصد مین اور شناخت گون کی چھٹا باب بیان غذا اور دوا مین ساتوان باب امراض خاص مختص اعضا از سرتا پا اور اُنکے علاج آٹھوان باب بیان تپ اور اُسکے اقسام اور معالجات مین نوان باب بیان اورام اور بثور مین اور اُنکا علاج دسوان باب بیان امراض جلدیہ مین اور اُنکا علاج گیارھوان باب بیان امراض بالون مین اور اُنکا علاج بارھوان باب امراض ناخن مین اور اُنکا علاج اور تدابیر تیرھوان باب بیان [illegible] گرم سے یا باروت سے جلجانے کا علاج چودھوان باب علاج زہر اور شناخت زہر خوردہ کی اور اقسام زہر کی تفصیل از روے معدنیات یا نباتات یا حیوانات کے اور جانورون زہر دار مثل سانپ اور بچھو کے یہ کتاب نوادرات کتب طبیہ سے ہی ۔

کتب لغات مفردات طب

مخزن الادویہ ۔ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال و خواص بشرح لکھے ہین اُسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر باستیعاب تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چڑھی ہی تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی ۔

ناظر المعالجین ۔ یہ ملخص ہی مخزن الادویہ کا اول مین نام دوا کا عربی فارسی اُردو و تشریح ماہیت و طبیعت و افعال و خواص اُسکے ایجاز و اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ الحال ایسی کتاب مختصر جیب مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہی مولفہ حکیم ناصر علی

مفردات ناصری تصنیف بالا اور مزید علیہ یہ ہی کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہی مصنفہ ایضاً

معدن الشفاء سکندر شاہی ہیتا السبب یونانی و بیدک ہی اور جن دوائیون کا نام عربی فارسی مین نہ تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہی یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بودھن نے تالیف کی ۔